آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و مستعمل فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ با محاورہ

زبان اردو مع اسناد و کلام زباندانان ہند

جلد یازدہم

مؤلفہ خان بہادر شمس العلماء مولوی احمد عبدالعزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب معتمد

سرکار آصفیہ

جمیع حقوق این تالیف ثبت عام است با قصد

نسخہای این کتاب کہ طبع می شود آنرا مہر و دستخط کردہ ام

[illegible] کہ اگر کتاب بے چاپ [illegible] نقش شود

۱۳۳۶ ہجری مطابق [illegible] ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

۲۲

اعزاز وشکرانۂ اعزاز

زاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہون اور
بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت
ضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے پیر
ے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔
(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون
پ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈیکیشن
پ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعۂ مراسلہ نشانی
رخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ
ا کرتے ہین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم
نے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسراے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلی حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے ۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے ۔

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر [illegible] سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معززنٔ ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور
مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر مین ایک اور کبھی دو
جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس
کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون ۔ وہو علیٰ کل شیٍٔ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز ۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی نعمت خود دام اقباله)

بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد که نوبت به یازدهمی جلد این کتاب رسید و حلیهٔ انطباع در بر کشید. همدرین روزها با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاهی نشدیم و بحضور استعفای ملازمت پیش کشیدیم. الحمد لله علی احسانه که بار خاطر عاطر نشد و بخوش‌بختی ما مقبول بارگاه گردید تا بشکرانهٔ آن یک هزار جلد تالیفات خود را که در فنون مختلفه بود از برای مشتاقینش وقف کردیم و بر اعلان ماهفته نگذشت که عالمیان از نخل مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند. حالا از برای اوقات عزیز ما همین یک کار باقی ماند ازینجاست که سعی بلیغ ما این را باسرع آوان باختتام رساند.

ملتمس

عزیز جنگ مؤلف

(۱۵۱۶)

سر کرنا۔ ذمہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی
بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر جینا (۲)
مناکحت کرنا عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار مرادف (برگردن افگندن)
(صائب ؏) می کند از خون خود شیرین
دہان تیشہ اش ٭ ہر کہ چون فرہاد کار
عشق برگردن گرفت ٭ مؤلف عرض
کند کہ ما ہمد را انجا صراحت کافی کردہ ایم
(اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون | مصدر اصطلاحی
مواخذۂ خون قائم بودن بر کسی (ظہوری
؏) ساقی ارباب ورع مرد غرور تو نیند ٭
خون پس توبہ کہ برگردن مینای تو ماند ٭
(اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن | مصدر اصطلاحی بقول بہار
دیگر مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف
عرض کند کہ صراحت کافی ہمد را انجا کردہ ایم (طالب
آملی ؏) ای غم چہ شود ز تو کم خون دل بریزی ٭ وانگہ گنہ
بگردن بخت سیاہ نہی ٭ (اردو) دیکھو برگردن افگندن

برگردیدن | بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرف دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی)
کہ می آید صاحب نوادر بہ حروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن
گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند
کہ مزید علیہ (گردیدن) بزیادت کلمۂ بر است و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ
بمعنی عکس می آید پس معنی لفظی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن
(اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ پلٹ جانا۔
(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن و ہم شمشیر) کہ بجای شمشیر

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ ہٹ جانا۔ مڑجانا۔ جیسے دھار مڑ جانا۔ ہاتھ مڑ جانا۔

(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش می آید۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین۔ (اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔

(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ (برگردیدن چیزے وکسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) (پھر جانا) بقول آصفیہ۔ منحرف ہونا۔

(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا مراجعت کرنا۔

(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تکلو ؎) ہر خون دلی کہ بی تو خوردم ٭ چون بادۂ ناگوار برگشت ٭ مؤلف عرض کند کہ استفراغ شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی پنجم بر سبیل مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و درست نباشد کہ این را بسند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا۔ بقول آصفیہ۔ قی کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن. بقول موارد و بهار و وارسته و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود گردیدن چنانکه (برگردیدن میوه) مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو) خراب ہونا۔ ضائع ہونا۔ بگڑ جانا۔

(۸) برگردیدن. بمعنی سرزیر افتادن. صاحب روزنامه سفر ناصرالدین شاه قاجار بر مصارع این (برگردد) می نویسد که ای سرزیر افتد. مؤلف عرض کند که معنی معکوس شدن که صاحب بحر بذیل معنی اوّل نوشته متعلق است باین و این معنی قریب بمعنی اوّل و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹنا یعنی نیچے سے اوپر یا اوپر سے نیچے ہونا۔

(۹) برگردیدن. بتحقیق ما مرادف (برشدن) که گذشت (اردو) دیکھو برشدن۔

برگردیدن آئینه | مصدر اصطلاحی. ضائع و خراب و بی کار شدن آئینه باشد متعلق بمعنی هفتم برگردیدن (ظهوری ؎) چه خوش باشد که از تاریک جانی سینه برگردد ٭ تباه چون صورت معشوقیم آئینه برگردد ٭ (اردو) آئینہ بے کار ہونا۔ (۲۰۳۱۴)

برگردیدن از عهد و قرار | مصدر اصطلاحی. نقض پیمان کردن و در اینجا برگردیدن متعلق بمعنی اوّل است (ظهوری ؎) اگر تو خوب بگردد دلبر دیگر نگردم ٭ ز صبر و قرار برگردی که عجب که یار ز عهد و قرار برگردد ٭ (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا۔ عہد کو وفا نہ کرنا۔ (۲۰۳۱۵)

برگردیدن از کسی | مصدر اصطلاحی. بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق به معنی چهارم برگردیدن (برگردیدن چمن از بهار) که می آید متعلق از همین مصدر عام است (انوری ؎) برانم از تو دیگر برنگردم ٭ (اردو) کسی (۲۰۳۱۶)

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔

(۱۲۱۳) **برگردیدن چمن از بہار** | مصدر اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری ؎) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد ؎ زبس کہ خوار شود گل بخار برگردد ؎ (اردو) چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہوجانا۔

(۱۲۱۴) **برگردیدن چیزی از چیزی** | مصدر اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن خار از خاصیت) کہ بجایش می آید واین متعلق بمعنی سوم برگردیدن است۔ (اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا۔

(۱۲۱۵) **برگردیدن خار از خاصیت** | مصدر اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت یعنی خاصیت در و باقی نماندن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ؎) اگر گل صائب آب روی خود دریای او ریزد ؎ محالست این کہ از خاصیت خود خار برگردد ؎ (اردو) خار کا اپنی خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت زائل ہونا۔

برگردیدن خرقہ پشمینہ | مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن خرقہ پشمینہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) بگردم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان ؎ برود دیبا بگیر و از خرقہ پشمینہ برگردد ؎ (اردو) خرقہ پشمینہ کا واپس ہونا۔

برگردیدن دم شمشیر | مصدر اصطلاحی۔ برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق بہ معنی دوم برگردیدن (عالی ؎) دم شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد ؎ سخن تند بہ باسنگدلان نادانی است ؎ (اردو)

د ہار مڑ جانا۔ دیکھو (برگردیدن) کے دوسرے
معنوں میں آصفیہ کا قول۔
(۱۷۸۸) **برگردیدن روی** مصدر اصطلاحی (۱)
از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (۲)
کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن انحراف
لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن
گذشت متعلق بمعنی اوّل (برگردیدن) (طالب)
نی بند دکمر بر کس کز و زنار برگردد ہ میادا
روز کز من روی زلف یار برگردد ہ۔
(اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (۱) منہ
پلٹ جانا۔ (۲) التفات نرہنا۔ اور طرف
خیال ہو جانا۔ (ظفر ع) حبّ دنیا نے جہان
مار اطمانچہ حرص کا ہ حق کی جانب سے وہیں
آدم کا منہ پھر جائیگا ہ بے رخ ہو جانا۔
(ظفر ع) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا
(۱۷۸۹) **برگردیدن زنگار** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار
از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی
سوم (برگردیدن) (صائب ع)
بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد ہ
چہ زین بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد ہ
(اردو) زنگ دور ہونا۔
(۱۷۹۰) **برگردیدن زہر** مصدر اصطلاحی۔
دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن
زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔
(ظہوری ع) جہا گردید شکر بر کام تلخ چاشنی
گیران ہ معاذ اللہ اگر زہر تو از لوزینہ
برگردد ہ (اردو) زہر کا بے اثر ہونا۔
(۱۷۹۱) **برگردیدن زیان** مصدر اصطلاحی
رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن
نقصان متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل
مجاز (ظہوری ع) ز سودای محبت سود
ارباب محبت را ہ زیان کینہ ہم آخر باہل
کینہ برگردد ہ (اردو) نقصان پہنچنا۔

(۳۱۶۲) **برگردیدن زینه** مصدر اصطلاحی ۔
بلند شدن زینه باشد و (برگردیدن)
دریجا بمعنی بلند شدن است متعلق بمعنی
نهم برگردیدن (ظهوری ے) بتعریف
بلندیهای پستان خطبه خوانم ؛ اگر از منبر
گردون گردان زینه برگردد ؛ شاعر گوید
که پستان او از آسمانها بلند است و خطبه
تعریفش در انحال توانیم خواند که زینه
منبر فلک از منبر هم بلند شود تا بوسیله آن
بر پستان بر سیم و عوض گردون۔ پستان را
منبر قرار دهیم (اردو) زینه کا بلند ہونا
(۳۱۶۳) **برگردیدن سخن** مصدر اصطلاحی بر آواز
آواز پیچیدن که در محدوده گذشت (صائب
ے) هر که میداند که برگردد سخن در کوهسار
یک سخن حرف سخت بگشاید دهن در کوهسار
(اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن
(۳۱۶۴) **برگردیدن سیل** مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲)
کنایه از ناممکن بودن کاری متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن ۔ (صائب ے) سیل دریا دیده
هرگز پس نمی گردد به جوی ؛ نیست ممکن هر که
مجنون شد دگر عاقل شود ؛ (اردو)
(۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا
(۳۱۶۵) **برگردیدن سینه** مصدر اصطلاحی (۱)
دور شدن سینه از جای خود متعلق به معنی
سوم برگردیدن و (۲) کنایه از مردن۔
سند این از ظهوری به (برگردیدن آئینه)
گذشت (اردو) (۱) سینه اپنی جگه سے
ہٹنا۔ ہٹا دیا جانا (۲) مرنا ۔
(۳۱۶۶) **برگردیدن شب** مصدر اصطلاحی
واپس آمدن شب گذشته متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن ۔ مخفی مباد که محض ادعای
شاعری و آرزوی محال است (ظهوری
ے) کند پر صبح شنبه سال و ماه می پرستان را

ﺀ به خنکیهای ساقی گرشب آدینه برگردد
ﺀ (اردو) گذری ہوئی رات واپس ہونا
آرزوی محال ہے -

(۱۴۷۷) برگردیدن غذا | مصدر اصطلاحی - بمعنی هفتم
خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی هفتم
برگردیدن و برای هر قسم غذا استعمال
این توان کرد (سلیم ؎) سوی سفره چو
سایه گستر گشت ﺀ خشک شد خشکه و شله برگشت
ﺀ مخفی مباد که شله بضم اول و فتح ثانی و تشدید
لغت فرس است نوعی از طعام (کذا فی البرهان)
فارسیان استعمالش به تخفیف هم کنند (اردو)
غذا کا بگڑ جانا یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا -

(۱۴۷۸) برگردیدن غم | مصدر اصطلاحی - واپس
شدن غم باشد یعنی باز آمدن غم متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظهوری ؎) ظهوری
در طریق کامرانی نعل وارون زن ﺀ بعیش
تازه افتی گر غم دیرینه برگردد ﺀ (اردو)
غم کا واپس آنا - تازہ ہونا -

برگردیدن کسی | مصدر اصطلاحی - (۱) (۱۴۷۹)
منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق
به معنی چهارم (برگردیدن) (گلستان سعدی)
که با اندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد
(۲) بمعنی واپس آمدن کسی متعلق به معنی پنجم
(برگردیدن) (صائب ؎) در ان کشور
که حسن من فشاند گرد راه خود ﺀ غبار آلود
خجلت یوسف از بازار برگردد ﺀ (اردو)
(۱) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (۲) واپس آنا
برگردیدن گریه | مصدر اصطلاحی دور شدن (۱۴۸۰)
گریه کنایه از بند شدنش متعلق بمعنی سوم
برگردیدن - (ظهوری ؎) همیشه جلوه
گهت برگشت منفعلم ﺀ چگونه گریه بی اختیار
برگردد ﺀ (اردو) گریه و زاری کا بند ہونا
برگردیدن گل بخار | مصدر اصطلاحی (۱۴۸۱)
تبدیل یافتن گل بخار یعنی گل از ضعف غم

مثل خاری شدن ۔ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بنجانا ۔

(۲۱۸۲) **برگردیدن گنجینہ** مصدر اصطلاحی کنایہ
از ظاہر شدن خزینۂ مدفونہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؎) بزیور بہا
فقر باطنی ظاہر بیار اہم چو بہ آبادی کشند ویرانہ
گنجینہ برگردد چو (اردو) خزانہ نکلنا ۔
بر آمد ہونا ۔

(۲۱۸۳) **برگردیدن میوہ** مصدر اصطلاحی بقول
موارد بمعنی خراب و ضائع شدن میوہ ۔
متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (قدسی ؎)
غمش در خاطر از بس ماند و ترسم خزی گردد
بلی گر چون بشاخ ماند میوۂ بسیار برگردد
مؤلف عرض کند کہ چون میوہ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ شاخ
نمی گردد و انگہی پرورش می ریزد و باقی
او کوتاہ و ذائقۂ او خراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا ۔ خراب ہو جانا ۔

برگردیدہ اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی
(برگشتن) بمعنی استفراغ ۔ مؤلف عرض
کند کہ نظر بمعنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست ولیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند مشتاق سند استعمال
می باشیم ۔ صاحب بحر (برگشتہ) را ہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ بقول امیر عربی ۔ مذکر ۔ قے
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز اتری اور استفراغ ہو گیا

برگردیدہ بخت اصطلاح ۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ؎)
دل برگردیدہ بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
کہ بیک پہلو دل افتادست در سودای
گیسوئی ۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ نظر بمعنی ہشتم برگردیدن موافق

قیاس است و از همین اصطلاح (برگردیدن
بخت) هم پیدا می شود که بمعنی بد شدن طالع
باشد (اردو) بدبخت - دیکهو بداختر -

برگرفتن بقول موارد و بهار (۱) بمعنی
برداشتن چنانکه (برگرفتن پرده و نقاب)
و (برگرفتن دل از کسی) و (برگرفتن نقش)
صاحب بحر ذکر این معنی کرده فرماید که کامل
التصریف است و مضارع این برگیرد -
مؤلف عرض کند که مزید علیه (گرفتن)
است بزیادت کلمه بر بران و هم بر بمعنی
بلند با مصدر گرفتن مرکب شده و معنی
لفظی این بلند کردن چیزی که در (برداشتن
چیزی) بلندی آن چیز داخل است -
(اردو) اٹھانا - بلند کرنا - ہوتا -
(۲) برگرفتن - بقول موارد بمعنی گرفتن
چون (برگرفتن چاشنی) صاحب ضمیمه برهان
این را قبول کردن گوید - صاحب مؤید
همزبانش - صاحب بحر بمعنی قبول کردن
و اختیار نمودن نوشته مؤلف گوید که
مجاز معنی اوّل است و کلمه بر در ینجا
زائد (اردو) پکڑنا - لینا - قبول کرنا
اختیار کرنا -
(۳) برگرفتن - بقول موارد بمعنی منتقل
کردن یعنی نقل نوشتن از قباله و حکم و
جز آن چنانکه (برگرفتن سواد) مؤلف
عرض کند که ما بمعنی منتقل کردن اتفاق
نداریم - که طرز تعریف خوب نیست از
(برگرفتن سواد) همین قدر معلوم می شود
که حاصل کردن نقل و سواد است و
مجرد برگرفتن را در ینجا بمعنی نوشتن یا
حاصل کردن گیریم باقی حال مجاز معنی
اوّل است (اردو) لکھنا - حاصل کرنا
(۴) برگرفتن - بقول موارد بمعنی معاف کردن
چنانکه (برگرفتن درهم) که می آید مؤلف

عرض کند که مجاز بمعنی اوّل باشد (اردو)
معاف کرنا ۔
(۵) برگرفتن ۔ بقول سوارد بمعنی خوردن
چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید ۔
مؤلف عرض کند که بحالت اضافت به
زخم و امثال آن ۔ حاصل کردن زخم بصورت
اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه
(برگرفتن جام) و امثال آن بهر دو صورت
مجاز بمعنی اوّل است (اردو) کھانا جیسے
زخم کھانا ۔ پینا ۔
(۶) برگرفتن ۔ بقول سروری در ملحقات
کنایه از بهل کردن و بخیره نمودن مؤلف
عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را)
می آید و درینجا همین قدر کافی است که باتّحاد
محقق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم و مجاز
معنی اول دانیم اگرچه قدری دور از قیاس
است و لیکن محاوره زبان باشد و حقیقت

سند همدرانجا عرض کنیم (اردو) دل لگی
کرنا ۔ ٹھٹول کرنا ۔
(۷) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن
بار ۔ یعنی بارور شدن درخت و حیوان
مؤلف عرض کند که بر درینجا بمعنی بار
است و گرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه
بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو)
باردار ہونا ۔
(۸) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی نواختن و
پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) مؤلف
عرض کند که با بر مصدر مرکب خیال خود ظاهر
کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سند
این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو)
نوازنا ۔ سرفراز کرنا ۔ پالنا ۔ پرورش کرنا ۔
(۹) برگرفتن ۔ بقول بهار ۔ دور کردن
مؤلف عرض کند که ترک کردن هم درین
داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) و این

متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز که از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا ترک کرنا
(۱۰) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی منسوب کردن (۳/۱۸۴)
چنانکه (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمهٔ بر
درینجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا
(۱۱) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی پیدا کردن (۳/۱۸۵)
و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان)
که می آید این هم مجاز معنی اول باشد -
(اردو) پیدا کرنا - قائم کرنا -
(۱۲) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی تحمل کردن (۳/۱۸۶)
و این هم مجاز معنی اول است چنانکه -
(برگرفتن زر) که می آید (اردو)
متحمل ہونا - تحمل کرنا -
(۱۳) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی کشیدن (۳/۱۸۷)
و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست
از جیب) که می آید - مجاز معنی اول است
وبس (اردو) کھینچنا - باہر لانا -

برگرفتن از خاک | مصدر اصطلاحی -

بمعنی نواختن و بمرتبهٔ بلند رسانیدن متعلق
بمعنی هشتم برگرفتن (صائب ع) مردم
هموار را از خاک بر باید گرفت ٭ رشتهٔ ما
بی گره را در گهر باید گرفت ٭ مخفی مباد
که (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خود شد
گذشت (اردو) نوازنا - سرفراز کرنا -

برگرفتن اعتبار | مصدر اصطلاحی -

بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی هم
برگرفتن (ظهوری ع) شوق از من
اعتباری برگرفت ٭ چشم در پاشیم نشانی
برگرفت ٭ مخفی مباد که (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

برگرفتن بار | مصدر اصطلاحی -
(۱/۱۷۸)
گردن بار باشد متعلق بمعنی هم برگرفتن
(خواجهٔ شیراز ع) بار غمی که خاطر ما خسته کرده بود

بجای عیسی دمی خدا الغرض تا دو برگرفت بگو۔

(اردو) بار کا دور کرنا۔

(۳۱۴۹) **برگرفتن به پیکان** | مصدر اصطلاحی۔ قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ؎) چون گل سوفار در خواہش و ہانم باز ماند تا خدنگت غنچۂ دل را به پیکان برگرفت (اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا بجاے پیکان استعمال کرنا پیکان بنانا۔

برگرفتن بتاری | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برداشتن بتاری و مقصود از برگرفتن است بآسانی بمجاز و متعلق بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ؎) اشک صد تا تار ریزم از نفس بگو زلف۔ آنچہ را بتاری برگرفت (بتاری برگرفتن) بجایش گذشت (اردو) ایک تار پر اٹھا لینا کھینچنا۔ دیکھو بتاری برگرفتن

(۳۱۵۰) **برگرفتن بچیزی** | مصدر اصطلاحی قبول کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضۂ چیزی یعنی خریدن متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎) دادم دو جہان بباد در عشقش ما را بدو حبّہ بر بمی گیرد (اردو) کسی چیز کے عوض میں قبول کرنا۔ خرید کرنا۔

(۳۱۵۱) **برگرفتن بروح** | مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن بار و بار ور شدن بروح (سلمان ؎) زیک نسیم کہ در آستین غنچہ بکرد بہ پر شمال چو مریم بروح برگیرد مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم برگرفتن فتأمل (اردو) روح سے پھل حاصل کرنا۔ روح سے حاملہ ہونا۔ باردار ہونا۔

(۳۱۵۲) **برگرفتن به کسی** | مصدر اصطلاحی منسوب کردن به کسی (انوری ؎) خطائی کہ کردم بمن برگیر بجنائی کہ گفتم زمن درگذار (اردو) کسی سے منسوب کرنا۔

(۳۱۵۳) **برگرفتن پردہ از رخ** | مصدر اصطلاحی

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل ونہم برگرفتن (خواجۂ شیراز ع) ساقی بیا کہ یار ز رخ پردہ برگرفت ٭ کار چراغ خلوتیان باز در گرفت ٭ (اردو) منہ پر سے پردہ اٹھانا۔

(۳۱۹۴) **برگرفتن پردہ از روی کار** | مصدر اصطلاحی ظاہر کردن حقیقت کاری (انوری ع) پردۂ ما درید کرد ہنوز ٭ پردہ از روی کار ما نگرفت ٭ (اردو) کسی کام پر سے پردہ اٹھانا حقیقت ظاہر کر دینا۔

(۳۱۹۵) **برگرفتن تہمت** | مصدر اصطلاحی دور کردن تہمت باشد متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری ع) گریہ می کوشد ہمان در شست وشوی دامنم ٭ گرچہ دریا تہمت پاکی ز دامان برگرفت ٭ (اردو) تہمت دور کرنا۔

(۳۱۹۶) **برگرفتن جام** | مصدر اصطلاحی برداشتن جام کنایہ از خوردن می۔ متعلق بمعنی اوّل وپنجم برگرفتن (ظہوری ع) پیریم وجام مے ز کف برگرفتہ ایم ٭ و ز جیب دست توبہ شکن برگرفتہ ایم ٭ (اردو) ساغر اٹھانا شراب پینا۔

(۳۱۹۷) **برگرفتن چاشنی** | مصدر اصطلاحی بمعنی چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی ع) نخست از ہمہ چاشنی برگرفت ٭ دران چاشنی ماند خسرو شگفت ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی سوم برگرفتن۔ (اردو) چاشنی حاصل کرنا۔ ذوق پانا۔

(۳۱۹۸) **برگرفتن چاک** | مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ع) آرزو دارم کہ بردارد دل از تیغ غمت ٭ آنقدر چاکی کہ از تنگی گریبان برگرفت ٭ (اردو) چاک حاصل کرنا۔ زخم حاصل کرنا۔

(۳۱۹۹) **برگرفتن دامان** | مصدر اصطلاحی۔ دامن

گرفتن و بدر خواستن متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظهوری سه) دیده تاب وطاقت خود را قیاسی کرده بود ✽ در تماشایت چو دامان مژگان برگرفت ✽ (اردو) دامن پکڑنا ـ بقول آصفیہ پناہ لینا ـ حمایت میں آنا ـ

برگرفتن دربان مصدر اصطلاحی بقول قائم برگرفتن دربان را متعلق بمعنی یازدهم برگرفتن (ظهوری سه) وصل بر رویم دری خواهد گشودن یافتم ✽ اینچنین سالی که خاک پای دربان برگرفت ✽ (اردو) دربان قائم کرنا ـ (۲۰۰۹)

برگرفتن درم مصدر اصطلاحی بقول مؤارد (بذیل معنی چهارم برگرفتن) بمعنی معاف کردن درم متعلق بصیغهٔ از (نظامی سه) ز دیوان دهقان قلم برگرفت ✽ ز بیچارگان نیم درم برگرفت ✽ (اردو) درم کو معاف کرنا ـ یعنی رعایا کو محصول مالگذاری کی معافی دینا ـ (۲۰۱۰)

برگرفتن دست از جیب مصدر اصطلاحی کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدهم برگرفتن سند این از ظهوری بر (برگرفتن جام) گذشت (اردو) جیب سے ہاتھ نکالنا ـ (۲۰۱۱)

برگرفتن دشت مصدر اصطلاحی بمعنی بلند و پیدا شدن دشت متعلق بمعنی اول برگرفتن است (ظهوری سه) سند منعی پیش راه آه نیست ✽ از دلم دشت غباری برگرفت ✽ (اردو) جنگل روبرو ہونا ـ (۲۰۱۲)

برگرفتن دل از چیزی وکسی مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن دل از چیزی وکسی باشد متعلق بمعنی اوّل برگرفتن (قاسم مشهدی سه) بدریا قطره چون گردید واصل ✽ ترک سر گیرد ✽ کسی چون با تو بنشیند چسان دل از تو برگیرد ✽ (انوری سه) در بنا هد ز راه سینه ... اول از راه سینه برگرفت ✽ (اردو) دیکھو برداشتن دل ـ (۲۰۱۳)

برگرفتن دیدہ | مصدر اصطلاحی بمعنی (۳۰۵)
برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق
بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (صائب ؎)
نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا
اثرہ گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا
(اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

برگرفتن راہ | مصدر اصطلاحی بمعنی (۳۰۶)
قبول کردن راہ باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن
(انوری ؎) دل راہ صلاح بر نمی گیرد
یکدم ہمہ حیلہ در نمی گیرد (اردو) راستہ
قبول کرنا۔ راستہ اختیار کرنا۔

برگرفتن زادراہ | مصدر اصطلاحی (۳۰۷)
حاصل کردن زاد راہ باشد متعلق بمعنی
سوم برگرفتن (ظہوری ؎) تر زبان
گر دیدہ خضر از العطش گویان لست
زاد راہ تفتہ جانی آب حیوان برگرفت
(اردو) زاد راہ۔ توشہ سفر کا حاصل کرنا

برگرفتن زخم | مصدر اصطلاحی بمعنی (۳۰۸)
خوردن زخم (سنجر کاشی ؎) ز تیغ شاہ
یکی زخم برگرفت بکف ٭ ز شست شاہ
یکی تیر خورد در صف جنگ ٭ مؤلف
عرض کند کہ متعلق است بمعنی پنجم برگرفتن
و من وجہ متعلق بمعنی دوم ہم (اردو)
زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

برگرفتن زور | مصدر اصطلاحی۔ (۳۰۹)
متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدہم
برگرفتن است (ظہوری ؎) خوش
سبک گردیدہ ام در وصل حرمان غالب
است ٭ ستم بر ہجر زوری گرچہ نتوان
برگرفت ٭ (اردو) زور کا متحمل کرنا
متحمل ہونا۔

برگرفتن سواد | مصدر اصطلاحی بقول (۳۱۰)
موارد (بذیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی
منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی ؎)

زمانہ عیب الم نامہ نیست تصنیفش ؎ دلم
ز صفحۂ فہرست برگرفت سواد ؎ مؤلف
عرض کند کہ نقل گرفتن و حاصل کردن
نقل و معلومات (اردو) نقل لینا۔
سواد حاصل کرنا۔

(۳۲۱۱) **برگرفتن شمار** مصدر اصطلاحی بمعنی
ترک کردن شمار و حساب نکردن و
بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(انوری ؏) برگرفتم شمار عشق آن بہ ؎
کہ ترا از شمار نشمارد ؎ (ظہوری ؏)
دل جفا ہای تو برمن می شمرد ؎ از وفای
خود شماری برگرفت (اردو) شمار
ترک کرنا۔ حساب نہ کرنا۔ شمار میں نہ لانا

(۳۲۱۲) **برگرفتن طعنہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن طعنہ و مورد طعن و طنز شدن۔
متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؏)
دعوی لذت بزہرت کردنا دانستہ کرد ؎
طعنۂ تلخ جہانی شکرستان برگرفت ؎۔
(اردو) طعنہ حاصل کرنا۔ مورد طعن و
طنز ہونا۔

(۳۲۱۳) **برگرفتن عمان** مصدر اصطلاحی۔ پیدا
کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن
(ظہوری ؏) کوہ را سیلی زنان خواہد
بدریا سیل برد ؎ ابر قدر گانم بجای قطرہ
عمان برگرفت ؎ (اردو) دریا پیدا کرنا

(۳۲۱۴) **برگرفتن فال** مصدر اصطلاحی بمعنی
گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق
بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظہوری ؏)
نیست در کوی تو ہرگز سرخ رویان را
نجات ؎ عید اگر فال شگون از خون قربان
برگرفت ؎ (اردو) فال لینا۔ بقول
آصفیہ فال نکالنا۔

(۳۲۱۵) **برگرفتن فشار** مصدر اصطلاحی بمعنی
پیدا کردن ریزش متعلق بہ معنی یازدہم

برگرفتن مخفّفی مبادکہ فشار بقول برہان بمعنی ریزش (ظہوری ؎) در تخیّل زیر دندان ہوس ہا ٭ شکّرین لعلش فشاری برگرفت ٭ (اردو) ریزش پیدا کرنا۔

(۲۱۱۸) **برگرفتن قدم** مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن قدم متعلق بمعنی اوّل برگرفتن (ظہوری ؎) در غریبی فتادہ ظہوری بہر قدم ٭ گرد رخیال راہ وطن برگرفتہ ایم ٭ (اردو) قدم اٹھانا۔

(۲۱۱۹) **برگرفتن کسی** مصدر اصطلاحی۔ (۱) دور کردن کسی را متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری ؎) نیست در گمنامی از من نامور تر دیگری ٭ بی نشان گردیدہ ام از نامہ عنوان برگرفت ٭ و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی ہشتم برگرفتن (ولہ ؎) نخل ماتم گشت و از گل گریہ بر ٭ خاکم فشاند ٭ خوش بخاک افتادہ خود را بسامان برگرفت ٭ (اردو) (۱) کسی کو دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا۔

(۲۱۲۰) **برگرفتن کسی را** مصدر اصطلاحی بقول سروری کہ بذیل معنی ششم برگرفتن گذشت ہزل کردن با کسی (شیخ فریدالدین عطار ؎) دیگری را آن یکی می گفت سخت ٭ برگرفتی تو مرا ای شوربخت ٭ گفت مجنونش چون ہستی تو خر ٭ گر بری ریشت بگیر دھم مخور ٭ مؤلف عرض کند کہ درین شعر برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب کردن بہ خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن است و برای معنی اوّل الذکر طالب سندش دیگری باشیم و قول سروری را نظر بر اعتبار صاحب زبانست بدون سند ہم تسلیم کنیم (اردو) کسی کی ساتھ ہزل کرنا۔ ٹھٹھا کرنا۔ تمسخر کرنا۔

(۲۱۲۱) **برگرفتن کوہ** مصدر اصطلاحی برداشتن و دور کردن کوہ باشد متعلق بمعنی اوّل

ونہم برگرفتن (ظہوری ے) ازگرانجانان
ظہوری خوش سبک گردیدہ بود ٭ از
دلش این کوہ غم راز ورنسیان برگرفت
٭ (اردو) پہاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔

(۲۲۲۱) **برگرفتن گرد** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن گرد وغبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظہوری ے) توتیا سرمایہ چندان نداشت
٭ گرد خاک رہگذاری برگرفت ٭ (اردو)
گرد وغبار حاصل کرنا۔

(۲۲۲۲) **برگرفتن گونہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن
واین مخصوص باگونہ نباشد بلکہ با رنگ و
لون و مرادفات آن ہم استعمال توان کرد
وسند این از ظہوری بر (برگرفتن نکہت)
می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا

(۲۲۲۳) **برگرفتن نثار** مصدر اصطلاحی۔ اختیار
کردن نثار متعلق بمعنی دوم برگرفتن است
سند این از ظہوری بر (برگرفتن اعتبار)
گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔
صدقہ بننا۔ وارے جانا۔

(۲۲۲۴) **برگرفتن نسخہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نسخہ متعلق بہ معنی سوم برگرفتن۔
(ظہوری ے) از خیالش خاطر صورت نگار
٭ نسخہ باغ وبہاری برگرفت ٭ (ولہ)
در ازل قانون حکمت چون قضای زد رقم
٭ نسخہ از درد جان بخش تو درمان برگرفت
٭ (اردو) نسخہ حاصل کرنا۔ پانا۔

(۲۲۲۵) **برگرفتن نشتر بکار** مصدر اصطلاحی۔
برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق
بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ے) ہردم
از شادی رگ دل می پرد ٭ غمزہ اش
نشتر بکاری برگرفت ٭ (اردو) فصد
کے لئے نشتر اٹھانا۔

(۲۲۲۶) **برگرفتن نقاب** مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد
متعلق بمعنی اوّل و نهم برگرفتن (انوری ؎)
گرچه اقبال او که دائم باد ٭ از رخ ملک
برگرفته نقاب ٭ (طالب آملی ؎) چسان
نقاب ز رخسار دوست برگیرم ٭ که حسن
سرکش و من مو بموی محجوبم ٭ (اردو)
نقاب اٹھانا۔

(٣٤٤٤) **برگرفتن نقش** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن
و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اوّل
و نهم برگرفتن (میر خسرو ؎) نقش خود از
راه فنا برگرفت ٭ نور بقا دید و بنا در گرفت
٭ (اردو) نقش مٹانا۔

(٣٤٤٥) **برگرفتن نکهت** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نکهت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظهوری ؎) نکهتی از سنبل زلف گلستان
برگرفت ٭ گونهٔ از لعل نگینت بدخشان
برگرفت ٭ (اردو) نکهت حاصل کرنا

(٣٤٤٦) **برگرفتن هجران** مصدر اصطلاحی متحمل
شدن هجران را متعلق بمعنی دوازدهم
برگرفتن (ظهوری ؎) ما باین تاب و
توان برخود چه مشکل کرده ایم ٭ غیر با اینا
ضعف هجران را چه آسان برگرفت ٭۔
(اردو) هجران کا متحمل هونا۔

(٣٤٤٧) **برگرفتن یادگار** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است
(ظهوری ؎) دست اگر بر شاخ گل دستی
نیافت ٭ یادگار زخم خاری برگرفت ٭
(اردو) نشان حاصل کرنا۔

برگرفته اصطلاح۔ بقول بحر بدیل برگرفتن
بمعنی نواخته و پرورده مرادف (از خاک
برگرفته) صاحب انند فرماید که اسناد و
معانی این بر (برگرفتن) گذشت مؤلف
عرض کند که اسم مفعول برگرفتن است
شامل بر همه معانیش خصوصیت بمعنی ندارد

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول ہے

برگری | اصطلاح - بقول ضمیمۂ برہان بکسر ثالث مخفف برگیری بمعنی بتانی - صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین اہل زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم - مخفی مباد کہ این موافق قیاس است کہ تحتانی چہارم از (برگیری) حذف شد و آن صیغۂ واحد مخاطب از مضارع معروف است شامل بر ہمہ معانی مصدر برگرفتن کہ گذشت خصوصیت ستاندن نباشد (اردو) تو لیوے -

(الف) **برگ ریز** | اصطلاح - بقول سروری بمعنی پاییز (عمادی ـه) برگ ریز است شاخ دانش را ہا این خزان را بہار تا بہ کی صاحب جہانگیری گوید کہ فصل خزان را گویند صاحبان رشیدی و بحر و بہار و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (صائب ـه) از ریزشی کہ کرد در ایام نوبہار ہا در برگ ریز شاخ بوصل ثمر رسد خان آرزو در سراج برگ ریز بمعنی بالا فرماید کہ این مجاز است چہ در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکہ (خون ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند کہ مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل بالمصدرش پس خان آرزو غلط کند کہ درینجا ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل ترکیبی است و آنچہ حاصل بالمصدر خون ریختن است متعلق بہ دیگ ریز نباشد پس (برگ ریز) ہم اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ریزانندۂ برگ و کنایہ از موسم خزان کہ برگ راہی ریز اند قائل (صائب ـه) صائب ز برگ ریز برد فیض نوبہار چون غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است و بتحقیق ما

برگ ریز آمدن | بمعنی (۱) ریختن برگ‌ها و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی ۵) شکایت با همین کردی که همین برگ ریز آمد ٭ کنون برخیز و گلشن بین که همین برگ ریز آمد ٭ (اردو) (الف) خزان - اسم مؤنث دیکھو پاریز (ب) (۱) پتّے گرانا (۲) انسان کا بڈھا ہونا -

برگ ریزان | اصطلاح بقول برهان (۱) یعنی خزان و فرماید که بودن آفتاب در برج میزان که فصل پاییز باشد و (۲) کنایه از ایام پیری و آخرهای عمر هم صاحبان جامع و ناصری همزبانش بهار این را مرادف (برگ ریز) گفته بمعنی اوّل قانع بخان آرزو در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید که بزیادت الف و نون منسوب به برگ ریختن بمعنی (برگ ریز) فرماید که بعضی این را صفت نوشته غافل از حقیقت کار بوده اند مؤلف معروض کند که (۳) بمعنی حقیقی اسم حال است یعنی برگ ریزنده و جا دارد که الف و نون آخره را زائد گیریم اندرین صورت مزید علیه (برگ ریز) باشد و اصلاً بمعنی منسوب به برگ ریختن نیست و بمعنی اوّل و دوم لاریب مجاز معنی حقیقی است زیرا که معنی حقیقی این ریزنده برگ است و بس پس غافل از حقیقت خان آرزو باشد که حقیقت را ظاهر نکرد (نظامی ملے) شرط است که فصل برگ ریزان ٭ خون ناید شود ز برگ ریزان ٭ (انوری ۳ ملے) برگ ریزان همه حال فرو باید ریخت ٭ بقدح آنچه از و برگ و نوای طرب است ٭ (اردو) (۱) خزان دیکھو برگ ریز (۲) پیری ضعیفی مؤنث عمر کا آخری حصہ - بڑھاپا - مذکر (۳) پتّے گرانے والا

برگ زر | اصطلاح بقول مؤید و هفت بمعنی برگ زرد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی و کنایه باشد اگرچه خلاف قیاس نیست

ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که صاحبان
عجم و محققین فرس ازین اصطلاح ساکت
(اردو) پیلا پتا۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف
عرض کند که برگزیدن که می آید اسم مفعولش
(برگزیده) و الف و نون جمع در آخرش زیاده
کرده اند دیگر ہیچ (اردو) برگزیده لوگ۔
مقبولان بارگاه۔

(الف) **برگزیدن** بقول بحر بضم کاف فارسی
(۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و
قبول کردن (۲) مقبول شدن (۳) کامل التصرف
و مضارع این برگزیند۔ صاحب جامع و برہان
بمعنی دوم قانع و آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
ذکر ہر دو معنی کرده مؤلف عرض کند که فریک علیہ
گزیدن بضم اول باشد که بجای خودش آید
حیف است که صاحبان موارد و نوادر که
محققین مصادر نام دارند ازین مصدر دست
کشیده اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متقدمین
فرس استعمال این کرده اند فدائی که از معاصرین
عجم بود ذکر مفعول ہمین مصدر یعنی ------

(ب) **برگزیده** کرده فرماید که بمعنی منتخب و ممتاز
است و (برگزیدگان) که گذشت جمع ہمین
(انوری الف ؎) گر ز گیتی برگزیدستند تا
پادشاه جہان و صدر انام ۔ (ظہوری ؎)
به پیش رشک زمین نیست برگزیده تری ۔ که
یار راست بہر روز شوخ دیده تری ۔
(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول امیر
چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقره) بہت سے موتی
میں آپ انتخاب کر لیجیے (۲) قبول کرنا۔ بقول
آصفیه منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا
بقول آصفیه قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقرون
باجابت ہونا۔ پسند ہونا۔ منظور نظر ہونا (ب)
برگزیده۔ دیکھو انتخاب آورد

برگس بقول برہان باکاف فارسی بروزن اطلس ترجمۂ معاذ اللہ و نعوذ باللہ۔ صاحب رشیدی حاشا و مبادا راہم داخل تعریف کند و فرماید کہ (برگست) ہم بہمین معنی آمدہ وسندی کہ از رودکی پیش کردہ است باختلاف بعض الفاظ ہمان است کہ بہ (برکس۔ بکاف عربی) گذشت مؤلف عرض کند کہ اصل این ہمانست کہ بکاف عربی گذشت و باعتبار نسبت صاحب جامع توانیم گفت کہ این مبدل آن چنانکہ کند و گند۔ صراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم۔ بی غوری صاحبان تحقیق است کہ یک سند را در ہر دو جا آوردہ اند (اردو) دیکھو برکس۔

برگ سبز اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار (۱) کنایہ از چیز بسیار کم مقدار (صائب) بی نوایان را بہ برگ سبز گاہی یاد کن ٭ چون زنیرنگ جہان خرج خزان خواہی شدن ٭ (ولہ) انصاف نیست کز چمنت بعد صد بہار ٭ بی برگ سبز رو بدر آسمان نہم ٭ (ظہوری) برگ سبز اگر تحفہ جا جتم افتد ٭ میرم نشود رنگی از بہار مدام ٭ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است (ولہ) بود ز وسمہ دو ابروی آن بہشتی روی ٭ دو برگ سبز کہ خون در دل بہار کند ٭ (ولہ) ہر برگ سبز او کف افسوس می شود ٭ نخلی کہ میوہ نفشاند بپای خویش ٭ مخفی مباد کہ (برگ سبز است تحفۂ درویش) مثلی است کہ می آید شامل بر ہر دو معنی بالا (اردو) (۱) برگ سبز۔ مذکر۔ اردو مین کم مالیت تحفہ کو کہہ سکتے ہین۔ نہایت کم مالیت چیز مؤنث (۲) برگ سبز۔ سبز پتا۔ مذکر۔

برگ سبز است تحفۂ درویش مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف

عرض کند کہ فارسیان این مثل را در سوغات
و ارمغان بر سبیل کسر نفسی می زنند (اردو)
یہی مثل دکن میں مستعمل ہے یعنی جب کوئی
شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ بھیجتا ہے تو بطور
کسر نفسی اس مصرع کو پڑھتا ہے ۔

برگ سبز سائل اصطلاح ۔ وارستہ فرماید
کہ این ہمانست کہ گدایان بتوقع ریزشی ۔
برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر)
بوسہ می دارند خوبان در بہار خط طمع ؛
خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است ؛
بحر و بہار وارستہ را نقل نگار مؤلف عرض
کند کہ رسم عجم است کہ ہر سائل کہ پیش کسی رود
اعم از اینکہ گدا باشد یا حاجتمند کاری و چیزی
برگ سبز با خود ببرد و این رسمی است کہ اغنیا
پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد
و بار احسان بگردن سائل نیاید ہمانا این
اخلاقی است حسنہ پس این را مخصوص گدایان
بتوقع ریزش کردن از نازک خیالی دور
است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ ۔ نذر ۔

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف (گل
فرستادن) (طغرا ۔ نثر) نثر پردازان از فقرۂ
تازہ برگ سبز ہمکاری بجانب طوطیان چمن
روانہ نمودہ اند " مؤلف عرض کند کہ (۲)
رسم است کہ کسانی کہ باظہار احتیاج خود
خود پیش کسی نمی روند و کسی را از طرف خود
می فرستند تحفۂ برگ سبزی روانہ می کنند پس
(برگ سبز فرستادن) کنایہ باشد از اظہار حاجت
بالواسطہ کردن و این موافق قیاس است
نظر بر رسم عجم ولیکن سند ما طغرا برای مصدر
(برگ سبز روانہ نمودن) است محققین بالا
رعایت لفظی را ترک کردہ اند ۔ (اردو)
(۱) دیکھو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ
اور توسط سے اظہار حاجت کرنا ۔

برگ سبز هم چشمی | **برگ سبز هم کاری** اصطلاح ـ بقول بحر و غیاث و انند ـ برگ پان یا سبزهٔ دیگر که کشتی گیران بجهت مقرر کردن کشتی بخانهٔ حریف خود فرستند مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت و هر سه محققین بالا هندنژاد اند ـ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیران اپنے حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے۔

برگست بقول برهان و رشیدی و جامع و جهانگیری و سراج و ناصری همان برکست که بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض کند که بکاف عربی اصل است و صراحت ما خذ همه را انجا گذشت و این مبدل آن چنانکه کند و گند (اردو) دیکھو برکست کاف عربی کے ساتھ۔

(الف) برگستان اصطلاح ـ (الف)
(ب) برگستوان بضم سوم بقول سروری مخفف برگستوان ـ صاحب جهانگیری نسبت هر دو فرماید که مرادف یکدیگر پوششی است که در روز جنگ پوشند و بر اسپ اندازند تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین هم گویند ـ صاحب برهان ذکر هر دو کرده گوید که (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو ـ الف سه) صف از پشیم چو سیمین بفت شد ؛ سوار آب برگستان باخت ؛ (شیخ مظهر سه) دریده جوشن و خفتان بریده برگستان ؛ گریخت آن سپه از پیش عاجز و مضطر ؛ (شرف شفروه ب سه) مریخ را ز هیبت این سخت واقعه ؛ از دست و دوش خنجر و برگستوان فتاد ؛ (کمال اسمعیل سه) از تیغ مهر و ناوک انجم خلاص یافت ؛ این ابلق زمانه ز برگستوان برف ؛ صاحب ناصری

بذکر معنی بالا فرماید که آن جامه ایست که
بجای پنبه دران پیله و ابریشم فرومایه که کج
و کژ نام دارد می گذاشته و می دوخته اند۔
صاحب جامع هم ذکر بردو کرده۔ صاحب
غیاث بر (ب) صراحت [illegible] کند که این را
در هند پاکر نام است صاحب فدائی فرماید
که زرهیست سرتاپا و زرهی که بالای اسپ
افگنند۔ خان آرزو در سراج گوید که بفتح
و ضم کاف فارسی (الف) مخفف (ب) است
که ماخوذ است از برگست که معنی پناه دران
داخل است و (وان) کلمهٔ نسبت و بصورت
بفتح کاف باشد۔ مؤلف عرض کند که محقق
ما در معنی پناه را در لغت برگست از کجا
داخل می کند جز این نیست که برگست کلمه
ایست که در محل تردید گویند و بجای (پناه
بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت
و ماخذش هم بهدر انجا مذکور پس (پناه بخدا)

را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه مایه
تلاش است یکی از معاصرین عجم درست گوید
که این لباس کلفتی است که کاه برغست را
بجای پنبه داخل کرده درست کنند و شمشیر
در وا اثر نمی کند و چون وا و نسبت برو داخل
شد (برغستو) شد از قبیل هندو و معنی لفظی
آن منسوب به برغست و برغستوان بزیادت
الف و نون۔ مزید علیه آن۔ پس غین معجمه
بدل شده به کاف فارسی چنانکه غلوله و گلوله
اند بصورت ضرورت نیست که کلمهٔ (وان)
را برای نسبت گیریم چرا که بان و وان هر دو
بمعنی شبیه و نظیر و نگهبان آمده چنانکه نگهبان
و فیلوان پس ترکیب اقل الذکر بهتر می نماید
از آخر الذکر و لباس پر از ریشم و زره را
بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف
و ب۔ ایک لباس ہے جس میں ایک خاص
قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہیں جو لڑائی میں

پہنتے ہیں اور گھوڑوں پہ ڈالتے ہیں جس پر
تلوار کی کاٹ کا اثر نہیں ہوتا جیسے گھوڑے
کے لئے پاکھر- دیکھو اسپ نمد ، جس پر پاکھر
کا ذکر گذرا ہے -

برگستوان بر اسپ افگندن | مصدر
اصطلاحی- بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن
اسپ بہ برگستوان (ملا عبد اللہ ہاتفی ؎)
شدند آہنین جامہ پر و جوان ٭ فگندند
بر اسپ برگستوان ٭ مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن
و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو)
گھوڑے پر پاکھر ڈالنا -

برگستوان ور | اصطلاح - بہار و آنند
بذکر این از تعریف ساکت و کلام
فردوسی را بسند گیرند (؎) ہمانا ز ایرانیان
صد ہزار ٭ فزون است برگستوان
ور سوار ٭ مؤلف عرض کند کہ ور
بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب
و خداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب
برگستوان و برگستوان پوش است و لبس
(اردو) برگستوان رکھنے والا - برگستوان
پہنا ہوا -

برگسر | اصطلاح - بقول شمس بفتح باو کاف فارسی و سین مہملہ بمعنی پوشیدہ و
پنہان (حکیم سوزنی ؎) ذی لبی کس ز شاہ مدرسہ خواست ٭ ظاہر است آن نہان
و برگسر است ٭ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت
بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغییر الفاظ در انجا ہم
پس خبر نیست کہ بربادکنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند
ہر دو کردہ اند حالا در ینجا ہمین قدر کافی است کہ تصرف صاحب شمس است

وبس (اردو) دیکهو برگسه -

(الف) برگ سفر | اصطلاح

(ب) برگ سفر ساز کردن | و مصدر

اصطلاحی - (الف) بقول بحر سامان سفر و (ب) بقولش تهیهٔ اسباب سفر کردن مؤلف عرض کند که بمعنی دوم برگ سنداین از صائب گذشت (صائب سه) قطع پیوند ازین سبز چمن مشکل بود * عجلت بی سفری برگ سفر دادمرا * (اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا -

برگسه | بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی زده و کاف عجمی مفتوح و سین و اخفای ها بمعنی پوشیده و پنهان (حکیم سوزنی سه) دی سبی کس زشاه مدرسه خواست * ظاهر است این نهان و برگسه نیست * صاحبان برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهملهٔ آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت و همین سند را بتصرف الفاظ نقل کرده که اشارهٔ این هم در آنجا کرده ایم و جز این نیست که مرکب است با برگ و سا - برگ بمعنی حقیقی او ست و سا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن و سودن می آید پس (برگسا) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (سودهٔ برگ) و مجازاً بمعنی مخفی و پنهان که شاخ از برگ پنهان شود و این کنایه باشد و بس - الف آخر بدل شده به های هوز چنانکه یاسا و یاسه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی - دیکهو ابثت -

برگشت کرد جهان روزگار | مقوله - بقول مؤید یعنی کار جهان تغیر پذیرفت و صاحب هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که (برگشتن روزگار) مصدریست مرکب

که بجایش می آید و تعریف آن مصدر را انجا مذکور
شود۔ وای بر مؤید و نقل نگار او که چه خوش
مقوله پیدا کرده است ہمانا خوش تائید
است برای فضلا۔ اگر مؤید جہلا گوئیم جا دارد
محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین
عجم ریشخندی کنند (اردو) دیکھو برگشتن روزگار

برگشتگی اصطلاح۔ بقول فدائی جمیدیا
مؤلف عرض کند که نظر با اعتبار فدائی
که از علمای معاصرین فارس بود این معنی
خاص را جا داده ایم ولیکن حق آنست که
حاصل بالمصدر (برگشتن) است که می آید
و شامل باشد بہمه معانی آن (اردو) خم
بقول آصفیہ جھکاؤ۔ ہماری رای میں خمیدگی
کا استعمال بھی اردو میں ہو سکتا ہے۔
(ناسخ سے) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب
سے عیاں ہے دال حیدر کی تواضع پہ خم
تلوار کا ہے۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل بالمصدر
ہے اور اس کے تمام معنوں پر شامل۔

برگشتن بقول موارد و نوادر و بہار و بحر۔ مرادف برگردیدن۔ شامل بہمه معانی
آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد مؤلف عرض
کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواہد برگشت و
برگشته نیاید تا آنکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده اند۔ که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنی

برگشتن اختر مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی ناسا عدت طالع چنانکه (ع) خیال
شہر بنگ ترا اختر دولت برگشت ۔ مؤلف
عرض کند که (اختر برگشتن) در مصدر ه
گذشت و این مرادف (برگشتن بخت)
است که می آید و کنایه باشد و خصوصیت اختر

وبخت نیست با مرادفات این هم استعمال توان کرد چنانکه برگشتن طالع وقسمت و تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (برگشتن ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔ دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) بقول آصفیہ بخت کا برگشتہ ہونا۔ بد اقبالی ہونا۔ ادبار ہونا۔ مقسوم بگڑنا۔

(۳۴۰) برگشتن از راه | استعمال بمعنی واپس

برگشتن از وطن | شدن از راه و وطن باشد متعلق بمعنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری ے) ہیچ رنگ باخته از راه مدعی برگشت کہ زده است امن دل بی خطری بالیست کہ (ولہ ے) مسند رست خجلت ظہوری بس کہ خوش غریبانہ از وطن برگشت کہ (اردو) راستہ یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

(۳۴۱) برگشتن ایام | مصدر اصطلاحی مرادف (برگشتن اختر) وسند این بہ (برگشتہ ایام)

می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۳۴۲) برگشتن باختن | مصدر اصطلاحی بمعنی برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ وشکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (ظہوری ے) آخری ہست پاک بازان را بازی بر دل از ماست باختن برگشت کہ (اردو) بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت دونون سے متعلق اور دکن مین مستعمل ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا۔ بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہین یہہ بھی ہار جیت دونون سے متعلق ہے۔ (کھیل بگڑ جانا) بقول آصفیہ۔ بنے ہوے کام کا بگڑ جانا۔ (کھیل بننا) بقولہ کام بننا۔

(۳۴۳) برگشتن بخت | مصدر اصطلاحی۔ اشارہ این بہ (بخت برگشتہ) گذشت مرادف (برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فدائی بذیل (برگشتگی) ذکر این کرده گوید کہ (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی هفتم برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۳۳۴۴) **برگشتن بوسه** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باقی نماندن بوسه و دور شدن آن متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ے) در لبم بوسه گشت حیرت بیز ہا که به نیرنگ آن دهن برگشت ہو (اردو) بوسه کا لب سے جدا ہونا باقی نہ رہنا۔ حالت بوسه باقی نہ رہنا۔

(۳۳۴۵) (الف) **برگشتن جان از تن** مصدر اصطلاحی (ب) **برگشتن جان بلب** (الف) بمعنی مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایه از مردن متعلق بمعنی چهارم برگردیدن و (ب) واپس آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب و زنده شدن متعلق بمعنی پنجم برگردیدن (ظهوری الف ے) یار چون صبر من ز من برگشت ہو زیستن رفت و جان ز تن برگشت ہو (صائب ب ے) برگشت ز تن جان بلب خسته دگر بار ہو تا روی تو آئینه هر پیش نظر داشت ہو (اردو) (الف) جان جانا۔ مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زنده ہونا۔

(۳۳۴۶) **برگشتن خم زلف از شکن** مصدر اصطلاحی بمعنی باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ے) من و شوخی و دشت پیمائی ہو که خم زلفش از شکن برگشت ہو (اردو) زلف میں خم باقی نہ رہنا۔ شکن باقی نہ رہنا۔

(۳۳۴۷) **برگشتن روزگار** مصدر اصطلاحی بمعنی مخالف شدن اهل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن اختر و بخت که گذشت متعلق بمعنی چهارم برگشتن (انوری ے) برگشتی چو روزگار از من ہو گر نه با روزگار یار ستی ہو (ظهوری ے) دل در ره امید چنان پیش می دوید ہو برگشت روزگار و چنین در قفا فتاد ہو (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگون کا کسی
کے خلاف اور اُس کا دشمن ہو جانا (نواب
احمد ؎) اپنے بیگانے ہوے سب لطف
ساقی دیکھ کر ٭ پھر گیا ہم سے زمانہ گردش
ساغر کے ساتھ ٭

برگشتن صبر | مصدر اصطلاحی۔ دور شدن ([illegible])
صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلق بمعنی سوم برگشتن
سند این از ظہوری ؎ (برگشتن جان از تن)
گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

برگشتن طالع | مصدر اصطلاحی۔ مرادف ([illegible])
(برگشتن اختر) کہ گذشت و سند این از صائب
؎ (برگشتہ طالع) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر

برگشتن عادت | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ([illegible])
دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلق
بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎) نشنید
پند عادت تو ہیچ برگشت ٭ ہر چند مدعای
ظہوری اعادہ شد ٭ (اردو) عادت
دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

([illegible]) **برگشتن غذا** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی رد
شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت
غذا ندارد۔ سند سلیم بر معنی ششم برگردیدن گذشت
(اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار | استعمال۔ بقول بہار و انند
بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان
بتحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف
برگشتن باختن و متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن
(صائب ؎) کار ما بمراد ہم نشد از نقش موافق
٭ امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد ٭ (اردو)
قمار کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

([illegible]) **برگشتن کسی** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تباہ
شدن کسی و سر بزیر افتادن و سرنگون شدن
متعلق بمعنی ششم برگشتن (ظہوری ؎) فلک
فارغ نگرداند ز بد برگشتن اسیرت را ٭ ہنوز
این غیر پرور را نیابد وقت برگشتن ٭ (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

(illegible) **برگشتن مژگان** | مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان کہ نوکش در دیدہ داخل می‌شود و این مرضی است کہ دائما آب از چشم می‌ریزد سند این بر (برگشتہ مژگان) می‌آید (اردو) پلکون کا پلٹ جانا۔ آنکھ میں داخل ہو جانا۔ یہ ایک مرض ہے۔

(illegible) **برگشتن نسیم از ہواداری** | مصدر اصطلاحی۔ مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری ؎) کردہ خوش جا نسیم در کویش بپا از ہواداری چمن برگشت ہا۔ (اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشتہ | اصطلاح۔ بقول وارستہ و (بحر بذیل برگشتن) مرادف برگردیدہ بمعنی انقراض و سندی کہ از شانی تکلو پیش شد ہمان است کہ بمعنی ششم (برگردیدن) مذکور شد کہ از آن (برگشت) بمعنی استفراغ شد۔ پیداست۔ وہم او گوید کہ بمعنی خراب و تباہ ہم آمدہ و فرماید کہ ازینجاست کہ قمار بازی را کہ نقش بمراد نہ نشیند برگشتہ قمار گویند (بابی سمرقندی ؎) برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روی گر چشم بر گہر بود و روی بر زرم و سند دیگر از صاحب بر (برگشتن قمار) گذشت ہمانقل نگارش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگشتن است شامل بہمہ معانیش نمی‌دانیم کہ محققین بالا چرا این را بطور اسم جا بجا دادہ اند۔ (اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنون کے ساتھ۔

برگشتہ اختر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ببطالع و بداختر مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) کہ بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا۔ بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

برگشتہ ایام | اصطلاح ۔ بقول بہار و
اننددرج ۔ مرادف برگشتہ بخت کنایہ از بدبخت
(باقر کاشی ؎) چون کند عرض نیاز از روی
بگردان روی خود ہ این سزای باقر برگشتہ
ایام است وبس ہ مؤلف عرض کند
کہ متعلق است بمعنی چہارم برگردیدن
و اسم مفعول (برگشتن ایام) کہ بجایش گذشت
و مرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشتہ اختر

برگشتہ باد | اصطلاح ۔ بقول مؤید و ہفت آسمان
زیر و زبر باد ہ مؤلف عرض کند کہ محقق بانام
نشان برای تائید فضلا ذکر این کردہ باشند
شاید فضلا نمی دانند کہ برگشتن مرادف برگردیدن
شامل است بر چند تا معانی ۔ و برگشتہ اسم
مفعول آنست و مرکب است باکلمہ باد
(اردو) برگشتہ ہو ۔ تہ و بالا ہو ۔ پلٹ جائے
الٹ جائے ۔

(الف) برگشتہ بخت | اصطلاح ۔ بقول بہار

(ب) برگشتہ دولت | و اننددرج نقل نگار
یعنی بدبخت (شیخ شیراز ؎) نہ تنہا منت
گفتم ای شہریار ہ کہ برگشتہ بختی و بدروزگار
ہ چو برگشتہ دولت ملامت شنید ہ سرانگشت
حسرت بدندان گزید ہ مؤلف عرض کند کہ
(بخت برگشتہ) بجایش گذشت و ہر دو مرادف
(برگشتہ اختر) است کہ بجایش مذکور شد
اسم مفعول (برگشتن بخت و دولت) (اردو)
دیکھو برگشتہ اختر ۔

برگشتہ سر | اصطلاح ۔ بقول بہار و اننددرج
نقل نگار ۔ مرادف (برگشتہ اختر) اسیری لاہیجی
در مثنوی اسرار الشہود در حکایت سلطان محمود
؎) تو زحال زار این برگشتہ سر ہ ہر زمان
بہر چہ آزادہ تر ہ مؤلف عرض کند کہ بمعنی
خود سر است و بمجاز بمعنی بدقسمت پیدا می شود
کہ خود سری ہم برگشتن بخت است (اردو)
سر پھرا ۔ دکن میں خودسر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ مانے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا)
پر فرمایا ہے۔ شامت آنا کم بختی آنا۔ پس
(سر پھرا) بدقسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشته شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و ضمیمهٔ برهان بمعنی زیر و زبر شدن۔
مؤلف عرض کند که مصدر مجهول برگشتن
است و بس (اردو) برگشته ہونا۔

برگشته طالع | اصطلاح۔ بقول بهار و
انندش نقل نگار مرادف برگشته اختر (صائب
۵) در لعل آبدار ز برگشته طالعی باشد
همان چو نقش نگین خشک جوی من؛ مؤلف
عرض کند که (برگشتن طالع) بجای خود گذشت
و این متعلق است به همان یعنی
اسم مفعولش و از سند پیش شده حاصل
بالمصدر پیداست (اردو) بدقسمت۔

برگشته قمار | اصطلاح۔ بقول بحر کسی که
نقش او برادنه نشیند مؤلف عرض کند که
اسم مفعول (برگشتن قمار) که بجایش گذشت
و سند این از صائب مصدر انجا مذکور
(اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص
جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشته مژگان | اصطلاح۔ بهار و انندش
نقل نگار از تعریف این ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) دیدهٔ خمار آلوده را
گویند که مژگانش هم باثر خمار بلندی شود
پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان)
است که بمعنی حقیقی گذشت و این کنایه باشد
از شوق و (۲) کسی که بعرض مژگان حکومت
نشناسا باشد که نوکش در دیده رود (صائب
۵) گرچه امید ظفر با لشکر برگشته نیست
می کند صید دل آن برگشته مژگان بیشتر
(ابوطالب کلیم ۵) چشم مستت را غم
برگشته مژگان تو نیست کی بهم پا و صد عاشق
رو برقفا را دیده است (اردو)

(۱) مخمور آنکھیں رکھنے والا معشوق۔ بند کبر

(۲) وہ شخص جسکو پلکوں کا مرض ہو جسکی نوکیں دیدے کی جانب پھر گئی ہوں جس سے آنکھیں لال اور پانی بہتا ہے یہ بہت برا مرض ہے۔

([illegible]) **برگفتن** | مزید علیہ گفتن است بزیادت کلمۂ بر بران (انوری ؒ) ماجرائی از آن حکایت کردہا بندہ بر گویدت چنانکہ شنید ہا (اردو) کہنا۔

([illegible]) **برگ فشاندن** | مصدر اصطلاحی بمعنی حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ از نفع رساندن (صائب ؒ) تا درین باغی لشکر انکہ داری برگ و بارہا برگ می باید فشاند و باری باید کشید ہا (اردو) (۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ کازرونی | اصطلاح۔ بقول برہان دوائی است کہ اورا بشیرازی (آہو دوشنگ) و بعربی حبرآ گویند بکسر حای بی نقطہ و زای نقطہ دار صاحب محیط بر حبرآ فرماید کہ بقول شیخ زوفر و بقول شارح گازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ) و بشیرازی (سیرک کازاونی) و کوخر گرم و خشک در اوّل و دوم سحق و قابض و محلل و تسنج و ہاضم طعام و مدر بول و حیض و کاسر ریاح و دافع آروغ ترش و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ ہم ذکر حبرآ کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی است (اردو) برگ گازرونی ایک دوا کا نام ہے جسکو عربی میں حبرآ کہتے ہیں اور فارسیوں نے (دینار رویہ) کہا ہے۔ بندکر

([illegible]) **برگ کردن** | مصدر اصطلاحی بمعنی نغمہ و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند این از مولوی معنوی ہم درانجا مذکور شد۔ (اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاه اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت و (۲) شاخ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است قلب اضافت یعنی لفظی این جای برگ کنایه از شاخ (اردو) (۱) تنہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ دیکھو برز کے تیسرے معنے (۲) شاخ۔ مؤنث۔ دیکھو برزدہ

برگ گل اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از سلیم ہم در انجا گذشت **مؤلف** عرض کند که استعاره باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی ورق گل (ظہوری ع) از دل ریش که از برگ گل آزرده شود ؏ نوک خار از گل بیچاره کشیدیم عبث ؏ (اردو) (۱) دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ پھول کی پتّی۔ برگ گل۔ ورق گل (میر تقی ع) نازکی اُس کے لب کی مت پوچھو ؏ پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے ؏

برگ گلاب استعمال۔ بقول بہار و انند۔ برگ گل سرخ که آن را بتازی ورد خوانند (میر خسرو ع) پس از شستن شخص خورشید تاب ؏ کشیدند بر روی چو برگ گلاب ؏ **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی و مرادف برگ گل که گلاب بمعنی گل آمده (اردو) دیکھو برگ گل۔

برگ گنجینه اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ورق گنجینه و فرماید که در اشعار میرزا طاہر وحید آمده **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست و برگ بمعنی ورق بجای خودش گذشت ولیکن این چه قسم استناد است که اشارهٔ کلام شاعری کند و تعلق ندارد۔ وای برین طرز تحقیق معاصرین ہم ہم ورق گنجینه را بر زبان دارند صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کرده اند (اردو) گنجینہ کے پتّے۔ مذکر۔

برگل آن مہرہ زن | مقولہ - بقول شمس
- اے بر زمین زن مؤلف عرض کند کہ
محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین
عجم بر زبان ندارند - وسند استعمال پیش نشد
- خلاف قیاس - لفظ و معنی مخالف یکدیگر
کہ از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار
را نشاید (اردو) ناقابل ترجمہ -

برگل لاجورد | اصطلاح - بقول جہانگیری
در ملحقات کنایہ از آسمان - دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکرد - معاصرین عجم
بر زبان ندارند مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی و توصیفی است اگرچہ خلاف قیاس
نیست ولیکن طالب سند استعمال ہاشیم
(اردو) دیکھو آسمان - امیر نے اس کی
تشبیہات میں خم لاجورد - خیمۂ لاجورد
سقف لاجوردی - مہرۂ لاجورد کا ذکر
فرمایا ہے -

برگلو بستن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار
و آنند بمعنی بر گردن بستن مؤلف عرض
کند کہ ما از معاصرین عجم استعمال این با کلمۂ
در نشنیدہ ایم حیف است کہ بہار و نقل
نگارش سند استعمال این پیش نکرد (اردو)
گلے میں باندھنا - گردن پر باندھنا -

برگلو پا فشردن | مصدر اصطلاحی - بر
گلوی چارپای مذبوح پا می نہند تا از جا
نرود پس بمعنی حقیقی است (ظہوری سہ)
پنجۂ قصاب ما با دیجون لالہ گون بکو برگلوی
آرزو خوش ہوسی پا فشردیکو (اردو)
گلے پر پاؤں رکھنا ہلنے نہ دینا -

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن | مصدر
اصطلاحی - بقول بحر بمعنی ذبح کردن و گلو بریدن
بہار و آنندش نقل نگار ذکر (برگلو مالیدن
خنجر و کارد و مانند آن) کردہ مؤلف عرض

کند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد
و بجای آن حلق و گردن و امثال آن هم
می توان استعمال کرد. مرادف (کارد بر حلق
مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری
پھیرنا۔

برگماشتن بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ
نصب نمودن برکاری و بقول فدائی مقرر
کردن کسی است برکاری. مؤلف عرض کند
که فرید علیه گماشتن باشد بزیادت کلمۂ بر بران
که بمعنی موقوف داشتن شخصی بر سر چیزی و کاری
و شخصی می آید و فی الحقیقت مقرر کردن و
سپردن و تحویل کسی دادن است و بجث
کامل همدرا اینجا کنیم (انوری ے) یا غلام چند
را از روی چشش برگمارد تا شبیخون آورند
و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا بقول
آصفیه سپرد کرنا حوالے کرنا تحویل کرنا (کسی کو
کسی کام پر مقرر کرنا)۔

برگناه گوش زدن مصدر اصطلاحی بقول
انند بحوالۂ فرهنگ سکندرنامه مراد از تنبیه
کردن. مؤلف عرض کند که وای بر وکه
نقل شعر نکرد. آصفیه معنی می کرد بر هم [illegible]
فرس ساکت. معاصرین عجم چرند پابندان [illegible]
و بجز گوش زدن بمعنی مالیدن گوش نیاید (اردو)
تنبیه کرنا. سزا دینا چشم نمائی کرنا۔

برگند بقول سروری به رای مهمله و کاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد و فرهنگ [illegible]
که (بدگند) هم بهمین معنی آمده (شمس فخری ے) تا ببیند یک نظر رخسار شان بار دگر
قدسی جان ببرگند آورید. مؤلف عرض کند که وای بر محققین که همین شعر را به سند
(بدگند) آورده اند و تصرف در لغت کرده اند و با صراحت ماخذ (بدگند) همه را اینجا کرده [illegible]
و نمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدگند) به دال مهملۂ دوم آورده یا (برگند) به رای

مهمله دوم. بای حال برگنده بهمین معنی بکاف تازی بمعنی شورش گذشت و بخیال ما بدین معنی بکاف فارسی است و اصل این گنده باشد که بمعنی بدبو دارنده می آید و گند بدون های آخره مخفف آن هم می آید و کلمهٔ بر در اول این زائد و این کنایه باشد از رشوت که ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے ۔

برگنه بقول انند بفتح اول و سوم و نون و سکون ثانی بمعنی درهم کوفته شده هر چیز را گویند و بتخصیص عطریات را بکسر اول هم گفته اند مؤلف عرض کند که همین لغت بهمین معنی بکاف تازی هم بجایش گذشت و صراحت [illegible] [illegible] را [illegible] ایم و این مبدل آن باشد [illegible] گنده (اردو) دیکھو برکنه

برگ [illegible] [illegible] بقول وارسته (۱) [illegible] (۲) سبزه [illegible] است چون [illegible] [illegible] فرماید که (۳) قسمی از خربزه (تاثیر) هنگام [illegible] بنگارستان [illegible] برگ نی او شود نواخوان [illegible]

صاحب بحر عوض معنی اول گوید که (۳) قماش سبز رنگ را گویند و بمعنی دوم متفق با وارسته خان آرزو در چراغ هدایت بمعنی دوم قانع. بهار بهر دو معنی متفق با وارسته مؤلف عرض کند که سند سیفی تائید معنی سوم می کند نه معنی اول پس قول بحر درست است نسبت معنی دوم عرض می شود که موجد این معنی بسند کلام تاثیر همین محققین سندش داده اند و دیگر کسی از محققین اهل زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و از کلام تاثیر هم معنی خربزه پیدا نمی شود شاعر گوید که چون [illegible] می رود یعنی در نیشکر زار پس عوض نیشکر برگ نیشکر هم ثناخوان او می شود و این

مبالغۂ شاعری است و من وجہٍ درست
ہم باشد کہ تجربہ ماست یعنی از برگ نیشکر
ہم در ہوا آوازی می آید چون آواز قماش
ریشم بافتہ کہ صوتش (سرسر) است پس
برگ نے در شعر تاثیر یعنی حقیقی است کہ برگ
نیشکر است و در سبزکشت زار نیشکر خرخرہ
را آوردن و بدون استعمال اہل زبان
خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار
محققین ہند نژاد نیست (اردو) (۱) دہانی
رنگ۔ سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتون کا رنگ
۔مذکر (۲) خرخرہ۔ مذکر۔ دیکھو اربوجیا۔
(۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا۔ مذکر۔

برگ نیل اصطلاح۔ بقول سروری وارفیست
کہ بتازی وسمہ خوانند بعضی گویند کہ گیاہی
است کہ نشان آن را بہ چینا ہند و برابر وان
ہند وبعربی وسمہ نام دارد صاحبان ناصری
و برہان و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ

صاحب محیط بر نیل فرماید کہ اسم ہندی است
و بعربی نیلج و حنای مجنون و گویند کہ نیل
اسم فارسی حشیشۂ معروف و عصارۂ آن
نیلج و برگ آن را بسریانی و رومی قلیبا او
نیلا و قلیاطس و بعربی وسمہ کہ در خضاب
مو استعمال می کنند۔ بقول شیخ الرئیس گوید
کہ طبیخ وسمہ حار در آخر اول و خشک و
دوم۔ ترجمی آن در تجفیف و حرارت شدید
و قابض و منع سیلان۔ قطع اقطاع رحم و
حیض نماید و پستانی آن تخفیف کند و لہذا
نافع طحال و منافع بسیار دارد (کذا) مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو)
نیل کا پتا۔ وسمہ۔ مذکر۔

(الف) **برگ و بار** اصطلاح۔ بقول آنند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و
اثمار درختان مؤلف عرض کند کہ کنایہ است
شادابی و (۳) بمعنی ساز و سامان (ظہوری)

سلہ) ز باغ سینۂ ظہوری بکن نہال فریب ٭ کہ برگ و بار ہمہ بیخودی و بی تابیست ٭ ولہ سلہ) برگ و بارش را نباید در نظر مختصر کرد ٭ چون شگوفہ عقل و دل و دین۔ دین و دنیا رخصت است ٭ از چمن است ۔۔۔۔

(۳۲۵۰) (ب) برگ و بار برآوردن | بمعنی حاصل کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اوّل برگ و بار (ظہوری سلہ) آبی زجوی گر بہ ظہوری گر آورد ٭ از نخل خندہ برگ و باری برآورم ٭ و ہمچنین است ۔۔۔۔

(۳۲۵۱) (ج) برگ و بار کردن | بمعنی پیدا کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اوّل برگ و بار (صائب سلہ) دران چمن کہ ندارند برگ و باری برگان ٭ نہال ما بچہ امید برگ و بار کند ٭ (اردو) (الف) (۱) برگ و بار رکھنے والا۔ پھلنا پھولنا (۲) شادابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ تر و تازگی۔ سرسبزی۔ (۳) ساز و سامان۔ مذکر (ب و ج) پھل حاصل کرنا۔ باردار ہونا۔ بار لانا شاداب ہونا۔

(۳۲۵۲ تا ۳۲۵۴) (الف) برگ و بر | اصطلاح۔ (الف)

(ب) برگ و بر داشتن | مرادف معنی اوّل

(ج) برگ و بر یافتن | برگ و بار کہ گذشت و (ب) و (ج) حاصل کردن و داشتن بار و کنایہ از شاداب شدن مرادف (برگ و بار برآوردن و کردن) (انوری سلہ) ناصر الدین کہ شاخ دولت و دین ٭ از معالیش برگ و بر دارد ٭ (ولہ سلہ) شاخ ہای دوحۂ ایمان و راعوام تو ٭ از نمای فضل تو ہم برگ و ہم بر یافتہ ٭ (اردو) (الف) دیکھو برگ و بار کے پہلے معنے (ب و ج) دیکھو برگ و بار برآوردن و کردن۔

برگ و ساز | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و مؤید و ہفت کنایہ از سر و سامان و زر و پول مؤلف عرض کند کہ سند این بر

(برقفس افتادن) گذشت (اردو) سازو سامان۔ مذکر۔ دیکھو بار و بند۔

برگوش خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند (۱) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی که بر طبیعت گران آید (فطرت ؎) دوشم از گلبانگ بلبل این نوا برگوش خورد٭ کجا می جستیم در گنجینهٔ دل بوده است٭ (طالب آملی ؎) برگوش خورد نام وصالی ولی چه سود٭ کز صاحبان دیده بخوابش کسی ندید٭ **مؤلف** عرض کند که بسماعت رسیدن است مطلقاً یعنی شنیده شدن و همین معنی پیدا می شود از کلام فطرت و طالب۔ فارسیان نمی گویند که ”فلان این خبر را بگوش خورد“ بلکه گویند که ”این خبر بگوش ما خورد“ پس هر دو معانی بیان کردهٔ محققین بالا درست نباشد (اردو) کان میں پڑنا۔ بقول آصفیه گوش زد ہونا۔ سننے میں آنا۔ انھیں معنوں میں (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے۔

برگوش خوردن حرف مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی که بر طبیعت گران آید۔ **مؤلف** عرض کند که خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال خود را بر (برگوش خوردن) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) برگوش رسانیدن
(ب) برگوش زدن
مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر ہر دو بمعنی شنوانیدن بہار بر ذکر (ب) قانع و فرماید که مرادف (برگوش کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) از نکہت تو باد رہ ہوش می زند٭ گل را حدیث حسن تو برگوش می زند٭ **مؤلف** عرض کند که معنی بالا برای الف درست باشد ولیکن (ب) در محاورهٔ عجم بمعنی آگاہ و تنبیه کردن است نه رسانیدن به سماعت

پس محققین بالا سے کلام محمد قلی سلیم غور نفرمودہ اند (اردو) کان میں پیٹ ڈالنا۔ ڈالدینا بقول آصفیہ (الف) سنا دینا۔ کان تک پہنچا دینا۔ گوش گزار کر دینا۔ (داغ ؎) بتائیں لفظ تمنا کے تمکو سنتم کیا ہے تمہارے کان میں یہ لفظ ہم نے ڈالدیا ہے (ب) آگاہ کر دینا۔

برگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند۔ مرادف (برگوش زدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) بزم حسن رخ او کنایہ خوبی ہے بماہ گوید و برگوش آفتاب کشد ہے وارستہ و بحر ہمین را (برگوش کشیدن) نوشتہ اند یعنی مذکور مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کان میں ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ | بقول ضمیمہ برہان بہر دو کاف فارسی بروزن مغلوک عمارت را گویند و فرماید کہ بابای فارسی ہم آمدہ صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ گوید کہ عمارت و قصر باشد مؤلف عرض کند کہ گوگ بہر دو کاف فارسی بقول کنز و لغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان است پس فارسیان کلمۂ بر بمعنی بلند در اولش زیادہ کردہ برای قصر و عمارت بلند نام کردہ باشند کہ آسمان بلند عمارت عالی را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال باید کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند و محققین اہل زبان سکوت ورزیدہ اند۔ صاحب برہان ہمین لغت را بہ بای فارسی بجای خودش بمعنی عمارت عالی آوردہ کہ می آید و از ان تائید خیال ما می شود و نسبت آن ہمین قدر گوئیم کہ مبدل این است کہ موحدہ بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ

(اردو) بلند عمارت۔ مؤنث۔

برگ و نوا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از ساز و سامان و زر و پول بہار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحوالۂ رسالۂ علمی فرماید کہ آنکہ کسی را روزگاری باشد چنانکہ گوئی "فلان برگ و نوائی دارد" یعنی روزگاری دارد و فرماید کہ در فرہنگی بمعنی سرانجام آمدہ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی سامان و سرانجام۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی ہشتم برگ اشارۂ این گذشت (انوری ؎) زمانہ گلکی کز کلک و خامتش در ملک ٭ ہزار بندو گشاد و ہزار برگ و نواست ٭ (ولہ ؎) ای دو قرن از کرمت بردہ جہان برگ و نوا ٭ توچہ دانی کہ جہان بی توچہ بی برگ و نواست ٭ (ولہ ؎) چند بی برگ و نوا صبر کنی شرم ہنہ ٭ کو خداوند مرا برگ و نوائی فرمائے ٭ (اردو) دیکھو برگ و ساز۔

(۵۵۳۴ تا ۵۵۳۶) (الف) **برگ و نوا آوردن** مصدر اصطلاحی (ب) **برگ و نوا بردن** (ج) **برگ و نوا فزودن** (الف) حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ٭ چون ہمہ برگ و نوا زین آستان آوردہ ام ٭ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان۔ سند استعمال (ب وج) بر برگ و نوا گذشت (اردو) (الف وب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا۔

برگ و یراق اصطلاح۔ بقول بول چال سامان سواری اسپ یعنی زین وغیرہ مؤلف عرض کند کہ زبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمدہ و بقول غیاث اسلحۂ سپاہ و بمعنی مطلق سامان و اسباب

ومصالح ہر چیز (اردو) گھوڑے کا ساز و سامان۔ مذکر۔

برگہ بقول دارستہ و بہار چیزی کہ از مال دزد پیش دزد شناسند و بدست آویز آن مطالبہ مابقی کنند (منصور فکرت ﷺ) شعر رنگین مراکس نتواند بردن ٭ برگہ دزد حنا زود بکف می آید ٭ (میرزا عزت ناصح ﷺ) عارف چو بفکر بردرویدہ خویشیا ٭ نشاسد زاو رندہ آوردہ خویش ٭ ہر کس ز وجود خویشتن برگہ گرفت ٭ گو گذارش کہ یافت گم کردہ خویش ٭ مؤلف عرض کند کہ برگ بمعنی ساز و سامان بجای خودش گذشت فارسیان ہای ہوز تسمیہ بر آخرش زیادہ کردہ برای قسم خاص سامان۔ اسم جامد قرار دادہ اند۔ چنانکہ دندانہ (اردو) مال مسروقہ جو چور کے پاس برآمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔

([illegible]) **برگہ گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ گرفت کردن چیزی از مال مسروقہ پیش دزد بینند این از میرزا عزت ناصح بر (برگہ) گذشت (اردو) مال مسروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ برآمد کرنا۔

برگہ لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند مؤلف عرض کند کہ ہمین اصطلاح بکاف عربی بہ ہمین معنی گذشت و صراحت ماخذ ہم در آنجا کردہ ایم و برای ماخذ این توانیم گفت کہ ہای ہوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است و کنایہ از آسمان (اردو) امیر نے تشبیہات آسمان مین ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو آسمان۔

برگی شفتین بقول سروری بجوالہ ساقی کلاہ درازکہ زنہا بر سر گیرند و بتازیش برنس گویند۔ اشارہ سند این از کلام سعدی برا ہ کی بکلاہ

عربی) گذشت. مؤلف عرض کند که ما صراحت
ماخذ این بر معنی سوم (برک) کرده ایم و درینجا
همین قدر کافی است که این را مبدل آن
دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه
کند و گند (اردو) دیکھو برکی۔

برلب انگشت زدن | مصدر اصطلاحی
ـ همان (انگشت برلب زدن) است که در
مقصوره گذشت (اردو) دیکھو انگشت برلب زدن

برلب خاک مالیدن | مصدر اصطلاحی
صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده
گوید که (۱) در مقام حاشا مستعمل است یعنی
در محل انکار امری (صائب ؏) اگرچه پیاپی لب
برلب چشم او از سرمه خاک پاشد بهر دم حقیقت
خونریزی او آشکار ه (۲) بتحقیق بمعنی
خاموش شدن (صائب ؏) لب بهر من زلین
نایاب چون اکسیر شد صائب ه ز بس خون
خوردم و برلب زغیرت خاک مالیدم که
مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اهل فصاحت
دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک
را از زمین برداشته قریب دهن کنند و گویند
که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصودشان
ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک
عوض رزق در دهان ما افتد از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن
و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب
سبو را بخاک بند کنند چیزی از و بیرون نیاید
و دائما این عمل برای سبوی شراب و روغن
جاری است و از همین عمل معنی دوم قائم
شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش
ہونا۔ ساکت ہونا۔

(الف) **برلب نهادن** | مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار تجرع نمودن. صاحب بحر فرماید که
جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ؏) بیا که
برلب دل آتشین ایاغ نهیم ه نوالهای جگر

در دهان داغ نهیم ؂ مؤلف عرض کند که (انگشت برلب نهادن) بجای خودش در مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بمعنی اصطلاحی عام باشد و (مهر برلب نهادن) بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل همین تعمیم است و از کلام طالب آملی۔۔

(ب) برلب نهادن ایاغ | پیداست که بمعنی پیاله و جام می برلب نهادن است یعنی خوردن شراب پس تجرع ازکجا پیدا شد و هر دو محققین هند نژاد این معنی را ازینا سند بکدام قرینه پیدا کردند فتامل پس بخیال ما مجرد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می خوردن است و پس (اردو) (الف) پینا (ب) شراب پینا۔

(الف) برلنگ | (انند) بقول هفت بفتح

(ب) برلنگ زدن | اول و فتح لام کنایه از گریختن باشد بقول سروری و جهانگیری (در ملحقات) و بقول رشیدی و برهان و واژه وبحر (۱) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی ؂) سر خویش از غصه بر سنگ زد و از خجلت پس آنگاه برلنگ زد ؂ (ظهوری رباعی ؂) برلنگ زدم تا نخورم حسرت لنگ ؂ با تشنه لبی تلنگ از غلغل تنگ پیش که برم شکایت دست و زبان ؂ گیرای شل خواهم و گویائی گنگ ؂ خان آرزو در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازین بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است یا غیر آن و نیز معنی گریختن درینجا مناسبت ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود و زله بردار بهار گوید که از دو جهت درین تامل است یکی آنکه ضبط حرکت نکرده اند دوم آنکه این بیت بر معنی مذکور دلالت نمی کند و ظهوری برلنگ ... زده است پس (۲) بمعنی قطع کردن شده ...

چرا که زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو بخبر
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ نکرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکندری
خورده که (زدن) را ترک کرد و لیکن صراحت
فتح اول و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیه کلام سراج الدین راجی غور نموده و معنی
هر دو استاد بالا برای گریختن درست می شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بمعنی پندار. ظهوری
گوید که بگریختیم با حسرت تهبند خود بکشتیم یعنی دشمنان
غالب در بینا لنگ را هم نگذارند و بجالت گریز
از تشنه لبی و غلغل مینا تنگ بود هم (دومعنی
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است.

مخفی مباد که در قافیه کلام ظهوری لنگ بالضم
بمعنی تهبند است و تنگ بالضم کوزهٔ شراب
و گنگ بالضم بمعنی لال (کذا فی البرهان) و در
مصرع اولش در مصدر (بر لنگ زدن) لفظ
لنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیه سراج الدین
راجی گذشت و لنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آلهٔ تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (بر لنگ زدن) را بریدن
آلهٔ تناسل و نامرد شدن (که) کنایه باشد از
گریختن در کارزار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم دران داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند. بما کنایه است
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم تصدیق
این می کنند. خان آرزو و تلمیذش اگر زحمت
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد. ز
تحقیق نبرداشتن و بر کلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست (اردو) (الف) ناقابل ترجمه (ب) (۱)	بهیچڑا بهنتا۔ آلۂ تناسل قطع کرنا۔ نامرد ہونا (۲) بهیا گهنا

برلیان بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار۔ چیزی که تابان است۔ صاحب بولیچال صراحتی خوب کند که مخصوص است برای الماس که آن را تراشیده باشند واین معرب است از لغت انگلیسی (بِرِی لیانٹ) معاصرین عجم این را بکسر اوّل وسوّم خوانند وتحتانی دوم وچهارم وتای هندی آخره حذف شد ودیگر هیچ۔ صاحب روزنامه ذکر (برلیان کرده) می کند ومی فرماید که بمعنی جلاداده تسامح اوست که تراشیده را جلا کرده نوشت وجلا لازمهٔ تراش است که الماس از تراش بسیار مجلاّ می شود ومی تابد۔ (اردو) تراشا ہوا ہیرا۔ مذکر۔

برم بقول سروری ورشیدی وناصری وسراج۔ به رای مهمله بوزن شرم (۱) کوی بزرگ که آب دران جمع شود وآن را برغ نیز گویند (شهید بلخی ع) چون تن خود به برم پاک بشست ٭ کو از مسامش تمام لولو رست ٭ چو نرم نرمک زبرم بیرون شد ٭ که بهترش از آنچه بود افزون شد ٭ صاحب جهانگیری این را بمعنی چشمهٔ آب گوید واشارهٔ کوی بزرگ هم کند وفرماید که آن را تالاب وبرخ هم گویند وبقول برهان وجامع تالاب واستخر وچشمهٔ آب۔ مؤلف عرض کند که برغ به غین معجمه که گذشت مرادف این است وهمین معنی بر معنی دوم برخ به خای معجمه هم مذکور وصراحت ماخذ هر دو بجایش کرده ایم پس این مبدل برغ باشد که غین معجمه به میم بدل شد چنانکه غلغلیچ وغلیلیچ وجا دارد که

برخ را ہم مبدل برغ گیریم کہ غین معجمہ بہ خای منقوطہ ہم بدل شود چنانکہ چرغ و چرخ
(اردو) دیکھو برغ۔

(۲) برم بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری بر وزن درم چیزی باشد کہ تاک و بتہ کدو و خیار و امثال آن بران بر اندازند صاحب برہان فرماید کہ این چوب بندی باشد بقول خان آرزو در سراج داربستی کہ تاک و بیارہ کدو و غیرہ را بران اندازند مؤلف عرض کند کہ میم تخصیص بر کلمہ بر زیادہ کردہ اند و معنی لفظی این چیزی کہ مخصوص است برای بلندی و مراد از سایہ بانی کہ برای بیارہ از چوب درست کنند (اردو) منڈھا بقول آصفیہ۔ منڈپ یا سائبان یا شامیانہ جو ہندؤن مین شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑہائی جاتی ہے جسکو دکن میں منڈوا کہتے ہین۔ اسم مذکر۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے اور (انگور کا منڈوا) بعض اہل زبان کی بول چال مین سنا گیا۔ امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے۔

(۳) برم بقول سروری بر وزن درم (الف) نام سبزہ کہ آن را مرغ گویند و بقول جامع و ناصری بر وزن نرم۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را فرز و فریز نیز نامند۔ و بقول برہان سبزۂ کنار جوی۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید کہ این تصحیف است۔ صاحب محیط فرماید کہ بالفتح و بفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خاردار۔ قریب القوہ با بید مشک۔ مائل بحرارت و مقوی دماغ و مانع سیلان و منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند که بدین معنی لغت کدام زبان است و محیط گوید که اسم دوب است و بردوب فرماید که لغت هندی است بفارسی مرغ بفتح میم و هندیان آنرا (دربهاکشلوہ) بمعنی نرم و ملائم گویند بالجمله این علفی است خودرو که بر زمین بسیار نمناک می روید و برای اسپ بهترین علف۔ تر و خشک هر دو گره دارد و نزد هر گره ریشه می کند و طبع آن مائل بسردی و باعتدال اقرب جهت دفع قی و هیضه نافع و رفع سمیت مارگزیده کند و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که همین سبزهٔ اول الذکر یعنی (الف) را فارسیان برم نام دهند و وجه تسمیه جز این نباشد که میم تخصیص بر لفظ بر زیاده کرده اند که بر بمعنی لفظی مفهوم و هم بمعنی هرچه بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر و برگ و گل گذشت پس معنی این برگ مخصوص و مراد از سبزهٔ مذکور و اگر (ب) را هم لغت فارسی گیریم معنی آن گل مخصوص باشد آنچه خان آرزو این را لقب تصحیف می دهد۔ کمی معلومات اوست که خلاف هر سه محققین اهل زبان بدون دلیل و برهان می رود (اردو) (الف) هریالی۔ بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مؤنث (گنوار) سبزی۔ هریاول۔ سبزہ۔ دوب۔ اور یہ ایک قسم کی عمدہ اور باریک گھانس ہے۔ (ب) ایک خاردار درخت کا پھول۔ مذکر۔ جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا۔

(۴) برم۔ بقول سروری بر وزن ورم بمعنی انتظار که آنرا برمو نیز گویند۔ صاحبان

جهانگیری و برهان و جامع بر وزن نرم گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمر است که می آید (الخ) مؤلف عرض کند که هم او بر لغت (برمر) و (برمو) می فرماید که اگر برای برم سند هم رسد مخفف برمر خواهد بود و ما می گوییم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اهل زبانند مستند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند با جمع ما بر اعتبار سروری و جامع می گوییم که اسم جامد فارسی زبان است که بر بمعنی حفظ و یاد گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد گرفتند از انتظار که انتظار هم من وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخر می آید مزید علیه همین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاده کنند چنانکه شنا و شناور و خا و خاور این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است (اردو) انتظار۔ دیکھو انتظار۔

(۵) برم۔ بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اول مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که از بر هم گفته می شود (انوری ؎) ای مرکب بیداد توسن چو دل تست ॥ آن را چو لب خویش چرا نرم نداری ॥ از دفتر تندی و درشتی نه همانا ॥ یک سوره بر آید که تو آن برم نداری ॥ صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (از برهم) باشد نه برم تنها۔ و به نقل کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی (یک سوره بر آید که تو از برهم نداری) و بقول برهان و مؤید حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن۔ خان آرزو در سراج

بذکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه ازبر لفظ قرار داده است
بمعنی حفظ و یاد [illegible] میم در آن حساب ندارد و احتمال دارد که برجم تنها به آن معنی آمده
باشد و آنکه قول جهانگیری است داغ ؟ مؤلف عرض کند که چه خوش تحقیقی است که
[illegible] حساب ندارد چرا نمی فرماید که بر بمعنی حفظ لغت معلوم است که بر بمعنی یاد هم
گذشت و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت
از ابریشم و چرم [illegible] می دهد که درین هر دو میم آخر زائد است وای بر جان مؤید
که معنی مصدری ازین اسم جامد پیدا می کنند بحالتی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا
که (برجمیدن) بمعنی حفظ کردن نیامده پس بجای آنکه در معنی این حفظ و یاد را ذکر کند
(حفظ و ازبر کردن و بیاد نگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق این [illegible] هم
نشان (اردو) دیکهو برکے گیارهوین معنے۔

برماس | بقول برهان و جامع و ناصری و هفت [illegible] المس بمعنی لمس والمس
و دست کشیدن و سودن عضوی باشد بر عضو دیگر خان آرزو در سراج گوید که
این مبدل و مغیر برماچ است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده۔
مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد و این مزید علیه مس باشد که لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این و استعمال فارسی هم
مس بمعنی لمس و مچ مبدل آن بهمان معنی که سین مهمله بجیم فارسی بدل شود چنانکه خروس
و خروچ حیف است که صاحبان فرهنگ مچ را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن و برماس بزیادت الف بعد رای مهمله مزید علیهش چنانکه مهار و ماهار و برمچ که می آید مبدّل همان برمس که ذکرش بالا گذشت پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد و برمچ را مخفف آن و ماس را بمعنی لمس میگیرد ـ غلطی می کند (اردو) لمس ـ اسم مذکر ـ دیکھو پسودان ـ

برماسیدن | بقول بحر (۱) لامسه کردن که برماس که گذشت اسم این مصدر است ودست مالیدن وسودن عضوی بر عضوی ـ که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف وعلامت فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی مصدر ودن بروزیاده کرده مصدری ساختند مستقبل واسم مفعول نیاید ـ صاحب کامل التصریف است واستعمال مضارع موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این این درکلام فارسیان یافته نشود وبه برماسد و برماس که گذشت حاصل بالمصدر تحقیق ما (۲) دانستن و دریافت کردن این ـ صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل و سوم ... بمعنی اوّل باشد (حکیم سنائی ـ) (نامهٔ سوم شت شای کلیو) ... آنکه از نفس خویش نشناسد ـ بنفس دیگری کسی چه آورده ... چه برماسد کو (اردو) (۱) چھونا ـ بقول سودن و ... خان آرزو و در ... ہاتھ لگانا ـ (۲) سراج هم ذکر این کرده ـ مؤلف عرض کند جاننا ـ معلوم کرنا ـ

برمال | بقول برهان و ناصری بروزن اعمال (۱) سینه و (۲) سرا بالای کوه و پشته و (۳) گریز و (۴) امر بگریختن ـ خان آرزو و در سراج برگریز و گریختن ـ قانع مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدریست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچه
تنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید. صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف
و که مرادش از مال و دولت است) و گوید که این را مال از آن گفتند که طبع انسان
مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مال بمعنی زر و خواسته و مرد بسیار مال و صاحب
اشد مال را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال
جمع آن (الخ) پس بر مال بمعنی اول قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد
از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که
این مرکب است از لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مال امر حاضر مالیدن که بجایش
می آید پس (بر مال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از
گریخته و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (بر
مالیدن) بمعنی گریختن می آید و به تحقیق ما اسم مصدر (بر مالیدن) هم نظر بمعنی سوم
گریز است. خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را جا داد (اردو)
(۱) سینه. مذکر (۲) پهاڑ اور پشته کی بلندی. مونث (۳) گریز. بقول آصفیه. فارسی
اسم مونث. بھاگڑ. فرار (۴) برمالیدن کا امر حاضر.

(الف) بر مال زدن | مصدر اصطلاحی | قانع و صاحب جهانگیری در ملحقات خود بر (ب)
(ب) بر مال کردن | هر دو بقول برهان | اکتفا کرده و سندی که از حکیم نزاری پیش کرد
و بجز کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف | برای مصدر (بر مالیدن) است که مصدر اینجا

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات
خود هم هم زبانش - مؤلف عرض کند که برمال
بمعنی گریز بر معنی سومش گذشت پس این
هر دو مصدر مرکب است از ان دیگر هیچ
(اردو) (الف و ب) بھاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع
و ناصری و وارسته و بحر و بهار و اسروری
در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن)
که گذشت (نزاری قهستانی ؎) چو خصم
از دست داد ندا ز پی مال بگرگفت
هنر را که برمال ؎ (ظهوری ؎) شب
وصال که پروانه خواست برمالد ؎ بسوخت
حسرت انیش که بال و پر تنگ است ؎
بهار گوید که گریختن مجاز است و شتاب
رفتن اصل صاحب بحر هم ذکر شتاب رفتن
کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع
این برمالد - خان آرزو در سراج بذیل
برمال ذکر این کرده - مؤلف عرض کند که
نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن
اصل است و شتاب رفتن را اگر سند
استعمالش پیش شود مجاز دانیم پس خیال ما برعکس
بهار است - و این مرکب است از اسم
مصدر (برمال) و یای معروف و علامت
مصدر (دن) و با صول ما که بر (اسم مصدر)
بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسمش
مال فارسی زبان است و بقول مقتبسین فرس
مصدر جعلی (اردو) بھاگنا چلے جانا۔

(۲) برمالیدن - بقول موارد و نوادر بمعنی بالا
زدن و برچیدن و نوردیدن چنانکه (برمالیدن
آستین و پاچهٔ تنبان و ساعد و دست و ساق
و تیر و کمان) - صاحبان برهان و جامع بر بالا
کردن و نوردیدن آستین و پاچهٔ تنبان اقتصار
- صاحب ناصری فرماید که این مقدمهٔ گریختن
است - بهار گوید که بالا زدن آستین و پاچه

تتبان از جہت ساختن کاری۔ وارستہ ہم
ذکر این کردہ وخان آرزو ہم بذیل برمال
این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ (برمالیدن
دست وساعد وساق وکمان) در ملحقات
این می آید وتعریف ہر یکی بجایش کنیم ودرینجا
ہمین قدر کافی است کہ این را با اسم مصدر
برمال ہیچ تعلق نیست وکلمۂ بر بمعنی بلند و
بالا درینجا مرکب است با مصدر (مالیدن)
ومن وجہٍ فرید علیہ مالیدن ہم بزیادت کلمۂ بر
بران۔ صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو)
چڑھانا۔ اٹھانا۔ دیکھو مالیدن۔

برمالیدن دست | مصدر اصطلاحی۔ (۲۵۵۹)
بمعنی دست مالیدن وشکستن است متعلق
بمعنی دوم برمالیدن وفرید علیہ (مالیدن
دست) وکلمۂ بر درینجا زائد است (سنجر
کاشی ع) چون آدمی بدیر گناہ کبیرہ کن بکو
بر مال دست وساعد وانگور شیرہ کن بکو
(اردو) ہاتھ موڑنا۔ توڑنا۔

۲۵۶۰ **برمالیدن ساعد** | مصدر اصطلاحی (۱)
مرادف برمالیدن دست است کہ گذشت
وسند این از سنجر کاشی ہم درانجا مذکور (۲)
بمعنی آمادہ شدن کہ عالمیان در حالت آمادگی
بکاری دست بر ساعد می مالند وآستین
را بلند کنند ودر بلند کردن آستین ہم دست
بر ساعد مالیدہ می شود ومتعلق بمعنی دوم
برمالیدن (آصف خان جعفر سہ) چو شہید تیغ نیش
از بخت ساعد شدہ ساقی وبرمالیدہ ساعد
بکو (اردو) (۱) دیکھو برمالیدن دست
(۲) آمادہ ہونا۔

۲۵۶۱ **برمالیدن ساق** | مصدر اصطلاحی۔
مرادف معنی دوم (برمالیدن ساعد) است
کہ گذشت ومتعلق بمعنی دوم برمالیدن۔
(صائب ع) چو آزادہ در وحشت سرائی
لنگر انداز دیگر کہ سرو از خاک بیرون ساق

برمالیده می آید۔ (اردو) دیکھو (برمالیدن
ساعد) کے دوسرے معنے۔

برمالیدن کمان مصدر اصطلاحی۔ کنایہ (۲۴۲۳)
باشد از آماده شدن به تیراندازی و خم
دادن کمان را و بدست گرفتن کمان متعلق

بمعنی دوم (برمالیدن) (فرخی ؎)
پیلی چو در پوشی زره شیری چو برمالی کمان
ابری چو برگیری قدح بحری چو در بار نگین۔ (اردو) کمان ہاتھ میں لینا۔
تیراندازی پر آمادہ ہونا۔ کمان کھینچنا۔

برماه | اصطلاح۔ بقول سروری متقب درودگران که متہ و ماہہ نیز گویند و فرماید
که ببای فارسی هم آمده (رضی الدین در مذمت اسپ ؎) ورمہ ایزدھی از بہر
رفتن بر سرش۔ او قدمہا دوختہ بر جای چون برمہ بود۔ صاحبان برہان و جامع
فرمایند که افزاری است درودگران را که بدان چوب و تختہ را سوراخ کنند۔
صاحب ناصری بذکر این گوید که برماہہ ہم بہمین معنی آمده۔ مؤلف عرض کند که بقول
ساطع برما بدون ہای آخره بالفتح لغت ہندی است و بہ تحقیق ما از معاصرین سنسکرت دان
لغت سنسکرت۔ پس خبر نیست که فارسیان الف آخر را بہ ہای ہوز بدل کرده
برمہ کردند چنانکه پاسبا و پاسبہ و پس از این الف زائد بعد میم آوردند چنانکه جہما
و ماہارہ و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است چنانکه تب و تپ و ہای ہوز
دوم در آخر برماہہ ہم زائد باشد۔ (اردو) برما۔ دیکھو اسکنک و اسکنہ۔

(الف) **برماه مشک انداختن** | مصادر
(ب) **برماه مشک داشتن** | اصطلاحی
(الف) بقول ملحقات برہان و اندوہ بقول
بحر ہر دو کنایہ از خط سیاہ بر رخسارہ

صاحبان مؤید و انند و هفت ذکر (برماه
مشک واری) کرده گویند که ای خط سیاه
بر عذار داری. مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین اهل زبان ساکت.

(اردو) (الف و ب) عارض پر
خط ہونا۔

برماهه | اصطلاح. همان برماه است
که گذشت اشاره این هم همدر انجا کرده ایم
و صراحت ماخذ هم. صاحبان جامع و برهان
و هفت و انند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برماه

(الف) برمایون | اصطلاح. بالکسر بقول جهانگیری نام ماده گاوی که فریدون را
(ب) برمایه | شیر میداد. و بقول بعضی پرورش فریدون بر شیر آن می شد.
صاحبان رشیدی و جامع و سراج و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی الشعرا)
همه کان آمدش ملک افریدونا * آن کجا گاو نکو بودش برمایونا * (حکیم فردوسی ره)
چو آن گاو کش نام برمایه بود * ز گاوان خود برترین پایه بود * صاحب برهان بذکر
برمایون (ب) گوید که بفتح نیز و بجای حرف ثانی زای منقطه دار هم آمده. صاحب ناصری
بذکر برمایون گوید که بای فارسی هم و فرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پُر مایه) که
شیر بسیار داشته. صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ظاهراً خیال ناصری نسبت
ماخذ (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مبدل های هوّز باشد
و نون آخر زائد چنانکه اوسه و اوسو و گذارش و گذارشن و آنچه به زای هوّز عوض رای
مهمله می آید مبدل اینست چنانکه بستغ و بزغنج (اردو) (الف و ب) اس گائے کا نام جب

دو دہ پر فریدون کی پرورش ہوئی تھی۔ مؤنث ۔

برجج اصطلاح ۔ بقول سروری بہ رای
مہملہ و جیم بر وزن ہیچ اسمہ باشد۔
مؤلف عرض کند کہ مبدل (برچچ بہ چیم
فارسی) کہ ذکرش بر (برباس) گذشت۔
چنانکہ چوچہ و جوجہ و چیرہ و جیرہ۔ صراحت
ماخذ این ہمہ را بجا کردہ ایم (اردو)
دیکھو (برباس)۔

برمجنون اصطلاح ۔ بقول تحقیق اصطلاح
صحرائی است و بیابانی بدیہہ (راقم مشہدی سہ)
شور سودا بسکہ ای دل نالہ بیرون میدہد
سینہ ام پیوستہ یاد از بر مجنون می دہد ٭
بہار گوید کہ بالفتح و تشدید نام ہمان دشت
است کہ مسکن مجنون بود (میر نجات سہ)
بہر تعمیر خراب آباد بیچارگان ٭ میرسد
از بر مجنون خوش لبا مان گرد باد ٭ ندیم
۔ رباعی) فرہاد بہ بی ستون چو من شیدا نیست
کو بالیلی شیرین سخنم سودا نیست ٭ دریچہ خیال
شوق بر مجنون ٭ شوری دارم کہ آن شہر
پیدا نیست ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است و بر بہ فتح اول و تشدید رای
مہملہ لغت عرب است و بقول منتخب بیابان
(اردو) بر مجنون ۔ اس جنگل کا نام ہے
جو مجنون کا مسکن تھا ۔ مذکر ۔

برمجیدن بقول سروری بہ راو دال
مہملتین و جیم تازی بر وزن پروریدن
بمعنی لمس کردن و دست مالیدن (لطیفی
سہ) تو دلفریب جہانی بشیوۂ خوبی ٭ برمجیدن
یوسف ہوس یعقوبی ٭ مؤلف عرض کند
کہ ہمین مصدر بجیم فارسی می آید و مخفف برچیدن
ہمین سند را بہ تحریف بسند آن آوردہ اند
درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل
آن است کہ جیم عربی بفارسی بدل شود۔

چنانکه کاچ و کاج و صراحت ماخذ بر (برباسیدن)
گذشت (اردو) دیکهو برباسیدن ـ

برمجیده | بقول شمس بفتح یکم وسوم فرزند
عاق و بفرمان وفرماید که (برفنجیده) بنون
دوم مثله **مؤلف** عرض کند که معاصرین
عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برفنجیده)
باین معنی نیامده و (برمخنیده) به خای معجمه
عوض جیم فارسی به همین معنی می آید پس
بعید نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف
تصحیف کرد و این را با مصدر گذشته
تعلقی مفعولی است و هیچ نسبت در معنی ندارد
(اردو) دیکهو برمخنیده ـ

(الف) **برمچ** | (الف) بقول برهان
(ب) **برمچیدن** | بفتح اول وثالث و
سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس ولامسه
و دست کشی و (ب) بقولش با جیم فارسی
لامسه کردن و دست مالیدن وسودن بعضوی
صاحبان نوادر و جامع و ناصری و سراج
هم ذکر ب بضمن الف کرده اند ـ صاحب
بحر (ب) را مرادف برماسیدن و سالم التقصیر
نوشته و صاحب نوادر همان سند لطیفی را
برای (ب) آورده که بر (برمجیدن به جیم
عربی) گذشت **مؤلف** عرض کند که تحقیقت
ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان
کرده ایم (اردو) (الف) دیکهو برماس
(ب) دیکهو برماسیدن ـ

برمحک زدن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق
آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره و غیره نیز آمده
(میر طاهر وحید ع) رقیب روسیه پنهان
چو گیرد از لبش بوسی ؛؛ چو خط نقره بر سنگ
محک پنهان نمی ماند ؛؛ (خواجه حسین ثنائی
ع) سرشک نیست مرا بر سواد دیده مقیم
؛؛ که دست عشق پی صبر برمحک زده سیم ؛؛

(صائب سه) تا بر محک زدم می شیرین و تلخ را ٭ دارم ز بوسه رغبت دشنام بیشتر ٭ - (واله سه) نیست بیکار درین مرحله یک نشتر خار ٭ همه را بر محک دیدهٔ بینا زده ایم ٭ (میر خسرو سه) هر چه دیدم ز تو بدانائی ٭ بیزدم بر محک بینائی ٭ مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۱) امتحان طلا و نقره بر محک کردن است و (۲) مجازاً بمعنی مطلق امتحان کردن اگرچه ذریعهٔ محک نباشد محققین بالا در تعریف این از غور کار نگرفته اند (اردو) (۱) کسوٹی پر رکھنا۔ کسنا یا لگانا۔ دیکھو بر سنگ زدن (۲) امتحان کرنا۔ جانچنا۔ دیکھو امتحان کردن۔ جس پر تعریف کامل ہے۔

برمخ بقول برهان بروزن سرشخ (۱) مخالفت و خود رائی و (۲) عاق و عاصی صاحب جامع بر مخالفت و عاصی قانع صاحب ناصری فرماید که مخالفت و خود رائی و نافرمانی با پدر و مادر و گوید که برمخیدن مصدر این است مؤلف عرض کند که اسم مصدر۔ آنست و مخ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آتش می آید و مجازاً بمعنی نافرمان ازینجاست که مصدر (مخیدن) بمعنی نافرمانی والدین کردن بجای خودش می آید و درینجا همین قدر کافی است که مزید علیه آنست بزیادتی کلمه بر صاحب برهان که این را بمعنی عاق گوید بهترین تعریف این است و کسانی که خود رائی و مخالفت و نافرمانی گفته اند بمعنی حاصل بالمصدر باشد چنانکه صاحب موارد (ذیل برمخیدن) ذکرش می کند (اردو) (۱) مخالفت۔ خود رائی۔ نافرمانی۔ مؤنث۔ (۲) عاق بقول آصفیہ۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمانبرداری

نہ کرے۔ نافرمان۔ باغی۔ سرکش۔ متمرد۔

برمخیدن بقول سروری بروزن
برکیدن بمعنی (۱) عاق والدین شدن
صاحبان برہان وبحر ذکر معنی بالا گویند
کہ (۲) مخالفت ونافرمانی پدر ومادر کردن
صاحب بحر صراحت فرید کند کہ سالم التصریف
است کہ غیر ماضی ومستقبل واسم مفعول نیامد
وصاحب موارد بذکر ہر دو معنی بالا گوید
کہ برمخ حاصل بالمصدر است وبرمخیدن
بمعنی خود رای ونافرمانی شدن مؤلف
عرض کند کہ فارسیان بر (برمخ) یا نون عربی
وعلامت مصدر (دن) زیادہ کردہ بقاعدۂ
خود مصدری ساختہ اند کہ باصول شان
جعلی است وباصول ما اصلی نہ اسم این
مصدر مال فارسی زبان است صراحت
اصلی وجعلی بر (اسم مصدر) گذشت پس
معنی اول حقیقی است ومعنی دوم مجاز آن

(اردو) (۱) عاق ہونا۔ بقول آصفیہ۔ ارث
سے محروم کیا جانا۔ قطع تعلق ہونا۔ کچھ واسطہ
نہ رہنا۔ خارج ہونا۔ نکالا جانا۔ مردود ہونا
(ناسخ ؎) یہ تیرے لئے ہم نے جو غیر ولی
سے بگاڑی ہے۔ اس ذلت وخواری سے
کبھی عاق نہ ہوئیگا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

برمخیدہ بقول سروری وبرہان بمیم و
خای معجمہ بوزن برکشیدہ (۱) فرزند عاق
و (۲) مخالف وخود رای (ابو شکور ؎)
مراورا یکی برمخیدہ پسر ٭ ز مہر جہان بیپدر
بندور ٭ (شمس فخری ؎) پیش از ظہور
عدل شہنشاہ تاج بخش ٭ گرچہ فلک حرون
ز جہان برمخیدہ بود ٭ وفرماید کہ در فرہنگ
بیای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ
انچہ بیای فارسی می آید مبدل اینست چنانکہ
تب وتپ واین اسم مفعول مصدر (برمخیدن)
است کہ گذشت ومعنی دوم مجاز معنی اول

است (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخود رای۔

است متعلق بہ معنی پنجم برہم کہ بجایش گذشت وسند این از انوری ہم در انجا مذکور۔

برہم داشتن | استعمال بمعنی یاد داشتن (اردو) یاد رکھنا۔

(۲۲۴۴) برہم | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زدہ و میم مفتوح مرادف (برہو) کہ می آید بمعنی انتظار و فرماید کہ بہ بای فارسی نیز آمدہ (مختاری ؎) جان اعدا بر دم کلک چنانکہ چو نعیم و بشیر ہر گہ برہم تیغ تو خان آرزو در سراج ذکر این کردہ و ما بحث این بر معنی چہارم برہم کردہ ایم کہ این مزید علیہ آنست و آنچہ بہ بای فارسی می آید آن را استبدال این دانیم چنانکہ اسب و اسپ و اگر (پرہم) را بہ بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم بمعنی انتظار نا چار از تلخ و بیجارہ بہ پرہ تلخی باشد کہ پرہم لغت عرب است بالضم و تشدید و بقول منتخب بمعنی تلخ اسپ فارسیان بتخفیف گرفتند و با کلمہ چہ ترکیب کردہ کنایہ قرار دادند برای انتظار کہ تلخی او مسلم است تبدیل ضمہ اول و سوم تصرف ما و رہ بیش نیست اندرین صورت این ہمان آن باشد کہ بہ بای فارسی می آید (اردو) دیکھو پرہم کے چوتھے معنے۔

(۲) برہم۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع بمعنی امید (مختاری ؎) ہنوز ہست فلک را چشم گشتن روی بکو زہست سخن را قوی شدن برہم و بقول برہان و ناصری امید وار شدن مؤلف عرض کند کہ بجا نے معنی اول است کہ انتظار در امید مسلم وطرز تعریف برہان و ناصری امید واری را ظاہر کند و این خلاف

قیاس وسند مختاری ہم خلاف ایشان است۔ فقط (اردو) امید۔ دیکھو امید
صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے ہندی۔ اسم مؤنث۔ مراد۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا۔ تمنا کرنا۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا۔

(۴۳) برمر۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این اصطلاح مگس داران است مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ وضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است و بفک اضافت مستعمل و معنی لفظی این زنبور تلخ و کنایہ از زنبور عسل کہ زہر دارد یعنی باشد پس بَر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور و مر را لغت عرب بمعنی تلخ و مرکب ہر دو را مفرس دانیم تصرف در اعراب از محاورہ زبان واقع شد و جا دارد کہ این را ابدال (پرمر) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ و مجاز پر از تلخی۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تب و تپ واللہ اعلم و تصرف فی اعراب نتیجہ لب ولہجہ و محاورہ (اردو) بھڑ۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زنبور۔ تتیہ۔ بر۔ بَرلی۔ ایک زرد رنگ کے پردار کیڑے کا نام جسکی ڈنک مین زہر ہوتا ہے صاحب ساطع نے بَر کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور۔

برمراد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم میم بحسب مراد و مقصود
(صائب ے) دشمن از صحبت ما کامروا می خیزد کہ برمراد دگران سیر کند اختر ما۔
(ظہوری ے) صد چشم وا مکن نتوان دید سر غیب یک چشمی ہوش از ہمہ و برمراد بین

(اردو) دلخواه۔ دیکھو (برحسب دلخواه)

برمردمان تنیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام خود آوردن مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت طالب سندی باشیم کہ ہر سہ محققین بالا سند نداده اند (اردو) لوگون کو اپنے دام مین لانا۔

برمزاج گفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بروفق مزاج مخاطب حرف زدن مؤلف عرض کند کہ در مصدر لفظاً ـ مخاطب یا کسی را داخل نکردن و در معنی راه دادن خلاف احتیاط باشد پس باید کہ (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن) قائم کنیم۔ (شیخ شیراز ؒ) حکایت برمزاج مستمع گوی ؎ اگر دانی کہ دارد با تو میلی ؎ ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند ؎ نگوید جز حدیث روی لیلی ؎ مخفی مباد کہ از سند بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن) پیداست (اردو) مخاطب کے موافق طبیعت بات کرنا۔

(الف) برمژگان دویدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن (طالب آملی ؒ) چو بر مژگان دوید این جاده گاهم ؎ چو گل بشگفت اجزای نگاہم ؎ وارستہ این را (برمژگان دویدن چیزی) قائم کرده و بسند این ہمین شعر آملی را آورده مؤلف عرض کند کہ اگر این مصدر مخصوص را بتعمیم چیزی قائم کنیم

(ب) برمژگان دویدن اشک را چگونہ درین معنی داخل کنیم پس (ب) بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد

و بوثیقهٔ سند بالا - - - - - - - -

(ج) **بر فرق گان دویدن جلوه** بمعنی در نظر آمدن - قائل (اردو) (الف) نظر آنا (ب) آشوگرنا (ج) نظر آنا - بقول آصفیه - دکھائی دینا (ذوق سه) اس بلندی په دیا عشق نے پہنچا کو فلک آ بنا نظر اک خال سے چہرا ہمکو

بر مسائل گشتن مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید که بمعنی مطالعهٔ کتب و دریافت مسائل آن (عبد الرزاق فیاض سه) گشته‌ایم بر مسائل عالم تمام بود چو هم نارسا دلائل و هم ناتمام کتب - مؤلف بهار شدش بهار گوید که این کنایه باشد مؤلف عرض کند که معنی لفظی این دور کردن بر مسائل و جوهر حاصل کردن بر مسائل است و هیچ تخصیص با کتاب ندارد و مقصود از دریافت و تحقیق مسائل است (اردو) مطالعهٔ کتب سے مسائل دریافت کرنا - مسائل کی دریافت و تحقیق کرنا - مسائل سے واقف ہونا

(الف) **بر مشام افگندن** مصدر اصطلاحی - بقول بحر مرادف (بر مشام زدن) بمعنی (۱) بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظهیر فاریابی سه) غبار موکب شاه است یا نسیم بهشت - که بوی امن و امان بر مشام جان افگند - صاحب آنند فرماید که (۲) بدماغ کردن در رسانیدن و فرماید که (بدل خوردن) و (بر دماغ خوردن) و (بر طبع خوردن) مثله که مجمل آن گذشت - مؤلف عرض کند که با معنی متعدی اول اتفاق داریم که افگندن لازم نیامده و اتیمش نشد -

(ب) **بر مشام افگندن** بواقام کنیم و معنی دوم را غلط محض دانیم و مرادف معنی هر یک مصدر مذکره بالا بیجا نیز کرده ایم

(اردو) (الف۱) دماغ مین پهنچنا پهنچانا
(۲) بیدماغ کرنا۔ رنجیده کرنا۔ رنج دینا۔
(ب) دماغ مین پوهنچانا۔

برمشام زدن مصدر اصطلاحی بقول آنند بحر وانند مرادف (برمشام افگندن) مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل آن باشد۔ لازم و متعدی هردو موافق قیاس۔ معاصرین عجم بزبان دارند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) دیکهو برمشام افگندن کے پہلے معنے۔

برمشیدن بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر شین معجمه بمعنی (۱) خریدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند که مشیدن در مصادر مرکبه نیامده که این را مزید علیه آن دانیم و محققین مصادر فرس و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مرکب است با کلمهٔ بر که هیچ معنی ندارد) و لفظ (مشی که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت مصدر (دن) پس معنی لفظی این مشی کردن است و مجازاً بهر سه معنی بالا (اردو) (۱) خرید میں داخل هونا۔ دیکهو خریدن (۲) اُچک لیجانا (۳) کهینچنا۔

(الف) **برمغاز** بقول جهانگیری۔ هردو با اوّل مفتوح و بثانی زده و میم مفتوح بمعنی
(ب) **برمغازه** شاگردانه و آن زری باشد که استاد بشاگرد دهد عوض خدمتی که شاگرد دلخواه استاد خود کند صاحب برهان گوید که شاگردانه زریست اندک که بعد از اجرت۔ استاد برسم انعام به شاگرد دهد۔ صاحب رشیدی فرماید که این را بفتحانه نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب هم کرده۔ صاحب جامع نسبت هردو

بر شاگردانہ قانع. خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین و صاحب شمس (برمغازہ بہ دال مہملہ عوض ہای ہوز) را بہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ مغازہ بہ لغت عربی زبان است و بقول انند بہ ضم اوّل و تشدید زای معجمہ و بہ فتوح بمعنی شتابی کردن پس آنچہ بخیال ما می آید ہمین قدر است کہ استادان بعد از انکہ تنخواہ خود حاصل کنند چیزی قلیل بہ شاگردان خود میدہند تا بذوق آن شاگردان زر تنخواہ را از والدین خود زود حاصل کردہ پیش کنند و تاخیر راہ بنیا بدپس معنی لفظی این ثمرۂ شتابی است کہ بمعنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکب اضافی است بہ فک اضافت و (الف) مخفف (ب) (اردو) (الف و ب) وہ خفیف سا انعام جو استاد اپنی تنخواہ پانے کے بعد شاگردوں کو عطا کرتا ہے۔ مذکر۔

برمک بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا بہ رای مہملہ و میم بر وزن مردک (۱) نام ولایتی صاحبان برہان و ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ نام مقامی و نام ولایتی مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این محقق نشد۔ (اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۲) برمک۔ بقول مؤید در کمپایہ نام رودی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و ندیدانیم کہ کمپایہ چہ چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی بر اجمال بیان تحقیق داشت (اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کمپایہ میں واقع ہے۔ مؤنث۔

(۳) برمک۔ بقول سروری نام مردی کہ در انشای فضل و کرم و شعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست و خالد پسر او بود و فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه
تسمیهٔ (جعفر برمک) آنست که او بشام که دران حین دار السلطنهٔ حکام بنی امیه بود
آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را ببیند چون در مجلس او بار یافت سلیمان فرمود
که او را از مجلس بیرون کردند بعد ازان حضار پرسیدند که چه وجه اخراج او بود
سلیمان فرمود که این مرد زهر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مهره بر
بازوی من بسته که هرگاه زهر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مهره حرکت می کند
وچون این مرد داخل مجلس شد این مهرها حرکت عنیفی کردند بعد ازان بجهت ایضاح
این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زهر در زیر نگین انگشتری من هست تا در
هنگام شدائد بکار برم پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحواله
حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت از وست بملوک
فرس می پیوندد و او در اوائل مجوسی بود و در نوبهار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود
ناگاه بنا بر سابقهٔ عنایت ازلی جمال حالش بحلیهٔ ایمان و نور اسلام زینت پذیرفته
با عیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیه بود توجه نمود و بحواله
مروج الذهب مسعودی گوید که هر کس متولی سدانیه که از موقوفات نوبهار بلخ است
می بود او را برمک می گفتند و چون پدر خالد متولی سدانیه بود بآن نسبت او را
برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند (انتهی) صاحبان ناصری و
جامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج به اشارهٔ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاق لفظ آن کلمه نیز در مجلس سلیمان بن عبد الملک افتاده والعلم عند الله تعالی - صاحب غیاث گوید که شخصی بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال بدمشق رفت خالد نام پسرش در دولت عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحیی نام داشت بدولت رسید و بعد از و فضل بن یحیی و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبهٔ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام شد **مؤلف** عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمده (اردو) برمک - خاندان جعفر برمکی کا خطاب - مذکر -

---

برسُکان بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی - بدون صراحت کاف بروزن

برسکان ارمغان موی تا زهار - صاحب ناصری هم بدون صراحت کاف ذکر این کرده گوید که این را (رسکان) و (رم) نیز گویند - صاحب برهان این را بکاف فارسی آورده فرماید که بروزن قلمدان است که این را بعربی عانه گویند - صاحب جامع هم بکاف فارسی آورده ولیکن بروزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زهار است (رسکان) باشد و فرماید که قوسی موحده را زائد گرفته - **مؤلف** عرض کند که خود برهان رسم را بالضم بمعنی موی زهار نوشته و رسکان بروزن انبان را بمعنی مذکور آورده پس نسبت اعراب قول سروری و جامع را معتبر دانیم که محقق اهل زبانند حیف است که سند کلامی

پیش نشد تا اعراب این و را استعمال شعرا هم متحقق می شد پس متحقق است که بای اول زائد است و زهم بمعنی موی زهار اسم جامد فارسی زبان دگان علامت جمع خلاف قیاس که ضرورت کاف فارسی نبود ولیکن حقیقت این حزین نباشد که فارسیان زهم را بزیادت های زائده در آخر زهمه استعمال کردند و باز بقاعدهٔ خود برای جمع آن ها را به کاف فارسی بدل کرده الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکه بچه و بچگان و آنچه برای غیر ذی روح بر خلاف قاعده استعمال الف و نون کرده اند داخل مستثنیات است چنانکه (درختان) بالجمله تحقیق آنست که زهم واحد است و زهگان و برزهگان جمع آن پس محققین بالابه ناواقفیت از ماخذ این را موی زهار گفتند و در حقیقت موهای زهار است و شک نیست که بکاف فارسی است. خان آرزو که حکم غلط می دهد غلطی اوست مخفی مباد که زهم نظاہر اسم جامد می نماید ولیکن معلوم می شود که فارسیان از لغت عرب زهم که بقول منتخب بالکسر و سیم مشدد بمعنی خاشاک ریزه آمده استعارۃً مفرس کرده برای موی زهار استعمال کردند و استعمال زهم که بقول برهان بالضم است تصرف محاوره باشد که تصفیه این بجایش شود (اردو) جهانٹ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ موی زہار۔ موی زیر ناف۔

(الخ) اسکی جمع جھانٹیں۔ جھانٹوں۔

(الف) برملا | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث بمعنی آشکارا و ظاہر و ہویدا۔

(ب) برملا افتادن | بقولش فاش و ظاہر شدن مؤلف عرض کند که ملا، بقول

منتخب بفتحتین و مد همزه بمعنی صحرا و آشکار الغت عرب است پس فارسیان کلمه بر در اوّل این زیاده کرده استعمال کرده اند که مفرّس باشد۔ (ظهوری ؎) راز پنهان ظهوری چون نهفتند برملا ٭ شوق در خلوت سرای طاقت ما محرم است ٭ (وله ؎) شوریده سر و راز نهان برملا فتاد ٭ خاطر درین خیال وصال از کجا فتاد ٭ (وله ؎) بحمدالله که در گفتن نمی گنجد حدیث من ٭ ازین اندیشه آزادم که راز هم برملا افتد ٭ (اردو) (الف) برملا بقول آصفیه۔ فارسی۔ علانیه۔ کھلم کھلا کھلے خزانے سب کے سامنے منہ در منہ۔ آشکارا و آشکارا۔ بقول امیر۔ ظاهر۔ فاش (ب) ظاهر ہونا

برمن نگیر | مقوله۔ بقول مؤید (۱) اے برمن اضافه مکن و (۲) خطا نگیر۔ بقول هفت خطای من نگیر و بقول شمس (۳) برمن نسبت مکن مؤلف عرض کند که (گرفتن برکسی) مصدریست اصطلاحی بمعنی خطا کسی گرفتن و او را خطامند قرار دادن و الزام نهادن برکسی و (برکسی گرفتن) بهمین معنی گذشت و سندش هم همدرانجا مذکور پس محقق با نام و نشان تائید فضلا میکند که مصدر عام را مخصوص کرده بطور مقوله پیش می سازد و معنی اوّل و سوم هیچ است و هیچ (اردو) مجھ پر الزام نہ لگا۔ دیکھو برکسی گرفتن

برمنه | بقول مؤید نوعی از آلت درودگران مؤلف عرض کند که محقق مرحوم مہتمم مطبع نولکشور است که برمه را برمنه طبع کرد (اردو) دیکھو برمه۔

برمه | بقول سروری به رای مهمله بروزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ؎) هست آسان رفتنم بر سوی سر ٭ نزد من بسیار از برموی وصل ٭ صاحبان رشیدی

و برہان و مؤید و جامع و جہانگیری و ہفت و سراج ہم ذکر این کردہ اند و با حقیقت این را بمعنی چہارم برہم ظاہر کردہ ایم خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی گویند کہ برہم بمعنی انتظار ثابت نشدہ مؤلف عرض کند کہ از قول سروری و جامع کہ از اہل زبانند ثبوت بہم رسیدہ پس جز این نباشد کہ فرہنگ علیہ برہم بمعنی چارم اوست (اردو) دیکھو برہم کے چوتھے معنے ۔

برہوستن | مصدر اصطلاحی ۔ گرفتار کردن بآسانی (ظہوری سے) دلم را لبست بر ہودر کشاکش کوششی دارم ؛ ظہوری بی کشش ہرگز گرہ محکم نمی گردد ۔ (اردو) آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا ۔ بیرون از گوہر ایشان بود ؛ مؤلف عرض کند کہ ہمین در لغت با بای فارسی عوض شود بہمین معنی می آید و چیزی ثابت کہ یکی از اینہا اسم جامد شدہ باشد نا است و نظر بہ زبان فرس اصلیت این بہ بای فارسی یافتہ می شود و دیگر سبدلش کہ تبدیل موحدہ بہ بای فارسی و عکس آن و تبدیل فوقانی بہ دال مہملہ و عکس آن آمدہ چنانکہ تب و تپ و اسپ و اسب و زرتشت و زردشت و خاد و خات ۔

(الف) برہوتہ | (الف) بقول سفرنگ و بہار

(ب) برہودہ | بقول برہان و ناصری و جامع بروزن فرسودہ بمعنی چیزی کہ ترجمہ آن بعربی شئی باشد ۔ صاحب سفرنگ و چہار فقرہ نامۂ شت ساسان نخست ذکر (الف) کردہ گوید کہ بمعنی چیز باشد (و ہو ہذا) ایپا جدا شناس ایشان از یکدیگر ہمانچہ برہوتہ (اردو) چیز بقول آصفیہ ۔ فارسی اسم مؤنث شئی ۔ اسباب جنس جیسے ؛ چیز اپنی او رچیروں گالی دے ۔

برموز بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و ناصری و جامع و مؤید ... بجوالهٔ
نسخهٔ میرزا ابراهیم (برموز) (۱) علف دوا
و فرماید که ببای فارسی هم آمده مؤلف
عرض کند که اصل این (پرموزه) بود بمعنی
پر از حلاوت که موز بقول برهان بمعنی
حلوا آمده پس بای فارسی درینجا بدل شد
بموحده چنانکه تپ و تب و های هوز
... شد بعمل تخفیف مخفی مباد
... است که دواب از کاه و دانه خود
حلاوت بسیاری گیرند پس عجبی نیست که
... باشد ... این و اگر ازین ماخذ قطع
نظر ... اسم ... فارسی قدیم و اسم حالا
... بزبان ندارند و طرز لغت ترکی
می نماید ولیکن ... است که محققین ترکی زبان
ازین ساکت صاحب ... صراحت مزید
کند که لغت فارسی است (اردو) چیا سپاؤ

کا وانه چارا نذکر۔

(۳) برموز ـ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان
و جامع مرادف (برمرا) که بمعنی انتظار گذشت
صاحب ناصری فرماید که آنچه برموکه بهمین معنی
گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج
باتفاق خیال ناصری فرماید که درین صورت
برمو تصحیف نیست ـ مؤلف عرض کند که
بخیال ما اصل این (پرمزه) است مرکب با
لفظ پر بمعنی خورش و مزه بمعنی ترش شیرین
که لغت عربیت و معنی این پر از شیرینی ترش
که انتظار حلاوت ترش دارد ... سپان
بای فارسی را به موحده بدل کردند چنانکه تپ
و تب و مزه را نیز یاد ... بای اظهار حرکت
موز کردند و واو زاید هم می آید چنانکه ...
و برو مند دیگیر هیچ (اردو) ویکهو برمم کے
چوتھے معنے ـ

(۴) برموز ـ بقول برهان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل۔ خان آرزو در سراج فرماید
که بدین معنی برمز است۔ مؤلف عرض کند
که برمز به زای هوز آخره نیامده معلوم می‌شود
که مقصودش از (برمر) باشد که به رای مهمله
آخر بمعنی سوهش گذشت۔ ما می‌گوئیم که اصل
این (برمز) بود فارسیان واو زائد در لغت
مز آورند چنانکه تن‌مند و تنومند و جا دارد
که واو برای اظهار ضمهٔ میم آورده باشند
و بر مستبدل پر که بای فارسی بموحده بدل

شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این
پر حلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی
سوم گذشت و جا دارد که موند را فرماید
علیه مز گیریم و مز را مستبدل مر که رای مهمله به زای
هوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی
این پر از تلخ و تلخ را مجازاً بمعنی تلخی توان گرفت
پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل
است که زهر دارد. والله اعلم بحقیقة الحال
(اردو) دیکھو برمر کے تیسرے معنے۔

برموزه بقول سروری پسر ساوه شاه و فرماید که در مؤید بہ بای فارسی آمده (فردوسی
) برموزه ساوه شاه آن رسید ٭ که کس در جهان این شگفتی ندید ٭ صاحب برهان
صراحت فرماید کند که بر وزن چلغوزه خویش کاموس کشانی باشد و هم او بر (پرموزه به بای
فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف پرموزه و درینجا بر یک معنی قناعت کرد و صاحب
ناصری گوید که بدین معنی (برموده ـ بدال مهمله عوض زای هوز) اصح است مؤلف عرض
کند که هم او بر برموده ذکر این معنی نکرده و درینجا صراحت وجه تسمیه هم نفرموده و ما را
وجه تسمیه این متحقق نشد پس توان گفت که این مستبدل آن است که دال مهمله به زای هوز
بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزه و برموده۔ ساوه شاه کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکر۔

برموم | اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین و سکون کاف و فتح بای موحدہ و سکون رای مہملہ بفارسی برموم نام دارد و آن چیزیست شبیہ بہ موم با اندک عسل آمیختہ و بغیر آن (ہردور) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور مع عسل و در سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد و بحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند جہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ بہ دیوار خانۂ آن کہ کور نامند یافتہ می شود و آن چیزیست کہ اوّلاً زنبور عسل آن را بمنزلۂ اساس بنیاد می کند پس بران از موم خانہ ہا ساختہ عسل دران جمع می نماید۔ (انتہی) و صاحب محیط گوید کہ بخیال ما۔ (برموم) چیزی است کہ درمیان عسل بود کہ بشیرازی آن را (دارو) خوانند و مگس عسل آن را برای خورش خویش و بچگان خود می آرد از مجموع گلہا و آن الوان می باشد زرد و سرخ و سفید و کبود و بغایت تلخ بود۔ گرم و خشک در آخر دوم بسبب کمال مرارت خوردن را نشاید و ضماد آن جہت قوبا و جذب خار و پیکان مفید و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی تحقیقی ظاہر است کہ بَر بمعنی حاصل موم است (ترکیب اضافت) (اردو) برموم اُس مادہ کا نام ہے جو شہد میں شریک ہوتا ہے جسکو بھڑیں اپنے اور اپنے بچّوں کی خوراک کے لئے پھولوں سے جمع کرتی ہیں جسکو شیراز میں (دارو) کہتے ہیں۔ مذکر۔

برمہ | بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج ہمان (برماہ) کہ بہ الف آخر

عوض های هوز گذشت و به بای فارسی هم
می آید و با صراحت ماخذ و اشارهٔ این بر
(بر ماه) کرده ایم سند رضی الدین در تمت
اسپ بضمن بر آماه گذشت (اردو) دیکھو
اسکنه۔

(۶۹۹۸) **بر مهتاب سینه زدن** مصدر اصطلاحی
بمعنی مقابل و روبروی مهتاب بودن و
تماشای مهتاب کردن مخفی مباد که (سینه
زدن بر چیزی) بجای خودش می آید۔ پس
تخصیص با مهتاب نباشد (صائب
ره) شمع من امشب کجا بودی که بر باد
رفت ؎ تا سحر پروانهٔ من سینه بر مهتاب
زد ؎ (اردو) مهتاب کے مقابل ہونا
۔ روبرو ہونا۔ مهتاب کا تماشا دیکھنا۔

بر میان کمر بستن مصدر اصطلاحی کمر بند (۶۹۹۹)
بر کمر بستن که کمر بمعنی کمر بند آمده (انوری ره)
سبب خدمت تو از دل پاک ؎ جان من بسته بر میان
کمراست ؎ (اردو) کمر پر کمر بند باندھنا۔

(الف) **برن** بقول سروری بضم با و رای مهمله و بقول رشیدی بکسر اوّل (۱) مخفف
برون (میر خسرو ره) شمع و چراغی که بود وشب فروز ؎ گشته شود گر برن آید بروز ؎
و بقول برهان و ناصری و انند و هفت (۲) برون نام قصبه ایست در هندوستان
مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل موافق قیاس است بحذف واو چنانکه خاموش و خمش
و از کلام میر خسرو مصدر -

(ب) **برن آمدن** بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در خور بیان نیست و در ابهام
محققین نظر بکند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو بیرون (۲) برن۔ ہندوستان
میں ایک موضع کا نام ہے۔ جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے۔ مذکر (ب) باہر آنا

برنا بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و غیاث با اوّل مفتوح. مرادف برناک و برناه (۱)
بمعنی جوان (حکیم سنائی ره) هر کجا دولت است و برنائی ٭ تو بدان کس صحیح که برنائی ٭
(شاه کبود ره) عشق و پیری. سر بسر زشتی و رسوائی بود ٭ ره بده بردی اگر باری
دلم برناستی ٭ صاحب برهان گوید که جوان و نوچه اوّل عمر. صاحب ناصری باتفاق برهان
فرماید که گویند بر بمعنی بالاست و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای
ایشان قدری برآید لهذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف
یکدیگر است. مؤلف عرض کند که ما بر (ابرناک) از ماخذ این بحث کرده ایم
و آنچه صاحب ناصری گفته من وجهٍ درست است و حقیقت برناک و برناه
بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو ابرناک۔

(۲) برنا. بالفتح بقول جهانگیری و جامع بمعنی حنا. صاحب برهان فرماید که بضمّ اوّل
هم آمده. صاحب ناصری گوید که بقول جهانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا
که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حنّی معرب است. خان آرزو در سراج
گوید که بدین معنی (یرنا به تحتانی اول) لغت عرب است (کما فی تحفة المومنین و بحر الجواهر)
و فرماید که بضمّ هم آمده. مؤلف عرض کند که قول ناصری بدان ماند که ما چه می گوئیم
تو طنبوره چه می سرائی. اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند
و برای تردیدش قول جامع که از اهل زبانست کافی است و لیکن توجیهی که برای
غلطی قول جهانگیری می کند معنی ندارد و درینجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(بیرنا به تحتانی اوّل) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برهان آنرا بجای خودش در لغات
فارسی آورده باقی حالِ تحقیقش همه در انجا شود و درینجا همین قدر کافی است که اگر (بیرنا
را به تحتانی اوّل بمعنی حنا لغت عرب هم گیریم می توانیم که برنا را مبدلش دانیم و مقرر است
که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه پایبوس و پابوس و ضرورت این توجیه هم نباشد
که بر اعتماد قول جامع اسم حنا توانیم گرفت مخفی مباد که بر ارقان طبیعت و خاصیت
حنا را بیان کرده ایم و بر آثار آن هم ذکر این گذشت (اردو) مهندی۔ دیکھو ارقان
و ارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے۔

(۲) برنا۔ بالفتح بقول برهان و سراج بمعنی ظریف مؤلف عرض کند که ماخذ این
بدین معنی هیچ متحقق نمی شود جز این که مجاز معنی اول دانیم که ظرافت در جوانان بیشتر
می باشد (اردو) ظریف۔ بقول آصفیه عربی۔ مذکر۔ خوش طبع۔ دل لگی باز۔ بذله سنج
۔ لطیفه گو۔ ٹھٹھول۔ ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔

(۳) برنا۔ بالفتح بقول برهان و جامع و سراج بمعنی خوب و نیک مؤلف عرض کند
که این را هم مجاز معنی اوّل دانیم که جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب۔ نیک۔ اچھا

برناچه | اصطلاح۔ بقول بهار و انند
مصغر برنا مؤلف عرض کند که موافق
قیاس است بترکیب کلمهٔ چه بر برنا که
افادهٔ معنی تصغیر کند چنانکه باغ و باغچه

و طاق و طاقچه (سیفی صاحب بدایع و صنایع
۲) هیچو نی با هر که شد سیفی زبانی هم نفس
او وصف آن برناچه رعنای خوش قد
می کند) (اردو) چھوٹا سا جوان۔ مذکر

برناختن استادن وایستادن مصدر اصطلاحی بقول برہان وبحر وبہار ورشیدی وجہانگیری (۱) کنایہ از اطاعت کردن (۲) با ادب ایستادن۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بادب ایستادن است وبمعنی اطاعت کردن ہم گفتہ اند واین خالی از رکاکت وضعف نیست مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند وکنایۂ خوشی ہم نیست کہ استادن بر ناختن خیال فرضی است و ہیچ تعلق قیاسی با اطاعت وادب ندارد۔ محققین زبان دان ازین مصدر ساکت پس قول محققین ہند نژاد را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم مخفی مباد کہ ایستادن بزیادت تحتانی مزید علیہ استادن آمدہ چنانکہ نبست و بیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲) ادب سے کھڑا رہنا۔

برناس بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل ونادان (ناصر خسرو ـه) تا سرہا پیش تو ہمی آید ٭ ہم زبیدار دل ہم از برناس ٭ وفرماید کہ فرناس ہم بہمین معنی آمدہ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید کہ بمعنی غافل وخواب آلودہ و (۲) بمعنی غفلت وخواب آلودگی۔ صاحب برہان باتفاق معنی اوّل سروری نسبت معنی دوم فرماید کہ غافل ونادانی باشد صاحب جامع ہم زبانش۔ صاحب ناصری بر معنی اوّل تابع خان آرزو در سراج تصدیق ہر دو معنی کند مؤلف عرض کند کہ ناس لغت مشترک است بقول ساطع بمعنی عدم ونیستی وویرانی خیال ماہمین قدر کہ فارسیان بزیادت کلمۂ بر بران اسم جامدی وضع کردند بمعنی ثمرۂ ویرانی ومعدومی وبرسبیل تفریس

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست واللّٰه اعلم - طبع آزمائی است و بس و آنچه به فا
عوض موحّده می آید مبدّل این است چنانکه زبان و زفان و اگر فرناس را اصل گیریم
و این را مبدّلش معنی لفظی آن هستی شان و شوکت که نتیجهٔ غفلت و نادانی است معاصرین
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) غافل - نادان - خواب آلوده (۲) غفلت - نادانی - خواب آلودگی - مؤنث -

برناک بقول جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنا - صاحب برهان باتّفاق گوید
که بمعنی اوّل هم آمده - صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چهارم گیرد خان آرزو
بذیل برنا فرماید که برناک نیز بدین معنی آمده که دران کاف برای تصغیر است لیکن
لفظی که الف در آخر آنست کاف تصغیر دران دیده نشد مؤلف عرض کند که ما
بر ابرناک که در مقصوره گذشت از ماخذ این بحث کرده ایم - آنچه خان آرزو
برای کاف تصغیر کلیّه قائم می کند - محقّقین فرس ازان ساکت و بخیال ما درین
لغت کاف تصغیر نیست بلکه زائد است که در آخر کلمات می آید چنانکه زلو و زلوک و
پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے -

برنامج اصطلاح - بقول بول چال به
زبان معاصرین عجم بمعنی فهرست - صاحب
سواء السبیل فرماید که فارسیان فهرست را
(برنامه) گویند و عربان به تبدیل های هوّز
آخره با جیم عربی معرب کرده اند مؤلف
عرض کند که برنامه بجای خود بشرح آید و
درینجا همین قدر کافی است که معاصرین
عجم همان معرّب را در روزمرّهٔ خود داخل
کرده اند و این مرادف معنی دوم (برنامه)
باشد (اردو) فهرست - بقول آصفیه

فارسی، اسم مؤنث چیزوں کی تفصیل جیسے (فہرست
کاغذات۔ فہرست مضامین وغیرہ)

برنام کسی زر زدن | مصدر اصطلاحی
سکہ زدن (انوری ؎) تو شاہ خوبانی
و من تا روز بر رخسار خود کہ ہر شب بدار الضرب
غم بر نام تو زر می زنم ﴿ (اردو) سکہ
مارنا۔ بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا۔
ٹھپا چھاپنا (سکہ زدن) کا ترجمہ۔

برنامہ | اصطلاح۔ بقول سروری و
رشیدی بوزن و معنی (۱) سرنامہ یعنی
آنچہ بر سرنامہ نویسند و آن را بعربی عنوان
گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این
در عربی القاب و عنوان است صاحب
ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی فہرست
کتاب از ابواب و مباحث و فصول
و آن را (پہرست) نیز گویند و (فہرست)
معرب آنست و (برناچ) و (برناچہ)
معرب برنامہ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است و بس
۔ صاحب مؤید ہمزبانش مؤلف عرض کند
کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز
آن کہ فہرست کتب ہم در اول کتاب
می باشد۔ صاحب ناصری در معنی دوم
خورش تعریفی نکرد مقصودش جزین نباشد
کہ در اول کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول
و ابواب و غیر آن شامل باشد ہمان است
برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ
کا نام و نشان۔ آداب و القاب وغیرہ آپ
ہی نے عنوان پر فرمایا ہے۔ سرنامہ پیشانی
سرخی۔ ہیڈنگ۔ فصل۔ باب۔ (۲) دیکھو
برناچ۔

برنانہ | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
بروزن دیوانہ بمعنی خانۂ کلین۔ صاحب

مؤید بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده صاحبان
اند. هفت هم ذکر این کرده اند و محققین
زباندان و معاصرین عجم ساکت. مؤلف
عرض کند که تا از لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوم بمعنی تابه گلین و
ماخذ این خبر بیّن تحقیق نمی شود که فارسیان
این را مرکب کردند با کلمهٔ بر که بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مهمله را به های هوز
بدل کردند چنانکه بترزد و بترزه یا حذف
کرده در آخرش های نسبت زیاده کردند
معنی لفظی این چیزی که بلند است منسوب
به تابهٔ گلی و مراد از خانهٔ گلین. وجا دارد
که این لغت را بالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن صورت لغت مقتضی
آنست که مرکب باشد. والله اعلم (اردو)
مٹی کا مکان۔ مذکر۔

برتاه | بقول سروری و رشیدی و جهانگیری
وجامع و ناصری و برهان مرادف برتا که گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برتا گوید که این
ضابطهٔ فارسیان است که ها در آخر کلمه که
الف در آخرش باشد زیاده کنند چون شنا و
شناه و گیا و گیاه و بعضی ازینها مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شناه و
می تواند که کلمه که دران ها نباشد مخفف کلمه
باشد که دران ها بود. مؤلف عرض کند که
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا همین قدر بس
کافی است که های هوز آخره زائد و در لفظ
شناه های اصلی است و این مزید علیه همان
برتا باشد که بجای خودش گذشت فارسیان
های هوز در آخر کلماتی هم زیاده کنند که الف
در آخرش نباشد چنانکه خونخوار و خونخواره
و ستمگار و ستمگاره نمی دانیم که خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکھو برتا

برنای | بقول شمس بالفتح جوانی و فرماید
که از شیخ واحدی بالضم مصحح مؤلف عرض
کند که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و
نظر بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای
آخره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش
می آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد
که مزید علیه برناست بزیادت تحتانی در آخرش
چنانکه پا و پای - محقق بی تحقیق غور نکرد و
در صراحت اعراب بر برنا گذشت (اردو)
دیکھو - برنائی - برنا -

برنا پشتی | اصطلاح - بقول برهان و
سراج بکسر یای حطّی و سکون شین قرشت
و فوقانی به تحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب
باشد چه (برنا پشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب
کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی
تعصب - و پشتی و حمیت صاحب ناصری
گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب
گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید
هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که
نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند
توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا
و پشتی دانیم مخفی مباد که پشت بمعنی قسم آمده
پس معنی لفظی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه
از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیه
فارسی - اسم مؤنث - تائید - مدد - حمایت -

برنائی | بقول لطائف برهان و مؤید و انند
و غیاث بمعنی جوانی مؤلف عرض کند که
تحتانی آخره مصدری است که بر لفظ
(برنای) که مزید علیه برناست زیاده
کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان
است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش
الف است یای مصدری زیاده کنند و
قبل آن تحتانی زائد بیفزایند ظهوری
(ع) جوانی می تراود از در و بامم بجهان

پیر برنائی رساند کو (اردو) جوانی مؤنث۔

برنائی کردن استعمال بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاہر کردن واگر در کلام انوری که بذیل می آید بمعنی (۲) اعانت کردن بهتر نماید بمین وجه مجاز آنست (ب) ای جان تو بمی کنی چرا برنائی پانیکو سفر و کاریست تو درمی پائی کو (اردو) (۱) جوانی ظاہر کرنا (۲) اعانت کرنا۔

برنبور بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح اول وثانی وسکون نون وضم موحده بازیچه طفلان۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که اسم جامد فارسی قدیم است بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچهٔ طفلان۔ بچوں کا کھیل۔ مذکر۔

برنتابد استعمال۔ بقول مؤید بمعنی (۱) طاقت نیارد و تحمل نکند و فرماید که در اوات بجای تحمل۔ احتمال است صاحبان ہفت وشمس ذکر این کرده اند صاحب انند بذکر معنی بالا فرماید که (۲) گرداند که مضارع نافتن است و بر زائد باشد مؤلف عرض کند که (برتابیدن) بمعنی تاب وطاقت داشتن و تحمل کردن و گردانیدن گذشت واین مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت که این را بطور مقوله بیان کنند کم التفاتی محققین است ولس سیمائی غوری صاحب انند که معنی دوم را در اثبات بیان می کند و از نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن۔ یہ اُس کا مضارع منفی ہے۔

برنج بقول جہانگیری رشیدی و برہان وناصری وجامع و(مؤید بحواله زفانگویا) با اول وثانی مضموم آن باشد که بواسطهٔ کوری یا بسبب تاریکی کسی دست خود را بدیوار یا جای

بالدتا برنگذرد یابد خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهرا اصفهانیان برنج - میم بجای
نون باشد یعنی برنج لاسمه که به تحریف چنین خوانده اند و لهذا سند این در میان
نیست مؤلف عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا استبدال نمی فرماید که میم به نون بدل
می شود چنانکه گنجیم و گنجین و قول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس
این لغت مسلمه را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو است
محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برنج. فارسیون نے ہاتھون کی اس تلاش کو برنج
کہا ہے جو بینا اندھیرے مین یا اندھا دن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گر نہ پڑے
(۲) برنج - بکسر اول و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانه ایست خوردنی
که از ان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحواله شرفنامه گوید که ارزن
باشد. صاحب رہنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده مؤلف
عرض کند که صاحب منتخب برارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد
فارسی زبان است برای ارز و قول فدائی و رہنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر
محققین فارسی زبان تسامح شان. صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است
در هندی تندل و تاندل نیز گویند و طعام برنج کهنه از شالی یکساله باد و کف و تب دور
نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و برارز گوید که معرب آرز یونانی است که برنج
است و هم او به برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی گرنج و بعربی تمن و ارز
و به سریانی ورزی و به ترکی دوگی و در انگریزی رائس و هندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکولهٔ شریفهٔ معروفه و نبات آن مانند جو و گندم. گرم در اوّل و گویند در دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست که معتدل در حرارت جیّد الغذا. موافق معتدل مزاجان. تسخین و ترطیب می نماید. سیّد الحبوب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) چاول - مذکّر - دیکھو برنج -

(۳) برنج بقول فدائی چیزی که از ان آوندها می سازند چنانکه از مس جز آنکه رنگ این زرد باشد و رنگ مس سرخ است. صاحب غیاث فرماید که معرب پرنگ است که بهندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد. صاحبان روزنامه و رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار ذکر این کرده اند. صاحب محیط به برنج گوید که بکسر اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و به پیتل فرماید که اسم هندی قسمی از مس که آنرا در سنسکرت رتیکا نامند و از جملهٔ فلزات معروفه و نزد هندیان سرد و خشک. دافع کچلی و صفرا و کف است و گویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فساد بلغم و یرقان (الخ) مؤلف عرض کند که به اعتبار فدائی که از معاصرین عجم بود می گوئیم که لغت فارسی زبان است (اردو) پیتل بقول آصفیه - هندی - اسم مذکّر - برنج - صُفر - ایک قسم کی زرد اور مرکّب دهات جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے -

(۴) برنج - بقول مؤیّد الفضلا بکسرتین بمعنی رو آوردن مؤلف عرض کند که طرز بیانش پرده می اندازد بر چشم محققین و همین است تائید فضلا و این همان معنی اوّل باشد غالباً و ما از (رو آوردن) نتوانیم فهمید و این مصدری نیست که معنی مصدری دارد

فتامل و عجبی نیست که این تصرف مطبع نولکشور باشد که در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اوّل موجود است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسر تین بمعنی قصعه که هندش کاسه گویند مؤلف عرض کند که این تصرف و تصحیف مطبع نولکشور معلوم می شود که خدا ایش ببخشد و در دیگر نسخ مؤید بجوالہ شرفنامه مذکور است که بمعنی ارز ترجمهٔ سلیمه که هندش کالنه گویند صاحب محیط برنج سلیمه گوید که اسم هندی اسرب و ناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در دره های کوه سیاه رنگ می شود نزد هندیان در خواص مثل ارزیراست باد و بلغم و بواسیر را دفع نماید و چون در نقره اندازند نقره را پاک کند و سختی شکم را دور نماید کشتهٔ او را ناگ بهسم گویند و آن بسیار گرم و چرب و تلخ و هاضم است (الخ) مؤلف عرض کند که بتحقیق ما این معنی نتیجهٔ تصرف کاتبین می نماید و آنچه ارزیراست تعریفش بر معنی دوم گذشت و ارزیر را ترجمهٔ سلیمه گفتن غلط محض و برنج در فارسی زبان بمعنی سلیمه اصلا نیامده و کالنه در محیط متروک و کاسه و قصعه بقاف و صاد و عین مهمله را بدین لفظ تعلق نیست۔ اینقدر جگر کاوی ما برای آنست که تحقیق طلبان در غلط نیفتند که در نسخهٔ قلمی مؤید نه قصعه است و نه کاسه (اردو) ناقابل ترجمه۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخهٔ قلمی بحوالهٔ قنیه) بفتحتین بمعنی برنگ و آن دارویی است صاحب برهان بر (برنگ) فرماید که بکسر اوّل و ثانی برنج کابلی و آن تخمیست دوائی که بیشتر از کابل آورند مؤلف عرض کند که بر (باد برنگ) ذکر این گذشت (اردو) باوبڑنگ

بقول جامع الادویہ۔ برنگ کابلی ایک پھل ہے گول مثل سیاہ مرچ کے۔ غیر سمی دوا۔ (دیکھو بادبرنگ)

برنجار اصطلاح۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد و آن را شالی پایہ و گرنجار نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت برنج را نام است **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زای ہوز رو جا دارد کہ اصل این (برنج آر) باشد۔ اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ محدودہ بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی گرنجار۔ می آید مبدل این است کہ موحدہ بکاف فارسی بدل شود چنانکہ باژہ و گاژہ (اردو) چاول کا کھیت۔ مذکر۔

(الف) **برنجاسب** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **برنجاسپ** جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد کہ آن را (بوی مادران) گویند و بیونانی (ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ (برنجاسف) معرب این۔ صاحب برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ و بعضی برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ۔ خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت این دادہ بر (ارطیمیا) ذکر کردہ ایم۔ و (بلنجاسف) ہم بہمین معنی می آید و آنچہ (حبق الراعی) نام دارد ہمین است خیال ما نسبت ماخذ جزین نیست کہ (بلنجاسپ) اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی قدر و اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاهی که در قد بقدر اسپ است آن را فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی همه لغات مبدل این که لام به رای مهمله بدل شود چنانکه آلوند و آروند و بای فارسی به بای موحده تبدیل یابد چنانکه اسپ و اسب و بای فارسی به فا چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکھو ارطمیا۔

برنجاست بقول شمس با فوقانی آخره سبزه ایست بغایت تلخ صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که همان برنجاسپ که گذشت و (بلنجاست) به لام عوض رای مهمله هم آمده و فرماید که آنچه آخر او با بود اصح است مؤلف عرض کند که این مبدل (برنجاسپ) باشد که موحده بفوقانی بدل شود چنانکه تنکوب و تنکوت که بجایش گذشت و (بلنجاست) مبدل این که رای مهمله به لام تبدیل یابد چنانکه اروند و الوند۔

(اردو) دیکھو ارطمیا۔

برنجاسف همان که ذکرش بضمن برنجاسپ کرده ایم (اردو) دیکھو ارطمیا۔

برنج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن۔ مؤلف عرض کند که بای موحده بمعنی در باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج و ما این کنایهٔ غیر لطیف را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را نشاید (اردو) معدوم کرنا۔

برنج زرد اصطلاح۔ بقول ملحقات برهان و بحر و مؤید برنجی که با زعفران و زردچوبه آلوده بپزند۔ بهار گوید که برنج مزعفر را گویند و اننده همبانش و مزعفر بقول غیاث نوعی از پلاو شیرین که برنج آن بزعفران وغیره رنگ کنند مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی

است و کنایہ از طعام برنج کہ برنج را با زعفران و قند و شکر آمیختہ می پزند (اردو) مزعفر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا میٹھا پلاو جس مین زعفران پڑتی ہے اور نہایت زرد ہوتا ہے۔

برنج زندہ اصطلاح۔ بقول وارستہ برنجی کہ طبخ تمام نیافتہ باشد و فرماید کہ از اہل ایران شنیدہ شد کہ زندہ بمعنی نیم خام خصوصیت با برنج ندارد و ہر چیز نیم خام را زندہ گویند (محسن تاثیرؔ) ہست از برنج زندہ لبی ناگوار تر ۔ از واعظان مردہ دل اظہار زندگی ۔ صاحب بحر بحوالہ وارستہ ذکر این کردہ و بہار نقل عبارت را مال خود گردانیدہ و صاحب انند نقل نگار بہار مؤلف عرض کند کہ این ایجاد وارستہ کہ چون در کتب لغات این را نیافت از کلام محسن تاثیر معنی دلخواہ خود خلاف قیاس پیدا کردہ و برای آن حوالہ قول معاصرین عجم داد و ما از معاصرین عجم دریافتہ ایم کہ زندہ بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا نیست پس (برنج زندہ) مرکب توصیفی است بمعنی برنج ناپختہ مقابل (برنج مردہ) کہ برنج پختہ باشد یعنی چون برنج بحالت خود است زندگی او دانند و چون آن را بپزند۔ مردہ می شود و بحالت خود نیست باقی نماند و ظاہر است کہ مخلوق را برنج پختہ گوارہ تر است بخلاف برنج زندہ کہ بدون پختن بکار غذا نمی خورد پس معنی شعر از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد کہ بمعنی نیم خام برخلاف قیاس پیدا کنیم کہ معنی حقیقی زندہ بہ ترکیبش با برنج نیم خام را پیدا نمی کند و نیم خامی عیب او است کہ از لفظ زندہ پیدا نتوان کرد۔ قائل (اردو) نیم خام چاول۔ ہمارے معنون کے لحاظ سے

کچے چاول۔ مذکر۔

برنج شماله اصطلاح۔ بقول برهان بفتح شین نقطه دار و میم بالف کشیده و لام مفتوح بمعنی مزعفر است و آن طعامی باشد معروف۔ فرماید که در شیراز طباخی بود که پیوسته شبها بر سر راهی نشستی و زرد پلاوی یا برنج در دیگی پختی و در پیش خود فانوسی داشتی و گاهی دو مشعل افروختی و فریاد کردی که به برنج شماله و این بیت خواندی (سه)

این شمع ها که در دل اسحاق برفروخت
از رهگذار نور برنج شماله بود۔

صاحب ناصری فرماید که قسمی است از برنج که در شیراز مشهور است و از آن مزعفر پلاو می پزند و ذکر داستان حینئه برهان هم کرده صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان بحر و سراج گویند که مزعفر و آن طعامی است معروف صاحب مؤید نقل برهان کرده و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کرده بهار گوید که برنج مزعفر باشد مؤلف عرض کند که شماله بقول ناصری لغت فارسی است بمعنی شمع و قسمی از برنج و بقول برهان بمعنی مطلق شمع خواه از موم خواه از پیه و نوعی از برنج خوردنی۔ پس اسحاق در کلام خود مزعفر را که با قند و زعفران مرکب کرده می پزند۔ (برنج شماله) گفت و معنی لفظی این برنجی که مثل شمع روشن است و کنایه از مزعفر و برنج خاص را شماله ازین نام کردند که از وی مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شماله گفتن کنایه ایست روشن دیگر هیچ (اردو) دیکھو برنج زرد۔

برنج کابلی استعمال۔ بقول برهان و ناصری تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ می باشد و کوچک آن بهتر است و رنگ آن مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک بفاصل

را نافع صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و
بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض
کند کہ آن ہمانست کہ ذکرش بمعنی ششم
برنج گذشت کہ ہندی آن بڑنگ است
(اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے۔

برنج مشک اصطلاح۔ بقول برہان
بروزن و معنی فلنجمشک کہ بالنگوی خوشبو
باشد بوابیر را نافع صاحب ناصری گوید
کہ (فرنجمشک) ہم مرادف این و این
رابلنگمشک نیز گویند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت
کامل بر (افرنجمشک) کردہ ایم مخفی مباد
کہ اصل ہمہ ہمین است کہ این نباتی است
بشکل برنج سیاہ و (ابرنجمشک) کہ اشارہ
آن بر (افرنجمشک) کردہ ایم مزید علیہ آن
و باقی ہمہ مبدل این کہ رای مہملہ بلام
بدل شود چنانکہ اروند و الوند و موحدہ

بہ بای فارسی ہم چنانکہ تب و تپ و موحدہ
بہ فا ہم چنانکہ زبان و زفان و جیم عربی
بکاف فارسی نیز چنانکہ آخشیج و آخشیگ۔
(اردو) دیکھو افرنجمشک۔

برنج مطلا استعمال۔ بقول رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار برنجی کہ
ملمع طلا بر او کردہ باشند و برنج در ینجا بمعنی
اوست صاحب بوبحال ہم ذکر این کردہ
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
(اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل۔

برنجن ہمان ابرنجن است کہ ذکرش
گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی
و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ
و ورنجن و ورنجین مبدل این است۔
خان آرزو در سراج غلط کردہ کہ این را
مخفف ابرنجن نوشت این مخفف ابرنجین
است کہ می آید و ابرنجن مزید علیہ نیز باشد

الف وصل و (اوریخن) مبدلش و (اوریخن)
مبدل بریخن باشد که الف با واو بدل شود
چنانکه آب و آو و آنانکه مطلق بریخن راز یور
وست و یا گفته اند سکندری خورده اند۔
صراحت کامل بر (ابریخن) کرده ایم۔
(اردو) دیکھو ابریخن۔

(الف) بریخ نوشتن | مصدر اصطلاحی۔
(ب) بریخ نویس | صاحب شمس گوید
که (الف) بمعنی بیهوده و ضائع کردن کاری
چنانکه بر آب نوشتن و بریخ زدن و (ب)
بیهوده و بی فائده مؤلف عرض کند که
همه محققین فارسی زبان ازین ساکت و خبر نیا
نیست که محقق بی تحقیق (بریخ نوشتن) را که
بتحتانی سوم و خای چهارم می آید تصحیف
کرده وای برو و رحم بر لغات فارسی زبان
(اردو) دیکھو بریخ نوشتن۔

بریخ وعسل روزی خداداد است | مقوله۔
صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این
کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان
بحق بریخ دشتی و عسل می زنند که بغیر کاشتن
هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی
چاول اور شہد خداداد نعمت ہے یہ صرف
ترجمہ ہے ہند میں کوئی خاص مقولہ یا مثل
اس کا مماثل نہیں ہے۔

بربخیده آورده | اصطلاح۔ بقول شمس
بمعنی پریشان آمده مؤلف عرض کند که
محقق بی تحقیق کار از عقل و قیاس هم نگرفت
و سند استعمال پیش نکند معاصرین عجم و محققین
فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید۔
(اردو) پریشان۔

بربخین | صاحبان برهان و جهانگیری و جامع
و رشیدی و سراج ذکر این کرده اند و این
همانست که در مقصوره بر (ابربخین) گذشت

وحقیقت این بہ (ابربخن) مذکور کہ اصل است (اردو) دیکھو ابربخن۔

برنجار | بقول خان آرزو در سراج بہ نون وجیم فارسی بروزن گرفتار مخفف برنج زار **مؤلف** عرض کند کہ بہ (برنجار) بجیم عربی گذشت نمی دانیم کہ کدام وجہ جیم عربی را بفارسی بدل کرد و سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم و محققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید۔ تسامح محقق با نام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار۔

برند | بقول جہانگیری در ملحقات باوّل و ثانی مفتوح (۱) نام قصبہ ایست در ہندوستان **مؤلف** عرض کند کہ برین اجمال بیان۔ ترکش تفوق داشت (اردو) برند۔ ہندوستان میں ایک موضع کا نام۔ ایسے ابہام بیان سے کچھ فائدہ نہیں۔

(۲) برند۔ بقول برہان وجامع بضم اوّل بروزن خجند و بفتح اوّل بروزن سمند ہر دو بمعنی تیغ و شمشیر تیز و آبدار وجہ ہر دارد فرماید کہ باین معنی با بای فارسی ہم آمدہ صاحب ناصری بروزن خجند قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ درین معنی بروزن خجند شبہہ نیست زیرا کہ اسم فاعل برین وزن می آید و آنکہ بفتح و بای فارسی نوشتہ محض تصحیف است و این قسم تصحیفات در برہان بیرون از حد **مؤلف** عرض کند کہ بُرندہ بالضم اسم فاعل بُریدن است و بُرند بدین معنی بضم موحدہ و کسر رای مہملہ مخففش و ہمین قدر موافق قیاس است ولیکن بنظر بر اعتماد صاحب جامع کہ از اہل زبان است بفتح اوّل را محاورۂ لب و لہجۂ فارسیان دانیم و ہمچون خان آرزو تصحیفش نخوانیم پس معنی این قطع کنندہ باشد چنانکہ بہ معنی چہارم ذکر این می آید و

فارسیان بمجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بباي فارسی به همین معنی
می آید بدین وجه درست است یعنی پرّه دار کننده و کنایه از تیغ و شمشیر به سبیل مجاز
نمی دانیم که خان آرزو برخلاف محاورهٔ زبان چرا می سرود و با وجود هندی نژادی
چرا دخل بمعقولات زبان می دهد و برهان قاطع را بدون برهان پر از تصحیفات چرا
می گوید و حق آنست که خود او حقیقت را نمی جوید (اردو) تیز تلوار آبدار تلوار جوهردار

(۳) برند بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اوّل بمعنی پرند باشد که حریر ساده را
گویند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد ناصری و جامع که از اهل زبانند این را هم
بجاز فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که (پرند) که به بای فارسی می آید اصل این است
و این ابدال آن که بای فارسی به موحده بدل میشود چنانکه تپ و تب و آنچه حریر ساده
را پرند گفته اند بخیال ما استعاره باشد که همچون پرندهٔ نازک و نرم می باشد والله
اعلم (اردو) ساده حریر جس پر نقش نگار نهو - مذکر -

(۴) برند بقول بهار بالضم بمعنی گوارنده و باضم بر سبیل مجاز چون (آب برنده)
(طاهر وحید) ره تنگ عشق است پست و بلند * ولی چون دم اژده باشد برند *
خان آرزو در چراغ باستناد همین شعر این را بمعنی حقیقی برنده گوید و
مقصودش جز این نیست که مخفف آنست بحذف های هوّز آخره مؤلف عرض کند
که همین است معنی حقیقی این که اشارهٔ این بر معنی دوم گذشت مخفف اسم فاعل
مصدر بریدن و آنچه بهار این را بمعنی گوارا و باضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم و آنچه بهار از کلام طاهر وحید معنی گوارا و هاضم پیدا می کند درست نباشد
البته بر معنی نخجم برنده ذکر همین معنی می آید و جا دارد که این را مخفف آن دانیم
ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔
زود ہضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا ۔

برنداد اصطلاح ۔ بقول شمس با اول و ثانی مفتوح تیغ و شمشیر گوهر دار (حکیم سنائی
ع) از خون برنداد آن پشت پیل ٭ چو شکر بپاشید بر تل نیل ٭ مؤلف عرض کند که
معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر در سند بالاتحریفی راه نیافته
باشد توانیم عرض کرد که (بُرنداد) بالضم مبدل و فریدعلیه (بُرنده) باشد که معنی
حقیقی قطع کننده اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند ۔ های هوز آخره
بدل شد بالف چنانکه همیان و امیان و دال مهمله آخره زائد باشد چنانکه بیدا و بیداد
و شغا لو و شغالود (اردو) دیکھو برند کے دوسرے معنے ۔

برنداف اصطلاح ۔ بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح بنون زده (۱) بمعنی دوال
(مختاری ع) گشته تیر تو از برشیر ای ٭ در تیغ تو بر تن پیل خام ٭ از ایراک
می زین وزان بایدت ٭ برنداف و زین و عنان و لگام ٭ و (۲) روده گاو را گویند
باشد ۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اول گوید که ظاهرا این لفظ (برنداق) است
بیای حطی و قاف و لغت ترکی است نه فارسی ۔ صاحب برهان بذکر معنی اول نسبت
معنی دوم گوید که روده ها را گویند اعم از آنکه روده انسان یا حیوان ۔ صاحب

ناصری ذکر هر دو معنی کرده گوید که به قاف است و لغت ترکی. صاحب جامع این را هر دو معنی لغت فارسی گفته فرماید که برای معنی اول در ترکی زبان لغت قپیش است خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که همین لغت بزیادت الف بعد رای مهمله گذشت و بقول بعض بیای حطی و قاف لغت ترکی است. مؤلف عرض کند که بمعنی دوم همان (برانداف) است که گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم و معنی اول مجاز معنی دوم و صراحت ماخذ هم همدرانجا گذشت. حیف است که (بریناق) به تحتانی اول و قاف آخر در لغات ترکی نیافتیم و اگر متحقق شود توانیم عرض کرد که این مبدل آنست که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه بالیوس و بالبوس و قاف به فا تبدیل می‌یابد چنانکه برچاق و برچاف. اندرین صورت این را مفرس دانیم

(اردو) (۱) دوال. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. تسمه. رکاب کا تسمه.
(۲) آنت. بقول امیر. هندی. آنتر. روده. انتهی.

برندک بقول سروری و برهان. بفتح با و را و دال مهملتین و سکون نون و کاف بمعنی پشته و کوه خورد. صاحب برهان صراحت فرماید که پشته کوچک که در میان صحرا باشد. صاحب مؤید بحواله لسان الشعرا گوید که قید دشت نباشد. صاحب ناصری فرماید که بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا که برد بمعنی سنگ است. صاحب جامع با برهان متفق. خان آرزو در سراج نقل عبارت محققین کرده. مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (اندک بلند) که بر بمعنی بلند و بلندی آمده و

این واضح تر از ماخذ ناصری است که پی بسوی سنگ بدوده سکندری خورده است و بردک بدین معنی نیامده و (برونگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبدل این باشد که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه اسطرد - اسطرغ و کاف عربی بفارسی بدل شده است چنانکه کند و گند (اردو) دیکهو برونگ -

برنگاهم | اصطلاح. بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و برهان و سراج باول مکسور دوائیست که آن را (بابونه گاو) گویند صاحب ناصری فرماید که بحیل که میم بدواو تبدیل شد صاحب محیط بر (بابونه گاو) فرماید که (بابونه گاوچشم) اسم اقحوان است و بر (اقحوان) فرماید که در عربی عین البقر هم گویند و بمصر کاکش و بمغرب شجرة مریم و بموصل شجرة الکافور و بافریقیه کافوریه و (رجل الدجاجه) و بیونانی ابانیس و اوبیا و بسریانی قرابیون و بلغت اهل دیلم گاو باجه و بفارسی (بابونه گاوچشم) و بهار و گل.

(گاوچشم) و (گوبله) و (گربابک) و (برشتکیا) و (گاوسجل) گویند. اقحوان نزد عرب بابونه است و ازهری گفته که آن قراص است نزد عرب و بابونه نزد فرس. بالجمله گرم و خشک در دوم و سفید این مستعمل. مسخن قوی و محلل و مقطع و ملطف و منضج و مفتح سده و ادرار عروق و منافع بسیار دارد. مؤلف عرض کند که بحث اقحوان و بابونه گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشاره ی بابونه گاو هم بر اقحوان مذکور. پریشان بیانی محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تسکین حقیقت جریان نمی کند باقی حال هیچ ماخذ نیا

متحقق نشد که از (بابونه گاو) چگونه (برندگام) شد تبدیل واو بمیم چنانکه خیال ناصری است موافق قیاس است چنانکه سوبز و سمبز ولیکن نمی‌کشایم که لفظ بابونه چگونه بابرند بدل شد جز این که برند بقول برهان بمعنی شمشیر گذشت و فارسیان استعارهٔ چشم را شمشیر گویند

پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و مراد از (بابونهٔ گاو چشم) که بابونه حذف شد و گاو چشم اشارهٔ آن باقی ماند. والله اعلم بحقیقة الحال. شک نیست که لغت مرکب است (اردو) دیکهو. بابونهٔ گاو اور اقحوان۔

برندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) که بمعنی شب گذشته و پیوسته می آید. **مؤلف** عرض کند که بسبیل تبدیل بای فارسی را بموحده مبدل توان گرفت چنانکه تپ و تب و الف را محذوف چنانکه بارو برو لیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود مجرد قول شمس اعتبار را نشاید که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) گذری ہوئی رات. مؤنث۔

برنده بقول سروری و برهان و جامع و سراج بفتح با و را و دال مهملتین (۱) معروف. **مؤلف** عرض کند که مقصود شان جز این نباشد که از مصدر (بریدن) اسم فاعل اوست بالفتح و ضرورت نداشت که ملحقات مصدر را همچون اسم جامد جا دهند (اردو) کاٹنے والا۔

(۲) برنده. بفتحتین بقول سروری بحوالهٔ مؤید بقول جامع پروانهٔ چراغ را گویند بهان برهان صراحت مزید کند که جانوری که شبها خود را بشعلهٔ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید که ببای پارسی نیز آمده خان آرزو در سراج

بذکر قول برہان سند می خواہد و فرماید کہ احتمال بای فارسی ہم **مؤلف** عرض کند کہ قول سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحدہ موافق قیاس چنانکہ تپ و تب وحقیقت ماخذ پروانہ بجای خودش بیان کنیم دریجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست

(اردو) پروانہ۔ مذکر۔ دیکھو بارپرہ۔

(۳) برندہ۔ بقول ناصری بروزن درندہ بمعنی دلیل و رہنما **مؤلف** عرض کند کہ نظر بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبانست این معنی را کہ مجازِ معنی حقیقی است تسلیم کنیم وحقیقۃً دریجا ہم اسم فاعل بردن است و کسی کہ قافلہ را با خود می برد شک نیست کہ رہنمای اوست (اردو) رہنما بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ہادی۔ رہبر۔ اگوا۔ راستہ دکھلانے والا۔

(۴) برندہ۔ بقول ناصری بروزن درندہ بمعنی کشش کہ بعربی جذبہ نامند چہ بردہ بمعنی مجذوب آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ دریجا ہم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است و مجازاً بمعنی کشش مستعمل کہ چیزی کہ دل انسان را می برد ہمان جذب و کشش است نظر بر اعتبار و تحقیق اہل زبان ازین معنی انکار نتوانیم کرد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) کشش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ کھنچاو۔ جذب۔

(۵) برندہ۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت بمعنی آب گوارہ و با ضم و فرماید کہ این معنی از اہل زبان بہ ثبوت رسیدہ و نزد بہار ہم ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم این معنی را بر زبان دارند و سند این بر (برندہ آب) از سعید اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

از ین ساکت و سیأ سکوت محققین اہل زبان یعنی منصوری و ناصری و جامع قابل نظر است و نظیر برندہ سعید اشرف کہ در ملحقات می آید این معنی را تسلیم کنیم و حقیقت ماخذ این ہم سند برندہ (بریدن آب) بیان کنیم کہ می آید بہار بہ معنی چہارم برندہ کہ تحقیقش ہمین است مطلق گوارا بہ ظاہر وحید آوردہ ما ہم از خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو برنے کے چوتھے معنے -

(۷) برندہ - بقول بہار بالضم قطع کنندہ از عالم گزندہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بریدن است کہ بمعنی قطع کردن می آید دیگر ہیچ ضرورت نداشت کہ این را برنگ اسم جامد جا دہد (اردو) کاٹنے والا - قطع کرنے والا -

برندہ آب | اصطلاح - بقول نوادر کہ ذیل مصدر بریدن آوردہ بہ معنی آب باختم و خوشگوار (سعید اشرف ع) از دلی آرزوی زخم و سپاہم دارد کہ آب تیغ برندہ است اگر چہ زہر دارد مؤلف عرض کند کہ (بریدن آب) انجایش می آید و صراحت ماخذ ہم در انجا کنیم - درین جا ہمین قدر کافی است کہ این قلب اضافت ترکیب توصیفی است یعنی (آب برندہ) ولیکن سندی کہ پیش شد از ان (آب برندہ) پیدا می شود و (آب برندہ) درحدودہ باستثنای ہمین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برندہ

برنس | بقول رہنما بجز از سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ظروفی کہ باختلاط فلزات متعددہ سازند مؤلف عرض کند کہ از معاصرین عجم تلافی مافات رہنما می شود کہ بکسر اول و دوم و سکون سوم و چہارم است [illegible] کہ از قیاس کاسی گیر

مبدل بر تخ معلوم می شود که بمعنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به زای منقوطه بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه جوجه و جوزه و برای معنی بالاخصوص (اردو) وه ظروف جو متعدد دو ہاتون کو ملا کر بنائے جاتے ہین۔ مذکر۔

برنس بقول وارسته بضم موحده و رای مهمله ساکن و نون مضموم و سین مهمله (۱) جامه که از پشم سیاه بافته و نادر از سفید هم باشد و آن لباس ترسایان و نصاری است. خاصته و بحواله صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامه که سر آن جامه از آن جامه باشد اعم از آنکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبه مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید فقره) رشته برنس راهب و طیلسان زاهد را یک چرخ رشته است. صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین کنده نصرانیان و بقول بعض نام کلاه نصرانیان. و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مفلس هم آمده و بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخه ... فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحواله صحاح ذکر کلاه ... هم کرده و بحواله دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخه دیگر پیش که قلمی است بمعنی سوم قانع. صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که این لغت عرب است صاحب جامع با برهان متفق. بهار نقل نگار وارسته (ابو نصر نصیرائی بدخشانی ۸۳۵) نه از کفرم خبر باشد نه از دین ٭ نه برنس می شناسم نی مصلا ٭ (خاقانی ۵۹۵) بدل سازم ...

به برنس بار رد او طیلسان چون پو رستقا ﴿ صاحب سواء السبیل گوید که معرب است و اصل این برنس بمعنی دوم مؤلف عرض کند که لغت عربی است بمعنی اول و دوم و معنی دوم متعلق بمعنی اول است که کلاه دراز و سیاه نصرانیان از جامه برنس درست کرده باشند و بمعنی سوم مفرس است که فارسیان ردای ترسایان را مخصوص کردند۔ و همه اسناد متعلق به همین معنی یافته می شود و معنی چهارم را طالب سند باشیم و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) برنس عربی مین ایک پشمی کپڑے کا نام جو اکثر سیاه هوتا هے۔ مذکر (۲) برنس عربی مین اس لانبی ٹوپی کا بھی نام هے جو اسی کپڑے سے بنائی جاتی هے۔ مؤنث۔ (۳) برنس۔ فارسیون نے اس چادر کو کہا هے جسکو آتش پرست استعمال کرتے هین۔ مؤنث (۴) منه کا پرده۔ مذکر۔

(۱۷۶۴) **برنشاندن** | متعدی نشاندن بزیادت کلمهٔ بر بران و متعدی نشستن است که بجای نشستن می آید (کامل التصریف) و مضارع این برنشاند (انوری ﴿) اگر بسایهٔ او برنشاند تشبیه ﴿ و گرنه کی بغبارش رسد سوار و کیا ﴿ صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید۔ (اردو) بٹھلانا۔ دیکھو برنشستن یه اس کا متعدی هے۔

(الف) برنشست | **(ب) برنشستن** صاحب سروری در ملحقات ذکر (الف) کرده گوید که (۱) کنایه از سوار شد (سعدی ﴿) شبی برنشست از فلک برگذشت ﴿ بتمکین و جاه از ملک برگذشت ﴿ و فرماید که (۲) بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ﴿) هست شاهان را زبان برنشست ﴿ بهر سرهنگان و صارم‌ها بدست ﴿ صاحب مؤید بمعنی

اوّل فرماید که ای سواری کرد و سوار شد
صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل
کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (درملحقات)
(۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین راجی
ـه) گردون ببیند چو برنشستی ٭ در سایهٔ
چترت آفتابی ٭ صاحبان رشیدی و برهان و
ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان
آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که ظاهر
آنست که با زین استعمال کنند چنانکه بر زین
برنشست و درین صورت حقیقت است نه
مجاز چراکه (۲) بلند و بالا نشستن و درینجا تحقیق
و تنها نشستن بمعنی سوار شدن دیده نشده و
آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن
است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو همان
شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار
می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که
(کامل التصریف) و مضارع این برنشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن
و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلف عرض
کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۳)
مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بیان زیاده
کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ـه) به
تحصیل مطالب برنشستم ٭ برای دل ز
دفتر نگیرد رانم ٭ و آنچه بمعنی اوّل می آید مزید علیه
نباشد که کلمهٔ بر دران بمعنی بلند و بالا است
و بالانشستن بمعنی نشستن بر بلندی و کنایه از
سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) بمعنی
اوّلش بمعنی مطلق (ب) باشد و بمعنی دوش
بمعنی بالانشینی که حاصل بالمصدر (ب) [illegible]
کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو
(برنشست) را در سند اوّل از ذکر بمعنی سوار
شد) نگیرد و معنی (بلند شد) می گیرد خطا
اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند
که سند مذکور متعلق به بیان احوال معراج

نبوی است علیه الصلوٰة والسلام وخیال
نمی فرماید که در سواری آنحضرت براق
بود پس چرا در معنی شعر سوار شدن را
نمی گیرد که کنایه ایست لطیف وچرا معنی
اول را مخصوص به زین کند وحق آنست
که محض برای قائم داشتن این تخصیص
غیر ضروری در معنی سند بالا بحثی پیدا می کند
اگرچه بالا نشستن معنی حقیقی این است وبلند
شدن راهم کنایه توان گرفت ولیکن
ضرورت ندارد که کنایهٔ سوار شدن را
گذاشته از بلند شدن کار گیریم بلطف
سخن ندارد ونمی داند که در هر دو سند سعدی
وسراج الدین راجی نظر بر واقعهٔ معراج مبارک
معنی سوار شدن بهتر از بلند شدن است
بقول محققین اهل زبان معتبرتر از خان آرزو
است مخفی مباد که نشستن مصدر ریست
مرکب از نشست وعلامت مصدر تن
ویک فوقانی حذف شده نشستن شد
ونشست اسم مصدر وحاصل بالمصدر
است وبس (اردو) (الف) (۱) سوار
هوا (۲) سواری. بقول آصفیه. فارسی
اسم مؤنث. گھوڑے پر چڑھنے کا کام.
مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کی
ساتھ نہیں ہے ہر اس چیز کو سواری کہہ
سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کریں
جیسے بگھی کی سواری گھوڑے کی سواری.
(ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پہ بیٹھنا
(۳) بیٹھنا. نشستن کا ترجمہ.

برنگ بقول سروری بحواله نسخه میرزا (۱) بکسر با ورا ذخیره وفرماید که در
فرهنگ بمعنی تین آمده وبقول صاحبان جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج
با اول وثانی مضموم. صاحب ناصری این را بر وزن خدنگ گوید صاحب هفت

صراحت کاف فارسی آخره برای همه معانی این می کند مؤلّف عرض کند که رنگ
بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس جزین نباشد که درینجا موحّده
زائد است پس قول ناصری در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیره - بقول آصفیه
عربی - اسم مذکر - خزانه - گنجینه - گودام - وه چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں۔
(۲) برنگ - بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس - صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان
و ناصری و جامع و سراج این را با اوّل و ثانی مفتوح آورده اند مؤلّف عرض کند
که رنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس جزین نباشد که بزیادت موحّده
در اوّل این مزید علیه آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیه
عربی - اسم مذکر - گھنٹا - درای کلان -
(۳) برنگ - بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید - و فرماید که بعضی بزای معجمه نوشته اند
و بقول برهان و جامع و سراج بروزن خدنگ بفتح اوّل و ثانی - صاحب ناصری
فرماید که اصح این لغت - مرنگ است بمیم اوّل عوض موحّده - مؤلّف عرض کند که آنچه صحیح
بمیم اوّل می آید مبدّل این باشد که موحّده بمیم بدل شود چنانکه غژب و غژم ...
برای کلید تو نمی آید بروزن خدنگ است و جا دارد که ازینجا ...
و میم که برای ... برای ... و بالعکس آن بدل می شود چنانکه ... و ... با ...
اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) کنجی - مؤنث - دیکھو اقلید -
(۴) برنگ - بقول سروری و برهان و جامع و جهانگیری بفتحتین نام ولایتی که قطب

جنوبی در انجا دیده می شود خان آرزو بذکر این گوید که بدین معنی برگ (بمعنی پنجم)
گذشت مؤلف عرض کند که هم در انجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشته ایم
وجاداردکه نظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برگ را محذوف و مبدل
این که نون حذف شود چنانکه ایشان و ایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه
گند و کند و وجه تسمیه هیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برگ کے پانچویں معنے۔

(۵) برنگ - بقول سروری بکسر تحتانی حبه دوائی که از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی)
نامند و بدین معنی به تحتانی هم آمده صاحب جهانگیری بکسر تین آورده و بقول رشیدی
تخمی است دوائی صاحبان برهان و ناصری و جامع می فرمایند که (برنج کابلی) است
مؤلف عرض کند که همان برنج است که بمعنی ششم گذشت و بر (باد برنگ)
هم ذکر رفت خیال ما این است که مخفف (باد برنگ) باشد وحقیقت (باد برنگ) هم نجا
گذشت و برنج بمعنی ششم معرب این (اردو) دیکھو باد برنگ -

(۶) برنگ - بقول برهان و ناصری بر وزن خدنگ غلق در یخانه و بقول جامع
حلقهٔ در یخانه مؤلف عرض کند که مجازی معنی معلوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) زنجیر در - دروازے کی زنجیر مؤنث -

برنگ دادن مصدر اصطلاحی بقول بهار و آنند رنگ کردن چیزی را صائب
گذشته عید بهار و زرنگ دستی هم بر تحتی
برنگ نداده ایم از حنای قدح ها مؤلف
عرض کند که بمعنی دادن برای رنگ وکنایه
از رنگ کردن موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھانا، رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط و فرهنگ جهانگیری بذیل (برنگ) همان باد برنگ است که گذشت و ذکر این بمعنی هیچم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو باد برنگ۔

برنو بقول سروری و برهان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تُنک باشد که آن را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری به بای فارسی هم می آید خان آرزو در سراج گوید که همین بزیادت نون هم و این مخفف آن ولیکن صحیح (بدیون) است که بدال گذشت **مؤلف** عرض کند که لغتی بدال مذکور نه شد و هم او بجایش ساکت و اصل این (برنیان) است که بجای خودش بهمین معنی می آید و (پرنیان به بای فارسی) مبدلش که موحده بدل شد ببای فارسی چنانکه تب و تپ و ماخذ (برنیان) بجایش مذکور شود دریجا همین قدر کافی است که این مخفف برنون که می آید و برنون مخفف و مبدل برنیان که تحتانی حذف شد و الف را به واو بدل کردند چنانکه تاغ و توغ پس این اصل (برنون) نباشد چنانکه ادعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک **مؤلف** عرض کند که بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که محققین اهل زبان ازین ساکت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی نباشد

است (اردو) تاریک گهر. مذکر۔

(الف) **برنوس** | بقول سروری. مرادف (برونوس) که می آید و بحوالهٔ نسخهٔ
(ب) **برنوش** | ادات الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری و گوید که به شین
معجمه آخر هم و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات
الف را باوّل مفتوح و ثانی زده آورده صاحب برهان برالف ذکر معنی بالا گوید که لشکر و
لشکری را نیز گویند و فرماید که به شین آخر و بالضم هم آمده و صاحب مؤید در لغات
فارسی ذکر الف و ب بمعنی اوّل کرده و (برونوس) را مرادف این گفته. خان آرزو
در سراج (ب) را تصحیف گوید و بضم اوّل هم درست نمی داند و (الف) را
بمعنی اوّل ذکر کند. **مؤلف** عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر و فوج
باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بیخبر
بوده بدان معاصر اتفاق باقیاس ما می کنند ولیکن سند ندارند و کلمهٔ بر بمعنی خود شا
که بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام
سرلشکر گفتن و معنی حقیقی را گذاشتن خطاست. جا دارد که سرلشکری را هم بدین
نام موسوم کرده باشد و اجمال بیان محققین اوّل الذکر افسوسناک و تنگ این
بر بیانش تفوق داشت. نگفتند که این سرلشکر بود و کجا بود و معنی سوم مجاز باشد
نوس و غیر ازین قیاس تحقیق وجه تصحیف نمی شود والله اعلم بحقیقة الحال و (ب) بدل
الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته و فرشته و آنچه بزیادت واو بعد رای مهمله

می آید مزید علیه این چنانکه تنومند وشومند و برمند و برومند بای حالِ بالفتح صحیح باشد
و آنچه خان آرزو (ب) را بالعوض مبدل تصحیف نام می نهد قلت معلومات اوست
مجرد قیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف و ب (۱) ایک سر لشکر کا نام جسکی
تعریف مزید معلوم نہ ہوسکی - مذکر (۲) لشکر - مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ
شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سر لشکر فوج کا سردار -

برنوشتن مزید علیه نوشتن است که بجای
خورشش می آید بر بادت کلمه بر بیان (انوری
ع) تخته عشق بر نوشتم بارها بنویس ای نگار
تخته نازها مخفی مباد که نوشتن بفتحتین بمعنی
فرو پیچیدن و درنوردیدن و بهر سه حرکت
اول و کسر ثانی بمعنی کتابت کردن است که بجای
خورشش مذکور شود و ماخذش را بهمه را اینجا
بیان شیم (اردو) دیکھو نوشتن -

برنوف بقول ناصری بحواله تحفه درختی است شبیه به درخت انار و بسیار پرشاخ
و برگش شبیه به برگ زعرور و به سپیدی آمیخته و از آن تیره تر است صاحب محیط
این را بالفتح با و سکون رای مهمله و ضم نون نوشته مصر گوید و فرماید که بفارسی فنا بانک
و شابانج نام است و درخت آن مثل درخت انار و تند بوشکل بلادی (تحفه رهیم)
و گل آن در خوشه شبیه به نبات عاقول و در وسط گل آن زغب و مائل بزردی
شبیه به گل تیسوم گرم و خشک در دوم محلل و مجفف رطوبات و شکننده ریاح
غلیظ بارد و مفتح سدد و دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) و هم او برشابانک فرماید
که این را شابانک و فابانک نیز گویند و بعربی توث الکلاب و ریحان الشیاطین و

بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی (آتش سنگ) و بفارسی قدیم جوز و اسپرم نامند و در اهواز نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرهٔ مریم است و در هادی گفته که آن حبق هم بری است و این اصح است و صاحب جامع آن را برنوف دانسته (الخ) صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سنگ اور اسپرغم

برنوان بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا ابراهیم (اردو) دیکھو برنو۔

بہ رای مهمله و نون بر وزن مقرون حریم باشد و فرماید که در ادات الفضلا بجای نون اول یای حطی بنظر رسید صاحب جامع ذکر این معنی بالا کرده صاحب برهان گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اول بای ابجد و یای حطی هر دو آمده. خان آرزو در سراج آنچه نسبت این گفته برنو گذشت مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این برنو کرده ایم و آنچه بموحدهٔ سوم عوض نون اول است حقیقت ماخذش بجای خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض نون می آید صراحت ماخذش همه رانجا

برنه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است نام کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلف عرض کند که برین اجمال بیان ترک این تعقوق داشت و در وجه تسمیه این معنی برنا شامل باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز بدل شد چنانکه پاسا و پاسه (اردو) برنه ایک پهلوان کا نام۔ مذکر۔

(الف) برنهادن اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) برنهادن سوارد (در لغات) بمعنی قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ بشرح چهل و ششمی فقرهٔ نامهٔ شت وخشور زرتشت

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرهٔ مذکور) پس ایشان را گزیر نیست از بر بستگان و بر نهادان که همه بران همداستان باشند پیا

مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر و حاصل بالمصدر (بر نهادن) است که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب) جمع آن بزیادت الف و نون (اردو) (الف) قاعده - قانون - مذکر (ب) قوانین مذکر

بر نهادن | بقول موارد (۱) واپس کردن و آواره نمودن صاحب سروری در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و آواره ساختن (خلاق المعانی سه) اگر نیست اندر چمن ها پرینه چرا زاغ را می نهد بر شگوفه ها صاحب نوادر همزبان سروری و صاحب موارد بحوالهٔ گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) به بای فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های هوز - بمعنی علامتی است که بر کنارهٔ زراعت برای رمانیدن طیور سازند و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و آواره نمودن است مؤلف عرض کند که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمه بر غور نکرد و اگرچه پیش از لفظ نهد نیامده مابعد آنست و نمیداند که (می نهد بر) و (بر می نهد) هر دو یکی است و اگر کلمه بر را متعلق به (می نهد) نگیریم معنی شعر چه باشد و کلمهٔ بر چه معنی دارد - شاعر گوید که اگر پرینه درین چمن نبودی شگوفه گل زاغ را چرا و چه طور آواره کردی مخفی مباد که کلمه بر درین مصدر بمعنی بالا و بسبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا - دور کرنا - واپس کرنا - آواره کرنا -

(۲) بر نهادن ـ بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالا نهادن ـ مؤلف عرض کند که برداشتن و بالا کردن باشد چنانکه (بر نهادن دست) که بجای خویش می آید و کلمه بر درینجا بمعنی بالاست (اردو) اٹھانا ـ

(۳) بر نهادن ـ تحقیق ما بالفتح بمعنی وضع قانون کردن که (بر نهاد) بمعنی قاعده و قانون گذشت که فارسی قدیم است پس ماضی است مصدری دن بر و زیاده کرده مصدری ساختند دال مهمله از و و دال جیم شده حذف شد ـ حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند ـ اگرچه موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا مقرر کرنا ـ (۳۴۶۳)

(۳۴۶۴) بر نهادن دست ـ مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ـه)

روز زراروئی به سیلی خواست زد گرچه دستی بر نهادی سوی تو ما و این متعلق است بمعنی دوم بر نهادن که گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا ـ

برنی ـ بقول برهان و جامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و ثالث بتحتانی رسیده مرتبان کوچک ـ خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است و بقول منتهی الارب (برنیه) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشه که معرب برنیک است یعنی میوه نیکو و خوب (الخ) صاحب انند صراحت فرماید که لغت فارسی است و فارسیان ظرفی را گویند که دران مربا کنند و فرماید که بلام عوض را و بالضم هم آمده مؤلف عرض کند که ما این را مفرس دانیم که فارسیان لغت عرب را که بالا گذشت بحذف تای مدوره مطلقا برای هر ظرف مربا گرفتند و آنچه به لام باشد مبدل این که رای

مهمله به لام بدل شود چنانکه آروند و آلوند و آنچه بالضم می آید تصرف محاوره پارسیان
(اردو) ایک چھوٹا مرتبان۔ مذکر۔

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامهٔ و بافتهٔ ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و بابای فارسی هم می آید و مشهور همان است صاحبان مؤید و موارد و انند هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است مؤلف عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه آیر و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو پرنیان۔

(الف) برنیان خوی اصطلاح۔ صاحب
(ب) برنیان خوئی انند بحواله فرهنگ
فرهنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و
متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید
که ای نرم خوئی و خوشخوئی مؤلف عرض
کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است

و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی
مصدری کند و برنیان درینجا بمعنی نرم آمده
که مجاز معنی حقیقی اوست از نرمی قماش حریر
طالب سند هردو باشیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) (الف) خلیق متواضع (ب) خوش خوئی
خوش اخلاقی۔ مؤنث۔

برنلیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بیش را گویند و بر بیش گوید که این را بیونانی برنلیس و در

انگلیسی (ایکونانٹ روٹ) و بہندی آبس و بچھناک نامند مؤلف عرض کند کہ ناصر احت کامل این بر (اجل گیا) کرده ایم و متحقق شد کہ این لغت یونانی است کہ فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) دیکھو اجل گیا ۔

برنیشش بقول برہان پیچش یا شکم رو را گویند کہ ترجمۂ آن بعربی زحیر است ۔ صاحب رشیدی گوید کہ بضم با و سکون را و کسر نون و یای حطی مجہول و شین منقوطہ شکم رو و پیچش و ظاہرا (برنیشش) بضم با و کسر را و نون و یای ساکن و ہیچ یا می باید صاحب ناصری قول رشیدی را تسلیم کند ۔ صاحب جامع فرماید کہ مرض زحیر است و پیچش شکم ۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کرده و خان آرزو در سراج این را بحوالۂ رشیدی آورده و بر (برینشش) بہ تقدیم تحتانی بر نون گوید کہ بمعنی اسہال یا پیچش مجاز است ۔ مؤلف عرض کند کہ برنیشش بہ تحتانی سوم و نون چہارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی حقیقی تبرشش کہ بجایش می آید و درینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین اہل زبان ہمین قدر گوئیم کہ قلب بعض (برینشش) است کہ نون مقدم شد بہ تحتانی چنانکہ استخر و استرخ و افزار و افراز دیگر ہیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث ۔ مروڑ ۔ درد مع گرد دست یا پیخانہ یا آنو آنا ۔ (۲) دیکھو برینشش ۔

برنینگ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث لغت فارسی است بمعنی صنم ہای نیکو کہ معرب آن برنّی باشد مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بارنیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد. صاحب منتخب بر (دبرنی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما و صراحت کند که معرّب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرّب معلوم می شود که فارسیان برنیک بر خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی مین ایک عمدہ کھجور کا نام ہے

برو بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و بهار و رشیدی بالفتح با و ضم رای مهمله (۱) ابرو باشد (شمس فخری ؎) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ها با او اگر بعربده پرچین کند برو ها (استاد بهرامی ؎) بغمزه تیر و مژه تیر و قد و قامت تیر برو کمان و بیازو درو فکنده کمان ها (فردوسی ؎) سرنامداران پر از کین همه برو ها برو ها پر از چین همه ها صاحب جامع فرماید که مخفّف ابرو است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکھو ابرو۔

(۲) برو بقول سروری و برهان و جهانگیری و جامع بضمّتین مخفّف بروت (فردوسی ؎) که دارد گه کینه پایاب او ها ندیده برو های پرتاب او ها صاحب ناصری فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تأمّل. خان آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تأمل رشیدی گوید که قوسی درین شعر بمعنی ابرو گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاه گری دلیرکه بروت های پرتاب است نه ابروهای پرتاب چنانکه بر ذائقهٔ اهل سخن پوشیده نیست. (انتهی) مؤلف عرض کند که نمیدانیم که رشیدی را چرا تأمّل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفّف بروت موافق قیاس

است و بقول جامع و سروری که از اہل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم سنائی سه) ہرکہ ابروی تو بیند زپی خدمت تو ٭ ہم بروی تو کہ پشتش چو بروی تو بود ٭ (اردو) "ﺑﮭﻮﻧﭽﮭہ و معچھہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال۔ سبلت۔ بروت۔ شارب۔

(۔۔) برو۔ بقول جہانگیری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زدہ نام ستارۂ مشتری است (حکیم فردوسی سه) ببالا چو سرو و میان ہمچو غرو ٭ برخ ہمچو برو و برفتن تذرو ٭ (وله سه) ببالای تو در چمن سرو نیست ٭ چو رخسار تو تابش برو نیست ٭ صاحب ناصری گوید که آنچه شعر اوّل فردوسی را بشاہد آورده اند دران (پرو) ببای عجمی است که مخفف (پروین) است که بدرخشندگی معروف و فرماید که در شعر ثانی فردوسی ہم که بالا مذکور شد (تابش پرو) به بای فارسی است بمعنی تابش پروین۔ صاحب رشیدی فرماید که این تصحیف است و آنچه بمعنی مشتری می آید ببای فارسی پرو است۔ صاحب شمس گوید که بمعنی ماه و آفتاب ہم۔ خان آرزو در سراج بذکر قول جہانگیری و بنقل تأمل رشیدی گوید که سلیقۂ شاعری ازین تشبیه (که در شعر دوم فردوسی است) ابای کلّی دارد مؤلف عرض کند که می پرسیم از و که چرا و چه ابا چیست اگر در شعر اوّل فردوسی برو را بمعنی ستاره مشتری نمی گیری بغرمای تا بچه معنی می گیری که تشبیه رخ روشن چرا با ستارۂ مشتری خوب نیست و در شعر دوم چه عیب نمی دانیم که ازین بحث بی ضرورتحقیق خود را چرا بر عالم بالای سپاری۔ محققین را

نشاید از تحقیق گریز کنند ما می گوئیم که اگر (پرو را به بای فارسی) هم بدین معنی
مخفف پروین دانیم درالصورت هم (برو به بای عربی ـ مبدل آنست چنانکه
تپ و تب و قول جامع را که از اہل زبانست برای این لغت مبدّله کافی دانیم
(اردو) مشتری ـ مؤنث ـ دیکھو ارمز ـ

(۵) برو ـ بقول جهانگیری بالفتح بزبان هندی نوعی از نی قلم را گویند مؤلف عرض
کند که از موضوع ما خارج است که لغت فارسی زبان نیست ـ

(۶) برو ـ بفتح اوّل وضم دوم مخفف (براو) که علیه باشد ـ (اردو) اُس پر ـ

بروار بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج و هفت و انند
و غیاث بر وزن و معنی فروار که خانهٔ تابستانی است مؤلف عرض
کند که مخفف (برواره) باشد که می آید بحذف های هوز و حقیقت ماخذاین به بر
گذشت که موحّده سوم بجایش مذکور شد و به بار هم بجایش گذشت و این مبدّل
آن است که موحّده به واو بدل شد چنانکه آب و آو صاحب جامع
این را مرادف (برداره) گوید به معنی اوّل و دومش ـ خان آرزو در
سراج گوید که صحیح به بای فارسی است و ما می گوئیم که اصل به بای موحّده و آنچه
به بای فارسی و فا می آید مبدّلش چنانکه (پروار) هم مبدّل اوست جز این نیست
که خان آرزو غور بر ماخذ نمی کند و به القای خود حکم صحت می دهد بدون دلیل
(اردو) دیکھو بار کے پہلے اور دوسرے معنے ـ

برواره بقول برهان و جامع و
جهانگیری بروزن همواره (۱) بالاخانه
و حجرهٔ بالای حجره و (۲) راهی را گویند
که غیر شارع باشد که از انجا نیز آمد و شد
توان نمود صاحب سروری به معنی اول
قانع و گوید که مرادف برباره که گذشت
(حکیم سنائی ره) بیت برواره او از
از بام فلک ؎ همه شاهان جهان ساکن
برواره و دست ؎ صاحب مؤید بذکر
(۳) معنی اول و دوم بحوالهٔ ادات گوید که
بمعنی گذارهٔ چهار پهلو نیز. خان آرزو
در سراج به معنی اول قانع و فرماید که
مبدل پرواره به بای فارسی. مؤلف
عرض کند که ماخذ این برابر برباره عرض

کرده ایم که اصل است و این مبدل آن نسبت
و پس که موحدهٔ سوم بدل شد به واو چنانکه
آب و آو و آنچه به بای فارسی ذکر به فا
معنی آید هم مبدل آن. خان آرزو غور
بر ماخذ نمی کند و بعادت مستمرهٔ خود می رود
و حقیقت معنی اول و دوم هم به (برباره) عرض
کرده ایم نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب
مؤید بر (برباره) هم ذکر این کرده و ما بدون
سند استعمال این را تسلیم نه کرده ایم و درینجا
هم طالب سند باشیم که معنی دوم را که خاص
و موافق قیاس است عام کردن محتاج
سند است (اردو) (۱ و ۲) دیکهو
برباره (۳) چوراهه - اسم مذکر -
دیکهو باخته -

برواز بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی زده (۱) جای قرار و آرام (شمس
فخری ره) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ؎ که هست خلق جهان را جناب او
برواز ؎ صاحبان برهان و ناصری و جامع مؤید بذکر معنی اول گویند که (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که غالب
که مجاز باشد یعنی جائیکه دران برو نشینند. و از توان کمر و بند و جامه کشاده معاش
توان نمود مؤلف عرض کند که با ماخذ بیان کردهٔ خان آرزو اتفاق نداریم اصل
این به بای فارسی پرواز است که بجای خودش می آید کنایه از معنی دوم که پرنده
در انجا به آرام قرار گیرد و از خوشی کند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدل
آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ و اسب و معنی اول
مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام. صاحب سواء السبیل گوید که این معرب
است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید. عربان این را
بمعنی چارچوب تصویر و شیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگه.
مؤنث (۲) پرندون کا نشیمن. مذکر.

برواره بقول برهان و جامع و ناصری بروزن درواره (۱) آتشی را گویند که
پیش پیش عروس افروزند (۲) خوردنی و طعامی که از عقب سرچی که بسیر رفته
باشند برند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چراکه صحیح
به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته مغان گرد آن گردانند
و طعامی که خواه بباغ و گشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پرواره)
به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلف عرض کند که صدای غلط و انما از زبان محقق
هندنژاد بلند می شود و نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابله جامع و ناصری که از اهل زبان

چرا معتبر دانیم و چرا این را مبدل (پروانه) نه دانیم که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه اسپ و اسب و صراحت ماخذ (پروانه) همدرانجا کنیم و متصرفی که در معنی این مبدل بمقابلهٔ اصل لغت شده است نظر بر خصوصیت محاورهٔ واقعیت اهل زبان معتبر دانیم و لازم نمی آید که این را بر همهٔ معانی (پروانه) شامل دانیم فتأمل (اردو) (۱) وہ آگ جو فارسیان قدیم دلھن کے آگے آگے روشن کرتے تھے۔ مؤنث۔ (۲) وہ کھانا جو سیر و سفر کو کسی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ مذکر۔

برواسیدن بقول انند بحوالۂ جواہر الحروف بالفتح لمس نمودن چیزی و سودن دست بچیزی برای ادراک گرمی و سردی و درشتی و نرمی آن و فرماید که برماسیدن ہمین است مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم که بمیم سوم گذشت که میم بواو بدل می شود چنانکه ممیز و مویز و (پرواسیدن) که به بای فارسی می آید۔ مبدل این باشد که موحده ببای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ و جا دارد که (پرواسیدن) را مبدل (برماسیدن) دانیم مجرد قول انند و صاحب جواہر الحروف از برای تسلیم این مبدل بدون سند استعمال کفایت نمی کند که معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن۔

برو انداختن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر کردن۔ سند این از علی قلی اصفہانی (۴۰۰ ف)
بر انجیه را برو انداختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا۔

بروانی بقول محیط بفتح موحده و سکون رای مهمله و فتح واو و الف و کسر نون

و یای آخرہ اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی اسقوانس گویند و آن نباتیست پر شاخ و شاخہای آن مانند کمان کج و خمیدہ و گل آن سفید و ثمر آن مانند زیتون و طعم آن تلخ۔ گرم و تر در اوّل۔ مفرح و موافق سینہ و دماغ و مدر و مفتت حصاۃ و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ اسم معروف و ترجمۂ این در السنۂ ہندی و عربی و غیر ذلک معلوم نشد و جزین نباشد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد کہ از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و زیادت یای نسبت این را وضع کردہ باشند کہ نام شہریست و باشد کہ وطن این نبات ہمان شہر باشد واللہ اعلم۔ حقیقۃ الحال (اردو) بروانی۔ عبروس۔ اسقوانس۔ ایک پودہ کے نام ہین جس کا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا۔ جس کا درخت خمدار شاخون کے ساتھ ہوتا ہے۔ اوّل درجہ مین گرم تر۔ نافع استسقا و بواسیر وغیرہ۔

بروانیا | بقول برہان با نون مکسور و تحتانی بالف کشیدہ بلغت یونانی رستنی باشد کہ مانند عشقہ بر درخت ہا می پیچد و میوۂ آن شبیہ بہ انگور و بجہتہ دباغت کردن چرم بکار آید و آن را بعربی (حالق الشعر) خوانند چہ از ان ریشہ ہا آویزان می باشد و ازین سبب (ہزار افشان) گویندش۔ مؤلف عرض کند کہ ما بہ (ارجالون) بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو ارجالون۔

بروبازو کشادن	مصدر اصطلاحی	بقول بہار و انند کنایہ از دست و بازو نشان

وسعی بلیغ نمودن (نظامی ے) بدشمن
گدائی و خصم افگنی ۔ گشاده بر و بازوی
بهمنی ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس بیان
است (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا ۔ بقول

آصفیہ ۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا ۔ کمال سعی
کرنا ۔ نہایت کوشش کرنا (داناے) مانی
و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی ۔ وہ کمر
مطلق نہ پائے لاکھ مارے ہاتھ پاؤں ۔

بر و بر و مقوله ۔ فارسیان چون از کسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نه کنند
استعمال این می کنند که تکرار امر حاضر رفتن است و مزید علیه (رو رو) بزیادت
بای موحده بر هر یک (اردو) جا جا ۔

(الف) **بر و بوم** اصطلاح ۔ بقول بحر
و انند زمین خشک و زمین نارانده ۔
صاحب انند بحواله خان آرزو و شرح
سکندر نامه گوید که مرکب است از
بر به رای مشدد یعنی زمین ناکاشته و آن
لغت عرب است و بوم بمعنی زمین کاشته
یعنی قابل زراعت و ناقابل که سستی پذیرد
(نظامی ے) زمینی که دارد بر و بوم سست
اساسی بر و بت نتوان درست ۔
مؤلف عرض کند که بر بمعنی بلندی و

استقلال و بوم در فارسی زبان بقول
برهان سرشت و طبیعت هم و زمین شیار
نگردد هم پس در کلام نظامی مصدر ۔۔

(ب) **بر و بوم سست داشتن زمین**

پیداست کنایه از بلند و سخت نبودن گیریم
که اساس و طرح عمارت بر چنین زمین ها
قائم می کنند که نقصانی در عمارت پیدا
کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر
است فتامل (اردو) (الف) خشک
زمین ۔ افتاده زمین وه زمین جس مین

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث۔ (ب) زمین کا خراب ہونا۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا۔ زرخیز نہ ہونا۔ یا ناہموار ہونا۔ سخت نہ ہونا اور قابل عمارت نہ ہونا۔

بروت بقول سروری و ملحقات برہان و مؤید و غیاث و ہفت و اتند بمعنی سبلت یعنی موی لب (انوری ے) فلکش گفت بر بروت مخند ٭ که جهانیت ریشخند کند ٭ صاحب سخندان گوید که این را در سنسکرت (بھرو دنت) گویند۔ بھرو بمعنی ابرو و دنت سفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبہ ابرو و ابرو دارنده مؤلف عرض کند که برو مخفف ابرو و فوقانی آخره زائد چنانکه پاداش و پاداشت لہذا پس جا دارد که فارسیان از لغت سنسکرت بتخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا بزیادت فوقانی در آخر برو مخصوص بدین معنی کردند که بروت ہم مثل ابروست واللہ اعلم و برو مخفف این بمعنی دوش گذشت (اردو) موچھ و مونچھ دیکھو برو کے دوسرے معنے۔

بروت برتافتن مصدر اصطلاحی یقول بہار و بحر وانند بصلہ از (۱) اعراض کردن و رو برگردانیدن مؤلف عرض کند که این کنایه باشد و معنی حقیقی اینہا بدون صلہ (۲) تاب دادن بروت را مزید علیه (بروت تافتن) است بزیادت کلمه بر بر مصدر تافتن۔ بہار گوید که سند این بر (بریش کسی قناعت کردن) می آید و در آنجا سندی که منقول است متعلق به (بروت تافتن) است. عجبی ندارد که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منھ پھیرنا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھوں پر تاؤ دینا

بقول آصفیه موچهون کهرل دینا ـ

بروت تافتن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی گوید که بصله از مرادف مصدر گذشته مؤلف عرض کند که اینجا اصل است و آن مزید علیه این (شاعر ـ) هرکه از ما بروت می تابد بگو با تیغ فراغتی داریم که تحقی مبادکه این هم شاملش باشد به هردو معنی آن (اردو) دیکهو بروت به تافتن ـ

(الف) **بروت ریختن** مصدر اصطلاحی ـ بقول آصفی مغلوب و زبون گردیدن (زلالی خوانساری ـ) پنبه از خفتش چو باید وجه قوت بگزاتش بوسی فرو ریزد بروتش ـ مؤلف عرض کند که این سند (بروت فرو ریختن) است عیبی ندارد که هردو مستعمل است و معنی (بروت کسی ریختن) می آید و همین سند را

بهار متعلق بدان کند و مصدر ----

(ب) **بروت فرو ریختن** لازم و متعدی هردو آمده (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) موچهه گرنا جهڑنا موچهه اکهڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا ـ

بروت کسی برکندن مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند کنایه از رسوا کردن (انوری ـ) با زهی خشمهای شانت برکنده قدر بروت قاقم ـ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا ـ

بروت کسی را پنبه نهادن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارسته و مجرد و بهار کنایه از ظرافت و تمسخر (زلالی ـ) شکوفه در تبسمهای شادی به بروت باد را پنبه نهادی ـ مؤلف عرض کند که بهم است

کہ فارسیان واہل ہند ہم بہ تمسخر خوابیدہ را پنبہ بر بروتش می نہند و روشن کنند از ہمین عادت این مصدر قائم شد (اردو) تمسخر کرنا۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر و بہار ہمان است کہ بر (بروت ریختن) مذکور شد و با صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بروت ریختن۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی

بقول بحر مرادف (بروت کسی برکندن) کہ گذشت (حکیم زلالی ؎) فلک را گوش سفتی از تیر کہ بروت مہر کندی برق شمشیر کہ مؤلف عرض کند کہ بہار ہمین سند را بذیل (بروت کسی برکندن) قائم کردہ است تسامح اوست (اردو) دیکھو بروت کسی برکندن۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر تکبر و نخوت کردن دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکردہ و لیکن موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم بزبان دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) موچھوں پر تاؤ دینا بقول آصفیہ غرور کرنا (بحر ؎) تاؤ موچھوں پہ دیا کرتے ہیں زاہد کے حضور یا تیری رحمت کا بھروسہ رکھتے ہیں گنہگار گھمنڈ پر دانشا ؎) جو معرکہ میں رزم کے دیسے کھڑا ہوا کرتے موچھوں پہ تاؤ شیر نیستان کے سامنے

(۱۵۹۹) **بروت مہر** اصطلاح۔ مرکب اضافی است و کنایہ از خطوط شعاعی بہ تشبیہ بروی بروت۔ سند این از حکیم زلالی بر (بروت کسی کندن) گذشت۔ (اردو) کرن۔ دیکھو انگشت آفتاب جس پر کامل صراحت ہے۔

بروج | بقول سروری به رای مهمله بر وزن فتوح یکی از بنادر گجرات است که نیل و لاک از انجا می آرند و فرماید که مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ که بسیاهی زنند و رنگرزان و نقاشان از ان بکار برند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیهٔ این معلوم نشد (اردو) بروج. گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہان نیل اور لاک کی پیداوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

بروج آذری | اصطلاح. بقول انس برج حمل و اسد و قوس **مؤلف** عرض کند که (برج آتشی) بجای خودش گذشت که مرکب توصیفی است که ازهمین هرسه برج مرکبی را نام است و این اشاره به هرسه برج مذکور است که بروج جمع برج باشد در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند و به تحتانی نسبت مرکب توصیفی است۔ (اردو) برج حمل اور اسد اور قوس کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے۔ مذکر۔

بروجرام | اصطلاح. بقول بول چال مفرس (پروگرام) است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) بتبدیل بای فارسی به عربی و کاف فارسی بجیم وضع کرده اند چنانکه تپ و تب و لگام و لجام بمعنی گویند که در محاورهٔ معاصرین عرب معروف است که معاصرین عجم هم استعمالش کرده اند و این قرین قیاس است زیرا که معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود که جیم و کاف فارسی مال فارسی زبان بود بمعنی این فهرست اوقات باشد که برای کارهای خود که در زمانهٔ آینده کردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام بقول آصفیه. انگریزی. اسم مذکر

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار - مؤلف عرض کرتا ہے کہ اُس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کامون کے لئے مرتب کرکے شائع کرتے ہین تاکہ عامۂ رعایا کو معلوم ہو جاے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا ضبط اوقات کی فہرست -

بروجرد | اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلات بالکسر وضمّ را وسکون واو وکسر جیم وسکون را و دال مہملہ قصبہ ایست سہ منزلی ہمدان و از قاموس مستفاد می شود کہ بفتح اوّل است و فرماید کہ از ہر دوم ہمدان بکسر اوّل استماع یافتہ و ازانجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری - مردم (بروجرد) را بہ تحریف (ویزدجرد) خوانند کہ قصبہ ایست در فارس صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی است و فرماید کہ شرح آن بر (بروگرد) بیاید و بر (بروگرد) بحوالۂ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان و اصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز و اعراب بای عجمی را عربی کردہ وکسر آن را ضم نمودہ و با و زای آن را حذف کردہ (بروجرد) خواندند و اکنون بہ تعریب اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس و ہر چہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (ویزدجرد) بہ تحتانی و زای ہوز کہ بجای خودش می آید نام پدر بہرام گور است نہ قصبہ - نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو بروگرد - ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے

برو داری از چیزی کہ نتوان گذشت کنایہ از مشکل | مصدر اصطلاحی - بقول صاحب بہار عجم مرادف

(برودر ماندن) که می آید چنانکه گویند ؎ این شمشیر دلم نمی خواست بکسی وهم لیکن چکنم رو از سنگ و آهن ندارم ؎ مؤلف عرض کند که ما این را در نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ مطبع سراجی دهلی نیافتیم عجبی نیست که این اضافهٔ مطبع نولکشور باشد. اصطلاح (برودار بی) بجای خودش می آید و درینجا همین قدر کافی است که سند فقرهٔ که پیش کرده ال قائل است و دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت و از فقرهٔ مذکور مصدری که قائم کرده است پیدا نیست و حقیقت (برودر ماندن) بجای خودش عرض کنیم هرچه درینجاست لغو محض (اردو) ناقابل ترجمه۔

برودتی حاصل شدن استعمال۔ بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار (۱) ناراضی پیدا شدن و (۲) سردی پیدا شدن مؤلف عرض کند که برودت بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز مجاز باشد که حاصل شدن برودت بوقوع آمدن سردمهری و پیدا شدن ناراضی نتیجهٔ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا (۲) سردی پیدا ہونا۔

برودخانه زدن مصدر اصطلاحی بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین رودخانه باید زد) ای باید که بضرورت درین رودخانه فرود آیند ؎ مؤلف عرض کند که زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید و این موافق قیاس است و تاکید۔ نتیجهٔ محاوره باشد (اردو) ندی میں اترنا۔

برودر آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بر زمین افتادن مؤلف عرض کند که درآمدن

باموحده و لفظ رو - مرکب است و کنایه باشد از رو بزمین افتادن و بجاز افتادن بزمین هم - خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سندی باشیم که دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت (اردو) زمین پر گرنا - اوندھے گرنا -

برو درماندن | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته بشرم حضور کسی از چیزی که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند " این شمشیر دلم نمیخواست که بکسی بدهم لیکن چه کنم رو از سنگ و آهن ندارم برو درماندم و بادادم " و فرماید که نیز درین مقام گویند " رو تیز از شمشیر است " (طغرا در رسالهٔ فردوسیه در صفت شمشیر گوید - فقره) بنفشهٔ خط لنگرخان اگر برو در نمی ماند خود را به بنفشه زارش می رسانید (بیان ے) مرا رسوا چه نتوانست دیدن برو درماند نگهم از پریدن ۞ (شفیع اثر ے) دلم با مردم دنیا ندارد میل آمیزش ۞ برو درمانده است آئینه ام از بی غباریها ۞ (وحشی - در قصهٔ ناظر و منظور گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم بخیه کردن راز عشقش که با منظور نام پادشاه زاده - پسرش در بند بوده حکم بسفر فرموده) نه روئی آنکه گوید نی جوابش ۞ نه رائی آنکه سازد با خطابش ۞ برو درمانده پیشش آخر کار ۞ جوابش گفت چون شد حرف بسیار که مقصود پدر چون رفتن ماست ۞ زما بودن بجای خویش پیداست ۞ (ساطعای کشمیری ے) شده چهره با تو آئینه تنگ چشمی چرا ۞ درماندهٔ تو این همه جانان برو ولی چو من ۞ هم او فرماید که رو یعنی شرم در کلام نازک گویان بسیار دیده شد چنانکه تسلیم گوید - ے) چه سود جلوهٔ خوبان که از حجاب حیا ۞

نظر بر آئینه کردن زرد روئی آید و فرماید که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی رو گویند و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان معنی (برو در ماندن) این باشد که گفته آید پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الٰهی گفته (ﺻ) برو در مانده هم اکبر هم اصغر تعالی شانه الله اکبر چگونه شاید که درست باشد. فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگار بعض محققین و فرماید که (برو در ماندن) هم آمده. بهار زآنکه بر دار و ارسته نقل عبارتش را مال خود قرار میدهد. مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (۱) قائم ماندن بر رو چنانکه (برو در ماندن رنگ) که مراد از نه پریدن رنگ است چنانکه از کلام بیانات ظاهر است که بالا گذشت و (۲) بی خوفی و دلاوری چنانکه (برو در ماندن آئینه) یعنی ایستادنش پیش رو بدون خوف و روبرو شدن از هرزه دانگی چنانکه از سند شفیع اثر پیداست که بالا گذشت و این هم مجاز معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند وحشی پیداست که بالا گذشت. خان آرزو در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی کرده و صاحب بحر نقلش بر داشته و این هم مجاز معنی اول است و (۴) کنایه از لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ او و متاثر شدن از مقابل که درینجا لفظ رو بمعنی مقابل است چنانکه در فقرهٔ طغرا مذکور که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اول است و (۵) بقول غیاث بحوالهٔ (چراغ هدایت) خجلت زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این معنی نکرده و تسامح غیاث در حوالهٔ اوست

ومن وجهِ این معنی از تعریف وارستہ پیدا می شود
کہ در اوّل بحث گذشت وحقیقت آن ہمان است
کہ بر معنی چہارم نوشتہ ایم با بجملہ این است
فرق نازک ہر پنج معانی کہ بالا مذکور شد
وارستہ حاطب اللیل وبہار زیر بارش و
صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد کہ آنچہ وارستہ
بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند صحیح
اوست کہ متعلق بمعنی سوم است ـ قائل
(اردو) (۱) منہ پہ قائم رہنا (۲) بی خوف
رہنا ـ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا ـ حیران ہونا
(۴) لحاظ کرنا ـ بقول آصفیہ مروّت سے چشم پوشی
آنا ـ پاس کرنا ـ مقابل سے ڈٹا رہنا (۵) مقابلہ

ہونا ـ شرمانا ـ

(الف) برو در ماندن آئینہ	مصادر
(ب) برو در ماندن رنگ	اصطلاحی

تعریف این ہر دو بر (برو در ماندن) گذشت
واسناد استعمال ہم بر انجا مذکور (اردو)
(الف) آئینہ کا روبرو ہونا ـ (ب) رنگ نہ اُترنا

برو دویدن	مصدر اصطلاحی بقول

رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن مؤلف
عرض کند کہ مرادف (برو در دویدن) تواند
باشد ولیس ـ ما خیال خود را بر دیده دویدن
ظاہر کرده ایم (اردو) دیکھو بر رو دویدن
بر دیده دویدن ـ

بَروَر	اصطلاح ـ بقول صاحب رشیدی و بہار و آنند راج بمعنی اثمر یعنی بارور و میوه دار

(ناصر خسرو) اندیشہ ہر ہنر شجر خوب برور است ... چیز علم برود از
برگ ... احباب جامع ... ہم ذکر این کرده اند صاحب
برہان گوید کہ مخفف (بارور) مؤلف عرض کند کہ بر معنی بار بجایش گذشت
پس ضرورت ندارد کہ این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لفظ

بَر و وَر از قبیل بَخور و امثال آن دیگر هیچ (اردو) دیکھو بارور -

(۲) برور - بقول برهان و جامع بر وزن صفدر فراویز و سنجاف دامن و جامه و سرهای آستین و پوستین و فرماید که بزای نقطه دار بر وزن مرکز و رمز سرزده آمده صاحب ناصری هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که کلمه بَر درینجا بمعنی بلندی است و وَر مفید معنی فاعلی بمعنی دارنده پس معنی لفظی این بلندی دارنده و کنایه از سنجاف که بالای دامن و جامه و سرهای آستین و پوستین قائم می باشد و آنچه بزای هوز است مبدل این چنانکه بَرغ و بَزغ و آنچه بر وزن رمز آید متصرف صحاورود در اعراب است دیگر هیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیه (اردو) اسم مؤنث - جهالر - کناره - گوٹ - حاشیه - وه کناره یا گوٹ جو پوشاک کے گرد اگرد لگاتے ہیں

(۳) برور - بقول برهان و جامع بر وزن صفدر بلغت زند و پازند بمعنی برادر مؤلف عرض کند که معنی لفظی این صاحب آغوش است و هم آغوش که برادران در یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند - صاحب ناصری فرماید که آنچه بمعنی برادر است بدال مهمله عوض واو گذشت و این غلط است - ما می گوییم صاحب جامع که از اهل زبان است تصدیق این معنی می کند - (اردو) دیکھو برادر -

(۴) برور - بر وزن صفدر بقول برهان و جامع حجله عروس را گویند مؤلف عرض کند که بَر بمعنی زن جوان بجایش گذشت و بمعنی آغوش هم آمده پس معنی لفظی

این دارندۂ زن جوان وصاحب آغوش وکنایہ از حجلۂ عروس باشد (اردو) حجلہ۔ وہ مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لئے پردون سے آراستہ کرتے ہین (مذکر)

بروز بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف برور بمعنی دومش کہ برای مہملہ آخر گذشت وبحوالۂ لسان الشعرا فرماید کہ ببای فارسی ہم آمدہ صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ فرماید کہ بافتح وبفتح واو ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم وصراحت ماخذ ہم (اردو) دیکھو برور کے دوسرے معنے۔

(۲) بروز۔ بقول شمس بالفتح جای آرام وآن سہ چوب است کہ برای نشستن کبوتر راست کنند ودر ہند اڈہ گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد قول شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدل برور بہر دو رای مہملہ بفتح واو بروزن صفدر چنانکہ برغ وبرغ ومعنی لفظی این بلندی دارندہ وکنایہ از سہ چوب کبوتر (اردو) اڈا۔ بقول امیر چڑیون کی بیٹھک یہی ہے اس کا ترجمہ ہو نہین سکتا چونکہ اس کی تخصیص کبوترون کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو کبوترون کی چھتری کہنا چاہئے صاحب آصفیہ نے چھتری ہی فرمایا ہے کبوترون کے بیٹھنے کا ٹھہر جو بلّی سے باندھکر گاڑ دیتے ہین۔ مؤنث۔

بروز آوردن شب مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند محاورۂ معروف وفرمایند کہ شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب) استعمال فرمودہ واین غریب است (اردو)

ظلمتکدۂ عاشق زان چہرہ منور کن یکتا چند

بروز آرم تاریکی شبها را ٭ مؤلف عرض کند که آنچه محقق هند تراد محاوره معروف گفته آن بمعنی حقیقی است یعنی شب را روز کردن و ازہمین معنی حقیقی (۱) کنایه همه شب بیدار بودن توان گرفت و آنچه شیخ العارفین آورده (۲) زحمت تاریکی شب کشیدن است پس بروز آوردن تاریکی شب کنایست خاص۔ شاعر گوید گر فلک کند عاشق را از چهره خود روز و شو کن که عاشق زحمت تاریکی شب می کشد۔ (اردو) (۱) رات کو دن کرنا۔ رات بھر بیدار رہنا۔ (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھانا۔

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی بقول اننذ فاش و ظاهر شدن راز (حکیم سنائی ؎) هر شب ز بسکه سوزم ازان شمع دل فروز ٭ خواهد فتاد راز من آخر بروی روز ٭ مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد ازان مصدر (بروی روز افتادن راز) پیدا می شود که بمعنی فاش شدن آن است که بجای خورشی می آید و این هم موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) راز افشا ہونا۔ راز فاش ہونا۔

بروزد بقول سروری بروزن و معنی فروزد یعنی روشن کند و افروخته سازد (مولوی معنوی ؎) جان چه فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ٭ گر نه بسوزد ز تو جمله بود خام خام ٭ مؤلف عرض کند که (افروزیدن) مصدری بمعنی روشن کردن و روشن شدن چراغ گذشت لازم و متعدی هر دو آمده و صراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن) را

مبدل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدل فا گیریم چنانکه بالعکس این زبان را
زفان کرده اند و سند این تبدیل همین مصدر است که اظهر من الشمس باشد و جا دارد
که لغت عرب بروز را که بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروزیدن) دانیم که فارسیان
بقاعدهٔ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر آن مصدری ساخته اند که معنی لفظی
این آشکارا شدن و بمجاز روشن شدن باشد پس بروزد مضارع (بروزیدن) است
صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده و معنی لازم را که روشن شود باشد ترک فرموده
و سند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی و محققین مصادر مصدر (بروزیدن)
را ترک فرموده اند و بر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت مصدر
مرده که نام و نشانش در صفحات تحقیق باقی نبود و جا دارد که بدون تحتانی معروف
(بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف
(بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که
ماخذش بصورت اوّل فروغ و بصورت ثانی بروز هر دو لغت عرب است و مصادری
که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود آن را مصدر جعلی نام است و برای مصدر
جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر لازم (اردو) دیکھو بروزدن
اور بروزیدن یہہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے۔ روشن کرے

بروز دادن مصدر اصطلاحی بقول رهنما و روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند وافق

قیاس است متعدی (بروز افتادن راز) که گذشت (اردو) افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بروزدن بحث این بر بروز دگذشت (اردو) دیکھو بروزیدن۔

بروز سیاہ نشاندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر واند خراب و بدحال گردانیدن مؤلف عرض کند که کنایه باشد (باقر کاشی ع) ما را شب فراق بروز سیه نشاند ۂ تو در شب چراغ شبستان گیتی ۂ (شفیع اثر ع) روشندلی بروز سیاہم نشاندہ است ۂ فانوس از شمع بود تیرہ روزگار ۂ (اردو) خراب اور تباہ کرنا۔

بروز فلان نشستن مصدر اصطلاحی بقول تحقیق الاصطلاحات۔ (۱) بحالت کسی رسیدن (امید ہمدانی ع) ظاہر شود چو شمع به پیش تو روز من ۂ یک شب اگر تو ہم نشینی بروز من ۂ وارستہ و بحر ذکر مضارع این (بروز فلانی نشیند) بطور مقولہ کردہ بمعنی مانند کسی شدن او بحال تباہ گرفتار آید اسنادش مخصوص بمضارع و مقولہ بناشد پس بقول شان ہمین مصدر (۲) بمعنی گرفتار آمدن بحال تباہ (باقر کاشی ع) ہر آن سینہ کو داغ عشقی ندارد ۂ الٰہی بروز گریبان نشیند ۂ (شاہی ع) آنکس کہ شبی نشست با تو ۂ بسیار بروز ما نشیند ۂ مؤلف عرض کند کہ ما معنی اول را معتبر دانیم و خوش تعریفی خیال کنیم اگرچہ حاصل آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ کسی زیادہ کردن لازم است یا بحالِ کنایہ باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی کے مثل ہونا۔ اوسکا سا حال ہونا (۲) بلا مین گرفتار ہونا۔ برا حال ہونا۔ مبتلای مصیبت ہونا۔ تباہ ہونا۔

(الف) بروزکسی افتادن | مصدر اصطلاحی
(ب) بروزکسی نشستن | هردو بقول بهار و انند . مثل او بحال بدی گرفتار آمدن (امیرخسرو الف ے) چو از زلفش بدین روز او فتادم ؛ بمن ای شب مکن چندین تطاول ؛ (محسن تاثیر ب ے) چه ضرورمنع تاثیر که بجنون نشسته تا صبح ؛ به نه کنی و گرنه گویم که بروز ما نشینی ؛ مؤلف عرض کند که رسیدن بحالتی که دیگری مبتلای آنست . هردو مرادف (بروزفلان نشستن) که گذشت کنایه باشد وبس (اردو) دیکهو بروز فلان نشستن .

بروزن افگندن برق | مصدر اصطلاحی . افگندن برق بر روزن و کنایه از بلائی نازل کردن و سوختن ظهوری ے) هستی ما نقاب شد آن رخ جان فروز را ؛ کاش بروزن افگند برق وجود سوز را ؛ (اردو) بجلی گرانا .

بروزیدن | همان مصدر مرده که بدیل (بروزه) این را زنده کرده ایم و بیان ماخذ و تعریف این مصدر انجا مذکور (اردو) دیکهو افروزیدن .

(۲۷۶۵)

(الف) بروس | (الف) بقول شمس
(ب) بروسان | گروه مردم و (ب) بقول برهان با سین بی نقطه بر وزن عروسان (۱) مطلق امت از هر پیغمبری که باشد و (۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری این را مرادف (بروشان) به شین معجمه عوض سین مهمله بمعنی اوّل گوید که می آید و از معنی دوش ساکت و فرماید که این را (بروسان و برشان) بحذف واو هم گفته اند . خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که این غلط است و صحیح (بربروسان) است مؤلف عرض کند که (بربروسان) به سین مهمله

۱۳۷۷۲

نیامده البته به شین معجمه گذشت و ما همدرانجا
نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت
کلمه بر بران که هیچ معنی ندارد و (ب) اصل
است و درینجا همین قدر کافی است که
(ب) بزیادت الف و نون جمع واو
ترویج شد از (بر) که لغت عرب است
بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن بر عزم
و ماهر بودن راه بر و راه نمائی. و بقول
صاحب منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما
و برسا بجوش بالفتح بمعنی مردم پس فارسیان
از همین لغات عرب (الف و ب) را مقرر
کرده اند چنانکه برساء را بحذف همزه و زیادت
نون نسبت در آخرش (برسان) کردند
چنانکه جوش و جوشن پس معنی لفظی این مشتق
به مردم و جادارد که بر لغت برس الف
زائد و نون نسبت آورده برسان کردند
که معنی آن منسوب به رهنما و کنایه از امت
پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبیل تعمیم۔
پس آنچه (برسان) و مبدلش (برشان) به
همین معنی گذشته است اصل باشد چنانکه
اشارهٔ آن بر (برسان) کرده ایم و غلطی
ماست که آن را مخفف (ب) دانستیم چنانکه
بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت این است
که (بروسان) مزید علیه برسان است
بزیادت واو چنانکه تنمند و تنومند همین
قدر است حقیقت (ب) و جادارد که
(ب) را مزید علیه (الف) دانیم بزیادت
(الف) و نون زائدتان و (الف) مفرس
(برساء) عربی بحذف الف و همزه آخر و زیادت
واو در میان کلمه چنانکه برمند و برومند
بمعنی مطلق گروه مردم. باقی حال در
مفرس بودن این شک نیست و آنچه خان
آرزو (بربروسان) را اصل قرار میدهد
و (ب) را غلط و اند غلطی اوست که از

ماخذ خبر ندارد و پروشان مبدل پروسان
است چنانکه کشتی و کستی (اردو) (الف)

انسانوں کی جماعت۔ مؤنث گروہ۔ مذکر (ب)
(۱) دیکھو پرسان (۲) انسانوں کی جماعتیں۔ مؤنث

پروش بقول مؤید در نسخهٔ مطبوعهٔ مطبع نولکشور همان پرتوس و پرتوش که بجایش گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و در نسخهٔ قلمی مؤید متروک و بعوض این پرتوش و پرتوشه را بهمین تعریف آورده مؤلف عرض کند که غیر از تصحیف اهل مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

پروشاک بقول سراج بفتح با و شین معجمه و واو مجهول ناک را گویند مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت و (پروشک) بدون الف بهمین معنی می آید و صراحت ماخذش همدر آنجا کنیم و درینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم که درمیان کلمه می آید چنانکه چهار و چاهار و ظن غالب آنست که تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است که در طبعیهٔ نقد صراحت این نشد و سلسلهٔ ردیف درخور تصحیف نباشد که همان پروسان و پروشه واقع است و الله اعلم بحقیقة الحال۔ باقی حالیا بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم هم به زبان ندارند (اردو) دیکھو پروشک۔

پروشان بقول برهان و مؤید و جهانگیری و جامع همان پروسان که گذشت مؤلف عرض کند که مبدل آنست که سین به شین بدل

شد به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و ماهر است ماخذ این برای پروسان کرده ایم (اردو) دیکھو پروسان۔

بروشک بقول سروری بحوالہ تحفہ و رشیدی بفتح با و شین معجمہ و ضم رای مہملہ خاک را گویند صاحبان جہانگیری و برہان و جامع بضمتین گفتہ اند خان آرزو عوض این (بروشاک) را بزیادت الف آوردہ و ما خیال خود ہمہ را انجا ظاہر کردہ ایم۔ خیال **مؤلف** این است کہ اسم جامد فارسی قدیم کہ ہیچ ماخذ این متحقق نمی شود جز این کہ فارسیان بر را کہ لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمہ وش کہ بقول برہان افادۂ معنی تشبیہ کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکہ چندک یا زائد چنانکہ پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایہ از خاک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) مٹی۔ بقول آصفیہ۔ زمین۔ ارض۔ بھوم۔ تراب۔ اربعہ عناصر سے ایک۔

(الف) **برو فرود** اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ؒ) چون بود درست کار و بارت ؎ بندیش برو فرود کارت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی کلمہ بر بمعنی بالا است و مصدر ۔۔۔۔

(ب) **برو فرود شدن دل** بمعنی تہ و بالا شدن دل آمدہ (امیر خسرو ؒ) دمی گرد برآمد و دل شد برو فرود ؎ نہ دل فرو شد کہ جانم برآمد است ؎ (اردو) (الف) نشیب و فراز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ (تحمل ؒ) ہے تحمل خطیر منزل عشق ؎ سیکڑوں اس میں ہیں نشیب و فراز ؎ (ب) دل کا تہ و بالا ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (تہ و بالا ہونا) پر فرمایا ہے۔ زیر زبر ہونا۔ الٹ پلٹ ہونا۔

بروفہ بقول سروری بحوالہ تحفہ بہ رای مہملہ و فا بر وزن شگوفہ (۱) دستار و (۲)

میان بند۔ صاحب رشیدی گوید که متضمن دستار و فوطہ صاحب برہان بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید که فوطہ باشد که مندیل و کمر بند است۔ صاحب جامع گوید که
فوطہ و دستار و مندیل مؤلف عرض کند که بر بمعنی جسم و بدن است که بجایش گذشت
و وفا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدر رش ہم وفا باشد و
الف آخر بدل شد بہای ہوز چنانکہ پاسا و پاسہ پس چیزی که وفا کنندہ بر است
کنایتہً دستار و فوطہ را گفتند و فوطہ پارچہ نادوختہ را نام است که ازان کار
دستار و کمر بند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار۔ اسم مؤنث دیکھو
ازار (۲) کمر بند۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ پٹکا۔ کمر باندھنے کا دوپٹہ۔ پیٹی۔ پٹا۔

بروقہ	بقول ہفت بفتح اول و سکون رای مہملہ و فتح واو و قاف و ہای مدورہ

زدہ نام گیاہی است که بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بر بروقی
فرماید که لغت عرب است۔ نام گیاہی ہرگاہ ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقہ
کردہ صاحبان محیط و مخزن الادویہ و بحر الجواہر ازین لغت ساکت و متحقق شد که
لغت عربی زبان است تسامح صاحب ہفت که در لغات فارسی زبان جا دارد
طرفہ اینکہ بر اجمال بیان قناعت کردیم ندانیم که اسم این در السنۂ غیر عرب چیست
تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقہ۔ ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے
بکروں کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیادہ تحقیق نہ ہو سکی۔ مؤنث۔

بروکشیدن	مصدر اصطلاحی۔ بقول	بحر مرادف (بر روکشیدن) است که بجایش

گذشت (اردو) دیکھو (بر رو کشیدن) جس پر تفصیلی بیان ہے۔

بروگرد بقول ناصری و انند بکسر اوّل و کاف عجمی مکسور ہمان شہری که ذکرش بر (بروجرد) گذشت (اردو) دیکھو بروجرد۔

برومند اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و بحر و بہار (۱) بمعنی باثمر (شیخ سعدی ؒ) خدیو خردمند فرخ نژاد ٭ که شاخ امیدش برومند باد ٭ صاحب سروری بحوالہ تحفۃ السعادت فرماید که (۲) بمعنی برخوردار و توانا و خرم و کامیاب و بانفع۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی ہم بمعنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بہر دو معنی گوید که این مرکب است از بر و واو و مند و فرماید که از خصائص لفظ مند است که واو زائده آرند چنانکه تنومند **مؤلف** عرض کند که فارسیان واو زائد درمیان دو کلمه در بعض لغات می آرند اگرچه ضرورت نباشد۔ بر بمعنی بار است و مند بمعنی صاحب معنی لفظی این صاحب بر و باردار پس معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و آنچه خان آرزو واو زائد را از خصائص کلمهٔ مند داند غلط کند چنانکه (خردمند) که واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست که این خصوصیت محاورهٔ فارسیان است که در بعض اصطلاحات مرکب درمیان دو کلمه واو زائد آورده اند و در بعضی ترک کرده و ہمین عمل در غیر کلماتی ہم یافته شده که کلمهٔ مند دران نباشد و غیر مرکبه چنانکه مغل و مغول و قم و قمو (صائب ؒ) چون نخل برومند زخود رزق ندارم ٭ بہر دگران است مرا گر ثمری ہست ٭ (نظامی

(۵۱) برومند باد آن همایون درخت ॥ که در سایهٔ او توان برد رخت (صائب)

(۵۲) بچه تقریب کسی از تو برومند شود ॥ که نه بزوری نه بزاری نه بزرمی آئی ॥

(اردو) (۱) باردار - دیکھو بر آور - مؤلف عرض کرتا ہے کہ بارور بھی اردو مین مستعمل ہے یعنی مثمر (۲) برخوردار - دیکھو (برخوردار) کامیاب -

برومند از ماه و سال | اصطلاح بقول مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی بیان کرده اند که معنی حقیقی دارد و نمیدانیم که تخصیص ماه و سال چه بود (برومند از روزگار) یا بخت یا اعمال وغیره ذلک - هر لفظی را که با برومند مرکب کنیم نظر به معنی دوم برومند میتوان - معلوم میشود که صاحب مؤید برای تائید فضائل ... این کرده (اردو) زمانہ سے متمتع -

برومندی | بقول لطائف با ناصری و مؤید و هفت برخورداری مؤلف عرض کند که یای مصدری با لغت (برومند) مرکب کرده اند و بس معنی لفظی این (۱) بارآوری و (۲) کامیابی و برخورداری نمیدانیم که محققین بالاجماع این را بمعنی دوم مخصوص کرده اند معاصرین عجم هر دو معنی بر زبان دارند (اردو) (۱) بارآوری - (۲) کامیابی - برخورداری - مؤنث -

برومه | بقول خان آرزو در سراج بفتحتین بمعنی دستار و فوطه که مندیل و کمربند است مؤلف عرض کند که بروفه به فای چهارم عوض میم به همین معنی گذشت - بظاهر تصحیف کاتب باشد که فا را میم نقل کرد حیف است که حلیهٔ لفظ بیان نه شد - فا به میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو بروفه

برون | بقول سروری بحوالهٔ تحفه بکسر با و ضم رای مهمله (۱) گویند که برون نقو

۲ یعنی برای تو (رودکی ع) یاد کن زیرت اندرون تخته * تیره و خوار خوابنیدستان
* چند سو بانت چند کنده همی * ببرید و برون تو پستان * صاحبان برهان و ناصری و
جامع صراحت کنند که بمعنی برای و بجهته. مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است
و آنچه حالا متعارف و مستعمل است برای باشد و جا دارد که برای را مبدل همین
برون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه وریب و اریب و نون بدل شد بتحتانی
چنانکه اونج و اونچ. (اردو) دیکهو برای۔

(۲) برون. بقول سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون که ضد
درون باشد (نظامی ع) برون آمد همین شهسواران * پیاده در رکابش تاجداران
* صاحب رشیدی برن و برون هر دو را مخفف بیرون گفته صاحب غیاث
این را بحواله کشف بضم هم گفته مؤلف عرض کند که برون و درون دو اسم
جامد است که وضع شد از کلمه بر و در الف و نون نسبت در آخر این هر دو زیاده
کرده کلمه وضع کردند اهل ایران از آنکه و پس از آن بمحاوره فرس الف بدل شد
به واو که فارسیان دائما الف را به واو خوانند چنانکه تاغ را توغ و نان را نون
معنی لفظی این هر دو منسوب به بالا و منسوب به داخل و آنچه بزیادت تحتانی آید
یعنی بیرون مزید علیه اینست چنانکه بت و بیت و استادن و ایستادن. دیگر هیچ
تا آنکه این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانسته اند غلط کرده اند که از ماخذ
این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اول است ولیکن در محاوره فارسیان بضم شنیدیم

مستعمل و آنانکہ این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر۔ بقول آصفیہ اندر کے خلاف۔ خارج۔ بیرون۔ نکلا ہوا۔

(۴۳) برون۔ بقول ضمیمۂ برہان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی مشدد و مضموم یا زن باشد کہ (۱) بز کوہی بود و (۲) بزی را گویند کہ پیشاپیش گلہ براہ برود صاحب برہان فرماید کہ این لغت زند و پازند است مؤلف عرض کند کہ بر بقول منتخب بالفتح راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است۔ فارسیان بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف بہ واو چنانکہ تاغ و توغ و تان و نون برون کردند معنی لفظی این منسوب بہ بیابان و نام نہادند برای بز کوہی و تشدید رای مہملہ تصرف محاورہ و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرۂ بالاست کہ گوسپندی کہ پیشاپیش گلہ براہ رود۔ گلہ را می خواند و می راند۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان برو را کہ امر حاضر رفتن بموحدۂ زائد است بہ تشدید بر زبان گویند۔ و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید کہ پیش پیش گلۂ گوسپندان می رود و در بعضی مقامات بہمین مقصد آواز (برے برے) ہم می دہند و بزیادت نون نسبت گوسپندی را ہم گفتہ اند کہ پیش گلہ می رود و بآوازش گلۂ گوسپندان براہ رود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں۔ مذکر۔

(۴۴) برون۔ بقول برہان بضم اول مطلق حلقہ را گویند عموماً و حلقۂ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحوالۀ قنیه فرماید که حلقه های بینی شتر از مس و موی و هر حلقه ها که باشد چون دستیانه و خلخال و گوشواره مؤلف عرض کند که مجاز بمعنی دوم است و جا دارد که برّ را بمعنی بارن گیریم که بجایش گذشت و الف و نون نسبت بران زیاده شد چنانکه ایران و توران و الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و فتح اوّل در لب و لهجه بدل شد به ضمّه و حلقه را نام کردند که بالای جسم می پوشانند اعم از اینکه بالای بینی یا در بینی و دست و پا و الله اعلم ـ اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وه حلقه جو اونٹ کی ناک مین یا انسانون کے هاتهون یا پاؤن مین بطور زیور پهناتے یا پهنتے هین ـ مذکر ـ

برون آمدن مصدر اصطلاحی. (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانه یا حیطهٔ چیزی و برون آمدن چیزی هم از چیزی چنانکه (برون آمدن خار) (انوری ؎) بفال نیک برون آمدم برای صواب * بعزم خدمت درگاه پیشوای جهان * و (۲) آماده شدن هم و سند این همان کلام انوری است که بمعنی اوّل گذشت و (۳) برآمدن چنانکه آرزو و برون آمدن سند این بر (برون آمدن آرزو) می آید (۴) وقع شدن چنانکه (برون آمدن درد از دل) و (۵) نجات یافتن چنانکه (برون آمدن از پیچیدن) و (۶) باز آمدن چنانکه (برون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکه (برون آمدن از سنگ) و (۸) متحمل شدن چنانکه (برون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکه (برون آمدن از عهده) و (۱۰) مقابله کردن چنانکه (برون آمدن با کسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکه (برون آمدن لب) و (۱۲) ظاهر شدن

چنانکہ (برون آمدن ہمت) مخفی مباد کہ ہمۂ
معانی دوم تا آخر مجاز معنی اوّل است صاحبان
برہان و مؤیّد و ہفت این را بمعنی ترک اطاعت
و انقیاد آوردہ اند مؤلّف گوید کہ این معنی
پیدا می شود از (برون آمدن از حکم) و متعلق
است بمعنی اوّل (اردو) (۱) باہر آنا۔
نکلنا۔ باہر ہونا (۲) آمادہ ہونا (۳) بر آنا۔
(۴) دفع ہونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا۔
(۷) حاصل ہونا (۸) متحمل ہونا (۹) سبکدوش
ہونا (۱۰) مقابلہ کرنا (۱۱) بلند ہونا (۱۲)
ظاہر ہونا۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی
بمعنی بر آمدن آرزو ست متعلق بمعنی سوم
(برون آمدن) کہ گذشت سند این بر (آرزو
برون آمدن) درمحدودہ گذشت۔ (اردو)
آرزو نکلنا۔

(۱۷۷۰) **برون آمدن از پرسیدن** مصدر
اصطلاحی۔ کنایہ از خاموش شدن متعلق
بمعنی اوّل برون آمدن (ظہوری ؎) باتید
جوابی گوش برخود تا بکی پیچید؟ شود روزی
کہ روزی لب ز پرسیدن برون آید؟
(اردو) خاموش ہونا۔

(۱۷۷۱) **برون آمدن از ترسیدن** مصدر
اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اوّل
(برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎)
ظہوری بستہ تعویذی بہ بازوی خود از
موئی؟ کہ در شب گردئی کوئی ز ترسیدن
برون آید؟ (اردو) خوف سے نجات
پانا۔ نڈر ہونا۔

برون آمدن از خویش مصدر
اصطلاحی۔ ہمان است کہ در مقصورہ
بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد
متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
(اردو) دیکھو (از خویش برون آمدن)

(۳۳۸۲) **برون آمدن از رنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق بمعنی پنجم (برون آمدن) کہ گذشت ۔ (ظہوری ع) خوش آن کز بہر آسایش ز رنجیدن برون آید ٭ ہنر بینی کند و ز عیب نادیدن برون آید ٭ (اردو) رنج سے نجات پانا۔

(۳۳۸۳) **برون آمدن از سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ باز ماندن از سنجیدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ع) از ان پشیم کہ بیشی را بپاسنگ کمی آرم ٭ کسی این پلہ گر خواہد ز سنجیدن برون آید ٭ (اردو) تولنے اور اندازہ کرنے سے باز آنا۔ باز رہنا۔

(۳۳۸۴) **برون آمدن از سنگ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل شدن بمشکل تمام متعلق بمعنی ہفتم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ع) وصل تو کہ از سنگ برون می آید ٭ در کوکبہ خیال چون می آید ٭ (اردو) نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔

برون آمدن از ظلمت دیدن مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاہ شدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ع) توان چشمی بروبش در تماشا آشنا کردن ٭ بہ رویش گر نگاہ از ظلمت دیدن برون آید ٭ (اردو) تاب نگاہ کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔

برون آمدن از عہدہ مصدر اصطلاحی۔ این ہمان است کہ در مقصورہ بر داز عہدۂ کاری برون آمدن گذشت متعلق بمعنی نہم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ع) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باور ٭ کہ گوش از عہدۂ پیغام شنیدن برون آید ٭ سند دوم ہم در انجا گذشت ۔

(اردو) دیکھو از عہدۂ کاری برون آمدن۔

(۳۸۸۹) **برون آمدن از عیب** مصدر اصطلاحی۔ خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت سند این از ظہوری بر (برون آمدن از رنجیدن) گذشت (اردو) بی عیب ہونا۔

(۳۸۹۰) **برون آمدن باکسی** مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ کردن باکسی متعلق بمعنی دہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) بہر دست خواہی برون آی بامن ٭ ز تو دست بردن ز من بردباری ٭ (اردو) کسی کے ساتھ مقابلہ کرنا۔

(۳۸۹۱) **برون آمدن خار** مصدر اصطلاحی۔ خارج شدن و بیرون آمدنش۔ متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) مبادا خار راہ ہجر در پا پیچ دشمن را ٭ بکاوم تا بتارک گر بکاویدن برون آید ٭ (اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

(۳۸۹۲) **برون آمدن درد از دل** مصدر اصطلاحی۔ دور و دفع شدن درد از دل متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) بمنع نالہ قفلی بر دہان از ہر نفس بندم ٭ اگر دانم کہ درد از دل بنالیدن برون آید ٭ (اردو) دل سے درد جاتا رہنا۔

(۳۸۹۳) **برون آمدن گل از غنچہ** مصدر اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچہ متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) بہار آمد ز نرگس باغ دارد چشم بر راہت ٭ کہ گل از غنچہ می خواہد بگل چیدن برون آید ٭ (اردو) گل پیدا ہونا۔

(۳۸۹۴) **برون آمدن لب** مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن لب برای بوسہ متعلق بمعنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ے) لبت تا عاشقان را دست گیرد ٭ برون آید بدست دیگر امروز ٭ (اردو) لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پر آمادہ ہونا جسکی شکل لب کو بلند کرتی ہے۔

برون آمدن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ (۳۲۹۴)
آمادہ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ے) چون برون آمدنگہ راہی بجائی می رود ٭ پرتو دیدار بر بام نظر افتادہ ایم ٭ (اردو) دیکھنے پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

برون آمدن ہمت مصدر اصطلاحی (۳۲۹۵)
ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دوازدہم (برون آمدن) (صائب ے) ہمت از اندیشۂ سائل نمی آید برون ٭ گردن مینا بلند از انتظار ساغر است ٭ (اردو) ہمت ظاہر ہونا۔

برون آوردن استعمال بضمتین و (۳۲۹۶)
بکسر اول وضمۂ ثانی۔ ہر دو متعدی برون آمدن است کہ گذشت مرکب با لفظ برون و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی برآوردن چنانکہ (برون آوردن شمشیر از غلاف یا خار از پا) کہ بہ (برون آوردن چیزی از چیزی) می آید و (۳) برآوردن و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذلک برآوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤن سے کانٹا نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

برون آوردن از تلخی مصدر اصطلاحی (۳۲۹۷)
بیرون کردن و برآوردن از تلخی و نجات

داون ازان متعلق بمعنی سوم بیرون آوردن
که گذشت (ظهوری ــه) بزهری عمر شیرین
را بیرون آوردم از تلخی بشدم ازچاشنی
گیران زشکر کام می شویم بو (اردو)
تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

بیرون آوردن ازجائی (۳۲۹۵) استعمال
بمعنی حقیقی است یعنی کسی را ازحجره یاخانه
یا امثال آن بیرون آوردن متعلق به معنی
اوّل (بیرون آوردن) که گذشت ظهوری
ــه) یوسف اززندان نیاوردی بیرون
بو سیر باغ بوستان عیب است عیب
بو (صائب ــه) بیرون آورده عقوبتها
خراش گوشه گیران را بو نشست جلوه پامال
است رفتار اینچنین باید بو مخفی مباد که
درین شعر صائب قرینه متقاضی آنست
که (ازگوشه) را محذوف دانیم (اردو)
باہر لانا (کسی مقام سے)

(۳۲۹۶) **بیرون آوردن ازچیزی** مصدر
اصطلاحی۔ نجات دادن ازچیزی چنانکه
ازچاه برآوردن و مصدر (بیرون آوردن
از تلخی) که بجایش گذشت متعلق ازهمین مصدر
عام است (اردو) نجات دینا۔ نکالنا
جیسے باولی سے نکالنا۔ غم سے نجات دینا۔

بیرون آوردن ازهوس مصدر
اصطلاحی۔ ازقبیل (بیرون آوردن از
تلخی) و متعلق بمصدر عام (بیرون آوردن
ازچیزی) که گذشت و این همان است
که و مقصود ببر دازهوس بیرون آوردن
کسی را گذشت (اردو) دیکھو (ازهوس
بیرون آوردن کسی را)

(۳۲۹۷) **بیرون آوردن چیزی ازچیزی**
استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از
چیزی چنانکه برآوردن شمشیر ازغلاف
یا خار از پا و امثال آن متعلق بمعنی دوم

(برون آوردن) که گذشت (صائب ـــه)
زبی دردان علاج درد خود جستن بدان
ماند پو که خار از پا برون آرد کسی از نیش
عقرب ہا پو (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے
نکالنا. جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے
برون آوردن سر از چیزی استعمال (٣٢٩٩)
ـ به تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون
کردن چنانکه (بر آوردن سر از دریچه و
روزن) (صائب ـــه) حوریان از روزن
جنت برون آرند سر پو چون نگه زان در نظر
چشم گرد آشکار پو این متعلق است
بمعنی دوم (برون آوردن) که گذشت
(اردو) تماشے یا مشاہدے کے لئے
سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچے سے
سر نکالنا ـ
برون از جنبش اصطلاح. بقول
مؤید و ہفت ای برتر از فلک مؤلف
عرض کند که کنایه خوب نیست طالب سند
استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین فارسی زبان ازین کنایه
ساکت و ہر دو محققین بالا از اہل زبان
نبوده اند که مجرد قول شان سندی را ماند
(اردو) آسمان سے بلند. برتر ـ
(٣٣٠٠) برون افتادن استعمال بمعنی حقیقی
(١) بیرون شدن از چیزی چنانکه (برون افتادن
از پرده و فاش شدن) لازم برون
کردن و مرادف برون شدن. سند
این در ملحقات می آید (اردو) باہر
آنا - باہر ہونا. فاش ہونا. ظاہر ہونا
(٣٣٠١) (٢) برون افتادن بمعنی رسوا شدن
چنانکه (برون افتادن از پرده و امثال آن)
که در ملحقات می آید (اردو) رسوا
ہونا. بدنام ہونا ـ
برون افتادن از پرده مصدر

اصطلاحی - (۱) فاش شدن و (۲) رسوا شدن (ظهوری ع) بیرون افتم از پردهٔ رفو ایما ؎ کشادی برین راز مبهم بہ بندم ؎ (سحابی استرابادی ع) از هر دو جهان زیاده می خواهم ؎ و ز پرده برون فتادهٔ می خواهم ؎ (مخفی مباد که (از پرده بیرون افتادن) بجای خودش در مقصد رهٔ گذشت (اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بیرون افتادن از گریبان | مصدر اصطلاحی ـ ظاهر شدن و بیرون آمدن از گریبان (ظهوری ع) نمی افتد برون این اخگر از گریبانم ؎ درون سینه تا کی داغ دل بر یکدگر چیدن ؎ (اردو) ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔ (گریبان سے) (۳۳۰۲)

بیرون افتادن تخم از خاک | مصدر اصطلاحی ـ بمعنی ظاهر شدن است و بالا زمین آمدن ـ (صائب ع) برون افتد چو تخم از خاک گرد و روزی موران ؎ نهان کن زینهار از دیدهٔ مردم عبادت را ؎ (اردو) ظاہر ہونا مٹی سے باہر ہونا (۳۳۰۳)

(۳۳۰۴) **بیرون افتادن دل** | مصدر اصطلاحی بیرون آمدن دل از جا (ظهوری ع) دل آمد در طپیدن از درون ترسم برون افتد ؎ جگر را لخت لخت آرم شگاف سینه بہ چینم ؎ (اردو) دل نکل پڑنا۔

(۳۳۰۵) (الف) **بیرون افگن** | اصطلاح ـ الف
(ب) **بیرون افگندن** | بقول (ناصری در ملحقات) کنایه از اسبابیست که وقت عزیمت مسافرت برای همراه بردن از خانه بیرون افگنند (نظامی ع) (بیرون افگن) بنه زین دار نه در ؎ مگر این شوی زین مار نه سر ؎ مؤلف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون افگنده و کنایه از سامان سفر که بیرون خانه

می کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن)
کرمی آید (اردو) (الف) سفر کا سامان
نذر کر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن استعمال۔ صاحب
آ معنی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی حقیقی و مرادف (برون
افگندن) بمعنی بیرون کردن است که گذشت
(صائب ؎) خوردن گندم برون انداخت
آدم را ز خلد ٭ تا بدانی پیش حق یک جو
اطاعت مشکل است ٭ (ظہوری ؎)
نظر اسباب ظہوری نه دل انداز برون ٭
وای آن سر که بانداز نه سامان بخشند ٭
(اردو) باہر کرنا۔ نکال دینا۔

برون برآوردن استعمال۔ مرادف (۱۵۰۳۰)
معنی سوم (برون آوردن) که گذشت
(ظہوری ؎) بیہوده نکته سازان افگند
ورنه باہنا ٭ خود را برون برارم از
قیل و قال مردم ٭ (اردو) نجات
دینا۔ بچانا۔

(۱۵۰۳۱) **برون بردن** مصدر اصطلاحی۔ (۱)
بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی و کسی
از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن
چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا کسی چیز
کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

(۱۵۰۳۲) **برون بردن از شہر** مصدر اصطلاحی
دور کردن و دفع کردن از شہر اعم از آنکه
چیزی را یا کسی را (ظہوری ؎) شور
خود چون برم از شہر برون ٭ بہر دیوانگیم
صحرا نیست ٭ (وله ؎) چه قدر غم دل
دیوانه برون برد ز شہر ٭ این همه فصل
بہار آمد و صحرا نشگفت ٭ (اردو) شہر
سے دفع کرنا۔

(۱۵۰۳۳) **برون بردن از مجلس** استعمال۔
دور کردن از محفل باشد و برداشتن از

مجلس (ظہوری ؎) شراب عشوہ چندان
کرد ساقی دوش در کارم ٭ کہ از مجلس برون
بردوش بردم صبر و طاقت را ٭ (اردو)
مجلس سے باہر کرنا۔ لیجانا۔

برون بردن خرابی از چیزی مصدر (۱۰)
اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از
چیزی باشد (انوری ؎) ملک را رای
تو معمور چنان می دارد ٭ کہ بہ تدبیر برون
برد خرابی از وی ٭ (اردو) خرابی کسی چیز
سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

برون بردن رخت از دل استعمال (۱۱)
دور کردن خیال از دل مرادف (از دل
رخت بدر انداختن) کہ در مقصورہ گذشت
(ظہوری ؎) امید دیدن فردا برون
می برد رخت از دل ٭ بجا واقع شد این
تغییر احوال خراب امشب ٭ (اردو)
دل سے دور کرنا۔

برون برشدن از چاہ مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی
ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون
آمدن از چاہ (بدر چاچی ؎) برشد چو یوسف
زرین رسن از چاہ برون ٭ بسکہ برگرد
عذار اشک زلیخا آورد ٭ (اردو)
کنوین سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان
(مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بیرون شدن تیر از کمان باشد۔
(ازرقی ہروی ؎) پیکان بقبضہ گشت
از بہر جنگ تو ٭ در سوی زہ خدنگ
برون پرد از کمان ٭ (اردو) تیر کا
کمان سے چھوٹنا۔

برون تاختن مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که (۱) دوانیدن از جا بمعنی شدی و (۲) دویدن از جا و گریختن بمعنی۔ لازم (فغانی شیرازی ـه) مستانه برون تاختهٔ توسن کین را ۞ بتخانهٔ چین ساختهٔ خانهٔ زین را ۞ (ظهوری ـه) کند زیر و زبر تنها سپاه صبر و طاقت را ۞ برون تازد بیابان عشوه گر از صف مژگانش ۞ (قاسمی گونابادی ـ ع) زینداران عالم برون تاختی ۞ (اردو) (۱) دوڑانا (۲) دوڑنا۔ بھاگنا۔

برون تاختن از خود مصدر اصطلاحی۔ (۴۱۴۱) از خود بیرون و بیخود شدن (ظهوری ـه) از خود برون نتاخته یاد رگلی چنین ۞ در عشق طی نساخته کس منزلی چنین ۞ (اردو) بیخود ہونا۔ آپے سے باہر ہونا۔

برون تو مقوله۔ بقول اننده (بہار بحوالہ سروری) بمعنی برای تو و بجهت تو مؤلف عرض کند که ما این را در سروری نیافتیم و سندی که از رودکی پیش کرده نقلش بمعنی (۱) برون گذشت که بقول سروری بمعنی (برای) مذکور شد نمیدانیم که محققین بالا این را مخصوص با لفظ (تو) چرا کرده اند و چرا این را برنگ مقوله آورده اند۔ جز این نباشد که در سند رودکی استعمال (برون تو) بمعنی برای تو آمد۔ وای برین تحقیق که عام را خاص می کنند و وجه تخصیص بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم که (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت و استعمالش مخصوص نکرد با کلمهٔ (تو)۔ (اردو) تیرے لئے۔ تیرے واسطے تیری خاطر

برون خرامیدن استعمال کنایه از گریختن است صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (فغانی شیرازی ـه) برون

خرام که بسیار شیخ و دانشمند ہا خراب آن
شکن و طرّہ و بناگوشند ہا (اردو) بھاگنا۔

برون دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی بیرون دادن کنایه از آشکارا کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (عرفی ؎) از حجاب سخنم بسکه عرق داد برون ہا صورت شیشه بر آورد زلال تسنیم ہا (صائب ؎) ببین بدور لبش خط عنبر افشان را ہا که چون شراب برون داده راز پنهان را ہا (اردو) ظاہر کرنا۔

برون دمیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که پیدا شدن و بیرون آمدن (انوری ؎) گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ہا در رم افشان دمد از شاخ برون دست چنار ہا (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

(الف) برون دویدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بیرون شدن و بیرون آمدن از جای (شاپور طهرانی ؎) می پرد چشم و دل می تپد از سینه برون ہا همنشین خانه بیارای که غافل نرسد ہا مؤلف عرض کند که **(ب) برون دویدن دل** | کنایه از بیقراری دل است که از سند بالا پیدا می شود (اردو) (الف) باہر ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا ۔ دکن مین کہتے ہین (دل باہر نکل پڑنا) بعض اہل دہلی اسکو ناجائز خیال کرتے ہین۔

برونده | استعمال۔ بقول سروری و برہان و جامع و سراج و مؤید به رای مهمله و واو و نون بوزن شرمنده (۱) سله و سبد مؤلف عرض کند که همین لغت بکاف

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را اینجا کرده ایم و
همین اصل است و آنچه بپای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ اصل این
رونده بود موحدهٔ زائد در اوّل این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را
در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در
ردیف رای مهمله بیان کنیم و دریجا همین قدر کافی است که سبد و لبشهٔ قماش برای
نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی
سلّه و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مذکر
سبد۔ جھلی۔ جھابا۔ بانس یا جھاؤ وغیره کا بنا ہوا ظرف (بحر ؎) مغبچے آوازه کستے ہیں
پیری و دستار پر ۔ ٹوکرا کب تک یہ سر پر عزت و توقیر کا

(۲) برونده ـ بقول برهان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ
میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلّف عرض کند که
ماخذ این هم همان است که به معنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است (اردو)
بستہ ـ بقول آصفیه فارسی ـ اسم مذکر ـ بندھا ہوا گٹھری۔ پس اس کا ترجمہ کپڑوں کا
بستہ یا گٹھا ہے ـ محاورهٔ اردو میں بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہیں۔

(۱۴۴۱) برون راندن | مصدر اصطلاحی ۔ کنا
از دوانیدن و پیش بردن ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری ؎)
جاه او مرکب از برون راند ۔ چو داود لا
ده به لعل تیغ (نظامی ؎) سکندر به
دستوری رهنمون ۔ ز نقد و نسیه راند راست

برون ہے (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔

برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند کہ پیش کردہ است برای (برون روئیدن) است و این مرادف آنست ولیکن ما سندی از انوری یافتہ ایم (ے) بادنوروز سحرگہ چو ببستان بگذشت ہے گل صد برگ برون رست ز پیراہن خار ہے (اردو) دیکھو برون روئیدن۔

برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ خارج ومحو شدن و دور شدن (صائب ے) عشقی کہ صادق است بود ایمن از زوال ہے این تب برون نمی رود از استخوان صبح ہے (ظہوری ے) می روند از صفحہ صورت ہا برون ہے صورتش گر دیو تصویر نیست ہے (صائب ے) گریان ز کوی او دل ما می رود برون ہے زین باغ آب رو بتقاضا می رود برون ہے (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔

(۳۴۵) **برون روئیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن (ازرقی ہروی ے) مرجان فروغ لالہ برون آید از چمن ہے مینا نہاد برگ برون روید از چنار ہے (اردو) نکلنا۔

(الف) برون ریختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون کردن و ریختن است و ــــــــــــــــ

(۳۴۶) **(ب) برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از گریستن (بنائی ہروی ے) از موج گریہ شود غرق آب کشتی چشم ہے اگر نہ مردم چشم آب از درون فرو ریزد ہے ہمچنین ــــــــــــــــ

(۳۴۷) **(ج) برون ریختن پرتو** افگندن پرتو

باشد (ظہوری ع) ہر شراری پر تو صد
روزمی ریزد برون ؏ در شبستان تمنا
شمع دولت برگرفت ؏ و ہمچنین ۔
(۲۳۱۸) (د) **برون ریختن حلاوت** پیش
افگندن حلاوت (ظہوری ع) حلاوتی
نشد لبت زیادت بود ؏ بشور خندہ
برون ریختی شکر برداشت ؏ و ہمچنین ۔
(۲۳۱۹) (ہ) **برون ریختن رخت از جائی**
دور کردن رخت از سرا باشد ۔
(ظہوری ع) اگر می بایدت در کوچۂ
آسودگی منزل ؏ برون ریز از سرای
طبع رخت رسم و عادت را ؏ (صائب
ع) فرصت خاریدن سر نیست در
پایان عمر ؏ رخت پیش از سیل می
باید برون از خانہ ریخت ؏ (اردو)
(الف) باہر پھینکنا ۔ باہر کر دینا ۔
(ب) رونا (ج) پرتو ڈالنا ۔ نور ظاہر کرنا
(د) حلاوت سامنے رکھ دینا ۔ (ہ) سامان
باہر کرنا ۔ دور کرنا ۔ کسی جگہ سے ۔
برونز اصطلاح ۔ بقول بول چال ۔ فارسیان
برنج را گویند کہ بمعنی سومش گذشت کہ ترجمہ
آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی ۔
برانز ۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت انگلیسی
را بہ تبدیل الف با واو مفرس کردہ اند
دیگر ہیچ معاصرین عجم بضم اول و دوم
و سکون واو و نون و زای ہوز خوانند ۔
وای بر بینائی ما کہ معاصرین عجم لغات خود
را مخفی می کنند و مفرسات بی ضرور ۔
(اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے ۔
(۲۳۲۰) **برون زدن دست** مصدر اصطلاحی ۔ ظاہر
شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری
ع) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت
نہند ؏ دست تہی برون نزند دیگر از چنار
؏ (اردو) ہاتھ نکلنا ۔ ہاتھ باہر آنا ۔

بروِنزی اصطلاح ـ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار انشیائی کہ از برنج درست کردہ باشد ـ مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ مرادف (برنجی) است چنانکہ طشت برنجی و شمع برنجی ـ یای نسبت زیادہ کردہ اند بر لغت (تیدهٔ ۳) کہ بمعنی برنج آمدہ و ما صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) برنجی ـ یعنی پیتل کا بنا ہوا ـ

بیرون ساز اصطلاح ـ کسی کہ ظاہر خود را درست دارد و باطنش درست نباشد (۱۲۳۳)
اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندۂ بیرون (صائب ؎) نبود سیرت شایستہ خودآرایان را ٭ کہ بیرون ساز محالست درون ساز شود ٭ (ولہ ؎) از خودآرا طمع سیرت شایستہ خطاست ٭ کہ بیرون ساز درون ساز نگردد ہرگز ٭ (اردو) وہ شخص جس کا ظاہر درست ہو ـ باطن اچھا نہ ہو ـ

بیرون سرا اصطلاح ـ بقول سروری و رشیدی و برہان و بحر و ناصری و جامع زری باشد کہ در غیر دارالضرب سکہ کنند مثالش نزاری قہستانی گوید (؎) افغان ز مغلطہ سرایان ٭ نقدیست ولی برون سرائی ٭ (ولہ ؎) با قول سینہ با من ہمچو سیم پاک بنمودی ٭ بآخر امتحان کردم زر بیرون سرا بودی ٭ (ولہ ؎) بروشنائی نتوان شناخت قلب از نقد ٭ اگرچہ نقد روان مرا روانی نہ ٭ محک مشاہد حال است و عاقلان دانند ٭ کہ سکہ درہمن بیرون سرائی نہ ٭ خان آرزو در سراج فرماید کہ بکسر اوّل است و ظاہر این لفظ مجاز باشد یعنی زری کہ بیرون سرای دارالضرب سکہ زدہ باشد ـ مؤلف عرض کند کہ محقق ہند نژاد در این صراحت ماخذ از خیال سطحی کار گرفتہ است کہ سرا دارالضرب

گرفت وحق آنست که (سره) لغت فارسی است که بقول برهان بمعنی زر رائج وتمام عیار و نقیض قلب یعنی (ناسره) می آید (رائج) فارسیان های هوز آخره را بالف بدل کردند چنانکه خاره وخارا وپس از آن مرکب کردند بالفظ برون وبمعنی لفظی اینا خارج از کامل العیاری وکنایه از زر قلب حیف است که محققین بالا و بمعنی این هم از تحقیق کار نگرفته اند ولیکن مراد شان همین است که ذکرش کرده ایم طرز بیان شان خوب نیست از کلام استادان که پیش شده هم همین معنی درست می شود که ذکرش کرده ایم (اردو) کھوٹا سکہ ـ سکۂ قلب ـ مذکر ـ

(۳) برون سرا ـ بتحقیق ما بسبیل مجاز بمعنی کسی که دلش صاف نباشد مفسد و بشریر وسند این به معنی اول از سند دوم گذشت (اردو) کھوٹا بقول آصفیہ ـ سندی ـ شریر ـ بدذات ـ مفسد جلیبی یا پیچ پڑا کھوٹا آدمی ہے ـ

برون شدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکه (برون شدن از دل) (مسعود جرجانی ع) برون شدی چو براهیم از دل آتش بگردش آتش شده می شدی گلنار که و (برون شدن از شهر) (انوری ع) سال بر پانصد وسی وسه تاریخ عجم که گفت برخیز کز از شهر برون شد همراه که (اردو) باہر ہونا ـ باہر جانا ـ

برون عید استعمال بقول بهار و آنند پیش از عید مؤلف عرض کند که اصلا محاوره نیست معاصرین عجم هم بزبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت ـ سندی پیش نشد

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔

برون فتادن از چیزی | استعمال محقق ([illegible])
برون افتادن بمعنی ظاهر شدن است ظهوری
ع) نبض شادی برون فتاد از پوست
که غمزه در دست نیشتر دارد (اردو)
باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن میں (باہر پڑنا)
مستعمل ہے۔

برون فشاندن | مصدر اصطلاحی۔ ([illegible])
بیرون کردن است ظهوری ع) برون
فشاند ظهوری ز مهر عطر سخن * شمامه‌ای نه
شمیم تو در مشام شنید * (اردو) باہر کرنا

برون فگندن | استعمال۔ مرادف ([illegible])
برون فشاندن است (ظهوری ع)
رفت افسردگی از دل بفگندیم برون
* ای خوش آن دل که در و شعلهٔ آهی گیرد
(وله ع) ای دیده رخت گریه ز منزل
برون فگن * ای لب برای خنده توهم

جای باز کن * (اردو) باہر کرنا۔

بیرون کردن | استعمال۔ بمعنی خارج
و دور کردن و علاحده کردن۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (اصفهانی
ع) مرانشاند برون ز سیاه خویش هنوز *
ز سر برون نکند طرهٔ تو طراری * (ظهوری
ع) زکوة گوشها باید برون کرد * زبان
در دهانش بهره‌مند است * (وله
ع) سهل باشد که برونم کنی از محفل خویش
* گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش *
(وله ع) برون کرده‌ام صد تمنا ز دل
* که یک حسرتش را در آورده‌ام * (اردو)
باہر کرنا۔ دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔

برون کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ جناب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت صفوه
عرض کند که مرادف برون کردن است
(خسرو دهلوی ع) سوز دل تا کی نگه دارم

برون خواهم کشید ؎ وود از جانم برآمد چند
شب خواهم کشید ۞ (ظهوری سه) آزار
را برون کشد از مغز و استخوان ؎ از داغ
راحتی که بمغز جگر رود ۞ (صائب سه) غافلی
از دل نفس بیاد یزدان می کشد ۞ دلو خود
یا برون از چاه کنعان می کشد ۞ (اردو)
کھینچنا - باہر کرنا -
برون گذاشتن | مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که مرادف برون کردن
است که گذشت - و سند پیش کرده اش
برای (پا از حد بیرون گذاشتن) است
از مطلعهای نیشاپوری سه گفت دیگر پا ز حد
خویش مگذار و برون ۞ گفتمش جمع است
از پا خاطرم از سرچه گفت ۞ (اردو) باہر کرنا
برون ماندن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که از جائی خارج و بیرون ماندن بمعنی
حقیقی است (رفیع لبنانی سه) خط برون
ماند ز لعل تو که دیدست آخر ؎ تنگنائی که
خطی راند به در خود راه ۞ (اردو)
باہر رہنا -
برون نشستن | استعمال بمعنی حقیقی نشستن (۳۳۳۵)
خارج از جائی (ظهوری سه) برون نشست
ز دل جان بحکم طنازان ؎ نیاز آمده برجای
خویش بنشستند ۞ (اردو) باہر بیٹھنا -
برون نهادن قدم | مصدر اصطلاحی - (۳۳۳۶)
بیرون رفتن از جائی (ظهوری سه) ز دیر
طبع ظهوری برون نهاد قدم ؎ ز طاق دل
صنم آرزو فگند و گذشت ۞ (اردو)
قدم باہر رکھنا -
برونوس | اصطلاح - بقول سروری و
جامع و برهان و هفت و انند همان ابرنوس
که بجایش گذشت - حقیقت این همانجا ذکر کرده ایم

(اردو) دیکھو برنوس ۔

برونی استعمال۔ بقول فدائی که از معاصرین عجم بود خارجی مؤلف عرض کند که مخفف بیرونی باشد بزیادت تحتانی نسبت در آخر بیرون و بیرون دیگر ہیچ (اردو) بیرونی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ چیز جو باہر ہو اردو میں اسی سے بیرونجات بمعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے ۔

بروی آب آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول غیاث ظاہر ساختن ۔ حوالہ با اوضح مؤلف عرض کند که (برو آوردن) من وجہ موافق قیاس باشد بدین معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس مفت آوردن باشد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت ۔ طالب سند باشیم و بدون سند اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) ظاہر کرنا

بروی بر دویدن مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری کنایہ از گرم عتاب شدن ظہوری ؎ زین ساز دو دیدہ خاوتی بر سر کوی ۔ آویختہ تارش دل ناامید بوی ۔ ہر بار باو گفتہ تو پیش آمد ۔ صد بار اگر بر دودش نغمہ بروی ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که ہر که گرم عتاب شود بر روی کسی می دود ہمان (بر رو دویدن) است که بجایش گذشت و صراحت کامل بر (بر روی دویدن) کردہ ایم (اردو) دیکھو بخشم شدن

بروی چیزی خراب شدن مصدر اصطلاحی ۔ افتادن بر چیزی چنانکہ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار گوید که "بروی جادہ و سر کالسکہ خراب شود" یعنی افتد در راہ از کالسکہ مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پر گر پڑنا ۔

(۳۳۱۷) **بروی خود آوردن** مصدر اصطلاحی — بر زبان آوردن و ظاهر کردن (صائب ؎) اگر بجرم سینه صافی سنگ بارانت کنند ٭ همچو آب از بردباریها بروی خود میار ٭ (اردو) زبان پر لانا۔ ظاہر کرنا۔

بروی دست بردن مصدر اصطلاحی — بقول بهار و انند باعزاز و احترام بردن (محمد جعفر نائب ؎) تا گشته بیخودی مر لاله صفت ٭ این لاله رخان بروی دستم برند ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و همان که به (بروی دست بردن) گذشت (اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا۔ دیکھو بر روی دست بردن۔

(۳۳۱۸) **بروی دو عالم دربستن** مصدر اصطلاحی — از دنیا و دین سروکاری نداشتن (ظهوری ؎) دل غم نشین شد است بنا خانه شادیین ٭ دربسته ام بروی دو عالم کشادیین ٭ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا

بروی دویدن مصدر اصطلاحی — بهار این را مرادف (بر روی دویدن) دانسته و اسناد ذیل بذیل آن نوشته (محمد قلی سلیم ؎) چو تیغ نیست صحابا ز خصم تیشهٔ ما ٭ بروی سنگ دود همچو آب شیشهٔ ما ٭ (رفیع ؎) توان نشست چو شبنم بروی گل گریان ٭ ولی بذوق دویدن بروی خار خورشت ٭ (ظهوری ؎) این قطرهٔ خون بر رخ تو چیست بلای ٭ گویا که دل از غصه بروی تو دویده است ٭ مؤلف عرض کند که این مصدر عام معنی حقیقی است و بس یعنی دویدن کسی بر کسی اعم از آنکه بخشم باشد یا بذوق یا غیر هر دو (اردو) کسی کی جانب یا کسی پہ دوڑنا۔

بروی روز افتادن راز مصدر اصطلاحی — بقول بهار و انندکنایه از بسیار ظاهر و آشکارا شدن سِرّی که از مولانا

بنائی پیش کرده است بر (بروز افتادن راز) گذشت و شک نیست که متعلق بدین مصدر اصطلاحی است و این مرادف (بروز افتادن راز) است که گذشت و خیال خود بهار را اینجا ظاهر کرده ایم تحقیقین بالا که راز را از معنی خارج کرده اند تسامح شان است (اردو) دیکهو بروز افتادن راز۔

بروی کار آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بظهور آمدن مؤلف عرض کند که (بر روی کار آمدن) بجایش گذشت و ما آن را مرادف این گفته ایم که بمعنی ظاهر شدن است سند استعمال پیش نشد تعجبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ظاهر ہونا۔

بروی کار آوردن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار بظهور آوردن مؤلف عرض کند که ظاهر کردن است مرادف (بر روی کار آوردن) که بجایش گذشت (خواجه سلمان سه) خط را بروی کار در آورد عاقبت ٭ سرگشته زلف را همگی برکران نهاد ٭ (میرزا صائب سه) یاقوت آبدار تو آورد عاقبت ٭ خطی بروی کار که ریحان نگر رفت ٭ (ظهوری سه) هنر نهانی خود را بروی کار آور ٭ که غمزه شده مائل به ترکتاز ایدل ٭ (وله سه) آورده نهانی خود را بروی کار ٭ آماده خرابی یغمای گیتی ٭ (اردو) ظاهر کرنا۔

بروی کسی چیزی کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بحضور و روبروی کسی چیزی کردن مؤلف عرض کند که (بر روی کسی چیزی کردن) بجای خود پیش گذشت و ما خیال خود مصدر اینجا ظاهر کرده ایم که حق آنست که (بر روی کسی) یا (بروی کسی) هردو بمعنی پیش کسی و بمواجهه کسی باشد و همین قدر

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) (بروی کسی
آوردن چیزی) و (۲) (بروی کسی پیاله
کشیدن) و (۳) (بروی کسی حرف وسخن
زدن) و (۴) (بروی کسی ساغر زدن)
و (۵) (بروی کسی نوشیدن شراب) همچنین
مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر
بالا را قائم کرده اند که لفظاً درست نیست
(محمد قلی سلیم سله) جهان شعله اگر داد جرعهٔ
آبی ٭ همان نفس چچی آن را بروی ما آورد
٭ (ملا وحشی سله) ای سبزه این چه بخت
تو داری که لاله سان ٭ هر سو کسی پیاله
بروی تو می کشد ٭ (صائب سله) بروی
او سخنان درشت حیف نسزید ٭ شکسته دل
پسندید حرف بدگو را ٭ (حافظ سله)
دران ساعت که جام می بدست او مشرف
شد ٭ زمانه ساغر شادی بروی میگساران
زد ٭ (خواجه شیراز سله) شراب خانگی
از ترس محتسب خورده ٭ بروی یار بنوشیم
به بانگ نوشا نوش ٭ مخفی مباد که بهار
به سند این سند ذیل هم آورده (حافظ
سله) عید است و موسم گل و یاران در
انتظار ٭ ساقی بروی یار ببین ماه و
می بیار ٭ بخیال (ابروی یار دیدن)
درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی بر چهرهٔ
یار ماه را نظر کن که ابروی او همچون هلال
است باقی حال با این مصدر عام را
بهتر از مصادر خاص ندانیم که ذکرش
بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط
نیفتند (اردو) کسی کے روبرو کچھ
کام کرنا۔

بروی یکدگر چیدن مصدر اصطلاحی
درست کردن به ترتیب و درستی بالای
یکدیگر (ظهوری سله) بماند با وجود خلد
در بیرون زبس تنگی ٭ ز بس یاد تو در

خاطر بر وی یکدگر چینیم ما (اردو) خوبی کے ساتھ ترتیب دینا۔ جمانا۔ قائم کرنا۔

بره بقول سروری بمعنی نیکوئی و زیب و برازش صاحب جهانگیری فرماید که (۱) با ظهار های هوز مرادف براه۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف براه است بمعنی برازش چنانکه گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ هم در آنجا کرده ایم (اردو) دیکھو براه

(۲) بره۔ بقول جهانگیری به اخفای های هوز۔ معروف۔ صاحب برهان صراحت کند که بچه گوسپند که بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید که مخفف برّه باشد که به تشدید است بمعنی بچه گوسپند۔ صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار استعمال این بدین معنی به تشدید رای مهمله کرده۔ صاحب محیط بر (برّه) به تشدید گوید که در فارسی اسم بچه میش است **مؤلف** عرض کند که برّ در عربی زبان بفتح و بالکسر و به تشدید رای مهمله بمعنی راندن گوسپند آمده (کذا فی المنتخب) عجبی نیست که فارسیان بزیادت های نسبت یا از آن بر این اسم جامدی بر سبیل تفریس وضع کرده باشند و جامدی که از کلمه بر که بمعنی ثمر که به نشان هفتمش گذشت بزیادت های نسبت در آخرش بچه گوسفند را نام کردند که ثمر گوسپند است با این حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو) برّه۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بکری یا بھیڑ وغیره کا چھوٹا بچه

(۳) بره۔ بقول جهانگیری و برهان و سراج با خفای های هوز بمعنی ابره یعنی روی جامه (عنصری) ... اعادتش را جامه پوشیده است نیکوئی فرو جامه گان را بره شکست آتش است ... صاحب رشیدی ذکر این معنی گوید که مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامه کش ابره از شکست و زانش آستر به مؤلف عرض کند که اندرین صورت ایچ شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره جامه که رویهٔ جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده ما می گوئیم که بای حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت و جا دارد که این را مرکب گیریم از کلمهٔ بر و های نسبت که بر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا نسبت دارد کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه ابره مزید علیه این باشد بزیادت الف وصل در اولش فالآخر اقوی من الاول (اردو) دیکھو ابره کے پہلے معنے ۔

(۴) بره ۔ بقول برهان باخفای های هوز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج بذکر این گوید که ازین ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این مجاز باشد مؤلف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچه گوسپند هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را بتخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال کردند و بس و جا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند که صراحت ماخذش همدرانجا می آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده این معنی پیدا کرده اند چه معنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از مجرد لفظ بره پیدا نشد (اردو) عاجز ۔ دیکھو استوه ۔

(۵) بره - بقول انند و غیاث لغت فارسی است به تشدید رای مهمله بمعنی برج حمل که محل شرف آفتاب است وقتی که آفتاب در برج حمل باشد موسم بهار شروع می شود مؤلف عرض کند که مجرد قول دو معاصرین هند نژاد است طالب سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم قیاس کرد که مجاز معنی دوم است دیگر هیچ (اردو) حمل - اسم مذکر - دیکهو (اول برج)

بره آب اصطلاح - بقول بحر بمعنی موجه آب و گوید که بعضی این را به نون عوض موحده (نره آب) گفته اند صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج بحواله زفان گویا به تشدید رای مهمله آورده و بحواله شرفنامه به نون عوض موحده آورده

مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و بره درین اصطلاح مجاز معنی دوم ش بمعنی لفظی بچه آب و کنایه از موجه آب و آنچه به نون بعوض موحده می آید آن مرکب است از نره که بمعنی موجه می آید آب بمعنی خودش (اردو) موج آب - پانی کی موج

برهازه اصطلاح بقول شمس با اول مفتوح و ثانی زده و زای منقوطه و اخفای ها مرادف پرهازه که به بای فارسی می آید (۱) بمعنی سوخته و (۲) چوب پوسیده که زیر سنگ چقماق نهند و چقماق زنند تا آتش درگیرد و آن را پدزره وخف نیز خوانند مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال این به موحده بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل پرهازه باشد که می آید چنانکه تپ و تب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان انوین ساکت و غیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکرده و آنچه به بای فارسی اول می آید

مرکب می نماید از لفظ پر بمعنی حقیقتش و ہاژدہ بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید و زای فارسی بدل شد بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی لفظی این چیزی کہ پر زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اول مجاز آن
(اردو) (۱) جلی ہوئی چیز مؤنث (۲) چقماق کا ایندھن مذکر ۔

برہان بقول بہار بالضم معروف و مبین از صفات اوست (عرفی ے) برہان و مہر سوز عتاب تو می گذشت ٭ بتسلیم در ثبوت خدا کردہ روزگار ٭ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را بترکیب خود با لغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید۔ (اردو) حجت روشن دلیل قاطع کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث بمعنی دلیل بین ۔

برہان تطبیق اصطلاح بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (مرکب از سہ لفظ عربی زبان) بقاعدۂ فارسی مرکب اضافی نام برہانی کہ حکما بر اثبات واجب تعالی شانہ آوردہ اند و درین برہان دو سلسلہ جاری کنند مدار آن بر بطلان تسلسل ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی ے) ببین قدرت آن دو زلف مسلسل ٭ کہ برہان تطبیق را کرد باطل ٭ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان مصطلحات فارسی ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے اثبات ذات باری تعالی شانہ کے لئے استعمال کیا ہے مؤنث ۔

برهان مسیح بقول جهانگیری در ملحقات
(۱) کنایه از مرده زنده کردن. صاحب
برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) شفا دادن
بیمار و (۳) اجابت دعوات. صاحبان
بحر و جامع هم باش مؤلف عرض کند که
مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی)
و دلیل نبوتش. کنایه از معجزه که مرده را
زنده می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی
شفای بیمار بشفا دادن و معنی سوم هم
مجاز باشد. طرز بیان محققین که حاصل
بالمصدر را بشکل مصدر بیان کرده اند
غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیه السلام
کا معجزه. مرده کا زنده هونا یعنی مرده
کی زندگی. حاصل بالمصدر. (۲) بیمار
کی شفا پانی. مستحق. (۳) اجابت دعا [illegible]
(۲۷۷۷) **برهان یافتن** استعمال. دلیل یافتن
مدلل شدن (۱) و حاصل کردن برهان.

(انوری سه) هرچه دعوی کرده از تربیت
امیر المومنین * روزگار از پایه قدر
تو برهان یافته (اردو) دلیل حاصل کرنا
(تبره بند) اصطلاح. بقول وارسته با لفظ بستن
(۱) تجربه کار و ماهر (ظهوری سه) چو گرگ
ور اندگر نه سخن * نباشی اگر تبره بند سخن تو
و گوید که به تخفیف هم مستعمل و فرماید که (۲)
تبره بنده قومی است که قوچ جنگی پرورند
و بجنگانند و به بهای گران آن را فروشند
مدار آن جماعه بر بیع و شرای قوچ است
(شاعر سه) بسی سال طبل لوندی زدی
* صلا از پی تبره بندی زدی * و فرماید
که (۳) ریسمان پای خیمه نیز (یحیی شیرازی
سه) ای همسفری که کم اوای تو خوش است
* چون خیمه تبره بند پای تو خوش است
خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی اول
قانع. (یحیی کاشی سه) لقمه اش گوسپند

پروار است که چه عجب تره بند این کار
است که (قاسم مشهدی ع د ۱) یک تنم
سال خورده و یک داغ تره بند که (حسن
هروی ط ۱) هر سینه که در گلشن تنم که
قربانی تره بند عشق تو دارد ابا بیگ
جویا (ط ۱) یک شیر خورده خون و ظلم را اینجا
شیر که آهوی چشم او همین تره بند شد که
و فرهنگ آنچه تخفیف می آید مخفف تربند
نزد پروارش بهار و گرمعنی اول در
دوم و سوم کرده گوید که (تربند) که
بدون های هوز گذشت مخفف اینست
مؤلف عرض کند که (تره بنده) چنانچه
وارسته بر معنی دوم ذکرش کرده نشانه
و برای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرده از آن (تره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیداست نه (تره بنده) و اند
سند داراب بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر - - - - - - - - - -

(ب) تره بند شدن | بمعنی تجربه کار
شدن و گوسپند جنگی را پرورش کردن
هردو پیداست و آنچه (تربند) بمعنی
اول بر معنی دوش گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه دریچه پیش شد در اینجا. بدون
سند استعمال تقلیدش نکنیم مخفی مباد
که تره به تشدید رای مهمله بمعنی تجربه کار بمعنی
بر معنی دوش گذشت و ماخذش همین اینجا
ذکر رسپ فارسیان آنرا با لفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند و برای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (تره بند) گفتند نیست
معنی سوم عرض می شود که آن بدون تشدید
مرکب است به تحتانی مفتوح که افاده معیت
کند و تره مخفف راه بمعنی سبیل و بند

بمعنی خورش و این مرکب ، اسم مفعول
ترکیبی است بمعنی چیزی که براه بسته شده
است و کنایه از ریسمان خیمه که برای
محکم کردن آن میخ بر زمین و براه بندند و جا
دار و بر دار دیگر بجای بره را بستن پیچ گرفته
که بهای فارسی مفتوح و تشدید رای مهمله
می آید چنانکه اسپ و اسب و بعضی آن را
کناره و طرف دامن و ریسمان تخت
و شاید در اینجا اصطلاح استعمالش کرده
باشند پس معنی لفظی این بطرف و کنایه
بسته شده و کنایه از ریسمان خیمه و امثال
اعلم (اردو) (الف) (۱)
تختہ گیر (۲) وہ قوم جو بکرے پالتی
ہے - (۳) وہ تختہ (۴) ڈیرہ
کی رسی جس کے سہارے سے ڈیرا
کھڑا کیا جاتا ہے (ب) بُز کا رہنا -
(ج) بکرے پالنا -

(الف) برهخت (الف) بقول سروری
(ب) برهختن و ناصری به رای مهمله
(ج) برهخته و با و خا بوزن نخجیر
یعنی ادب کرد شمس فخری ﻫ لسان
بهنده وان ترک فلک را بچوب کین
بمالید و برهخت ، و فرماید که باضافه
یا نیز آمده - صاحب برهان گوید که بمعنی
ادب کرد و فرماید که ماضی ادب کردن
است - خان آرزو در سراج فرماید که
بروزن بهخت بمعنی ادب کرده شده
مشتق از برهختن و (ب) بقول سروری
بمعنی (۱) ادب کردن و بقول جهانگیری
بمعنی برآهنجیدن گذشت صاحب
برهان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم
فرماید که (۲) برکشیدن و (۳) برآوردن
و فرماید که بمعنی آخر بکسر ثالث هم
درست باشد صاحب مجر بذکر مترادف

گوید که بالفتح بهر دو معنی آخر بکسر هم و فرماید
که این الم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید. صاحب موارد بذکر
هر سه معنی بالا (به آهیختن) را که بزیادت تحتانی
چهارم می‌آید مخصوص بامعنی دوم و سوم
کرده. خان آرزو بذیل (الف) ذکر (ب)
کرده چنانکه بالا گذشت. صاحبان سروری
و برهان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ع کرا
روزگار برهخته به بتر از وی عقل برهخته
مؤلف عرض کند که (آهختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم و سوم و ماخذ آن
آهیخ که بمعنی کشش است و (برآهختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمه بر بران و
(ب) مخفف بحذف الف و تحتانی و آنچه
معنی اول در ریخانه اند است مجاز بمعنی
دوم باشد که بر کشیدن کسی را کنایه از

تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
همین معنی در مصدر (برآهیختن) و (برآهیخین)
هم نباشد ولیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و ماضی
مطلق بزیادت های زائده که افاده معنی
ماضی قریب کند. آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف برآهنجیدن نوشت سکندری
خورد که برآهنجیدن مزید علیه آهنجیدن است
و آهنجیدن و راء معنی کشیدن دیگر معانی
هم دارد که درین مصدر یافته نشد پس
این مرادفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست و غور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است.
های حالیه ملحق شد که بکسر های هوز است

و آنانکه بمعنی اوّل بفتح آن گرفته اند خلاف ماخذ
رفته اند و عجبی نیست که تسامح شان از کلام
سراج الدین راجی راه یافته که سخته را قافیهٔ
سَخته آورده و سَختن که بجای خودش می آید
بالفتح و بالضّم هر دو پس خیال کرده باشند
که سَخته و سَخته هر دو بالفتح است ولقاعدهٔ
قوافی غور نکردند که (سخته بالکسر) هم قافیهٔ
(سخته بالفتح یا بالضّم) درست باشد بالجمله
باعتبار صاحب سروری که از اہل زبان
است فتح ہای ہوّز را محاورهٔ زبان انجیم
اگرچه خلاف ماخذ است مخفی مباد که (الف)
و (ج) ہم شامل باشد بر ہر سہ معانی (ب)
(اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب
کرنا (۲) و (۳) دیکھو آہختن و برآہیختن
(ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔
بر ہدف آمدن تیر مصدر اصطلاحی (۱۴۴۴)
بر نشانه رسیدن تیر (صائب ﮯ) تیر آنقدر
آید بر ہدف تیر ہا که سازد قامت را چون
کمان ورد ہا (اردو) تیر کا نشانه پر لگنا۔
بر ہدف دست داشتن مصدر (۱۴۴۵)
اصطلاحی۔ قدرت داشتن بر نشانه و
کنایه از رسیدن بر ہدف (صائب ﮯ)
بر ہدف دستی ندارد تیر بی زور کمان کو
ہمّت پیران جوانان را بمنزل می برد کو
(اردو) نشانے پر پہنچنا۔ نشانے پر لگنا۔
برهٔ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری
در ملحقات (۱) کنایه از کمالی که در ان
نقصان راه نیابد از حوادث (خاقانی
ﮯ) عشق تر انواله شد گاه دل و گهی جگر
لاغر از ان نمی شود چون برهٔ دو مادری
و صاحب جہانگیری در ملحقات گوید که
(۲) کنایه از چیزی یا کسی که از سوانح و
حوادث روزگار کاهشی و نقصانی در و
راه نیابد و فرماید که برهٔ که خواہند فربه کنند

از دو ولیش شیردار شیر دهند و آن را شیرمست نیز نامند و بترکی الک کرسید گویند صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج گوید که (۳) چیزی که تقویت او از دو طرف باشد و بقول بعض چیزی از حوادث روزگار نقصان نه بیند و بذکر قول رشیدی و سند بالا گوید که عجب است ازو که برای معنی مثال این شعر آورده و حال آنکه درین بیت بمعنی خود است کما لا یخفی علی المتامل ز آنکه بردارش بهار نقل عبارتش کرده (رشیدی) را لیکن اعتراض نکرده مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه از بزغاله که شیر از دو مادر یابد و رسم است که در گلهٔ گوسپندان بعض برّه ها ورای مادر خود از ماده بز دیگر هم شیر خورند و او منع نمی کند و شیری دهد از محبت یا بهمین صورت راه می یابد یا ماده که برّه اش مرده باشد پس (۳) فارسیان برّهٔ دو مادری همین برّه را نامند و معنی هم بیان کرده خان آرزو مجاز آن و معنی دوم و اول محققین بالا هم مجاز مجاز باشد ولیکن بقیاس بعید و ما نسبت معنی اول اعتبار صاحب سروری داریم که از اهل زبان است پس در کلام خاقانی همین اصطلاح بمعنی چهارم مستعمل و جا دارد که من وجه متعلق بمعنی سوم هم کنیم و هیچ لطف با معنی اول و دوم در آن نیست. قائل (اردو) (۱) وہ کمال جس میں کوئی نقص نہ آیا ہو۔ مذکر (۲) وہ چیز یا وہ شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانہ سے نہ پہنچا ہو۔ مؤنث و مذکر (۳) وہ چیز جسکو دو طرف سے تقویت ہو۔ مؤنث مذکر (۴) وہ برّہ جسکو دو ماؤں کا دودھ ملا ہو

بر هر چه نتوان توانا اصطلاح. بقول

اسند بحواله مظهر العجائب ـ از صفات حق
سبحانه تعالی ـ مؤلف عرض کند که دیگر
محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان
ندارند ـ تا آنکه سند لفظی استعمال پیش نشود
با مجرد قول محقق را کافی ندانیم ـ اگرچه موافق
قیاس است که باعتبار محاوره لطفی ندارد
(اردو) ہر اُس چیز پہ قادر جس پر ہم کو
قدرت نہیں ہے (خداوند تعالی کی صفت)

برهٔ عافیت نزار اصطلاح ـ بقول
مؤید بحواله ادات ـ ای تن از درستی و بی
یعنی مغلوب و ضعیف شد ـ دیگر همه محققین
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم
بر زبان ندارند و خلاف محاوره و صحیح
محقق بالا معنی این بیان کرده است صحیح
و صلاحیت اصطلاح هم ندارد ـ با تجدید که
معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم که
باشد از کسی که او را عافیت و صحت حاصل
نیست این است تائید علما (اردو) وہ
شخص جو بیخی سے ناتوان اور ضعیف ہو
اور بلحاظ ہمارے معنون کے بغیر تندرست

برهٔ فلک اصطلاح ـ بقول جہانگیری در
ملحقات (۱) کنایه از ماه و بقول رشیدی (۲) یعنی
حمل ـ صاحب ناصری در ملحقات گوید که برج حمل
مراد است صاحبان برہان و بحر متفق با ناصری
مؤلف عرض کند که بره بمعنی بچه گوسپند گذشت
پس مرکب اضافی است و موافق قیاس که فارسیان
برج حمل را بدین نام موسوم کردند معنی اول را تا هم
سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البته برهٔ فلک
بمعنی اول می آید که صراحت ما خذش همین جا
کنیم و جا دارد که کاتب جهانگیری در لفظ
یا معنی سهو کرده باشد (اردو) (۱) چاند
مذکر ـ ماه ـ قمر (۲) برج حمل ـ دیکھو اول برج

برهٔ گرفتن مصدر اصطلاحی ـ بقول
رشیدی و بحر و مؤید و بہار و (جہانگیری

در ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گرفتن
(حکیم ناصر خسرو) از بهر آنکه تو بره گیری
دگر مرا که ای بی تمیز مر دگری را مشو بره گیر
صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون
هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که
زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی
زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض
کند که معنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در
راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بی
برگ و سامان و عاجزی باشد و از گرفتاری خود
خبر ندارد و از همین عادت معنی اول بر سبیل
کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی
چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده
اند که این اصل است و آن ماخوذ از این
بلکه ما همه را انجا اشاره این کرده ایم که
در تحیّر لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان
آرزو هم از غور کار نگرفت که این مصدر
را ماخوذ از لغت بره دانست جز این
نیست که بره مخفف بر آه بمعنی حقیقی
یعنی در اثنای راه است و بس (اردو) (۱)
عاجز و مغلوب کرنا (۲) راسته میں
گرفتار کرنا۔

بریلیا بقول برهان و هفت و انند بفتح اوّل و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن و تحتانی بالف کشیده بیونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن رازیانج باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هر که هر روز یکدرهم تخم رازیانه با یک درهم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال مریض نشود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهت روشنائی چشم و افعی چشم خود را بجهت روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرده بر رازیانج

گوید که معرب راز بانهٔ فارسی است که در بادیان مسطور شد و ما حقیقت این بر (اقومار ثون) تو شته‌ایم (اردو) دیکھو اقومار ثون۔

برهم اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی (۱) باهم و مجتمع (۲) پریشان و آشفته و آشفتگی۔ **مؤلّف** عرض کند که مرکّب است از کلمهٔ بر که بمعنی علی گذشت و هم بمعنی اوست و معنی حقیقی این (۳) بالای یکدیگر و (۴) بر سبیل مجاز بمعنی خشمناک و غضبناک و آزرده که انسان در حالت غضب بالای یکدیگر می افتد و معنی دوم هم مجاز باشد ولیکن معنی آشفتگی مخصوص با برهمی است و معنی اوّل هم درست است که سندش در (برهم افتادن) می آید و سند استعمال دیگر معانی هم در ملحقات مذکور شود (اردو) (۱) باهم۔ دیکھو باهم (۲) پریشان۔ دیکھو افژول (۳) ایک دوسرے پر (۴) برهم بقول آصفیه خفا۔ ناراض۔ رنجیده

(۳۳۳) **برهم افتادن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن با یکدیگر متعلق بمعنی اوّل برهم که گذشت (ظهوری ع) خوشا عشرت که خاطر در هم افتد * غم و اندوه در دل برهم افتد * و (۲) بر یکدیگر افتادن که مقصود از اظهار کثرت است متعلق بمعنی سوم برهم که بجایش گذشت (وله ع) زبس قربان بکویش برهم افتاد * برای عید خاک و خون حنا کرد * (اردو) (۱) باهم جمع هونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظهار کثرت کے لیے مستعمل ہے)۔

برهمان اصطلاح۔ بقول جهانگیری مرادف برهمن۔ قومی است از هندوان که در میان ایشان از انها اصیل تری نبود (امیر خسرو ع) ز تقدیر همه ابریشمین پوش * حریر برهمان افگنده بر دوش * **مؤلّف** عرض کند که برهمن لغت سنسکرت است۔ بقول ساطع قومی که بزنار دار شهرت دارد۔ مرادف براهمن و برهما هم لغت سنسکرت است که بقولش بمعنی یزدان آمده۔ فارسیان

برہمن را مزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا براہمن را قلب بعض کردند بہر دو صورت مفرس باشد و بس (اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وید جاننے والا۔ خدا شناس۔ ایک ہندو قوم ذات کا نام۔

برہم بافتہ | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ **مؤلف** عرض کند کہ برہم دریخا بمعنی اوّل و سوم است یعنی باہم بافتہ و ازہمین استعمال مصدر (برہم بافتن) ہم پیدا می شود و تسامح صاحب رہنما و اتفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و بایکدیگر را داخل معنی نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔ باہم بنا ہوا۔

برہم پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ بر روی یکدیگر پیچیدن و باہم پیچیدن مشتق بمعنی اوّل برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ع) نالہ پیچید زبس بر دل تنگم برہم کو شد گرہ آہ اگر عقدہ کشائی نرسد۔ (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ | اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت یکجا جمع کردہ و پیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع کردہ بہ پیچند تا بایکدیگر بیامیزد **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی بالای یکدیگر و باہم تافتن باشد و برہم دریخا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم بٹا ہوا۔

برہم چسپیدن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم و بریکدیگر چسپیدن (ظہوری ع) دل و داغش چنان برہم بچسپیدہ کہ از ہم شان توان ہرگز جدا کرد مخفی مباد کہ برہم دریخا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (آنند) اتباع کند **مؤلف** عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان معانی مختلفہ دارد ازینجاست کہ بہار تفصیلش را

بنامی سپارد (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن
متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار
در چیزی) (ظہوری ے) چہ خارہا کہ پیچیدہ است
در کفم برہم ٭ ز سن نبود درین باغ گل پیچیدہ تری ٭
(ولہ ے) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیدہ گل ٭
شمع در پروانہ سوزی خود سراپا آتش است ٭ و
(۲) کنایہ از خون کردن وظلم کردن - مجاز معنی دوم
برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد
کردن آنست چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ
ے) خون حریف بہار وصل برہم چیدہ ام ٭
در تحوزہ ہجر نہ استخوان آوردہ ام ٭ و (۳) تہ کردن
چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ے) داغہا
بر غنچہ دل نخست برہم چیدہ ام ٭ بر جگر گر بہین سازم
یک گلستان واہست ٭ معنی بیاد کہ (برہم چیدن
سفرہ) ہم متعلق بہمین معنی است (۴) کنایہ از
درست کردن وجمع کردن متعلق بمعنی اوّل برہم
چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ے)
زبس داغ تو برہم چیدہ ام در سینہ سوزان ٭
چراغ اہل دل روشن شد از کاشانہ ام امشب ٭
(اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون
کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴)
جمع کرنا - ایک دوسرے پر چنانا -

برہم خاستن مصدر اصطلاحی - پیدا شدن
بتواتر و برہم در یکجا - من وجہ متعلق بمعنی اوّل
اوست بر سبیل مجاز (ظہوری ے) بجای
موج خیزد برق برہم ٭ بدریا ریزی از خاکستر
من ٭ (اردو) پیدا ہونا -

برہم خوردن مصدر اصطلاحی - بہار
ذکر این کردہ از معنی ساکت وبقول بحر (۱) پریشان
شدن متعلق بمعنی دوم برہم کہ گذشت (نیسا
ے) از نیمی دفتر ایام برہم می خورد ٭ از ورق گردا
لیل ونہار اندیشہ کن ٭ (میرزا بیدل ے)
باطن آسودہ از یک حرف برہم می خورد ٭ غنچہ
تا خوابش نفس بر لب رساند بیدل است ٭

ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست
برہم خوردۂ کاکل ؎ بزیر کوه ماندن بہ کہ بیتاب
گم گشتن ؎ (صائب ؎) عارف ز موج حادثہ
برہم نمی خورد ؎ از شور بحر آب گہر گل نمی شود ؎ و
(۲) برافروختہ و خشمناک شدن متعلق بمعنی چہارم
برہم (ظہوری ؎) باد خاکم را بہ برد و آتش آمد را
بسوخت ؎ خورده برہم طینتم از اعتدال افتادہ
ام ؎ مخفی مبادکہ بعضی این را ہم متعلق بمعنی اول
دانند و ما بر خلاف شان کہ ذوق سخن با ہر یک
مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔
(۲) غضبناک ہونا۔

برہم درہم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ
و زیر و زبر مؤلف عرض کند کہ فارسیان
گویند کہ "ہمہ کار و بار و انتظام شان درہم
و برہم شد" یعنی پریشان و تہ و بالا و خراب
شد ما این را بہ تقدم برہم بر درہم نشنیدیم
محققین بالا شنیده باشد۔ خلاف قیاس نیست
و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند "
با او حرف مزنید کہ امروز مزاجش خیلی برہم و
درہم است" یعنی خشمناک و غضبناک است
(اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا
ناراض۔

برہم ریختن | مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر
نہادہ شدن متعلق بمعنی سوم برہم کہ گذشت
موافق قیاس است متعدی ہم آمدہ یعنی بالای
یکدیگر نہادن کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو می آید
(ظہوری ؎) نہ از ہر دو عالم ریخت در بازار و
کو برہم ؎ نیرزد نیم نازش را خریدار اینچنین بایستی ؎
(ولہ ؎) شعلۂ آہست ز موج گریہ برہم ریختہ ؎
آتش آب درون و از برون سر دادہ ایم ؎
(اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

(۳۳۶)

بمعنی پریشان ساختن و بقول بہار زیر و زبر کردن و خراب و پریشان کردن مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوم برهم وسند این در ملحقات می آید (اردو) برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔ صاحب آصفیہ نے صرف (برہم ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اس کا لازم ہے۔

(۳۳۳۵) **برهم زدن آب وخاک** | مصدر اصطلاحی کنایه از ته وبالا کردن و برباد کردن و تباه کردن جهان (انوری ؎) لشکر طغرل تکین برهم زندی آب وخاک ٭ گر نه ساکن دار دی شان هیبت طغرل تکین ٭ (اردو) ته وبالا کرنا۔ تباه کرنا۔

(۳۳۳۶) **برهم زدن اسباب** | مصدر اصطلاحی۔ پریشان و ته وبالا کردنش (انوری ؎) بخدا که وصف بیچونش ٭ همه اسباب عقل برهم زد ٭ (اردو) سامان کا برہم اور پریشان اور ته وبالا کرنا۔

برهم زدن جهان | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار (۱) جستجو کردن و تلاش کردن۔ و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال می باشیم که بگوش ما نخورد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و به تحقیق ما (۲) مرادف (برهم زدن آب وخاک) که گذشت و موافق قیاس است۔ (اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ڈھونڈنا کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برہم زدن آب وخاک)

(۳۳۳۸) **برهم زدن چشم** | مصدر اصطلاحی۔ پریشان شدن چشم و به تکلیف افتادن آن و کنایه از بند و بیکار شدنش۔ و متعدی آن هم (صائب ؎) چشمی است که برهم زده از موی زیاد است ٭ تا دل رگ خامی ز هوس داشته باشد ٭ (اردو) آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

(۳۳۳۹) **برهم زدن دفتر** | مصدر اصطلاحی۔ پریشان کردن دفتر (میرزا معز فطرت ؎) برهم زدیم دفتر رنگ پریده را ٭ بر نام هیچکس رقم

وصل یا نیست ؎ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

برہم زدن دودمان مصدر اصطلاحی۔ برباد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ھ) کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب چون زعفران دم زند صد دودمان برہم زند ؎ (اردو) خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

برہم زدن دیدہ مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برہم زدن چشم) (ظہوری ھ) دیدہ برہم زدنم حائل ہر دارۂ بخشش نہی ودربان نشناس ؎ (اردو) دیکھو برہم زدن چشم۔

برہم زدن قرار مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔ (ظہوری ھ) وادیم قسم بہ بی قراری ؎ برہم زنی قرار ما را ؎ (اردو) بی قرار کرنا پریشان کرنا۔ بی قرار ہونا پریشان ہونا۔

برہم زدن گل مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ھ) عشق او کرد خوب زشت مرا ؎ زدہ برہم گل سرشت مرا ؎ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

برہم زدن لب مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بند کردن و شدن لب (ظہوری ھ) بجنبش با مژگان صد حکایت در میان داری ؎ اگر گاہی لبی برہم زند اظہار می گنجد ؎ (اردو) لب بند کرنا لب بند ہونا۔

برہم زدن نقش مصدر اصطلاحی بقول بہار برسر غفیان اعتراض آمدن طبیعت چیف است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است و کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت (اردو) طبیعت کا پریشان ہونا طبیعت کو پریشان کرنا۔

برہم زدن نسخہ مصدر اصطلاحی۔ برباد کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظہوری ؎) برہم زدیم نسخۂ ترکیب عشق را ٭ قوت بضعف و عجز بہ نیرو گذاشتیم ٭ (اردو) نسخہ ضائع کرنا۔ کھونا۔

برہم زننده | استعمال۔ بقول شمس نگریستن و پیوستن و مژہ برہم زدن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل است از مصدر (برہم زدن) کہ گذشت محقق بی تحقیق غور نکرد و معانی غلط و خلاف قیاس نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

برہم شدن | مصدر اصطلاحی (۱) پریشان شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم برزبان دارند (ظہوری ؎) ازان اسباب ایمانی کہ برہم میشد ایمان ٭ فدای چشم کافر ماجرای ہیچوان کردن ٭ (اردو) (۱) پریشان ہونا (۲) برہم ہونا۔ غصے ہونا۔ دیکھو خشم شدن۔ (۱۵۴۸)

برہم شکستن چین زلف | مصدر اصطلاحی۔ چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن زلف است و بس (انوری ؎) صبا را پای حوصلہ بہ زلف تو بشکست ٭ چو چین زلف را برہم شکستند ٭ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔ (۱۵۴۹)

(۱۵۵۰) **برہم فشاردن جگر** | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از پژمردہ کردن جگر (ظہوری ؎) این نالہ ام از کام و زبان برنشد او ٭ گز درد تو برہم نفشارد جگرم را ٭ (اردو) جگر کو پژمردہ کرنا۔

(۱۵۵۱) **برہم فگندن دام** | مصدر اصطلاحی۔ گستردن دام است و بس (ظہوری ؎) صیاد آہوی سرما ز دہما زبس ٭ برہم فگندہ دام تو از دانہ پر شد است ٭ (اردو) دام بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برہم کار | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) تباہ کنندۂ کار (میرزا صائب ؎) عشقبازان را طرف بسیار پیدا میشود ٭ کار اگر عشق است برہمکار پیدا می شود ٭ و فرماید کہ از اہل تحقیق مسموع است کہ بخط میرزای مذکور (پرہمکار) بضم بای فارسی بنظر آمدہ و درینصورت ہمکار بمعنی ہم پیشہ و

حریف باشد یعنی بسیار حریف و ہم پیشہ ہم ہمسر صاحب انند حروف بجرف نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ لفظ برہم مرکب شدہ است با لفظ کار دہر دو بمعنی خود است و اسم فاعل ترکیبی است بقاعدہ فارسی و آنچہ ذکر بای فارسی درینجا کردہ است محل آن نیست و (بہم کار) بالضم بہ بای فارسی بجایش ہم نمی آید سبحان اللہ چہ خوش تحقیقی است کہ اہل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیدہ اند و بعوض موحدہ بای فارسی مکتوب بود و ابہام سخن آفرینی برای آنست کہ این را بمعنی حریف گیرند وای بر محقق ۔ می پرسیم از کہ اگر برہم کار را کنایہ از حریف گیریم چہ نقصان باشد کہ کنایہ لطیف است چرا کہ برہم کنندہ کار عاشق ہمان حریف اوست ۔ پس کوہ کندن و موش مردہ برآوردن کار محققین نیست و دور است از شان تحقیق و تحقیق آنست کہ معنی بیان کردہ اش حقیقی است و (۲) کنایہ باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو برہم کرنے والا (۲) رقیب ۔ بقول آصفیہ ۔ حریف دشمن ۔ عدو ۔ مخالف (تخییر ۵) یہ نہ ہوگا کہ مرے قتل سے درگزر رینگے یہ جو رقیبوں نے سکھایا ہے وہ کر گزرینگے

برہم کردن مصدر اصطلاحی متعدی برہم شدن بہر دو معنی کہ گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا ۔ برہم کرنا ۔ (۲) غصہ دلانا ۔ برافروختہ کرنا ۔ بھڑکانا ۔

(۳۵۳۳)

برہمن بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) بہ تقلید کافر شدم روز چند برہمن شدم در مقالات زند و بقول جہانگیری با اول و ثانی مفتوح بہ ہای زدہ قومی است از ہندوان کہ در میان ایشان از نہا اصیل تر بود ۔ مرادف برہمان (کہ گذشت) و برہمند (کہ می آید) و بقول جامع بمعنی اصل ہنود ۔ و بت پرست و زنار بند و بقول برہان اصل و نجیب ہندوان و فرماید کہ بروزن کرکدن بفتح اول و سکون ثانی ہم آمدہ صاحب ناصری گوید

که بروزن قلزن بمعنی بت پرست و زنّاربند اجنب هنود و بقول بعض گوید که چون نام زرتشت براهام
بوده و بیاس حکیم از هندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات و مقالات رهسپر کیش
و آیین او گردیده بهندوستان بازگشت و طریقت او را بهندیان بیاموخت آن طائفه را برهمن
لقب شد و براهمه بقانون عرب جمع آن یکی از فضلا گفته (ص) ای برهمن آن عذار چون لا
پرست ٭ که رخسار نگار چارده ساله پرست ٭ گر چشم خدای بین نداری باری ٭ خورشید پرست
شو نه گوساله پرست ٭ و فرماید که برهمند و برهمه مرادف آن . خان آرزو در سراج گوید که
تحقیق اینست که لفظ هندی است و معنی آن موافق مذهب اینها در جاییکه چهار طریق قرار داده
جمشید نوشته مرقوم است و چون تلفظ آن بر غیر هندی دشوار است برهمن مقرر کردند چه در
فارسی و چه در عربی ازینجهت جمع آن در عربی براهمه و در اصل بای آن مکسور بود و فتح با و
سکون را و فتح را هر دو صحیح است و فرماید که وجه صحت (برهمه) میتواند شد که نون را از جهت تخفیف
حذف کرده ها در آخر زیاده کرده باشند و وجه زیادت دال در آخر برهمند بجایش خواهد آمد . بهار
گوید که براهمه جمع برهمه باشد نه برهمن و فرماید که لفظ براهمه تراشیدهٔ فارسی زبانان متعربست و در
کتب تواریخ مثل اکبرنامه وغیره مذکور مؤلف عرض کند که خان آرزو پی بحقیقت نبرده است
هندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برهم بکسر اوّل و فتح دوم و سکون های هوز بمعنی یزدان
و روح اعظم و نون نسبت که در سنسکرت می آید معنی لفظی این منسوب به خدا و قومی که خود را بخصوصیت
خاص کند از جمیع اقوام هنود و شریف‌تر دانند در انها . فارسیان تصرّفی در اعراب کرده اند و برهمه را
معرّب برهمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به های هوز و براهمه جمع معرّب بقاعدهٔ عرب و لیکن

صاحب محیط المحیط براہمہ را جمع برہمن نوشتہ و برہمن را معرب قرار دادہ بہر دو صورت براہمہ تراشیدہ فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب براہمہ را ترک کردہ اند و برہمن را معرب گرفتہ اند و انچہ (برہمان) بالف گذشت ۔ جا دارد کہ مزید علیہ این دانیم و جا دارد کہ آن را ہم لغت مستقل سنسکرت خیال کنیم کہ ترکیب آن بالفظ برہما و نون نسبت است و برہما بمعنی یزدان مرادف برہم کذا فی اللغات و برہمند کہ بزیادت دال زائد در آخر می آید معرس است کہ فارسیان دال زائدہ در آخر کلمات می آورند چنانکہ شفتالو و شفتالود (اردو) برہمن ۔ اسم مذکر ۔ دیکھو برہمان ۔

(۲) برہمن بقول برہان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان ہم و بقول جامع بمعنی حکما پیر و مرشد بت پرستان ۔ صاحب ناصری گوید کہ پیشتر بر علمای ہنود اطلاق کنند چہ برہما بعقیدۂ ایشان فرشتۂ بسیار بزرگ است و او را تمجید و نیایش کنند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس ۔ حقیقت این ہمین قدر است کہ حکما و علما و دانشمندان و فقراے ایشان در ہمین قوم یافتہ شدند و علما و فقراے دیگر اقوام را ہم اینہا بزبان خود برہمن خوانند ۔ پس تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکہ حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری را ہم اینکہ از قوم شان باشد یا از دیگر اقوام و مذاہب ۔ در سنسکرت برہمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت میں حکیم اور عالم اور عاقل اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہیں اس لئے کہ قوم ہنود میں یہ لوگ عموماً برہمن ہی پائے گئے ہیں ۔

(۳) برہمن بقول سروری بحوالہ تحفہ بتخانہ و بحوالہ نسخۂ وفائی بتکدہ ایست در ہند (میر معزی)

بہار چین کن از ان روی بزم خانۂ خویش ٭ اگرچہ خانہ تو نوبہار برہمنست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ

باعتبار سروری این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ بتکدہ را منسوب بہ خدا کردند و ماخذ این ہمان کہ بر معنی اوّل گذشت (اردو) بتکدہ بقول آصفیہ بتخانہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو بتکدہ۔

برہمند | بقول برہان و بحر و جامع و جہانگیری مرادف برہمن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این را بر برہمن بیان کردہ ایم کہ مزید علیہ آن و مقدّس است۔ (ناصر خسرو ؎) برہمندی را بدل درجای کن ٭ گرہمی زایزد پرستی برہمی ٭ (اردو) دیکھو برہمن۔

برہمنہ | خان آرزو در سراج ذکر این با برہمن کردہ و مرادف برہمہ و برہمن قرار دادہ۔ ما حقیقت برہمہ را بر معنی اوّل برہمن بیان کردہ ایم کہ معرّب است و برہمنہ جز ہمین نیست کہ مزید علیہ باشد یعنی بر برہمن ہای ہوز زیادہ کردہ اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برہمن۔

(۳۵۴۴) **برہم نہادن** | مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادن و جمع کردن (ظہوری ؎) چہ جا ز نہم در پی پردہ برہم ٭ اگر جان تواند شدن رونمایت ٭ (ولہ ؎) یک روز بیش گرچہ ز ہجران نرفتہ است ٭ صد سالہ مرد نیست کہ برہم نہادہ ایم ٭ (ولہ ؎) روزہای تیرہ بختان راز شب برہم نہاد ٭ صبح روی آنکہ بر خورشید ما در راہ دست ٭ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا۔ جمع کرنا۔

(۳۵۴۵) **برہم نہادن چشم** | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن چشم۔ مخفی مباد کہ دریجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفتہ۔ و از ہمین معنی کنایہ بند کردن چشم پیدا می شود۔ فقائل (ظہوری ؎) چشم برہم نہ زبان درکش ز آفت ایمنی ٭ خلوتی از خویش می ترسد بخلوت میرود ٭ (اردو) آنکھ بند کرنا۔

برہمون | بقول شمس۔ (۱) بالضم آرایش و

(۲) دائرہ کہ ملون گاہ ماہ باشد کہ بگرد ماہ و آفتاب پدید آید و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ انچہ بہای فارسی عربی بمعنی دائرہ می آید (پرہون) بدون میم است صراحت ماخذش ہمانجا کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ غلطی کاتب مطبع یا تسامح محقق باشد کہ بامیم چارم نوشت۔ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم برزبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید واگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مرکب باشد از برہم بمعنی خورش و واو ونون نسبت ومعنی لفظی این منسوب بہ برہم یعنی چیزی کہ بہ چیزی است وکنایہ از آرایش و ہالہ۔ اندرینصورت باید کہ بالفتح باشد نہ بالضم۔ وجاداریم (از برہم) کہ چلیپہ برہہون ونیم کہ می آید میم زائد باشد وبس چنانکہ (از برہم)، (چرا) (چرام) (اردو) (۱) آرایش مؤنث دیکھو آرایش (۲) ہالہ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ دائرہ کنڈل چاند کا منڈل

برہمہ | بقول برہان وجامع و (جہانگیری در ضمیمہ) و (خان آرزو در سراج) مرادف برہمن

مؤلف عرض کند کہ ماند بمعنی اوّل برہمن حقیقت این بیان کردہ ایم کہ معرّب است (میرخسرو ؎) زنقد برہمہ ابریشمی پوشش حریر پرنیان افگندہ بردوش (اردو) دیکھو برہمن

برہمہ سوگند | مقولہ۔ بقول بہار وانند یعنی ہمہ را سوگند است (طالب آملی ؎) عزتم از اوج ملامت فگند برہمہ سوگند کہ خوارم کنید

مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است وضرورت نداشت کہ بصورت مقولہ یا محاورہ بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم ہے یعنی تمام لوگون کو قسم دینا ہون کہ

برہی معاملہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بند شدن کار وبیر ونقی آن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم برزبان دارند ودیگر محققین فارسی زبان ساکت (اردو) معاملہ کی برہمی۔ یا خرابی مؤنث

(۳۴۵۵) **برہ نشاندن** | مصدر اصطلاحی۔ منتظر کردن ودر انتظار نشاندن کسی کہ انتظار کسی می کشند ودر رہگذرش می نشینند (ظہوری ؎) انتظارم بہ رہ عشق

از بسکه فشاند ز نتوانم که دمی چشم ز ره بر دارم (اردو) تاک مین بٹھانا۔ انتظار کروانا۔

(۱۵۴۴) **برنشستن** مصدر اصطلاحی۔ لازم مصدر گذشته نشستن بر راه و انتظار کردن (ظهوری ره) شبها بره نسیم نشنین تا مهر تو بر سحر نیفتد (اردو) رسته پر بیٹھنا۔ انتظار کرنا۔

(الف) **برهنگی** بقول بهار (ب) بالتحریک

(ب) **برهنه** و بالسکون (۱) بمعنی عریان مثل تیغ برهنه و لواے برهنه و (۲) بمعنی خالی و مجرّد مجاز است چون درخت برهنه یعنی درخت بی برگ و امثال آن (صائب ره) بی پارهٔ جگر نبود راه را اثر از لشکر است فتح لوای برهنه را (محمد قلی سلیم ره) گلی دارم ز رنگ و بو برهنه ز سهی سروی چو آب جو برهنه ز صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است یعنی کسی که از بی ملبوسی عریان است و معنی دوم کنایه از بی سر و سامان اعم از نیکه بر آن انسان باشد یا غیر انسان (صائب ره) پروای اسپ نیست گدای برهنه را از سیل آب زندگی است سرای برهنه را ز مخفی مباد که بر بمعنی بیرون بر بمعنی سینه هش گذشت و بر بمعنی لست و نشتمش بر بمعنی روشن هم و هنه بالفتح بقول برهان بمعنی اندام می آید و های هوز در آخرش آمده افادهٔ معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی که اندام خود روشن و بیرون دارد و کنایه از غیر ملبوس و معنی دوم مجاز آن همین قدر است حقیقت ما خذ (ب) و اختلاف اعراب نتیجه محاورهٔ زبان که بر وزن سرغنه و مشانه هر دو آمده و (الف) بقاعدهٔ فارسی افادهٔ معنی مصدری کند بحذف های هوز و زیادت کاف فارسی با یای مصدری (طالب آملی ره) تیغ در برهنگی فاش کند جوهر خویش ز مصلحت هاست در من شیوهٔ عریانی ام و جاوادر که الف را هم بهر دو معنی مصدری (ب) گیریم یعنی بی لباسی و بی سر و سامانی۔

(اردو) (الف) برهنگی ننگاپن ـ بی لباسی ـ مؤنث (ب) (۱) برهنه ـ ننگا ـ بی لباس ـ (۲) بی سر و سامان ـ

برهنه بودن | استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی عریان بودن ـ که حقیقی است (شهزاده مانی) ـ ع) برهنه بود جهان مدتی و در زی ابر ز بخت دوخت از پی عالم سفید پیراهن ع (اردو) برهنه رهنا ـ ننگا رهنا ـ

(الف) **برهنه پا پا گذاشتن** | مصادر اصطلاحی ـ
(ب) **برهنه پا پا نهادن** | بقول بحر (۱)
(ج) **برهنه پا قدم زدن** | درحالتی که پا از کفش خالی باشد بر چیزی پا گذاشتن (وحید الف) ع) چگونه حرف تو بی پرده با رقیب زنم ع برهنه پا نتوان پا بر وی خار گذاشت ع (جامی ج) ع) برهنه پا قدم بر خاری زد ع بگل از خار و خس سماری ع بهار ندکر (الف) قانع خان آرزو در چراغ هدایت ندکر (ب) سند وحید پیش کرده متعلق بالف است و فرماید که اگرچه تکرار لفظ پا ست ولیکن در واقعه این لفظ مکرر نیست فتامل و صاحب بحر نقل همین فقرهٔ آخره برداشته مؤلف عرض کند که تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است و در (ج) بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برهنه پا) پای بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای که برهنه و عریان است پس نمیدانیم که خان آرزو چه می گوید که در واقعه لفظ پا مکرر نیست ـ شک نیست که لفظا مکرر است فتامل ـ مخفی مباد که از مصدر (ج) معنی (۲) برهنه پا بر رفتار آمدن هم پیدا است که (قدم زدن) در محاورهٔ عجم بمعنی رفتار کردن و رفتن هم آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤن رکھنا (۲) ننگے پاؤن چلنا ـ

(الف) **برهنه پای** | اصطلاح ـ الف ـ
(ب) **برهنه پائی** | بقول بهار و انند معروف مؤلف عرض کند که کسی که در پایش کفش و نعلین نباشد (ظهوری ع) دل برهنه پا سکندر دانا

یافتہ رہنمای را ؎ بردم تیغ می بردجان برہنہ پائی ؎ (۱) (ب)، بزیادت یای مصدری در آخر الف افادہ معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی و عریانی پای (صائب ؎) فغان کہ آبلہ درپردہ می کند اظہار ؎ شکایتی کہ مرا از برہنہ پائی نیست ؎ (اردو) (الف) ننگے پاؤں۔ بقول آصفیہ۔ برہنہ پا۔ (ب) برہنہ پائی۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤں میں نہ رہنا۔ حاصل بالمصدر۔

برہنہ جو | اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح جیم و سکون واو نوعی از جو باشد بی قشر و پوست **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت جو برہنہ (اردو) جو کی ایک قسم جس پر چھلکا نہیں ہوتا۔ مذکر۔

(الف) برہنہ رو | اصطلاح۔ بہار

(ب) برہنہ روی | مذکر (الف) گوید کہ (۱) بی حجاب و گشادہ روی **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو یکی است جز ہمین کہ در آخر (ب) یای زائد است و مقصود محققین از ہمین معنی زبان درازی است چنانکہ از سندشان پید است (اسمعیل ایما ؎) تیغ زبان بدگوہر جوہری ندارد ؎ تا حلقہای خط شد جوشن برہنہ رو را ؎ و بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد **مؤلف** عرض کند کہ این کنایہ ایست کہ روی امرد برہنہ از خط باشد (صائب ؎) حسن برہنہ رویان بریک قرار باشد ؎ ہر روز خط کمالی بہ حسن می فزاید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بمعنی حقیقی بی نقاب ہم (صائب ؎) زہی نقاب جمالت برہنہ روئی ہا ؎ خموشی تو زبان بند کا مجوئی ہا ؎ (اردو) الف و ب (۱) منہ پھٹ بقول آصفیہ۔ منہ زور۔ بیہودہ گفتار۔ زبان دراز۔ دریدہ دہن۔ موقع بے موقع بولنے والا (مجروح ؎) تو تو میں میں کرو نہ تم اسے شیخ ؎ رند بیخوار ہے بہت منہ پھٹ ؎ (۲) امرد یعنی وہ لڑکا جس کا خط آغاز نہ ہوا ہو۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے منہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زدن حرف مصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار ذکر این ساکت (مخلص کاشی ؎) برہنہ ہر کہ زند حرف در برابر خصم ز حریف خویش بخاک افگند چو کشتی گیر ز مؤلف عرض کند کہ (۲) در پردہ نگفتن وصاف گفتن و بجرأت و بلا تامل گفتن۔ ما معنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم و سند قول ما ہم کلام مخلص کاشی است کہ بالا گذشت فتامل (اردو) (۱) پوست کندہ۔ کہنا تفصیل کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تامل صاف صاف کہدینا۔

(الف) **برہنہ سر** اصطلاح۔ (الف)
(ب) **برہنہ سری** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از بیباکی است و (ب) بقولش بمعنی مجرمی و بیحرمتی و محرومی۔ صاحب شمس بمعنی دوم الف قانع و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت (ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی اوّل الذکر (ب) قانع و صاحب بحر ہم بانش۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل و معنی دوم کنایۃً موافق قیاس است ولیکن مشتاق سندمی باشیم کہ معاصرین عجم ازان ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و (ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی و عریانی سر بزیادت یای مصدری بر الف و (۲) حالت احرام نظر بر قول شمس و نظر بر معنی دوم (الف) و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالا گذشت اگرچہ این ہم موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم۔ از ینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان ازین معنی اصطلاحی سکوت ورزیدہ اند (اردو) (الف) (۱) ننگے سر۔ (۲) وہ شخص جو احرام حج باندھا ہوا ور ننگے سر ہو۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیچارگی مؤنث

برہنہ شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ؎) پس برہنہ شوند چون شمشیر تا کہ بانفس کارزار کنند (اردو) برہنہ ہونا ۔ ننگا ہونا ۔

برہنہ قدم اصطلاح ۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ؎) طرف کلاہ نرگس و چین قبای گل ٭ زربفت و من برہنہ قدم چون صنوبرم ٭ (اردو) دیکھو برہنہ پا ۔

برہنہ کردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بے حجاب و بی پردہ کردن مؤلف عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشیم ۔ (نظامی ؎) خوردن آن گندم ناموش ٭ کرد برہنہ چو دل گندمش ٭ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا ۔

برہنہ گشتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی اوست یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ؎) برہنہ گشتہ تنہ گل بباغ ٭ باد کنان خس کشتی از روی لاغ ٭ (اردو) ننگا ہونا ۔ برہنہ ہونا ۔

(الف) **برہنہ گفتن** مصدر اصطلاحی ۔
(ب) **برہنہ گو** صاحب آصفی ذکر
(ج) **برہنہ گوئی** (الف) کردہ از

معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند و صریح دو پوست کندہ بگوید و فرماید کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا اسمعیل ؎) گر عیب تو سنجی خواہی

پوشیدہ بر تو ماند ٭ پیراہن تن خود گردان برہنہ گو ٭ (صاحب بحر ذکر د ج) کردہ گوید کہ صریح و فاش گفتن **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت (الف) بر (برہنہ زدن حرف) گذشت و این مرادف آنست و بخیال خود ہم ہمدر انجا ظاہر کردہ ایم (ب) اسم فاعل ترکیبی است ٭ امر حاضر الف و ج ؍ حاصل بالمصدرش دیگر ہیچ (اردو) الف دیکھو برہنہ زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا۔ صاف و صریح کہدے (ج) صاف گوئی۔ مؤنث۔

برہنہ ماندن | عریان و بی لباس ماندن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (خسرو دہلوی ع) ہر شجر باغ ز تا برہنہ ماندہ زبی برگی خود برہنہ (اردو) ننگا رہنا۔

برہوت | بقول برہان بروزن مبہوت (۱) نام داروی است در حضرموت۔ و فرماید کہ گویند در انجا چاہی است کہ ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید کہ (۲) نام صحرائی است در حضرموت و بقول صاحب ہفت نام وادیست در حضرموت صاحب انند ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط اعظم ذکر این نکرد و بخیال ما غلطی کاتب برہان پیش نیست کہ وادی را دارو نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتہی الارب) (اردو) (۱) ایک دوا کا نام برہوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہین (۲) برہوت حضرموت مین ایک صحرا کا نام ہے۔ مذکر۔

برہود | بقول سروری (۱) بہ رای مہملہ بوزن فرمود مرادف بہود۔ خانہ کہ آتش دران گرفتہ باشد و ہنوز نسوختہ (ناصر خسرو ع) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی ٭ مسوز دست جز آنرا کہ مر ترا برہود ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اوّل مفتوح و ثانی زدہ و ہای مضموم و واو معروف چیزے کہ بسوختن نزدیک شدہ و حرارت آتش آنرا در ساختہ باشد مرادف بہود۔ صاحب ناصری در

همین سند نقل برهود کرده. صاحبان رشیدی و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که از سند ناصر خسرو صیغهٔ ماضی است از (برهودن) بمعنی مطلق سوختن و فرماید که آنچه عزیزان نوشته اند خطاست مؤلف عرض کند که درست گوید که در سندی که پیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر (برهودن) مستعمل است که می آید ولیکن معنی اوّل را نظر بر اعتبار صاحبان سروری و جامع و ناصری که از اهل زبانند درست خیال می کنیم که مجرد هود به همین معنی می آید. پس این مزید علیه آن باشد و حق آنست که از همین لفظ مصدر (برهودن) بمعنی سوختن وضع کرده باشند تصفیه ماخذ بر مصدر کنیم و حقیقت برهود بجایش می آید (اردو) (۱) وہ چیز جس میں آگ لگی ہو اور ابھی نہ جلی ہو. مؤنث (۲) جلا. جلنا. کا ماضی مطلق.

(الف) **برهودن**
(ب) **برهوده**

(الف) بقول موارد بمعنی سوختن و فرماید که برهود ماضی مطلق اینست که استعمالش بلفظ برهود گذشت) و (ب) بمعنی سوخته چقماق و جائیکه نزدیک بسوختن رسیده و زرد گشته. صاحب نوادر همزبانش و گوید هود مخفف برهود است که می آید و ذکر برهوده هم کند بمعنی بالا. صاحب انند بحواله بهار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲) متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی

آواریدن و گشت و گذار کردن گفته و ما این را در بهار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند که هود بضم اول و سکون ثانی و ثالث بمعنی لتهٔ سوخته که بالای سنگ آتش زنه نهند می آید پس همین است اسم مصدر (هودن) بمعنی سوختن که متروک است و برهودن مزید علیه آن باشد بزیادت کلمهٔ بر بران معنی دوم موافق قیاس است بر سبیل مجاز و معنی سوم بیان کردهٔ انند را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم. باقی حال این مصدر بیست سالم التصرف

نه کامل التصریف و (ب) افادهٔ معنی اسم مفعول همین مصدر کند بزیادت های هوز بر ماضی مطلق وجا دارد که برهود را که گذشت مخفف این دانیم	(اردو) الف (۱) جلنا (۲) حرارت آتش سے متغیر ہونا (۳) آوارہ ہونا (ب) سوختہ چقماق یا وہ کپڑا جو آگ کی حرارت سے پیلا ہو گیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکر۔

برهول بقول شمس چیزی را گویند که نزدیک بسوختن شده و حرارت آنرا زرد ساخته باشد و آنرا پهود نیز خوانند و از ناصر خسرو سندی که آورده همان است که بر برهود گذشت **مؤلف** عرض کند که آسان است که این را مبدل برهود دانیم که دال مهمله به لام بدل می شود چنانکه دغ و لغ ولیکن معاصرین عجم و محققین اهل زبان ازین ساکت و سندی که بالا مذکور شد دران تحریف راه یافته و برهود را برهول نقل کرده۔ مخفی مبادا که هود به همین معنی می آید و لیکن هول باین معنی نیامده تا این را مزید علیه آن می دانستیم بزیادت کلمهٔ بر بران پس این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو برهود

برهون بقول جهانگیری و سروری و ناصری و جامع و برهان و سراج هر چیز میانه تهی مانند هاله و طوق و درخانه و حصار و محوطه و خاربست. صاحب رشیدی صراحت مزید کند که در همه اسناد که ذیل دیگر معانی می آید بمعنی حصار و محوطه راست می آید۔ احتیاج بدیگر معانی نیست. صاحب برهان گوید که بضم اول نیز درست است صاحب مؤید فرماید که قیل با بای فارسی مفتوح۔ **مؤلف** عرض کند که پره۔ به بای فارسی مفتوح و ثانی مشدد بمعنی مطلق حلقه بجایش می آید آن اسم جامد فارسی زبان است و پرهون هم که به بای فارسی می آید مرکب است از پره و واو و نون نسبت و بمعنی لفظی آن منسوب به حلقه و کنایه باشد از هر چیز میانه تهی و دیگر همه معانی خاص مجاز و متعلق به همین معنی عام و این مبدل آن باشد که بای فارسی بدل شود بموحده

چنانکه تپ وتب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ پرکار کا دائرہ وغیرہ۔

(۲) برہون۔ بقول جامع و سروری بحوالہ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ در یکی از نسخ کہ اسم مؤلفش معلوم نمی شود سند عمیق را (کہ بمعنی ہشتم می آید) باستشہاد اینمعنی آوردہ امّا بخاطر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلّف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلّق بمعنی اوّل دانیم و مراد از دائرۂ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکّر۔

(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری و جامع و سروری بحوالہ شرفنامہ) بمعنی ہالہ (رودکی) ایا قدّ تو چون سروی ز دیبا گرد آن آذین ÷ دیا روی تو چون ماہی ز عنبر گرد آن برہون ۔ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کے دوسرے معنے

(۴) برہون۔ بقول جامع و برہان و سروری۔ بحوالہ شرفنامہ بمعنی آرایش مؤلّف عرض کند کہ (برہون) بہ ہمین معنی بجایش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلّق بمعنی اوّل برہون و شک نیست کہ نسبت قوی با معنی اوّل ندارد ولیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع اینمعنی را تسلیم کنیم و بدینمعنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔

(۵) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و جامع بمعنی درخانہ (ناصر خسرو) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ÷ چشم تو چون روزنست و گوش چو برہون ÷ گوہر دین چون درین خزانہ نہادی ÷ روزن و برہونش ہر دو سخت کن اکنون ÷ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است وبس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکّر۔

(۶) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی حصار و محوطہ نیز آمدہ (ناصر خسرو)

ﮯ) ای شدہ غافل ز علم حجت و برہان ؎ جہل کشیدہ بگر و جان تو برہون ؎ مؤلف عرض کند
کہ متعلق بمعنی اوّل است و بس (اردو) حصار۔ دیکھو النگ۔

(۷) برہون۔ بقول جامع و سروری بحوالۂ فرہنگ بمعنی طوق مؤلف عرض کند کہ نظر
بہ اعتبار ہر دو محقق بالا کہ از اہل زبانند این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اوّل دانیم کہ بجایش گنجائش نشست
(اردو) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو
مجرموں یا دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اٹھا سکیں (گویاﮯ)
اُو پری کیا بیکہیں دیوانہ ہوں تیری چال کا ؎ طوق ہو میرے گلے میں حلقہ خلخال کا ؎

(۸) برہون۔ بقول سروری و جامع بمعنی دائرہ (شمس فخری در تعریف حصارﮯ) فرو دچرخ
معلّی حوادث آمدہ آن ؎ بصد ہزار جہان خارجست از برہون ؎ (استاد عمعقﮯ) مردم چشم
چو مرکز ملک چون برہون شود ؎ مرکز و برہون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ؎ مؤلف عرض کند
کہ مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) دائرہ۔ دیکھو برگنہ کے دوسرے معنے۔

(۹) برہون۔ بقول سروری بمعنی خاربست و بقول صاحب جہانگیری برچین و چوب بندی
و بقول ناصری پرچین (باغ دقطرانﮯ) بباغ بر گل مانند رخ تو سالاسال ؎ زمانہ بستہ ز
شمشاد گرد آن برہون ؎ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل
است و بس (اردو) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹوں یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔

(۱۰) برہون۔ بقول سروری بحوالۂ نسخہ وفائی بباء تازی بمعنی کمر مؤلف عرض کند کہ
مقصود از کمر بند است و مجاز معنی اوّل (اردو) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۱) برہون ـ بقول برہان خانۂ کوچک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ تعلق مجازی بامعنی اول ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) چھوٹا گھر۔ مذکر۔

(۱۲) برہون ـ بقول برہان ـ کمرگاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان برہان ـ متقاضی سند
استعمال است کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت ـ طالب سندی باشیم و بامعنی
اول ہیچ تعلق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر ـ مذکر۔

(۱۳) برہون ـ بقول برہان بمعنی کمرکوہ مؤلف عرض کند کہ ہیچ تعلق مجازی بامعنی
اول ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مؤنث پہاڑ کا بیچ کا حصہ یعنی کوہ

برہوہ | بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج باوّل مفتوح بثانی زدہ و
ہای مضموم و واو مجہول و ہای موقوف صابون را گویند ـ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر
وزن انبوہ است و چیزیست کہ بدان رخت می شویند ـ صاحب انند صراحت کرد کہ لغت
فارسی است و با اسم جابہ فارسی قدیم دانیم حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و صابون بقول
برہان لغت فارسی زبانست و مستعمل و صاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید و فرماید کہ در اکثر
لغات مشترک واقع شدہ ـ نام دیگر شنیدہ نشد ـ صاحب محیط بر صابون می فرماید کہ این
مشترک است در اکثر لغات و گویند معرب است و بعربی غسل و بیونانی سقوتیا و بہ انگلیسی
سوپ نام است از مخترعات ہرمس بانواع مختلفہ درست کردہ می شود گویند گرم و خشک تا آخر

سوم و آنچه دران نشاسته باشد گرم و خشک تا دوم ـ مقطّع ـ مقرّح ـ قوی الجلا ـ معین اکال و منافع وارد (اردو) صابون ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکّر ـ ایک دکپڑا یا بدن) دھونے کی تیل کی چیز جو تیل ـ سجّی ـ ریہ چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے ـ فارسی میں برآوہ ـ ترکی میں اچپالیق کہتے ہیں

(الف) برهخیت | صاحبان سروری و برهان و مؤید ذکر الف کرده اند

(ب) برهخیتن | و صاحبان برهان و بحر و مؤید ذکر ب **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل بر (برهختن) گذشت الف بمعنی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بر وزن انگیختن بمعنی برکشیدن مطلقا و برآوردن و فرما که سالم التصریف است یعنی بدون ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید و صاحب موارد همزبانش **مؤلف** عرض کند که مخفف (برآهیختن) که گذشت و مزید علیه (آهیختن) که در مد و ده مذکور و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم (اردو) (الف) کھینچا ـ نکالا ـ (ب) کھینچنا ـ نکالنا ـ دیکھو آهیختن ـ

برهیه | بقول شمس بالفتح و بالضم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارهٔ از زبان **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) طولانی زمانہ مذکّر ـ (۲) زمانہ کا ایک حصّہ ـ مذکّر ـ

بری | بقول هفت بفتح اوّل و کسر رای مهمله بتحتانی رسیده (۱) بمعنی پاک و پاک ہستی و (۲) ضد عاری ـ صاحب غیاث این را به تشدید تحتانی بمعنی پاک و بیزار و بیگناه نوشته و بقول رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بالتشدید بمعنی (۳) خشکی و بقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اوّل و نسبت معنی سوم گوید که هر شی که در صحرا باشد **مؤلف** عرض کند که تسامح صاحب هفت است که این را لغت فارسی خیال کرد و استعمال این در فارسی زبان بمعنی اوّلش

بتخفیف رای مهمله آمده و معنی دوم بیان کرده اش متحقق نمی شود که مقصودش چه باشد و در معنی سوم تحتانی آخره نسبت است یعنی منسوب به بر بالتشدید (اردو) (۱) برّی بقول آصفیه - عربی - بی گناه - بی جرم - پاک - بر (۲) ہاری کی ضد (۳) برّی بقول آصفیه صحرائی - دشتی - بحری کا خلاف

برباد کسی رفتن واقعه | مصدر اصطلاحی - بقول انند بحواله غواص سخن - سانح شدن از واقعه در حضوری (عرفی ـه) ستم تهمت جهال نه برباد تو رفت و یوسف این را تحمل شد و مرهم برداشت ما. **مؤلف** عرض کند که موقف قیاس است و ضرورت ندارد که لفظ واقعه را داخل اصطلاح کنیم بلکه (برباد کسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بکسی (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

برپار | بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کننده بخشم **مؤلف** عرض کند که صاحب شمس سندی پیش نه کرده و از صراحت اعراب ساکت - معاصرین هم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و هیچ ماخذ این بفهم ما نمی آید - بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم بنا بر معلوم می شود که بربار لغت عرب را که بموحده سوم بمعنی شیر غرّان است محقق بی تحقیق به تحتانی عوض موحده لغت فارسی قرار داد (اردو) غصّے سے ڈکارنے والا شیر - گرجنے والا شیر - مذکر -

برپافش | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ لغت فارسی است - بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگنده **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان باشد حیف است که محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین هم بر زبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی بقول آصفیه - انتشار - پریشانی -

مؤنث ۔ (۲) منتشر بقوله پراگنده ۔ پریشان ۔

برياق بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست و بحوالهٔ حلّ اللغات گوید که بجای
بای تحتانی بمیم هم آمده **مؤلف** عرض کند که (براق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نرانگشت سانگو
و بقول مؤیّد در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم را به تحتانی بدل کرده برای دست اسم جامد وضع
کرده باشند تبدیلش است خلاف قیاس که میم به تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود و بدون سند استعمال بمجرد قول شمس
این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان
ازین ساکت (اردو) ہاتھ ۔ بقول آصفیه ۔ ہندی ۔ اسم مذکّر ۔ دست ۔ ید ۔

بری الذّمه (۲۳۵۰) اصطلاح ۔ فارسیان از هر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار داده اند که بمعنی
محفوظ و پاک از ذمّه داری ۔ بر زبان معاصرین عجم است و محققین فارسی زبان ازین اصطلاح
ساکت ۔ فارسیان معاصر گویند که ؎ ما او را ازین اصطلاح یا مطالبه بری الذّمه دانیم ؏ یعنی
بر ذمه او چیزی نیست و او پاک است ازان (اردو) بری الذّمه ۔ بقول آصفیه ۔ عربی ۔ صفت
جوابدہی ۔ اور مواخذہ سے مستثنیٰ ۔ بے ذمّہ ۔ ذمّہ داری سے محفوظ ۔

برپالن بقول فرہنگ فدائی که از علمای
معاصرین عجم بود بمعنی برشته کردن و پختن گوشت
و هر چیز دیگر که برای خوردن باشد بی آب
چه در دم و چه بر آتش و سرخ کردن و بودادن
آنهاست در روغن و بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ

بمعنی برشته **مؤلف** عرض کند که برشتن مصدر لیست
کامل التّصریف که ذکرش گذشت و برید مضارعش
و حقیقت ماخذش همدرانجا مذکور و بری امر حاضرش
و بریان بقاعدهٔ فارسی اسم حال آن و دیگر هیچ
صاحب فدائی غور نکرد بر قواعد فارسی و در

تعریف این زحمت بیجا بر داشت (انوری ؎
راتش غیرت خوان تو مقیم از بر فلک ثور و حمل
بریان است (اردو) بریان ۔ بقول آصفیہ
فارسی ۔ بھنا ہوا ۔ کباب شدہ ۔ پختہ ۔ پکا ہوا ۔

بریان محلا اصطلاح ۔ بقول برہان باحای
بی نقطہ و لام مشدد و بالف کشیدہ بریان با ترہ
و پودنہ و ترخان و نان و پیاز را گویند صاحبان
بحر و مؤید و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی
را گویند کہ گرد بر گردش ترہ و پودنہ و ترخان داشتہ
باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است
بریان بمعنی بریان کردہ شدہ و محلی لغت عرب است
بالضم و تشدید لام ۔ زینت دادہ شدہ و صفت کردہ
شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این
چیزی بریان کہ با ترہ و پودنہ وغیرہ شریک
باشد ۔ فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ
الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات
عرب ہمچون محلی و محلا (اردو) (بریان محلا)
فارسیوں نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو
کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز
وغیرہ شریک ہو ۔

بریانون بقول شمس با اول مکسور و بثانی
زدہ و بای تحتانی مضموم و واو معروف نام مادہ
گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ **مؤلف** عرض
کند کہ این ہمان (برمایون) است کہ بمیم
سوم و تحتانی مضموم پنجم بجایش گذشت محقق
بی تحقیق آنرا در غیر محلش قائم کرد و ضم تحتانی
کہ بیان می کند از اہم غلطی او پیدا است کہ
بجایش نون مضموم را نقل کرد و نون سوم را
بہ تحتانی بدل ساخت جز این نیست کہ غلطی کاتبش
دانیم و ازین کہ محل بیانش بلحاظ ردیف حروف
بایست کاتب نیست محقق بی تحقیق را ہم سندی
نداریم (اردو) دیکھو برمایون ۔

بریانی اصطلاح ۔ بقول انند و غیاث
بالکسر و کسر نون نوعی از پلاو نمکین **مؤلف**

عرض کند کہ فارسی ہند است بترکیب نون نسبت برلفظ بریان فارسیان پلاؤ گویند کہ برنج با گوشت درست کنند وہمین را در ہندوستان بریانی نام است معاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین زباندان این را ترک کردہ اند۔

(اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا پلاؤ جس میں گوشت بھونکر ڈالا جاتا ہے۔

بری بودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار رہا بودن و باقی بودن **مؤلف** عرض کند کہ محقق گمنام در تعریف این تسامح کردہ است ما از معاصرین عجم بہ تحقیق رسانیدیم کہ فارسان گویند (۱) واز ین الزام بری نبود وسزا یافت (۲) یعنی پاک نبود پس معنی این پاک بودن است نہ رہا و باقی بودن واز ہمین قبیل است (بری الذمہ) بمعنی محفوظ از ذمہ داری و پاک از ذمہ داری۔ مخفی مباد کہ کاتبش لفظ بری را بشکلی نوشتہ کہ بدو یار برئی) می نماید ولیکن (برئی بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست ازینجا است کہ ما آنرا بجایش جا ندیہم (اردو) بری رہنا۔

برتیج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱) بمعنی فرد حساب مفصّل و (۲) نام قومی از افغانان **مؤلف** عرض کند کہ برتیج بفتح اوّل و کسر دوم وسکون مابعد بقول ساطع در ہندی بائجی را گویند کہ بیارہ تنبول دران کاشتہ باشند جادار کہ ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایۃً معنی اوّل و دوم گرفتہ باشند و کایستان ہند نیز موجد معنی اوّل باشند ما این اصطلاح را بمعنی اوّل در سیاق عرب وعجم نیافتیم و بمعنی دوم ہم لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانوں کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

برجیدن بقول سروری بہ رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری کہ آنرا آفرن نیز گویند و فرما

که عوض جیم زای ہوز ہم آمده یعنی (بریزن) صاحب برہان فرماید که ترجمۀ این در عربی قرن
بضم اوّل - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی تابه گلی ہم که بران نان پزند مرادف
(بریزن) و (۳) بمعنی غربال صاحب جامع بر معنی اوّل قانع **مؤلف** عرض کند که مبدّل بریزن
که زای ہوز به جیم عربی بدل شود چنانکه سوز و سوج و صراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید
(اردو) دیکھو بریزن -

بریخ زدن | مصدر اصطلاحی - بقول
سروری در ملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم
گردانیدن و (۲) ہیچ انگاشتن (نظامی ؏)
به ارشاد بریخ زند نام او ۔ نیارد درین کشور
آرام او ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید
که (۳) کنایه از فراموش کردن و از خاطر محو
نمودن و استنادش از ہمان سند است که
بالا گذشت - صاحب رشیدی این را مرادف
- بریخ نوشتن و (برآب نوشتن) بمعنی (۴)
ضائع کردن کاری گفته صاحب بحر ذکر معنی
دوم و چارم کرده گوید که کار بیہوده وضائع
کردن است و صاحبان برہان و جامع
ذکر معانی اوّل و دوم و سوم کرده اند - خان آرزو در
سراج بحوالۀ محققین بالا معنی دوم و چارم را آورده
زلّه بردارش بہار بذکر معنی دوم فرماید که بی
ثبات و ناپایدار شمردن است **مؤلف**
عرض کند که اشاره که برآب یا یخ کنند
زود محو شود - پس معنی اوّل درست و دیگر
ہمه معانی طبع آزمائی محققین باشد و سند
نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس - ولیکن تائید
که این مصدر را ....

بریخ زدن نام | قائم کنیم (اردو)
(۱) مٹانا - معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳)
فراموش کرنا - بھولنا (۴) ضائع کرنا -

بریخ نبشتن | مصدر اصطلاحی بقول
جہانگیری مرادف (بریخ نوشتن) کہ می آید
کنایہ از بیہودہ وضائع ساختن کاری ولی اثر
وبی مدار کردن (نظامی ؎) جہان شربت
ہریک از یخ سرشت ؔ بجز شربت ما کہ
بریخ نبشت ؔ بہار این را مرادف (بریخ
زدن) نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقتش
بجای خودش نوشتہ ایم واین متعلق بآن
نیست زیرا کہ ما آن را مصدر (بریخ زدن
نام) قرار دادہ ایم ومجرد (بریخ نبشتن)
بمعنی محو کردن است صاحب ہفت ذکر
ماضی مطلق این بصورت مقولہ کرد واین
احتیاطش نظر بر سند بالا باشد کہ دران استعمال
ماضی مطلق است وما جائز نداریم کہ تعمیم
مصدر را بتخصیص ماضی بدل کنیم مخفی مباد
کہ نبشتن مبدل (نوشتن) است کہ واو مجہولہ
بدل شود چنانکہ ورنجن وبرنجن (دارد)

دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نوشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
(جہانگیری در ملحقات) وبحر ورشیدی وسروری
وہفت وسراج مرادف (بریخ نبشتن) کہ
گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (برآب
نوشتن) است کہ بجایش مذکور شد (انوری
؎) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ؔ نام
زبہر مرتبہ نقش نگین کند ؔ (سعدی ؎) مراعات
ورحمت مکن بر خسیس ؔ چو کردی مکافات بریخ
نویس ؔ (ناصر خسرو ؎) بریخ بنویس چون
کند وعدہ ؔ گفتار محال وقول خامش ہزار (؎)
دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نہادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار مرادف (بریخ نوشتن) وبقول بحر ہیچ و
نابود انگاشتن وناپائدار شمردن **مؤلف**
عرض کند کہ ضعیف است کہ ہردو محققین بالا
از سند این ساکت بخیال ما مجرد این مصدر غیر از

معنی حقیقی چیزی نیست که قائم کردن چیزی بالای
یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپائدار شمردن
بنیادی که بر یخ قائم شود یا حرفی که بر یخ نویسند

غیر مستحکم است که زود محو شود زیرا که یخ - آب
می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار -
غیر مستحکم سمجھنا -

(الف) برید چرخ | اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماه و (۲) زحل
(ب) برید فلک | و (ب) بقول رشیدی ماه - صاحبان برهان و جامع بهر دو معنی ذکر
این کرده اند مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است که برید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح
بمعنی رسولی که بجائی فرستند پس اهل هیئت رسول فلک نام کردند ماه را که بقول شان سریع السیر
است ونمی دانیم که ستارهٔ زحل را بچه خصوصیت بدین اسم موسوم کردند که بطی السیر است جز این
نباشد که برید در عربی زبان بقول منتهی الارب بمعنی پاسبان آمده و فارسیان ستارهٔ زحل را پاسبان
فلک هم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند - مذکر - دیکھو آیت ایام
کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے
اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے -

بریدن | بقول موارد بالضم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید که برنش و برش
حاصل بالمصدر است و گوید که برنده و برند و بران و برا بمعنی قطع کننده، صاحب موارد ذکر این کرده
صاحب بحر گوید که بدون تشدید است از کامل التصریف و مضارع این بُرَد و صراحت مزید کند که
رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاهی بنا بر رعایت وزن شعر مشدد می آرند و برش
حاصل بالمصدر این است و بس و برنده اسم فاعل این به تخفیف های هوز هم آمده بهار گوید که

ایمعنی بشمشیر و خنجر و امثال آن مخصوص (میر باقر داماد اشراق ۵) او را نتوان بسا بزنجیر بپیوستن
ما را نتوان از و بشمشیر بریدن **مؤلف** عرض کند که بری بقول منتهی الارب در عربی زبان بمعنی
تراشیدن است پس فارسیان به تبدیل اعراب بر سبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند و باعلامت
مصدر (دن) مرکب کرده بدینمعنی استعمال کردند و همین معنی اوّل اصل است (اردو) کاٹنا
بقول آصفیہ ۔ بریدن کا ترجمہ ۔

(۲) بریدن ۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکه (بریدن رگ) که می آید صاحب نوادر هم ذکر
این کرده **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد و بس (اردو) کٹنا بقول آصفیہ ۔
ترشنا ۔ بریدہ ہونا ۔ تراشا جانا ۔

(۳) بریدن ۔ بقول موارد بمعنی سلب و زائل کردن چنانکه (بریدن خاصیت) و امثال آن
که در ملحقات می آید ۔ بهار در نوادر ذکر این کرده و در بهار عجم گوید که جدا کردن است چنانکه (خواب
بریدن) و (رنگ بریدن) **مؤلف** عرض کند که معنی جدا کردن بر نشان نوزدهم می آید و این
مصادر مرکبه را که بالا مذکور شد با جدا کردن تعلّق نباشد بلکه برای آن سلب و زائل کردن بهتر
است و این هم مجاز معنی اوّل است (اردو) زائل کرنا ۔ دور کرنا ۔ سلب کرنا ۔

(۴) بریدن ۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکه (بریدن رنگ) به معنی دوش که در ملحقات
می آید **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا ۔ کمتی کرنا
(۵) بریدن ۔ بقول موارد بمعنی متغیّر کردن شیر که چون ترشی دران داخل شود و آنکه شیر متغیّر شود
چنانکه (بریدن شیر) حیف است که سند استعمال پیش نشد و بدون سند این معنی را تسلیم نکنیم

اگر بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق یا دودھ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرانی سے پانی جدا کرنا (جیسے "دودھ پھاڑنا")۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ در ملحقات می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد و بہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد و بہار۔ بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا قطع منزل کرنا (وزیر ؎) کبھی دل میں کبھی آنکھوں میں جادوں ان حسینوں کو کہ ماہ وہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) مؤلّف عرض کند کہ متوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کارد بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن ہر دو یکی است محقّقین ہندنثراد این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد ہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیرا کہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلّق

نیست وآنچه صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجهش جز این نباشد که معنی شعر بوستان سعدی درست شود که بر (بر بریدن بر کسی) می آید وما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلّق کردن می گیریم که بر نشان شانزدهم بریدن می آید پس این معنی را که بالا مذکور شد خلاف قیاس می دانیم (اردو) کاوش کاوش کرنا۔ بقول آصفیہ غُل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور بہار کے معنوں کے لحاظ سے دیکھو بریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکه (بریدن آب از گلو) که در ملحقات می آید۔ بہار ہمین مصدر مرکّب را بمعنی باز داشتن گفته واین معنی بر نشان دوازدہم می آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو) دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی باز داشتن چنانکه (بریدن طفل از پستان) که در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکه (بریدن وظیفه) که در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکه (بریدن زبان) که در ملحقات می آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن ونقب زدن وغارتیدن چنانکه (بریدن خانه) که در ملحقات می آید وخان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آورده مؤلّف عرض کند

کہ تسامح اوست کہ حاصل بالمصدر را نوشت و درست گوید کہ بمعنی بالفظ خانہ مستعمل و این ظاہر امجاز است و آن عبارت است از رخنہ کردن دیوار کسی برای دزدی۔ ما می گوئیم کہ عجب است کہ او درین کتاب برہمین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیرہ خیلی تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بردن نقب) چُرانا دیکھو بُردن کے چھٹے معنے۔

(۱۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلق کردن چنانکہ (بریدن از کسی) کہ در ملحقات می آید صاحب بحر این را ترک محبت کردن گوید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قطع تعلق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ بریدن (الف بر سینہ) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن۔ بقول موارد منقطع کردن چنانکہ (بریدن امید) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ من وجہٖ متعلّق است بمعنی سوم و دور کردن ہم۔ و بمعنی لازم نیز آمدہ یعنی منقطع شدن (اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے (امید منقطع ہونا۔

(۱۹) بریدن۔ بقول بحر جدا نمودن و جدا شدن بہار بر ذکر معنی متعدی قانع مؤلف گوید کہ معنی شانزدہم ہم من وجہٖ متعلّق است باین (میر رضی ارتمانی ؎) نہ چنانست با تو پیوندم کہ بریدن توان بشمشیرم ؛ سند دیگر از میر باقر داماد اشراق بمعنی اوّل گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا۔

(۲۰) بریدن بکسر اوّل و دوم بہ تحقیق ما کہ اشارۂ آن بر (برشتن) کردہ ایم بمعنی برشتن و این تعلق بامعنی اوّل و ما خذش ندارد بل مرکّب است از بِر کہ مخفف برش است فارسیان تحتانی معروف

وعلامت مصدر (دن) بروزیاده کرده مصدری ساختند۔ سالم التصریف و باصول ما مصدر
اصلی که اسم این مصدر رسال فارسی زبان است وحقیقت مصدر اصلی وجعلی بر لفظ (اسم مصدر)
گذشت و (برید) مضارع این است آنانکه (برید) را مضارع (برشتن) دانسته اند غلط کرده اند
که فارسیان (بریدن) را در استعمال ترک کرده اند و مضارعش را برای مصدر (برشتن) استعمال
کرده اند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برشتن۔

بریدن آب | مصدر اصطلاحی۔ کنایه
است از گوارا شدن آب چنانکه (آب برنده)
یعنی آب گوارا در مصدر خود گذشت و (برنده
آب) هم بجایش مذکور مؤلف عرض کند
که معنی لفظی این قطع کردن آب و باید که آب را
فاعل گیریم یعنی آبی که تشنگی را قطع کند آب
گوارا است (اردو) پانی کا گوارا هونا۔

بریدن آب از گلو | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد بدیل بریدن (۱) بمعنی دریغ داشتن
آب متعلق بمعنی یازدهم بریدن (محمد قلی سلیم ـــ)
همین بریدن آب از گلو مروت نیست ز گلو بریده
درین بحر همچو ماهی باش ز صاحب نوادر بر (بریدن
آب) ذکر بمعنی کرده۔ خان آرزو در چراغ گوید
که بمعنی منع آب از گلو و در مصرع اول سند محمد قلی
سلیم بعوض لفظ مروت (قناعت) نقل کرده۔
صاحب بحر عجم با لش همو۔ مؤلف عرض کند که
همین مصدر مرکب در مصدر خود گذشت یعنی
(آب از گلو بریدن) و بهار آنرا بمعنی (۲) فرو
ماندن از آب باستناد همین سند آورده که در مصرع
اولش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف
معنی از اختلاف مصرع اول است و قیاس
متقاضی آنست که لازم و متعدی هر دو درست
باشد زیرا که بریدن بمعنی اول و دوم لازم و متعدی
هر دو آمده (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکھو

آب از گلو بریدن ۔

بریدن از کسی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد که بذیل بریدن آورده بمعنی قطع تعلق کردن از کسی (متعلق به معنی شانزدهم بریدن) (گلستان سعدی ره) بقول دشمن پیمان ز دوست بشکستی ؎ ببین که از که بریدی و با که پیوستی ؎ (کریما ع) بریدن ز یاران خلاف وفاست ؎ **مؤلف** عرض کند که (از کسی بریدن) در مقصوده گذشت و آنچه در اینجا (طفل را از شیر بریدن) را متعلق با این کرده است علیحده دارد و صاحب موارد این را درین باب متعلق به (بریدن طفل از پستان) پنداشت یعنی متعلق به معنی دوازدهم بریدن که بازداشتن هم من وجه متعلق از قطع تعلق کردن است و هر دو معنی مجاز معنی اول بریدن ۔ (اردو) قطع تعلق کرنا۔ دیکھو بریدن کے سولھویں معنے۔

بریدن الف بر سینه | مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی کشیدن الف بر سینه متعلق به معنی هفدهم بریدن **مؤلف** عرض کند که مرادف (الف بر سینه کشیدن) که در مقصوده گذشت و ذکر (الف بر سینه بریدن) هم همدر آنجا مذکور (اردو) دیکھو (الف بر سینه بریدن)

بریدن امید | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امید و آرزو متعلق به معنی هجدهم بریدن **مؤلف** عرض کند که سند این بر (امید بریدن) در مقصوده گذشت (اردو) دیکھو امید بریدن۔

بریدن بر کسی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن بر سر کسی متعلق بمعنی دهم بریدن (بوستان سعدی ره) بریدند بر وی ملامت کنان ؎ که دیگر بدین سنت نباید چنان ؎ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بر معنی دهم بریدن ظاهر کرده ایم و درینجا همین قدر کافی است که بمعنی قطع تعلق کردن است (اردو) کسی سے قطع تعلق کرنا۔

بریدن تب مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق
بمعنی سوم بریدن (خاقانی ؎) نی کلکش به
نیشکر ماند که زی تب بریدن لطف بشکر است که مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی
(اردو) بخار یا تب کو زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن تریاک مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بذیل بریدن بمعنی ترک کردن تریاک
متعلق بمعنی ششم بریدن (ملا عشرتی ؎)
یکسر ملعت نمایان تو در حق من این بود که گر عادت
تریاک تریاک ببریدم که مؤلف عرض کند
که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو)
افیون کھانا ترک کرنا۔

بریدن تلخی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی متعلق بمعنی
سوم بریدن (؎) نبرد تلخی بادام را آب
نشکر بهر چشمش از شکر خواب که مؤلف
عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی (اردو)
تلخی مٹانا۔ زائل کرنا۔

بریدن خاصیت مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل بریدن) سلب کردن خاصیت
متعلق بمعنی سوم بریدن (انوری ؎) بدوزد
از عدم عنقا بناوک که ببرد خاصیت ز اشیا
بخنجر که مؤلف عرض کند که موافق قیاس
و مرکب اضافی است (اردو) خاصیت
زائل کرنا۔ دفع کرنا۔

بریدن خانه مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بذیل بریدن بمعنی نقب زدن و خانه بریدن
متعلق بمعنی پانزدهم بریدن (سلیم ؎) همیشه
گرچه دزد غارت اندیش که برید خانه مردم
از این بیش که صاحب نوادر هم ذکر این کرده
(سعید اشرف ؎) می تراشد خانه بهر شعر گفتن
مدعی که می برد دیگر نمیدانم کدامی خانه را که
بهار این را (بریدن خانه و دیوار) آورده گویند

نقب دادن خانہ را و رخنہ کردن در دیوار **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکّب اضافی (اردو) نقب لگانا۔ چرانا۔

بریدن خرید و فروخت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بریدن) بمعنی ترک کردن خرید و فروخت متعلق بمعنی ششم بریدن (بوستان سعدی ع) بریدند از انجا خرید و فروخت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکّب اضافی (اردو) خرید و فروخت ترک کرنا۔

بریدن خواب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن سلب کردن خواب متعلق بمعنی سوم بریدن کہ گذشت (ظاہر وحید در تعریف شعرباف ؎) ز دل کردہ تاراج تاب مراد چو مخمل بریدہ است خواب مراد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرکّب اضافی (اردو) نیند کو آنے نہ دینا۔ مٹانا۔

بریدن دیوار مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بریدن خانہ) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن قابل اعتبار است کہ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیوار میں نقب لگانا۔

بریدن راہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن و قطع کردن راہ متعلق بمعنی ہشتم بریدن (حکیم سوزنی ؎) راہ باید برید و رنج کشید ؎ کیسہ باید کشاد و پلوندہ ؎ (وحید ؎) چون قدمی چند برید راہ ؎ گشت نگہ غرقہ بحر از شناہ ؎ بہار ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکّب اضافی است (اردو) راہ طی کرنا۔

بریدن رگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بریدن) بمعنی بریدہ شدن رگ متعلق بمعنی دوم بریدن (نظامی ؎) بہیک تاپچہ کہ بروی رسید ؎ زرنگی رگ زندگانی برید ؎ (ولہ ؎) ہر بید بازوی تابندہ ہور ؎

ولیکن سند آزرده در زیر زور ۵ مؤلف عرض
کند که مرکب اضافی و موافق قیاس است (اردو)
رگ کٹنا۔

بریدن رنگ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد ذیل بریدن بمعنی (۱) زائل کردن رنگ
متعلق بمعنی سوم بریدن (تنہا ص) چه حرف
پیش برم پیش تندی خویش ۵ که رنگ وسمه
برید است تیغ ابرویش ۵ (خالص خان ص)
تا تیغ بدست یار دید است ۵ رنگ از رخ خون
من برید است ۵ و (۲) بمعنی کم کردن رنگی که
زیاده از مقصود بود متعلق به معنی چارم بریدن
(اشرف ص) فی همین از تیغ رگ های شهیدان
می برد ۵ رنگ خون را هم بترشی روی جانان
می برد ۵ مؤلف عرض کند که موافق قیاس
و مرکب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا۔
زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا متغیر کرنا۔

بریدن زبان | مصدر اصطلاحی بقول موارد
ذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش
گردانیدن متعلق بمعنی چهار دهم بریدن (گلستان
سعدی رع) زبان بریده بکنجی نشسته صمّ بکم ۵
صاحب نوادر گوید که مدعی را ساکت گردانیدن
بحجت و سائل رابطه۔ بهار ذکر این ذیل بریدن
کرده گوید که (۲) بمعنی رشوت دادن حیف
است که سند این پیش نه شد ولیکن موافق قیاس
است بمشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند
کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا۔

بریدن سکون | مصدر اصطلاحی بقول موارد
ذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلق
بمعنی سوم بریدن (انوری ص) بیاد قهر ببرّد
ز سنگ خاره سکون ۵ بآب لطف برآرد ز شوره
مهرگیا ۵ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا۔
اطمینان کو زائل کرنا۔

بریدن سودا | مصدر اصطلاحی بقول موارد

بذیل بریدن بمعنی برہم خوردن سودا متعلّق بہ معنی ہفتم بریدن (ملّا قاسم ؎) ما راز نفع سود تو سودا بریدہ است ٭ سودا بریدہ است و چہ زیبا بریدہ است ٭ (مؤلّف عرض کند کہ مرکّب اضافی است و موافق قیاس (اردو) معاملہ بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بریدن شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) بازداشتن طفل را از شیر متعلّق بہ معنی دوازدہم بریدن (شفیع اثر ؎) آخر عمر شدہ ہم دالہ طفلی کہ برید ٭ مادر دہر بجُز این طفل عاشق شیرش ٭ و (۲) متغیّر کردن شیر را متعلّق بمعنی پنجم بریدن حیف است کہ سند این پیش نہ شد و ما این را نظر بر قول موارد کہ بر معنی پنجم بریدن گفتہ جا دادہ ایم و مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) دودھ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر بازداشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ دودھ کے اجزا جُدا کرنا کسی دوا کے ذریعہ سے دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔

بریدن طفل از پستان یا شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بازداشتن طفل از شیرخواری متعلّق بمعنی دوازدہم بریدن (محمد سعید اشرف ؎) خطّ مشکین آلت قطع محبّت می شود ٭ با سیاہی طفل را مادر ز پستان می بُرد ٭ (کلیم ؎) کلیم پیر شدی وقت آن ہنوز نشد ٭ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود ٭ (صاحب نوادر برد از شیر و پستان بریدن) ذکر این معنی کردہ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچّہ کو دودھ سے باز رکھنا۔ دودھ چھڑانا۔

بریدن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی زائل کردن طمع (رضا قلی ؎) عدل سلطان گر نہ پرسد حال مظلومان ٭ عشق کو گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید برید ٭ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است و

مرکّب اضافی (اردو) طمع کو مٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا

بریدن کوه | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن کوه متعلّق بہ معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا ؎) بریده کوه را آسان چو ہامون ٭ ز فرمان عنان کم رفتہ بیرون ٭ مؤلّف عرض کند کہ از قبیل بریدن راه وموافق قیاس است (اردو) دشت وبیابان کو طے کرنا۔

(۳۳۵۶) **بریدن مهر** | مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر میم مرکّب اضافی است بمعنی دور کردن وقطع کردن محبت متعلّق بہ معنی سوم بریدن (ظہوری ؎) بریده مهر من از جملہ مہربان اینست ٭ بنجا یم زبان داده مہربان اینست ٭ موافق قیاس و مرکّب اضافی است (اردو) محبت قطع کرنا۔

بریدن وظیفه | مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن موقوف ومسدود کردن روزی متعلّق بہ معنی سیزدہم بریدن (گلستان سعدی) وظیفہ روزی بخطای منکر نبُرد ٭ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وظیفہ بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریده | بقول ضمیمہ برہان بروزن رسیده۔ رہگذر را گویند مؤلّف عرض کند کہ حقیقةً اسم مفعول مصدر بریدن است و بدینمعنی کنایہ باشد کہ چیزی کہ از سطح زمین بریده وجدا کرده باشد رہگذر است (اردو) رہگزر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکّر۔ راستہ۔ شارع عام۔ سڑک۔

بریده زبان | اصطلاح بقول ملحقات برہان وبحر وہفت کنایہ از خاموش مؤلّف عرض کند کہ (بریدن زبان) بجای خودش گذشت واین اسم مفعول آنست واسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی کہ خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم صفت بمعنی ساکت چپ۔ وہ شخص جو ساکت ہو۔

(۳۳۵۷) **بریده شدن امید** | مصدر اصطلاحی۔

منقطع شدن امید و ناامید شدن (صائب ع) امید صائب از همه کس چون بریده شد تو شمشیر آه را ز نیام جگر کشیده تو (اردو) امید منقطع ہونا۔

بریده فلک اصطلاح۔ خان آرزو در سراج گوید که ماه باشد که سریع السیر است و فرماید که بعضی بمعنی زحل هم نوشته اند و آن درست نباشد **مؤلف** عرض کند که (برید فلک) بدون های هوز بجایش گذشت نمی دانیم که محقق با نام و نشان های هوز را چرا زیاده می کند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برید فلک۔

بریده صاحب هفت بحواله دستور فرماید که بمعنی راه صاحب مؤید هم متفق با هفت و ذیلی لغات فارسی جا داده **مؤلف** عرض کند که (برید ه) بدال مهمله چارم بهمین معنی گذشت شاید ماخذ آن هم محقق اگر این امبدل آن دانیم چنانکه باددان و باردان۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو برید ه۔

بریز بقول صاحب انند و هفت بکسر موحده و رای مهمله و سکون تحتانی و زای هوز معروف است کا امر ریختن باشد **مؤلف** عرض کند که موحده زائد باشد بر لفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است که بجایش می آید حیف است که محققین بالا چرا این را بشکل لغت قائم کرده اند۔ اگر ما بر مشتقات مصادر هم دو طرفه بران که موحده زائده را هم گیریم غیر از تضیع اوقات نباشد آنانکه این را امر حاضر ریختن دانسته اند غور نکرده اند ریختن سالم التصریف است در بحث کاملش بجایش آئیم (اردو) دیکھو ریزیدن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بریزن بقول ... مرادف (۱) ... (۲) ... صاحب جهانگیری فرماید که تابه گل باشد ... (بریزن) نیز گویند۔ صاحب برهان فرماید که بکسر اول و ثانی مجهول بر وزن نشیمن (۳) بروزن است که بعربی غربال و پهال گویند و بمعنی ترش بالا و ... بمعنی اول و دوم

هم کرده. صاحب ناصری فرماید که مرادف برتجن است بمعنی اوّل و دوم و سوم صراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف
پرویزن صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی پالا و تابه گلی مؤلّف عرض کند که حقیقت خلط
این بمعنی دوم بمعنی سوم (برزن) گذشت و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که تنور هم همچون تابه. نان را درست کند و
آنچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریزهاست که ریزخرده و ریزه را
گویند چنانکه سجایش می آید پس غربال را که ریزه ریزه ازان تراوش کند بریزن نام کردند و
(پرویزن) که بهمین معنی می آید مزید علیه و مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شد چنانکه
اسب و اسپ و واو زائد باشد چنانکه تنند و تنومند. مخفی مبادکه (ترش پالا) هم نوعی از
غربال است که بواسطه آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلّق دارد ولیکن عام
است برای کلّ مائعات چنانکه اردبیز عام است برای سفوفات غیر آرد هم چنانکه قند و غیر ذلک
(اردو) (۱) تنور. مذکّر. دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسری معنی (۳) دیکھو اردبیز

| بارزد | بقول سروری به رای مهمله بوزن مویزه نام صمغے باشد دوائی. شبیه به مصطگی.

صاحب جہانگیری فرماید که دوائی که آنرا پرزی نیز خوانند. شبیه به مصطکی و سیاه و خشک
مانند عسل صافی و تیز بو و معرّب آن بارزد و بیرزد صاحب برہان گوید که بدبو هم باشد
و چیزی است که زرگران بجهة لحم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر
و سپید گیها مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط آنچه بر (بارزد) گوید
همین قدر که معرّب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلبانی و کلبانی و
بترکی قاسنی و بهندی برجا و برو جا و بهروزه و معروف باسم گنده بهروزه و آن شیر درخت است

بزرگ بقدر سرو و تنہ آنرا بہ تیشہ وغیرہ جا بجا مجروح کنند و از ان تراوش نماید **مؤلف** عرض کند
کہ ذکر (بارزد) بجایش کردہ ایم و از ماخذش ہم بحثی بخیال ما اصل این لغت ہند است کہ (بیروزہ)
نام دارد و ہمین را (گندہ بروزہ) ہم گویند صاحب آصفیہ ذکر این کردہ فارسیان آنرا (بیرزہ)
بحذف واو نام کردند و آنچہ باختلاف حروف گذشت و می آید مبدل آنست کہ صراحت تبدیل
ہا انجا کنیم ولیکن آنچہ (بارزد) گذشت آنرا ہم مبدل (بیرزہ) دانیم کہ تحتانی بدل شدہ بہ الف
چنانکہ تازیانہ و تازانہ ۔ وہای ہوز بدل شدہ بہ دال مہملہ چنانکہ شنبہ و شنبد و جا دارد کہ (بارزد)
را معرب گیریم چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ است (اردو) دیکھو (بارزد)

برلیسمان افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بحث این بر (برلیسمان عجب افتادن) می آید ۔
(اردو) دیکھو ۔ برلیسمان عجب افتادن ۔

برلیسمان چیزی بخود بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ بزور دعوی آن کردن (حیاتی
گیلانی ؎) شمعم از سوختن بہر ہیزم ٭ شعلہ بر خود برلیسمان بستم ٭ صاحب بحر لفظ بخود را برخود
نوشتہ (عجبی نیست) معنی با وارستہ متفق و بہار (برلیسمان چیزی بستن) قائم کردہ بوثیقہ ہمین سند
ذکر معنی بالا کردہ و از رشید و لطوانف ہم سندی آوردہ (رباعی) از شیخ بخیرہ چند بر خودفندی ٭ تو سوز
دل مرا کجا مانندی ٭ فرقست میان سوز کز دل خیزد ٭ با آنکہ بریسمانش بر خود بندی ٭ **مؤلف**
عرض کند کہ (چیزی را بریسمان بر کسی بستن) کنایہ باشد از متعلق کردن چیزی با کسی بہ اصرار
زور و جبر کہ بجای خودش می آید محققین بالا بہ پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کردہ اند
و ما از معاصرین عجم تحقیق این کردہ ایم فارسیان گویند کہ ؛؛ ناحق این جرم را بہ ریسمان بر او بہ

است "، یعنی بجبر او را مجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعویٰ کرنا۔ اور ہمارے معنون کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمّہ لگانا۔

برسیمان خود بچاه افتادن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) نقلش بر داشته (عرفی ے) کسی که چاه ملامت براه ماکندی، برسیمان خود اکنون فتاده درچه ما ز" مؤلّف عرض کند که بمعنی دست خود بچاه افتادن است و این مصدری است بمعنی چاه کننده را چاه در پیش شدن دیگر ہیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنوئیں میں گرنا۔

برسیمان عجب افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر وانند با خیال و مکّاری مترکا افتادن (طغرا در ہجو پوچی فقره) ہر که با وقرض داده برسیمان عجب افتاده " مؤلّف عرض کند که لفظ عجب داخل محاوره نباشد و (برسیمان افتادن) مصدریست کنایه از گرفتار شدن بدام کسی بہار این را بہ یادداشتی فی بر لفظ عجب قائم کرده و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کرده اهٓ، است تصرّف بر از احتیاط محقّقین با نام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) **برسیمان کسی بچاه افتادن** مصادر

(ب) **برسیمان کسی بچاه رفتن** اصطلاحی۔ بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی به بلاے بہار ذکر (ب) کرده (ملا مسطلح ے) ترک وطن کسی بارادت نمی کند، یوسف برسیمان زلیخا بچاه رفت، (محسن تاثیر ے) نه وشو بجہان دنی ز طول امل، مرد بچاه باین رسیمان پوسیده، خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید که بسبب شخصے مبتلا شدن به بلائی (صائب ے) صاحب

چه اعتبار باخوان روزگار ٭ یوسف بریسمان براد
بچاه رفت ٭ (سالک یزدی ھ) هرکه دید هم
ناپخته دیو تهی ٭ رفته درچه بریسمان غرض ٭ مؤلف
عرض کند که صاحب بحر (الف) را قائم کرده باشد
باستناد کلام عرفی که بر مصدر (بریسمان خود بچاه
افتادن) گذشت که لفظ خود را عام کرد باکسی
ولفظ آ خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال
ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد واگر
از سند مذکور قطع نظر هم کنیم (الف) موافق قیاس
است ومرادف (ب) وکنایه ایست که خان آرزو
صراحت معنی آن کرده است وانچه بهار کلام
محسن تاثیر را بسند (ب) آورده غلط کرده و
از معنی آن این کنایه پیدا نمی شود بلکه معنی لفظی
است یعنی شاعر گوید که بذریعه ریسمان بوسیده
درچاه فرومشو تا نشکند وغرق نشوی وحق آنست
که درین اصطلاح (کسی) را مخصوص نه
کنیم بلکه (چیزی وکسی) هردو باشد که از سند
سالک یزدی. بوجه چیزی پیدا است -
(اردو) (الف و ب) کسی کی وجه سے
بتلاے بلا هونا۔

بریش | بقول مؤید بمعنی (۱) باجراحت وبقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و
فروفشانیدن. صاحب ناصری هم ذکر این بمعنی دوم کرده فرماید که (۳) تبدیل (بریز) است
واز سعدی سند آورده (ھ) مرا خود دلی دردمند است وریش ٭ تو نیزم نمک بر جراحت
مریش ٭ صاحب برهان گوید بکسر اول وثانی وسکون ثالث وشین قرشت بمعنی آخر براش
است که فروفشاندن باشد. صاحب انند بهزبانی صاحب ناصری ونقل سند سعدی فرماید که
از فرهنگ سکندرنامه ی گشاید که (۴) مخفف ابریشم. مؤلف عرض کند که معنی اول را
تسلیم کنیم که موحده بالغت ریش مرکب شده است یعنی بجراحت ونسبت معنی دوم عرض میشود

که نظر به اعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست این را مبدّل برآش بمعنی اوّلش دانیم که حاصل بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی. الف بدل شد به تحتانی چنانکه از مغان و پیرمغان محققین اوّل الذّکر تعریف خوشی نکرده اند و پی بحقیقت نبرده اند و بذکر دو مصادر در معنی این حقیقت جویان را بغلط برده اند نسبت معنی سوم عرض می شود که زای هوّز بدل شود بشین معجمه چنانکه زلوک و شلوک پس این را مبدّل بریز دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی برای این نیست که دران استعمال (مریش) است و آن نهی باشد از مصدر (ریشیدن) که بمعنی فرو ریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحّدهٔ زائد پس سند صاحب ناصری رهنمای حقیقت است نه سند حقیقی. بای حال (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم. و مریش نهی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم که بدون سند استعمالش تسلیم نه کنیم اگرچه موافق قیاس است حیف است که صاحب انند حوالهٔ فرهنگ سکندر نامه داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ۔ زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک۔ چھڑکنا کا امر حاضر (۴) دیکھو ابریشم۔

برریش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارسته و بحر و بهار بریش او ریدن چه فراغت بمعنی ریدن مستعمل است. ازینجهت مستراح را بیت الفراغ گویند. سندی که از شاعر پیش کرده است بر (برروت تافتن) گذشت مؤلف عرض کند که (ریدن برریش کسی) ذلیل کردن است اورا و این کنایه باشد (اردو) ذلیل کرنا۔

بریشم بقول ضمیمهٔ برهان و هفت و انند بفتح اوّل مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید که بضم

شین شہرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا لولی ع) توان صوف سخن را یافت معلم ؏ که ابریشم خامہ اش نبود بریشم ز **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ع) تا تواند ترک تن کرد آدمی با این شعور ؏ زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (اردو) دیکھو ابریشم -

بریشم تاب اصطلاح - ہمان ابریشم تاب است کہ بجایش گذشت و سند این ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم تاب -

بریشم زدن مصدر اصطلاحی - مخفف (ابریشم زدن) کہ در مقصوره گذشت (امیر خسرو ع) بریشم زن ره عشاق می زد ؏ سرودش ہر دل مشتاق می زد (اردو) دیکھو ابریشم زدن -

بریشم زن اصطلاح - بقول بحر مرادف ابریشم زن **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (ابریشم زن) است کہ در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت کہ مصدر ہمین است (اردو) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح - ہمان ابریشم گر کہ در مقصوره گذشت و سند این ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم گر -

بریشم نواز اصطلاح - اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (اردو) دیکھو ابریشم زن -

بریشیده بقول ہفت بفتح اوّل و کسر رای مہملہ بمثناة تحتانی رسیده و کسر شین منقوطہ بمثناة تحتانی رسیده و فتح دال ابجد و ہای مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدّل (پریشیده) باشد کہ بہ بای فارسی

می آید چنانکہ تپ وتب وآن اسم مفعول پریشیدن
است نمی دانیم کہ محققین ہند نژاد ذکر این بہ
تبدیل حرف اوّل بکدام برہان کردہ معنی دوم
از کجا پیدا کردند کہ نہ در (پریشیدہ) می آید ونہ
(پریشیدن) مجرّد بیانش بدون سند استعمال
کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
ومحقّقین فارسی زبان وزباندانان ازین
ساکت (اردو) (۱) پریشان
دیکھو افژول (۲) دیکھو (برافشاندن)
یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

بریغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بہ رای مہملہ بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور۔
صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اوّل است صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ
اند صاحب انند فرماید کہ بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلّف** عرض کند کہ سپریغ
بہمین معنی می آید واین مخفّف آن باشد بہ تبدیل کہ سین مہملہ حذف شد وبای فارسی
بدل شد بموحّدہ چنانکہ تپ وتب واغلب کہ ہر دو لغت ترکی باشد کہ وضع لغت تقاضای
آن می کند ولیکن حیف است کہ محقّقین لغات ترکی از ہر دو ساکت وجادارد کہ ہر دو
را اسم جامد فارسی زبان گیریم و بریغ را مفرّس بریق دانیم کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی
درخشش وبقول غیاث بمعنی درخشان آمدہ ۔ جادارد کہ فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل
کردہ برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند کہ درخشش دارد واللہ اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر

بر یکدیگر افتادن مصدر اصطلاحی ۔ (۳۳۵۹)
کنایہ باشد از کثرت خلائق (انوری ۵) بر چرخ ممالک
زشہاب قلم تست کہ بر یکدگر افتادہ دو صد دیو سپیدی
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا (کھوے سے کھوا چھلنا) بقول
آصفیہ ۔ کثرت خلائق وانبوہ کثیر کے باعث کندھے سے کندھا
چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا ازحد۔

ہجوم ہونا (مصحفی ؎) وہ دلّی کے کوچے میں اب سارے خالی ؎ کھوے سے کھوے تہا جہاں روز چھلتے ؎

برکیدگر جوشیدن | مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ کردن با یکدگر بہ جوش وخروش (ظہوری ؎) تف داغ برون و اندرون دستی بہم داد است ؎ نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بریکدگر جوشم ؎ (اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔ مقابلہ کرنا۔ جوش کے ساتھ۔ (۲۲۳۶)

بریکدگر چیدن چیزی | مصدر اصطلاحی۔ مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری ؎) سخن بیہودہ در کام وزبان بریکدگر چیدیم ؎ نشد روزی کہ روزی گوش برگفتارم اندازد ؎ (ولہ ؎) نمی افتد برون این اخگرہا ہجر از گریبانم ؎ درون سینہ تاکی داغ دل بریکدگر چیدن ؎ (ولہ ؎) بہ تسبیحی کہ اشک آوردہ دین بریکدگر چیدن ؎ شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت ستیدن ؎ (۲۲۳۷)

(اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب سے جمانا۔ جمع کرنا۔

بریکدگر خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این ازمعنی ساکت واند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از پریشان و برہم شدن است (صائب ؎) عالم آب از نسیمی می خورد بریکدگر ؎ در سرہستی نفس ہشیار می باید کشید ؎ (صائب ؎) نیست جز مہر خموشی حلقۂ بر در مرا ؎ می خورد بریکدگر از چشم گویا خلوتم ؎ (اردو) پریشان ہونا برہم ہونا۔

بریکدگر نہادن | مصدر اصطلاحی۔ جمع کردن بکثرت (ظہوری ؎) یغما چہ گنجہا کہ نہ بریکدگر نہد ؎ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند ؎ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا کثرت سے جمع کرنا۔ (۲۲۳۹)

(الف) بریک قرار | اصطلاح بقول بہار

واند بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار
یعنی بریک وتیره (صائب ۵) ہزار بار
فزون ماه بدرگشت و ہلال ۂ چراغ ماست که
که بریک قرار می سوزد ۂ **مؤلّف** عرض کند

که ازین سند مصدر ....

(ب) **بریک قرار سوختن چراغ** | بمعنی سوختن
آن بریک طرز و یک حالت پیداست (اردو) (الف)
ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

برہلیا | بقول مؤیّد. لغت فارسی زبان است رستنی باشد که آنرا رازیانہ گویند صاحب محیط بر (زرایانج) فرماید که معرّب (رازیانہ) فارسی وگوید که تعریف این بر (بادیان) مسطور **مؤلّف** عرض کند که ما بر (اقوارثون) صراحت کافی کرده ایم وبقول محیط نوشته ایم که بیونانی (برہلیا) گویند پس خیال ما ہمین است که مطبع نولکشور این را به تبدیل ہای ہوّز بتحتانی قائم کرده و در نسخه ہای قلمی این لغت را در مؤیّد نیافتیم (اردو) دیکھو اقوارثون۔

برین | بقول سروری یعنی (۱) بالائین چنانکه گویند (سپہر برین) و (بہشت برین) (ظہیر فاریابی ۵) راست گوئی مظلّه ایست سیاه ۂ سر برافراشته بچرخ برین ۂ صاحبان جہانگیری وناصری وبرہان گویند که بای اوّل مفتوح ورای مکسور ویای معروف بروزن قرین است بمعنی ازہمہ بالاتر صاحب رشیدی (باد برین) راہم درسند این آورده صاحب فدائی ہم ذکر این کرده۔ خان آرزو در سراج گوید که مرکّب است از بر بمعنی بالا و یا و نون که برای نسبت است چنانکه بالائین و پائین گوید که این ہرسه لفظ دلالت می کند که یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید که مثل یا و نون زرّین وسیمین نیست و فرماید که آنچه در کشف اللّغات بمعنی بہشت بالائین نوشته غلط است بلکه تنہا بمعنی بالائین است **مؤلّف** عرض کند که ما با

ماخذ بیان کردہ اش اتّفاق داریم وبطور دفع دخل گوئیم کہ مقصود صاحب کشف ہمین قدر باشد کہ (بہشت برین) مثال ہمین معنی است نہ مجرّد برین بمعنی بہشت برین وجا دارد کہ بسہو کتابت (بہشت برین) را (برین) نوشتہ ۔ (اردو) بلند تر ۔ بہت بلند ۔

(۲) برین بقول سروری بمعنی پارچہ تنگ کہ از خربزہ بریدہ باشد (مولوی معنوی ؎) چون بریدہ داد اورا یک برین ٭ ہمچو شکّر خوردش وچون انگبین ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ بااوّل مضموم گرچہ خربزہ وہندوانہ وامثال آن صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وسراج ہم ذکر این بالضّم کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ بدین معنی ماخوذ از بریدن است مؤلّف عرض کند کہ حقیقت ماخذ بیان نکرد وہیچ تعلّق با مصدر بریدن ندارد بلکہ ماخوذ است از بری کہ لغت عرب است وبقول منتہی الارب بمعنی تراشیدن چنانکہ ذکرایش بہ مصدر بریدن کردہ ایم پس فارسیان ہمان بری را مرکّب کردند با نون نسبت ودہای ہوّز کہ افادہ معنی مفعولی کند) وبرینہ بمعنی بریدہ شدہ وبرین مخفّف آن بحذف ہای ہوّز کنایہ از قاش (اردو) قاش ۔ بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مؤنّث ۔ پھانک ۔ پھل کا طولانی تراشا ہوا ٹکڑا ۔ پارہ ۔ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک ۔ دیکھو برش کے دوسرے معنے ۔

(۳) برین ۔ بقول سروری بمعنی رخنہ وفرماید کہ در فرہنگ بکسر با آمدہ صاحب جہانگیری این را بالکسر آوردہ گوید کہ این را برینہ ہم خوانند صاحب برہان این را بروزن قرین گفتہ فرماید کہ بکسر اوّل ہر سوراخ را گویند عموماً وسوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری وجامع وسراج با قول آخرش ہمزبانش مؤلّف عرض کند کہ فارسیان برہ را کہ بالکسر در عربی

زبان بمعنی چاه است به حذف همزه و زیادت یا و نون نسبت برّین کردند و بمعنی مطلق رخنه استعمال کردند و دیگر هیچ (اردو) رخنه. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکّر. سوراخ. چهید. موکها. روزن.

(۴) برین. بفتح اوّل وکسر دوم بقول جهانگیری و برهان و جامع باد صبا که آنرا باد برین نیز خوانند شمس فخری سه) بزیر چرخ برین بی مثال فرمانش ؛ بسوی قبله نیارد وزید باد برین ؛ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده فرماید که باد صبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (باد برین) را بمعنی باد صبا گوید چنانکه باد دبور بمعنی باد فرودین مؤلّف عرض کند که قول جامع را معتبر دانیم که از اهل زبانست و مجرّد برین را بمعنی صبا دانیم و عجبی نباشد که این را مخفّف (باد برین) قرار دهیم صاحب جهانگیری غلط کرد که سند شمس فخری را که با (باد برین) تعلّق دارد برای مجرّد برین آورد (اردو) دیکهو باد برین.

(۵) برین. بقول برهان بفتح اوّل بروزن قرین نام آتشکده. خان آرزو در سراج بحواله ابراهیمی و کشف اللغات و برهان ذکر این معنی کرده بحواله قوسی فرماید که ظاهراً (برزین) را به برین اشتباه کرده باشند و حالانکه برزین نام بانی آتشکده است نه آتشکده مؤلّف عرض کند که اشتقاق سند استعمال می باشیم که صاحبان زبان ازین معنی ساکت اند جا دارد که فارسیان نیز بعلوی معنی برین آتشکده را گفته باشند ولیکن ابهام بیان برهان ترکش را تفوّق داشت نمی گوید که کدام آتشکده را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکده کا نام برین ہے. مذکّر.

(۶) برین. بقول خدائی که از علمای معاصر عجم بود یکی از سه پایهای ششش گانه که ششپال می گویند

مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم کہ در بیان معنی اجمال را بکار بردہ و بمعنی (شش گانہ) غور نکردہ۔ شش گانہ ہمان شش جہت است کہ مشتمل است بر مشرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جہت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم کہ چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم کہ مقصودش از صبا است کہ باد شمال را صبا گویند اندرین صورت ہمان معنی چہارم باقی ماند کہ بجایش گذشت فتامل (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاہ | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ (۱) پادشاہ بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالاترین پادشاہ بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ در معنی اوّل لفظ برین بمعنی بالاتر است کہ گذشت قلب اضافت پادشاہ برین و در معنی دوم برین مخفف برآین بمعنی حقیقتش ولیکن استعمال برین درین ہر دو معنی خصوصیتے با پادشاہ ندارد نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق بچہ خصوصیتے این را در اصطلاحات جا دادہ اند معاصرین عجم با معنی اوّل برزبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاہ۔ مذکر۔ (۲) اس پادشاہ پر۔

برین دائرہ | اصطلاح۔ بقول مؤید وانند و ہفت (۱) اشارت بکرہ خاک است و (۲) فلک ہم مؤلف عرض کند کہ دائرہ بمعنی خودش عام است و بوجہ اشارہ قریب کنایہ گرفتہ اند برای زمین و آسمان کہ ہیأت ہر دو را مدوّر دانند مخفی مباد کہ (این دائرہ) در مقصورہ بمعنی دنیا گذشت لہذا وجہی نیست کہ درینجا برین سہ استعمال معنی دیگر پیدا کنیم و اگر از اشارہ قطع نظر کنیم و برین را صفت دائرہ

قرار دهیم و این را قلب اضافت دانیم بمعنی لفظی این دائره بلندترین و کنایه از فلک توان گرفت (اردو) (۱) کرۂ خاک۔ مذکّر (۲) دیکھو آسمان۔

برین دژ | اصطلاح۔ بقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود بمعنی دژی است دیگر که در دژ بر جایی که بلندتر از همه است می سازند برای نشیمن پادشاه یا فرمانده یا سپهبد ارک و (نارین دژ) هم می گویندش **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند و مراد از قلعه و مقامی است که داخل قلعه بالای مقامی بلندترین می سازند و برین درینجا بمعنی بلندتر است۔ قلب اضافت بمعنی دژ بلندتر که مرکّب توصیفی است (اردو) بالا حصار۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو قلعہ کے اندر بلندترین مقام پر بنایا گیا ہو۔ مذکّر

برین روی | اصطلاح۔ بقول فدائی

برین رویه | که از علمای معاصر عجم بود بچم برین سوی و برین سویه است که رویه برین باشد۔ جانب شمال۔ **مؤلف** عرض کند که مرکّب اضافی است (اردو) شمال رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا مُنہ شمال کی جانب ہو۔ مذکّر۔

برین سفره | اصطلاح۔ بقول مؤیّد بحواله قنیه (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید که (۲) اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالاترین سفره صاحبان هفت دانند بر اشارت بسوی فلک و دنیا قانع **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت سفرهٔ برین بمعنی سفرهٔ که بلندتر است و کنایه باشد برای معنی اوّل و برای معنی دوم عرض می شود که (این سفره) گفتن کافی بود بر سبیل استعاره که دنیا و زمین را سفره گفتند که عالمان بران رزق خود می خورند و بمعنی سوم هم قلب اضافت و این بمعنی حقیقی است و لیکن بدون سند استعمال

هر سه معنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم برزبان ندارند و هر سه محققین بالا از اهل زبان نیند (اردو)

(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ مذکر۔

برینش بقول برهان بضم اول و کسر ثانی بتحتانی رسیده و نون مکسور و بشین نقطه دار زده (۱) بمعنی بریدن و برش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم و بریدن آن هم هست بمعنی آنکه گویا شکم آنرا از غایت درد می برند صاحب ناصری بذکر این گوید که معلوم می شود که بفتح بالا مرادف بریدن است و این شین گاهی افادهٔ معنی مصدری کند چنانکه آفرینش و آفرینشا صاحب جامع بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید که بریدن شکم از اسهال و درد۔ خان آرزو در سراج گوید که معنی دوم یعنی پیچش مجاز است بدان سبب که احشا دران گویا بریده می شود و فرماید که ظاهرا بریدن در اصل (برینیدن) بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شده ولهذا برینش به نون بمعنی بریدن و برش آمده و برین بمعنی قاش خربزه و جز آن که آنرا برند گویند مؤلف عرض کند که طرز بیان محققین مصدر و حاصل بالمصدر را خلط ملط می کند و لحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد بریدن مصدری است که ذکرش گذشت و صراحت ماخذش هم همدرانجا کرده ایم و اسم مصدر را هم به تحقیق رسانده ایم که دران نون را دخلی نیست و (برینیدن) به نون چارم زیاده پس برش حاصل بالمصدر است و برینش به نون چهارم مزید علیه آن که نون در بعض کلمات فارسی زبان زیاده می شود چنانکه گذارش و گذارنش پس بمعنی اول حاصل بالمصدر است بمعنی برش و بریدگی و بمعنی دوم کنایه باشد از مرض پیچش و ما اشاره این بر (برینش)

ہم کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرّش بقول آصفیہ بالتشدید وبلا تشدید تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنیش۔

برین شاہ | اصطلاح۔ بقول بحر و شمس بمعنی پادشاہ بزرگ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر (برین پادشاہ) گذشت واین مرادف آن است (اردو) دیکھو برین پادشاہ۔

برین فرہنگ | اصطلاح۔ بقول ناصری وانند (۱) بمعنی بالاترین دانش وآن علم الٰہیات حکمت است کہ علم بصانع تعالیٰ وعقول ونفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاہ کامل خردمند (تہمورس۔ ملقب بہ دیو بند) ومعنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چہ فرہنگ بمعنی عقل است وبرین بالاتر از ہمہ عقول وآن نیز اوّل ہمہ است **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محقق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست کہ قلب اضافت ذو فرہنگ برین) است وبس وبمعنی اوّل مرکب توصیفی است وکنایہ باشد از علم الٰہیات وبمعنی دوم عَلَم (اردو) (۱) علم الٰہی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ علم حکمت کے اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ الٰہی ہیں سے اخیر قسم پس علم الٰہی وہ علم ہے جس میں اُن امور سے بحث کی جائے جو وجود خارجی یا تعقل میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خدای تعالیٰ یا مقرّبان درگاہ احدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوتے ہیں۔ مثل عقول نفوس یا اُن کے احکام وافعال۔

برین مرکز | اصطلاح۔ بقول مؤید کنایہ از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اگر استعارہ گیریم ومرکز را کہ لغت عام است بہ زمین مخصوص کنیم باید کہ (این مرکز)

گوئیم نمیدانیم که چرا (برین) را آورده اند که مخفف (براین) است واگر برین را بمعنی بالاتر گیریم کنایهٔ فلک را می زیبد نه کنایه زمین را

پس جز این نیست که تسامح محققین باشد و بس بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) زمین مؤنث -

برینه | بقول سروری همان برین بدو معنی اخیر یعنی قاش و رخنه صاحب برهان فرماید که بکسر اوّل هر سوراخ باشد عموماً و سوراخ تنور خصوصاً و بقول رشیدی بذیل برین بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند که بزیادت های هوّز در آخر برین که بمعنی سوش گذشت مزید علیه آن دانیم چنانکه خونخوار و خونخواره (اردو) دیکھو برین کے دوسرے اور تیسرے معنے

بریوسیس | بقول هفت بالفتح وکسر سین مهمله بمثناة تحتانی رسیده بلغت یونانی نوعی از لبلاب وعشقه را گویند و فرماید که بجای تحتانی اوّل بای فارسی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (اریغ) بیان کرده ایم جز این نباشد که فارسیان استعمال این لغت یونانی هم کرده اند و محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا داده اند و (بریوسیس) هم به همین معنی گذشت (اردو) دیکھو اریغ - جس کی یہ ایک قسم ہے -

بریون | بقول سروری بفتح با و واو وکسر رای مهمله (۱) رشتی باشد که بر بدن پیدا شود و هر چند برآید پهن شود و خارش کند و پوست گداز د و بضمّ با نیز بنظر رسیده بعربی قوبا گویند بضمّ قاف و فتح واو (یوسفی ۵) بواسیر و بریون را کند و فتح ژ برد هم علّت ماخولیا را ژ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری صراحت مزید کند که این را به هندی داد گویند و صاحب برهان گوید که بروزن ویدن است و فرماید که

بروزن فرعون ودیحون هم آمده ونیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرداگرد دهان را گویند صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت
طبیعت وخلط بد نیز دوگونه بود یکی خلطی بود تیز ورقیق و دیگر خلط بد ره از اندامهای شریف
باز می دارد وبظاهر پوست دفع می کند وپهن می گردد وخارش می کند وبعربی قوبا نام دارد
وذکر معنی دوم بحواله برهان کرده۔ صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو در سراج
بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهرا تصحیف برتو است. وبحواله قوسی فرماید
که (۳) بمعنی دیبای تنک وگوید که این تصحیف بریون عربی است **مؤلّف** عرض
کند که (ادرفن) به معنی اوّل بجایش گذشت واشاره این هم همدرانجا کرده ایم و(پرپون)
بپای فارسی هم به همین معنی می آید خیال ما نسبت ماخذ همین که این مرکّب است از بر بمعنی
بدن ویون بقول برهان بمعنی فلس ونمد بدینوجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند
ومثل نمد درشت می شود۔ فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند وانچه به بای فارسی
می آید مبدّل این که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب وتپ نسبت معنی دوم
عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم وانچه
خان آرزو در سراج این را تصحیف برتو گوید نسبت آن عرض می شود که برتو بدین معنی
نیامده بلکه برتو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جزاین متحقق نشد که اسم
جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقق اهل زبان ودیگر هیچ وبمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل
بریون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس

وبالہوس وضرورت ندارد کہ تصحیف خوانیم (اردو) (۱) دیکھو اورفن (۲) دہن کا اطراف منہ کا حلقہ۔ مذکر۔ دیکھو بر پوز (۳) دیکھو بر پون۔

بای موحّدہ بازای ہوّز

بز بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح باد (۱) بمعنی آئین وروش (سوزنی ؎) حجرۂ زینسان وناز این کردار تو شغل ازین طرز وحرفتی زین بز تو صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ بز در عربی بمعنی قماش آمدہ شاید بمعنی آئین وروش ازین گرفتہ اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ازین ماخذ اتّفاق نداریم ونظر بر معنی قماش اگر در عربی باشد آئین وروش را بدان متعلّق نہ کنیم وجز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند تو آئین وروش را استعمال کنند مخفی مبادا کہ بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی ہم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے۔

(۲) بز۔ بقول سروری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع امر حاضر از مصدر بہ بزیدن (سوزنی ؎) حجرہ ماست بادخانۂ بوق تو ساعتی بادبوق ما را بز تو خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ این امر بزیدن مبدّلش وزیدن یا برعکس واین لفظ مخصوص باد است وفرماید کہ آنچہ صاحب برہان بمعنی جستن آوردہ خطاست **مؤلف** عرض کند کہ بزیدن بقول بحر عجم بمعنی وزیدن وجستن می آید ووزیدن بمعنی جنبیدن وموج زدن ہوا وباد خصوصاً وبمعنی جستن بالفتح عموماً وما بزیدن را مبدّل وزیدن دانیم۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند وحقیقت معانی بجایش عرض کنیم ودر اینجا ہمین قدر کافی است کہ امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع مخفف بزم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ مجلس عیش ومہمانی مراد است مؤلف عرض کند کہ نظر براعتبار ناصری وجامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ایں معنی را تسلیم کنیم وموافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می شود چنانکہ آہرمن و آہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبھا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وجہانگیری زنبور (خاقانی ؎) شاید اگر در حرم سگ ندہد آبدست ٭ زیبد اگر در ارم بز نبود میوہ چین ٭ وصاحب رشیدی فرماید کہ چون بوز بالفتح بمعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفف آن باشد پس بفتح بای بکسر خان آرزو در سراج ذکر قول رشیدی اکتفا کردہ مؤلف عرض کند کہ بوز بہ زیادت واو قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی زنبور وبوز را کہ می آید بزیادت واو مزید علیہ آن وصراحت کاملش ہمدر انجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان وناصری۔ زمین وپشتۂ بلند وتیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ وتیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی وزای فارسی بمعنی زمین پست وبلند وکوہ وکتل می آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ وزای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتۂ بلند وتیغ کوہ

چنانکہ تپ وتب و ژند و زند مخفی مبادکہ طرز بیان برہان بغلطی اندازد کہ واو عطف میان زمین و پشتہ بمعنی مطلق زمین ہم قائم کند و معاصرین عجم قول جامع را صحیح دانند کہ معنی مطلق زمین درین داخل نیست (اردو) بلند پشتہ۔ بلند ٹیلا مذکّر۔ پہاڑ کی چوٹی۔ مؤنّث۔

(۶) بز۔ بقول برہان و ناصری بضمّ اوّل تیس را خوانند خان آرزو در سراج ذکر اینمعنی نکرد۔ بہار ذکر ہمین یک معنی کردہ گوید کہ بالضّم بمعنی گوسفند و ترجمۂ تیس۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت فارسی است و بعربی معز و ماعز و نر آن را تیش و کبش و ہندی کہی و بہندی مادۂ آنرا بکری و چھیری و نر آنرا بکرا گویند و آن حیوانی است معروف از حیوانات ماکول اللحم۔ گوشت آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعد از گوسفند و آن نزد اطبّا عبارت از گوسفند ولایتی است یعنی دنبہ باشد نہ گوسفند ہندی کہ لحم آن بعد از گوشت بز است در فضیلت و گوشت آن گرم و تر و گرمی آن از لحم گوسفند ولایتی کمتر و بقول گیلانی معتدل و بارد و موافق گرم مزاجان و مریضان و مسلولین و صالح الکیموس مولّد خون لطیف و منافع بسیار دارد **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضّم (اردو) بز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنّث بکری گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کو بھی بمعنی بز اور بکری لکھا ہے۔

(الف) بُزِ آویز | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) واژونہ آویختن چنانکہ قصّاب بُز را بر قنارہ آویزد (میر یحیی ؏) گوشت قصّاب گو دہد بہ پوشش ٭ ورنہ دردم کند بز آویزش ٭ و فرماید

کہ (۲) نام فنی است از کُشتی (میر نجات ؏) مدعی گرم تلاش تنگیس خواہی شد ٭ گر بر آویز شوی بہتر ازیں خواہد شد ٭ خان آرزو در چراغ ذکر این ہر دو معنی بالضّم کردہ و صاحب

بجز هم **مؤلّف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است و معنی لفظی این آویزندهٔ بُز و کنایه از سه پایه
که از سه چوب درست کنند و بُز مذبوح را بعلّه
آن واژگونه آویزند تا چرم از و جدا و روده و
معده وغیره را خارج و اعضاایش پاره پاره کنند
و بعض طبّاخان بُز سالم را بر همین بُز آویز کباب
کنند چنانکه آتش بزیر آن بیفروزند و همین را
وارسته بر (قناره) ذکر کرده و لغت فارسی گفته
و صاحب اشند هم زبانش و هم صاحب اشند قنا
را بدون های آخره به همین معنی لغت عرب گفته
بائی حَالِ - بمعنی سه پایه باشد و مجازاً بمعنی معکوس
آویخته شده و بر بیان ما هم واز همین است ....

(ب) **بر آویز شدن** کنایه باشد از کیفیّت

(ج) **بر آویز کردن** شدن و کردن و

معکوس آویخته شدن و آویختن همی دانیم که
محقّقین با نام و نشان معنی دوم را از سند میر نجات
چطور پیدا کردند حق آنست که هر دو اسناد بالا

متعلّق است از (ب و ج) تا آنکه سند دیگر
پیش نشود معنی دوم را تسلیم نکنیم که محقّقین اهل
زبان ازین معنی ساکت و معاصرین عجم بر زبان
ندارند و هر سه محقّقین هند نژاد این معنی را از
همین یک سند پیدا کرده اند و ما آنرا متعلّق معنی
اوّل کرده ایم مخفی مباد که صاحب غیاث بدون
حوالهٔ محقّقی نسبت معنی دوم گوید که نام دار کشتی
و آن واژگون آویختن حریف است چنانکه
قصّاب ذبیحه را بر قنار بسته پوست کشد (انتهی)
ما عرض کنیم که بانی این معنی خان آرزو می نماید و دیگر
هند نژادان نقلش کردند و او از کلام میر نجات
سکندری خور و بائی حَالِ تا آنکه سند استعمال
پیش نشود اعتبار را نشاید غنا قل (اردو)
(الف) (۱) سه پایه - دکن میں تین لکڑیوں یا بانسوں
کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکاتے
ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ
کھال اُتارنے اور آنتوں وغیرہ کے خارج کرنیکے بعد

اسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالمًا بھونتے ہیں تندگیرا اور بلیحاظ ہما کے معنو نکے الٹا لٹکایا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانون کی کشتی کے ایک خاص فن کو فارسیوں نے (بُزآویز) کہا ہی (ب) الٹا لٹکایا جانا۔ کباب ہونا (ج) الٹا لٹکانا۔ کباب کرنا۔

بزاختن | بقول بحر مصدریست بر وزن و معنی گداختن و فرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلاہما بالضم بمعنی گداختن است۔ صاحبان ہفت و انند ذکر این با مصدر (بزازیدن با ہر دو زای ہوّز) کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (پزاختن) بہ بای فارسی عوض موحدہ ہم بجایش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدل این است چنانکہ تب و تپ و خیال ما نسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بُزآویختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بُز بر (بزآویز) برای کباب کردنش و واو تحتانی حذف و ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاختن) شد و بر سبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند و از ہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجایش گذشت و حقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہمدر انجا عرض کنیم و حقیقت ماخذ (آویختن) بجایش متروک و بر (بزآویختن) تلافی ما فات کردہ ایم۔ معاصرین عجم این مصدر را بر زبان ندارند و متروک است (اردو) گلانا۔ گلا دینا۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے۔

بزِاخفش | اصطلاح۔ بہار گوید کہ گویند (۱) اخفش را بزی بود کہ مادام کہ او آواز نمی کرد اخفش از از بر کردن سبق خاموش نمی ماند و آن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ؎) قدرتش را قضا بز اخفش ٭ ہرچہ گوید ہم آنچنان باشد ٭ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ قصۂ این نہ چنانست بلکہ اخفش بقول منتخب لغت عرب و نام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویه بود دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویه وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویه بود (انتہیٰ) معاصرین عجم گویند که ازین هرسه یکی بود که بزی با خود داشت و چون درس می خواند و بحث آن می کرد بز مذکور بر سبیل عادت خود سر را حرکت می داد چنانکه بزان می کنند و ازین حرکت اخفش را تسکین می باشد و می دانست که بز ما تصدیق و اثبات بحث ما می کند و این ابلهیش بود از اینجا که فارسیان در اصطلاح خود (۲) بز اخفش بر ترکیب اضافی کسی را گویند که بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم سر را حرکت دهد و درست گوید (ظهوری ۵)

سر تصدیق بهر حرف تو چون جنبانم ؛ مدعی را بمطلب تا بز اخفش باشد ؛

(اردو) بز اخفش بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر (۱) اخفش صرفی کا بکرا (۲) بے سمجھے گردن ہلانے والا - نا فہمیدہ اقرار کرنے والا - کھوئے دماغ کا - آپ ہی نے لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرکے سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اٹھتا یہ اپنے سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اس کا سارا دماغ چاٹ گیا تھا (انتہیٰ) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالباً آپ نے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا - ہم نے اس حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال شعراے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے -

بزاد بر آمده | اصطلاح - بقول سروری و برهان و جامع و بحر و سراج زنیکه بنهایت پیر باشد و سال بسیار بر وگذشته **مؤلف** عرض کند که موحده اول افاده معنی آز کند چنانکه بر معنی بستمش گذشت و زاد بقول برهان حاصل بالمصدر زائیدن و سن و سال هم پس معنی لفظی این کسی که از زائیدن خارج شده و از سن و سال بر آمده و کنایه از پیر ساله که بنهایت پیری رسیده

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔ مؤنث

بزادی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وکسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد و (۲) بلور را گویند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت و سند استعمال پیش نه شد۔ تا آنکه سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط برزمرد گوید که آنرا بہندی پنّا گویند و آن از جملۂ سنگہای شریفۂ نفیسه۔ و در معدن طلا بہم رسد و مادۂ آن طلاست و فرماید که دران و زبرجد اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست که زمرّد و زبرجد یک چیز است و متساوی الطبع و از یک جنس باختلاف رنگ که زمرّد سبز است و زبرجد زرد۔ و ہم او بر زبرجد گوید که قسمی از زمرّد۔ زردرنگ و ہر دو از معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم قاطع نزف الدم و رافع عسر البول و شکننده سنگ و منافع بسیار دارد و ہم او بر بلور گوید سنگے است معدنی سفید و شفاف و نرم تراز زمرّد و سخت تراز شیشه۔ قلیل الاستعمال و رطب و مصلح آن قند کہنه و اکتحال باریک سودۂ آن برای رفع بیاض چشم و سبل و جرب عین نافع و از خواص آنست که تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال و منع فزع درخواب و درد دندان نافع۔ **مؤلف** عرض کند که اگر این لغت فارسی به تحقیق رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد و بلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے مذکر (انتہی) بعض کی رائے میں زمرّد۔ صاحب آصفیہ نے زمرّد پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکر ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد۔ سبز پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف	ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں۔

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بضم اوّل و بہ رای مہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخہ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای مہملہ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این با ہر دو زای ہوز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوز دوم و رای مہملہ چہارم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآویختن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفف (بزآویختن) است ہم چنان (بزازیدن) بر ہر دو زای ہوز مخفف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ و معنیٔ مرادف (بزاختن) کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای مہملہ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال آنہا را ظاہر کرد (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزّازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلف** عرض کند کہ بزّاز لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از بز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جای کہ دران کثرت بزّازان است و کنایہ از بازار (اردو) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای مہملہ چہارم

گذشت و حقیقت این ہمہ را ینجا مذکور (اردو) دیکھو بزازیدن۔

بزّاغ خان آرزو در سراج گوید کہ بتشدید در ذیل لغات فارسی بہ زای معجمہ بمعنی فصد کنندہ نوشتہ اند و فرماید کہ صاحب برہان بہ رای مہملہ آوردہ و تحقیق آنست کہ بہ زای معجمہ لغت عربی است و آنہا در تصحیف و غلط افتادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت (برّاغ) را بہ رای مہملہ دوم بجایش بیان کردہ ایم کہ مبدّل (بزّاغ عربی است کہ بزای ہوّز) است و اختلاف خان آرزو را ہم ہمدر اینجا ذکر کردہ ایم پس نمی دانیم کہ او چرا این لغت عربی را دریجا با لغات فارسی ذکر کردہ و فضولی بی محل می کند و یادندارد کہ بر (برّاغ) بہ رای مہملہ ہر چہ خیالش بود مذکور شد کہ تصفیۂ آن ہمدر اینجا کردہ ایم و می پرسیم از و کہ (بزّاغ را بہ زای ہوّز) دوم کدام محقق فارسی زبان آوردہ است کہ تکذیب آن می کند وای بر و (اردو) دیکھو برّاغ۔

بزاگندن بقول شمس بکاف فارسی کنایہ از سحر برای کشش کسی **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان عموماً و محققین مصادر فرس خصوصاً و معاصرین عجم ازین مصدر ساکت و غیر از محقق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکرد و معنی اسم برای مصدر خبر می دہد از نقد معلوماتش تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید و ما خدا این ہم ہیچ (اردو) نا قابل ترجمہ۔

بزان بقول سروری بر وزن رزان باد نسیم و جہندہ باشد و فرماید کہ حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ؎) باز چون باد آمد از اقبال ہمیون موکبش ؛ تازہ شد چون در سحرگاہان گل از باد بزان ؛ صاحب جہانگیری این را بمعنی وزندہ و مرادف بزانہ و بزمن گوید (مسعود سعد سلمان ؎) نہ ابر بہارم کہ چندین بگریم ؛ نہ باد بزانم کہ چندین بپویم ؛

صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مصدر وزیدن اصل است و (بزیدن) مبدّل آن وہر دو بجایش می آید پس بزان بقاعدۂ فارسی اسم حال بزیدن است چنانکہ وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان وکنان محققین با نام و نشان در مشتقات مصادر می روند واین قسم لغات مشتقہ را اسم جامد می دانند (اردو) چلنے والی (ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا۔ لیکن محاورہ اُردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزانداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بمعنی گداختن **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین مصادر واہل زبان ازین ساکت مقصودش غیر از (بزاختن) نیست کہ بجایش گذشت بی تحقیقی او آنرا ترک واین را قائم کرد۔ دیگر ہیچ۔ تا آنکہ سند استعمال بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزانو درآمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وعجم وانند (۱) بزانو نشستن (ملا عبداللہ ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎) بزانو درآمدہ ان پیشگاہ کہ کس را نبودی ازان پیش راہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم گویند کہ (۲) بزانو استادہ عرض حال کردن است واین رتبۂ مخصوصین بارگاہ باشد (اردو) (۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا۔

بزانہ بقول سروری ومؤید بہای ہوز وزای معجمہ بر وزن روانہ یعنی وزندہ (امیر خسرو ؎) ولایت دارم و گنج و خزانہ ؎ سپاہی تیز چون باد بزانہ ؎ وبقول جہانگیری ورشیدی وجامع مرادف (بزان) کہ گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزندہ وجہندہ **مؤلف** عرض کند کہ جز این نیست کہ ہای زائد است در آخر (بزان) کہ بہمین معنی

گذشت وصراحت ماخذش هم درانجا مذکور و
این مزید علیه آنست چنانکه ستمگار و ستمگاره (اردو)
دیکهو بزان۔

(الف) بزباز اصطلاح۔ بقول برهان
بروزن پرواز (۱) معروف که آنرا بعربی بسباسه
خوانند و بعضی دیگر گویند که شگوفه وگل و بهار جوز
است۔ بهار گوید که (۲) قومی است از معرکه
گیران که بز و بوزینه را با هم رقصانند (محسن تاثیر
ره) پهلوان ظاهر بزباز که چند من زرین بشیبانی
دهر دون داده پدرش منصب مخلص خانی
(ملک الکلام بهاء الدین محمد بن مؤید ره) من
گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک نی رانده هم
طرفی همچو گوسپند۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید که کسیکه بز را تعلیم بازی دهد
ورقاصی و بهر عامل آن عمل را گویند و فرماید که...

(ب) بزبازی آن عمل را مانند (مولوی
معنوی ره) ای بسا شیر که آموختش بزبازی
سوی بازار که برچه هله زیرک هله زود
ذکر (ب) کرده (ملّا طغرا در معراج ره) قضا
طرح بزبازی جدی کرده نشد ملتفت شاه افلاک
گرده (امیر خسرو ره) زعدلت پیش بزبازی
کند با شیر همچون سگ ز بهر پاسبانی گرگ شبانان
شبان گیرد وارسته و بحر هم ذکر (ب) کرده اند
مؤلّف عرض کند که (الف) بمعنی اوّل
همان انگدان است که بجایش گذشت و ما
بحواله محیط تعریفش کرده ایم۔ صاحب محیط
بر بسباسه ذکر این کرده گوید که آنرا فارسیان
(بزباز) گویند بخیال ما بالفتح مبدّل و مخفّف البسباسه
عربی است که فارسیان های هوّز آخره را حذف
کردند و هر دو سین مهمله را بزای هوّز بدل کردند
چنانکه سمار وغ و زمار وغ۔ همین قدر است
ماخذ این و بمعنی دوم بالضّم اسم فاعل ترکیبی
وکنایه از کسانی که بزی را با بزی بر سبیل بازی
بجنگانند و معاصرین عجم هم آنرا (بزباز) خوانند

وانچہ محققین بالا ذکر بازی بُز با بوزینہ کردہ اند معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند و (ب) ہمان بازی را نام است کہ بمقابلہ بُز با بُز بسبیل بازی شود (اردو) الف۔ (۱) دیکھو انگدان (۲) بکرے لڑانے والا (ب) بکروں کی لڑائی۔ مؤنث

بزبان افتادن | مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند (۱) کنایہ از رسوا شدن (ابوطالب کلیم ؎) خواہم ز بس بپردہ تقوی بدر افتم ؛ چندی بزبان ہمہ کس چون خبر افتم ؛ (شفیع اثر ؎) بزبان جہانی افتاد است ؛ چون سخن ہر کہ آدمی زاد است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی مشہور شدن ہم کہ بمعنی حقیقی قریب است و ہر دو سند بکار معنی دوم ہم می خورد و بمعنی اوّل کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ بہار معنی دوم بیان کردہ ما را بر (برزبان افتادن) نوشتہ است و معاصرین عجم ہم برزبان دارند موافق قیاس است (اردو) (۱) رسوا ہونا۔ (۲) زبان زد ہونا۔ دیکھو برزبان افتادن۔

بزبان انداختن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مشہور کردن (آصفی ؎) در حسن باد گل سخن زیر زبان داشت ؛ انداخت ولی زود نسیمش بزبانہا ؛ (اردو) مشہور کرنا۔

بزبان برداشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و غیاث (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز **مؤلف** عرض کند کہ صاحب غیاث بحوالہ وارستہ ذکر این کردہ و وارستہ ازین مصدر اصطلاحی ساکت و صاحب بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) چرب زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتین کہنا۔

بزبان داشتن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن و بسخن پیچاندہ از سر مقصود باز داشتن بہار گوید کہ فریب دادن بحرف و صوت و ملائم (صائب ؎) محو

دلجوئی پروانہ بود در دیدن وش ﴿ شمع وارد بزبان گرچہ همہ محفل را ﴿ (خواجہ سلمان سہ) زیر لب میدہدم وعدہ کہ کامت بدہم ﴿ غالب آنست کہ با را بزبان می دارد ﴿ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و ضرورت ندارد کہ با حرف ہای ملائم مخصوص کنیم فریب دادن بسخن کافی است (اردو) باتوں میں اڑانا۔ بقول آصفیہ۔ مغالطہ دینا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔

(۲) بزبان داشتن۔ بقول وارستہ در نفرین گرفتن صاحب انند گوید کہ سخنان نالائق گفتن کسی را مؤلف عرض کند کہ (بر زبان داشتن) بہمین معنی گذشت وسندش ہم ہمدر انجا مذکور پس موافق قیاس و مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن۔

(۳) بزبان داشتن۔ بقول انند کنایہ از زبان زد و رسوا کردن (محسن تاثیر سہ) بر سر ہر مژہ لخت دل دعوائی دارد ﴿ ہر کرا سحر نگاہش بزبانی دارد ﴿ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) رسوا کرنا۔ دکن میں (زبان پر چڑھانا) کہتے ہیں۔

بزبان دگر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر۔ با ضافت۔ فریب دادن بحرف ہای ملائم (ملا وحشی سہ) بلبل گلہ می کرد زگل دوش بصد رنگ ﴿ گل بود کہ ہر دم بزبان دگرش داشت ﴿ مؤلف عرض کند کہ متعلق است از ہمان مصدر عام (بزبان داشتن) کہ گذشت وموافق قیاس ولیکن ضرورت ندارد کہ حرف ہای ملائم را داخل معنی کنیم۔ مجرد فریب دادن از سخنان کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

بزبان گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن مرادف (بزبان داشتن) (شانی تکلو سہ) آن لطف کو کہ تا ز برش زود بگذرم ﴿ از گرمی سخن بزبانم گرفتہ بود ﴿ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بزبان

داشتن) مؤلّف عرض می کند کہ سند بالا متعلّق بمعنی دوم می نماید مشتاق سند دیگری باشیم۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

(۲) بزبان گرفتن۔ بقول وارستہ کنایہ از سخنان نالائق گفتن (صائب ؎) من چون ہدف نی روم از جای خویشتن ؛ مژگان او عبث بزبانم گرفتہ است ؛ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن مؤلّف عرض کند کہ این سند را بامعنی سوم متعلّق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو) سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔ درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا۔

(۳) بزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند این از صائب بمعنی دوم گذشت۔ مؤلّف عرض کند کہ (بر زبان گرفتن) ہم بہمعنی گذشت و موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

(۸۲۳۴) (۴) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن برزبان چنانکہ سخن برزبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی و شہرت دادن و (برزبان گرفتن) ہم بہمین معنی گذشت (صائب ؎) چنان گداخت مرا فکر آن دہان و میان ؛ کہ میتوان بزبان چون خبر گرفت مرا ؛ (محسن تاثیر ؎) نرمی زہر کہ دیدہ گرفتار گشتہ ام ؛ حرفم کہ مردمان بزبانم گرفتہ اند ؛ (طالب آملی ؎) عیشم بزبان گرفتہ گوئی ؛ کز خاطر غم شدم فراموش ؛ (اردو) مشہور بزبان گرفتن۔

(۸۲۳۵) (۵) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔ (محمد سعید اشرف ؎) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ اند ؛ طوطی نیم چرا بزبانم گرفتہ اند ؛ (اردو) گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجّت لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

بزبانہا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔ (صائب ؎) از جام نام جم بزبانہا فتادہ است ؛

زنہار در بساط جہان بے اثر مباش ٭ بہار گوید کہ مشہور شدن بزبونی وعیب (صائب ﷺ) رازمن ازلب خامش بزبانہا افتاد ٭ گرچہ از خامہ بی مشق نتراود سخنی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بزبان افتادن) است کہ گذشت وضرورت ندارد کہ بلحاظ جمع این را قائم کردہ عام را خاص کنیم کہ جمع ہم داخل تعمیم واحد است۔ انچہ بہار در معنی اوّل خصوصیت زبونی وعیب قائم می کند درست نیست کہ از معنی دوم مقصودش حاصل می شود و از تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد کہ بخیال ما سند دوم ہم متعلق بمعنی اوّل است تسامح بہار است کہ آنرا متعلق بمعنی دوم کردہ معاصرین عجم ہم معنی دوم را بر زبان دارند و (بر زبان افتادن) ہم بجایش گذشت (اردو) (۱) مشہور ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بزبچہ | اصطلاح۔ بقول مؤیّد با جیم فارسی بزغالہ۔ صاحب رشیدی ذکر این بذیل (بزبچہ بتحتانی سوم) کردہ می فرماید کہ ہمین را (بزبچہ بموحّدہ عوض تحتانی) ہم گویند وصاحب ہفت ہم ذکر (بزبچہ) بتحتانی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بچۂ بز۔ قلب اضافت وحقیقت (بزبچہ) بجایش عرض کنیم (اردو) بکرے کا بچہ مذکّر۔

بزبوپندی | بقول جہانگیری ودر ملحقات بمعنی دہید وفرماید کہ آنرا بچید نیز نامند۔ صاحب برہان برپچید گوید کہ بفتح اوّل بروزن کشید لغت زند وپا زند است بمعنی بدہید کہ امر بر دادن است **مؤلف** عرض کند کہ (بزپوتتن) مصدر زند وپا زند بمعنی دادن می آید وصاحب برہان بذیل آن (بزپونید) را بمعنی بدہید می آرد پس ہمان (بزپونید) را محقق بالا بہ تصحیف لفظی بطور اسم جامد نوشتہ است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (اردو) تم دیو۔ (دینا) کے امر حاضر کی جمع۔

بزه بها | بقول خان آرزو در چراغ بضم و زای معجمه بمعنی غلام هندی و فرماید که از زبان انان به
ثبوت رسیده. نزنه بمعه زن بها ربه ای بمعنی بالا گوید که گویند ؎ شش قبر غه بزه بها ؎ ای سیاه کم بهاو
صاحب انند نقل نجم شق صاحب بحر بی غلام هندی تابع **مؤلف** عرض کند که ما هم درین با
از صاحب مت هم انکار ی بیرون در بچه ند که فارسیان مطلقاً بر غلام و سیاه را (بزه بها) گویند اسم
نه ل تکلیف است سنه بای تر و رنده که قدر و قیمتش بوجه غلامی بیشتر از بزی نیست. واین اصطلاحی
است .. ی غلام وهمان را سیاه هم گویند بوجه رنگ غلامان که حبشی و سیاه رنگ می باشند (الخ)
نمی دانیم که محققین بالتخصیص هندی چرا کردند وندانستند که در هند رسم غلامی نیست و سیاهی هم
مخصوص است از غلامان عجم و عرب خیال ما همین قدر است که محقق اول الذکر با عجمی برسیده
باشد و دو به نزد تخاطب) لفظ هندی را به غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم و عرب .. در
نظر سائل قائم باشد خیال نکرد که سائل حقیقت جوی لغت است و این استهزا الغت فرس را نقصان
می رساند اگر محقق هند نژاد بر ماخذ غوری کرد حقیقت رای در یافت (اردو) غلام بقول آصفیه
وه زرخرید چھوکرا جو بلا تنخواه گھر کا کام کاج کرتا ہے۔

بزنپیشتن | بقول بر.. ن با بای فارسی و نون و تای قرشت بر وزن پهلو شکن بزبان زند
و پازند بمعنی دادن و فرماید که (بزنپیشی) بمعنی می دهم و (بزنپیشید) بمعنی بدهید صاحب موارد
هم ذکر این کرده ولیکن (بزنپونی) را بمیم عوض بای هوز آورده و صاحب ناصری هم با او متفق
مؤلف عرض کند که در بعض نسخ برهان هم (بزنپونی) بمیم است و بلحاظ معنی هم موافق قیاس
که حال متکلم است مخفی مباد که (بزنپون) بقول دستوران .. اصل مذهب زرتشت در زند و پازند

حتی حواله ـ حیف است که کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدّل این به بای فارسی اوّل هم می آید چنانکه تب و تپ (اردو) دنیا ـ

برجگر اصطلاح ـ بقول بحر و غیاث واننَد (بالضّم و بکسر جیم عربی و فتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بهادر **مؤلّف** عرض کند که خلاف قیاس نیست ـ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) که می آید (اردو) بزدل ـ دیکھو اشتر دل

برزحمت افتادن مصدر اصطلاحی ـ کنایه از مبتلای تکلیف شدن (ظهوری ؎) از اختران همه آزادگان کشند آزار؛ فلک بزحمت تحصیل حاصل افتاداست (اردو) زحمت میں مبتلا ہونا ـ

(الف) بزداغ اصطلاح ـ بقول سروری به زای معجمه و دال مهمله بوزن گستاخ مصقله که بآن زنگ زدایند و فرماید که در نسخهٔ میرزا بالفتح بانیز (منصور شیرازی ؎) دهد ضیا بسهٔ آئنه رخت کانرا؛ بود ز خاطر شاه فلک محل بزداغ؛ صاحب جهانگیری گوید که بااوّل مکسور افزاری باشد که بدان زنگ آئینه و تیغ و امثال آن بزدانید و آنرا بتازی مصقله خوانند صاحبان رشیدی و جامع واننَد و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که بزدائیدن مصدر این لغت است و (بزداغیدن) و (بزدودن) نیز مشله ـ خان آرزو در سراج گوید که بعضی بفتح اوّل به بای فارسی گفته اند و بعضی بضم اوّل **مؤلّف** عرض کند که خان آرزو و چه التصفیه نکرد حقیقت اینست که این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه و مبدّل (زده) که بالفتح بمعنی آراسته و مزیّن بجایش می آید فارسیان های هوز آخره را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و غین زائد

در آخرش آ در دند چنانکه چرا و چراغ و موحّده بفتوح
در اوّلش زیاده کردند (بزداغ) کردند و اسم جامد
قرار دادند برای مصقله که آلهٔ صیقل است و احتلاف
[illegible] چنانکه [illegible] تصرّف محاوره باشد
[illegible] ....
(ب) **بزداغیدن** | صاحب ناصری
ذکرش کرده [illegible] مصدر [illegible] بقاعدهٔ
مصادر [illegible] تحتانی معروف و علامت
مصدر دن در آخرش و لیکن این مصدر حالا

متروک التصریف است و محقّقین مصادر ازین
ساکت و معنی این مصقله کردن و صیقل کردن پس
الف و ب هر دو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است
واگر تصدیق فتح و ضمّهٔ اوّل در استعمال شود تصرّف محاوره
دانیم و آنچه خان آرزو به بای فارسی می نویسد از نظر ما
نگذشت و اگر سندی [illegible] بدست آید بجایش ذکر کنیم
و بمقابل این دانیم چنانکه [illegible] (اردو) (الف)
مصقله بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - صیقل کرنے کا
اوزار - ریتی (ب) صیقل کرنا۔

بزدائیدن | بقول سروری مرادف (بزدودن) که می آید و هر دو بمعنی دور کردن زنگ
از آئینه و تیغ و امثال آن صاحب [illegible] و هر دو را مرادف یکدیگر قرار داده گوید که هر کدام لغتی است
در (زدودن) و (زدائیدن) که بجایش نمی آید صاحب بحر هر دو را بالکسر کامل التصریف گفته
و (بزداید) را مضارع هر دو قرار داده معنی با سروری متّفق - صاحب برهان هم ذکر این
کرده خان آرزو در سراج [illegible] برهان فرماید که تحقیق آنست که موحّده جزو کلمه نیست
پس اصل همان زدائیدن و زدودن است **مؤلّف** عرض کند که زده بقول برهان بفتح
اوّل بمعنی آراسته و مزیّن می آید فارسیان های هوّز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا
و تحتانی زائد زیاده کردند چنانکه پا و پای و بقاعدهٔ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن در آخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته و مزیّن کردن است و کنایه از مصقله کردن و دور کردن زنگ از آئینه وغیر ذلک و در (زدودن) ہم اسم مصدر آن ہمان (زده) است که یای ہوّز آخره بدل شده به واو چنانکه آسوده و آسو و حق آنست که مصدر (زدودن) اصلی است و (زدائیدن) جعلی و اطلاق جعلی بر ای آنست که اسم مصدر بالسنه غیر فارسی است چه اگر (زده) خود ال فارسی زبان است بلکه بنا و اقفیت ماخذ وضع شده و ضرورت آن نبود و نشنا ق سند استعمالش می باشیم - مخفی مبادکه موحّده در اوّل ہر دو زائد است پس بقاعدهٔ فارسی ہر دو را بالکسر خواندن صحیح باشد و (زداید) مضارع زدائیدن که این کامل التّصریف است و (زدودن) را مضارعی نباید که سالم التّصریف باشد و سالم التّصریف را غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نباید - تسامح صاحب بحر است که (زداید) را مضارع ہر دو دانست و ہر دو را (کامل التّصریف) خیال کرده - ما حقیقت مصادر اصلی و جعلی را بر لفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینه یا تلوار وغیرہ سے دور کرنا - صیقل کرنا -

(الف) **بُزدل** اصطلاح - الف
(ب) **بُزدلی** بقول اننداسجو الہ
فرهنگ فرنگ بمعنی ترسان و نامرد و بیدل
و بقول صاحب فدائی ترسو و کم دل و ترسان
چنانکه بیدل و بیباک و دلیر را شیردل نامیده

اند و نسبت (ب) فرماید که ترسوگری و جبن
مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی که دل او مثل بز است
و دلی دارنده ہمچون بز - ضدّ شیردل و (ب)
بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدِل۔ دیکھو بُشتر دل۔ (ب) بُزدلی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نامردی۔ ڈرپوکپن۔

بُزدودن | صاحبان نوادر و موارد و بحر وسروری و جهانگیری و رشیدی و سراج و ناصری ذکر این کرده اند و ما حقیقت این را بز (بزدائیدن) نوشته ایم (اردو) دیکھو بزدائیدن۔

بِزر | بقول ضمیمہ برہان بفتح اوّل وسکون ثانی و رای قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گوید کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور و بیونانی آفیور و بہندی بیج نامند و بقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبّا بران جاری شده کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مراد ازان (بزر کتان) باشد و بعده اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقا در کتب واقع شود مراد ازان روغن کتان باشد (نتہی) البتہ صاحب مؤید ہم این را بذیل لغات فارسی جا داده گوید کہ کتان عربی و بزر فارسی است بمعنی تخم **مؤلف** عرض کند کہ ما بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب را بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرّس دانیم بہ تصرّف در معنی ازینجاست کہ محققین فارسی زبان این را جا داده اند (اردو) (۱) کتان کے بیج۔ مذکّر (۲) کتان کا روغن مذکّر۔

بِزرا | بقول جہانگیری در ملحقات تخم را گویند صاحبان برہان و ناصری گویند کہ این لغت زند و پازند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہت خوردن حیوانات کاشتہ میشود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرّس است از لغت عرب (بزر) بزیادت الف در آخرش و تخصیص معنی معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) وہ تخم جو کاشت زراعت کے لئے رکھا جاوے۔ مذکّر۔

بزر اغم جانست وقصاب اغم پیہہ | مثل

صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از
معنی ومحل استعمال ساکت وصاحب مجبوب الامثال
ذکر این بتخفیف کلمہ (است) کردہ وبعوض
(پیہہ) (پیشہ و پیسہ) را نوشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ حذف است عیبی ندارد وتبدیل لفظ
پیہہ غلطی کتابت است فارسیان درین مثل
پیہہ را استعمال کنند مقصود شان اینست کہ
قصاب راپیہہ بزعزیز است وپروای جانش
نیست فارسیان این مثل را درمحل اظہار نمود
غرضی کسی می زنند وبس (اردو) بقول
صاحب مجبوب الامثال " لڑکا روئے بالوں کو
نائی روئے منڈائی کو" اس اردو کہاوت
میں بھی خودغرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس
لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالوں کا
غم ہے اور حجّام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں
بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں
" بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو
اسکی ران کی " یہ کہاوت قریب قریب فارسی
مثل کا ترجمہ ہے ۔

بزرجمہر | بقول آنند بحوالہ غیاث بضمتین وسکون رائے مہملہ وضمّ جیم عربی وکسر میم نام
وزیر اعظم نوشیروان وفرماید کہ این معرب بزرگ مہر است وگوید کہ آنچہ دربعض لغات نوشتہ
اند کہ بضم جیم نشاید وجیم ورای مہملہ ہر دو را ساکن باید خواند این قول غلط است صحیح اینست
کہ جیم را مضموم خوانند چراکہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند وفرماید کہ از رسالۂ
معربات صاحب منتخب چون ضمہ نسبت کسرہ وفتحہ حرکت قوی است پس کلمۂ معرب را
کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوت دادند وقوت ضمہ بشرح ملا در بحث فعل مذکور
(انتہی) صاحب ہفت ذکر این بہ جیم عربی کردہ گوید کہ بعضی برانند کہ وزیر قباد شاہ پدر نوشیروان

بوده صاحب ملحقات برهان به جیم فارسی آورده گوید که همان (بزرجمهر به جیم عربی) که وزیر
نوشیروان باشد صاحب مؤید هم به جیم فارسی آورده فرماید که (بوزرجمهر) بزیادت واو بعد
موحده هم آمده که آنرا (قباد پادشاه) گفتندی و در نسخهٔ قلمی اتفاق با صاحب هفت مؤلف
عرض کند که در فارسی زبان مبدل (بزرگ مهر) است که به همین معنی می آید و وجه تسمیهٔ آن
همانجا مذکور شود و درین جا همین قدر کافی است که کاف فارسی به جیم عربی بدل شود چنانکه
شکرف و شخرف و آخشیک و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب هم چنانکه لگام و
لجام ـ پس آنانکه این را به جیم فارسی گرفته اند خطا کرده اند که کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس
آن بدل نشود ـ فارسیان استعمال این معرب هم کرده اند و نسبت اعراب عرض می شود که
هرگاه این را معرب تسلیم کرده ایم نسبت اعراب هم بقاعدهٔ عربی [illegible] کنیم و تصرف در ان
نکنیم و آنچه به کاف فارسی می آید ظاهر است که به ضم اول و دوم و به سکون کاف فارسی و مرکب
از لفظ بزرگ با لفظ مهر است پس آنانکه این معرب را به ضم جیم گرفته اند درست است
و کسانی که برخلاف این رفته اند از برای آن دلیلی نیست (اردو) بزرجمهر ـ نوشیروان کے
وزیر کا نام ـ مذکر ـ

بزرخانه | اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثانی و سکون را شکنجهٔ عصار و چرخ عصار را گویند که بعربی معصار و به هندی کولهو نامند **مؤلف** عرض کند که بزر در اصطلاح اطبا روغن کتان قرار یافت چنانکه بجایش گذشت پس فارسیان آن را بر سبیل مجاز بمعنی مطلق روغن گرفتند و بترکیب قلب اضافت چرخ عصار را نام

نہادندکہ خانہ ایست برای ہر قسم روغن۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ از لفظ (بزر) کہ بر معنی دوم ش گذشت باید کہ این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے کی کل۔ تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ۔ معصارہ (دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں)۔

بزرقطونا اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ ناصر المعالجین بفتح اوّل وکسر ثانی وضم قاف و طای حطّی لغت فارسی است استعمول را گویند مولف عرض کند کہ صاحب مخزن الادویہ این را لغت عرب گفتہ وجادارد کہ اطبای عرب (بزرالقطونا) گفتہ باشند تعریف کامل این بر استعمول گذشت۔ تسامح صاحب انند ہمین است کہ این لغت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بزرقی بقول ضمیمہ برہان یعنی احتیاط تمام وتعمق بسیار مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وبظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق سند می باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنث اور کامل غور وتعمق۔ مذکر۔

بزرک بقول رشیدی بفتح با ورای مہملہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالہ توسی گوید کہ بید انجیر باشد کہ از تخم آن ہم روغن گیرند و بمعنی کتان مخصوص خوزستان وبحوالہ تحفۃ المومنین گوید کہ چون مطلق گفتہ شود از ان کتان مراد است وازینجا استفادہ می شود کہ کلمۂ عربی است کہ فارسیان تصرّف نمودہ اند مؤلف عرض کند کہ تصرّف ہمین قدر می نماید کہ کاف نسبت در آخر لغت عربی آوردہ مفرس کردہ اند بمعنی تخم کتان کہ بزر بقول منتخب بمعنی تخم است وازین تخصیص بمعنی خاص پیدا کردند برلے

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم - مذکر -

بزرکار | اصطلاح - بقول برہان بروزن شرمسار
برزگیر وزراعت کنندہ صاحب جامع صراحت
کاف فارسی نکردہ وصاحب ناصری ہم بلاصراحت
کاف آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ (برزکار)
بہ رای مہملہ دوم وزای ہوز سوم بہ کاف عربی

گذشت بہ ہمین معنی وما آن را قلب بعض این قرار
دادہ ایم وحقیقت کامل بہ معنی دوم لفظ برز نوشتہ ایم
و برز (بذرگر) ہم - معنی لفظی این کار تخم کنندہ باشد
(اسم فاعل ترکیبی) وکنایہ از کاشتکار و مزارع و محقق
بہ کاف عربی است (اردو) دیکھو (برزکار)

بزرگ | بقول سروری (۱) ضد خرد و (۲) نام یکی از دوازدہ مقام و بقول فدائی (۳)
مردی کہ از خاندان ناموری باشد (سعدی ۱۵۳) بزرگش نخوانند اہل خرد ؎ کہ نام بزرگان بہ زشتی
برد ؎ (شاعر در حصر دوازدہ مقام ۵۳) عشاق مراقد حسینی است چو راست ؎ در پردہ بوسلیک
رہاوی و نواست ؎ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ؎ زنگولہ حجاز و کوچک اندر براست ؎
صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ نام مقامی است از موسیقی صاحب
برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجاز ان
فارسیان مرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت وشان را ہم گویند کہ داخل معنی اول باشد و
بمعنی دوم ہم مجاز کہ نظر بر بلندی مقام موسیقی آنرا بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بزرگ -
بقول آصفیہ - بڑا - کلان - دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا
ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ - بقول آصفیہ - معزز - شریف - خدا رسیدہ -

بزرگ استخوان | اصطلاح - ہمان (استخوان بزرگ) است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو استخوان بزرگ -

بزرگ امید | اصطلاح - بقول برہان
نام حکیمی کہ استاد و پرورندۂ پرویز بن انوشیروان
بود صاحب ناصری فرماید کہ نام دانای فرزانہ
از مخصوصان خسرو پرویز۔ صاحب مؤید گوید کہ
نام استاد خسرو کہ ندیم ہرمز بن نوشیروان و
منجّم حکیم پیشہ بود (نظامی ہ) بزرگ امید
خورد امید گشتہ ز بلرزانی چو برگ بید گشتہ ز
مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیہ این معنی
حقیقی ہر دو لفظ مرکب داخل است و اسم
فاعل ترکیبی است و بترکیب علم شخصی (اردو)
(بزرگ امید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز
کا مصاحب تھا۔ مذکر۔

بزرگان خردہ بر خردان نگیرند | مثل ہے
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ قریب است بمعنی و محل استعمال (از خردان
خطا و از بزرگان عطا) کہ بجایش گذشت

فارسیان چون بزرگی را بر خورد خود ناراض ببینند
استعمال این کنند (اردو) دیکھو (از خردان
خطا و از بزرگان عطا)

بزرگان دربار | اصطلاح - بقول فدائی
بزرگان درگاہ | کہ از علمای معاصر عجم
بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است
مراد از اکابر سلطنت (اردو) اعیان دولت
دربار شاہی کے امرا۔ مذکر

بزرگ اندیشہ | اصطلاح - اسم فاعل ترکیبی
کنایہ از عاقل و کسی کہ فکر او بلند است (انوری
ہ) وز دو پیر دیگر بود ہند و ز بزرگ اندیشہ
و چونان مستمر ز (اردو) عاقل - بلند فکر

بزرگان کشور | اصطلاح - بقول فدائی
کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
ولیکن کنایہ باشد از اکابر عالم و تخصیص سلطنت

بر سبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان دریا۔

بزرگ بار خدا | استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ؎) بزرگ بار خدایکہ گر قیاس کنند ؎ ہمہ جہان ز بزرگیش نیست عشر عشیر ؎ (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکر۔ (۳۵۴۹)

بزرگ پست | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلف** عرض کند کہ مجازاً پست را بمعنی خورد و بزرگ را بمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ ترکیب توصیفی است و بس (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری | اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس بفتح اوّل بازای موقوف وکاف فارسی از زراعت وکشاورزی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنث۔

بزرگ زادہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضمتین بمعنی عالی نژاد (شیخ شیرازؒ ؎) بزرگ زادۂ نادان بشہر وا ماند ؎ کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ سالخوردہ و مسن و معمر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار دارندہ (اردو) بڈھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مسن۔ عمر رسیدہ۔ سالخوردہ۔ معمر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد کہ نام بزرگان بزشتی برد | مقولہ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود و این مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگوں کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو گے بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے" بڑوں کی مذمّت اپنی فضیحت کا"
یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان | اصطلاح۔ بقول ناصری
واننده بمعنی فرمان بزرگ و فرماید که درسوابق
ایام آنرا که اکنون بعربی وزیر خوانند وبعد از
شاه حکم او برہمه روان است بپارسی (بزرگ
فرمان) خواندندی ودر تاریخ فارس آمده که
کیخسرو چون خدمات گودرز را بدید او را بزرگ
فرمان فرموده که هیچ منزلت ازان برتر نبودی
ونائب شاه شدی **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ فرماینده
وکنایه از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را
دستور اعظم خوانند (اردو) وزیر اعظم عربی
اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مهر | اصطلاح۔ بقول ناصری و
انند (۱) ترکیباً بمعنی آفتاب بزرگ و (۲)
صاحب محبت بزرگ و (۳) نام حکیم هندوگوار
ونجیب دانش شعار پسر بختگان بوده۔ سالها وزارت
انوشیروان دادگر کرده و به حکمت معروف
است و بپند بیر مشهور و فرماید که۔ در اغلب
کتب تواریخ وشهنامهٔ فردوسی حالات
وی مسطور۔ گویند بازی نرد را در برابر شطرنج
که از هند آورده بودند اختراع نمود (نظامی
ط) بزم نوشیروان سپهری بود۔ ز گرز جهانش
بزرگ مهری بود۔ و گوید که عربان این را (بوزرجمهر)
کرده اند وگاهی الفی نیز بدان افزوده اند
مانند این که کیفیت کسی باشد چه زبان عرب
کاف عجمی ندارد و بجای آن جیم می آرند
چنانکه بزرج معرب بزرگ است **مؤلف**
عرض کند که ذکر (بزرجمهر) بجایش گذشت
پس بمعنی اوّل قلب اضافت وبمعنی دوم
اسم فاعل ترکیبی است وبمعنی سوم هم قلب
اضافت (مهر بزرگ) بمعنی آفتاب بزرگ
د علم حکیمی که ذکرش بالا گذشت (اردو) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳) دیکھو بزرجمہر۔

(الف) **بزرگوار** اصطلاح۔ بقول بہار

(ب) **بزرگواری** وبحر (الف) (۱) مزید علیہ بزرگ چون قبہ وتحفہ ودرخت وبخت (میر معزی ؎) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار ؂ از علم وعقل وعدل بروشاخ وبرگ وبار ؂ (ولہ ؎) شاہا بساز مجلس ومی نوش کن کہ ہست ؂ امروز توزدی بہ واشتال توزپار ؂ دولت ہمی تہنیت آید کہ کردہ ؂ جشن بزرگوار بروز بزرگوار ؂ شادیم وکامگار کہ شاد است وکامگار ؂ میر بزرگوار بعہد بزرگوار ؂ (ولہ در تعریف ایوان ؎) از نقش چون خورنق نعمان طرب فزای ؂ وزہر بہ چہ قبۂ خضرا بزرگوار ؂ (ولہ ؎) ہمہ سلامت رای جہان فروز تو باد ؂ ہمہ سعادت بخت بزرگوار تو باد ؂ (نظامی ؎) تحفہ ہای بزرگوارش داد ؂ ہر یکی درعوض ہزارش داد ؂ (انوری ؎) لیکن چو سنتے است قدیمی روا بود ؂ احیای سنت شعرای بزرگوار ؂ صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست کہ بزرگیش سرو شانی بود (روحانی) و (ب) بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظمت وجلال ودولت واقبال (شیخ شیراز ؎) خدای راست مسلم بزرگواری وحلم ؂ کہ جرم بیند ونان برقرار می دارد ؂ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب است از لفظ بزرگ بمعنی خورش وکلمۂ وار بقول برہان بمعنی صاحب وخداوند (الخ) ما می گوییم کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون در آخر لفظے ترکیب یابد چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ و (بزرگوار) (۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ دریجا بزرگ را بر سبیل مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است کہ از ماخذ خبر ندارد بلکہ استعمال این برای صفت ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار وپدر بزرگوار و

داہم برای غیر ذوی العقول چنانکہ از اسناد بالا متحقق
شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی کہ ذات
بزرگی دارندہ را بزرگوار گفتند چنانکہ صاحب
فدائی ذکرش کردہ و (ب) بزیادت یای مصدری
در آخر الف بمعنی بزرگی است وبس **(اردو)**
الف (۱) بزرگوار۔ جیسے پدر بزرگوار۔ بہ ترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی
ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے
ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے
بڑا۔ بلند۔ عمدہ۔ اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲)
بزرگ۔ بزرگوار۔ ایک ذات خاص کے لئے
جیسے "یہ بڑے بزرگ ہیں اور" اُن بزرگواروں
سے یہ ایک ہیں" (ب) بزرگی اور بزرگواری
بھی کہہ سکتے ہیں۔

بزرگی | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ حشمت وعظمت وبقول فدائی کہ از
علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری وامارت وجلالت

مؤلف عرض کند کہ جزین نیست کہ یای
مصدری در آخر لفظ بزرگ زیادہ کردہ اند
چنانکہ تونگری وبلندی ودشمنی (گلستان سعدی)
بزرگی بعقل است نہ بسال۔ تونگری بہ دل
است نہ بہ مال" (انوری ۵) از بلندی
اوج گردون زیب بدت سقف خیال۔ وز
بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب
(ولہ ۵) اکمانہان گشتہ در بزرگی خویش
وز بزرگی ز آسمان شدہ بیش **(اردو)** بزرگی
مؤنث۔ دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے۔

بزرگی باکسی کردن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ عجز خود را بہتر از و دانستن بہا
سندی کہ بر (بزرگی کردن) می آرد۔ وارستہ
آنرا برای این نقل کرد و حق آنست کہ سند
مذکور برای (بزرگی کسی کردن) است ومنجملہ
برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس است **(اردو)** کسی دوسرے کے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا
دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی باید بخشندگی کن | مقولہ۔

صاحب خزینۃ و امثال فارسی این را بطور
مثل آوردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان
بطریق موعظت باظہار خوبی و محاسن کرم استعمالش
کنند مقصود این قدر است کہ اگر بزرگی خود
می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم و سخی را بزرگ
شمردہ اند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت
انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود
اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات
ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بسال | مثل۔

صاحبان خزینۃ امثال فارسی و محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال سکوت
ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ
گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شدہ
وصورت مثل گرفتہ فارسیان این مثل را بجائے
زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد
سالے بہ دانشمندی و اکثر استعمال این با لفظ ہمانا
و آری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است
نہ بسال) (اردو) دکن میں کہتے ہیں "عقل
سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی
اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند
نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف خواہش تنخواہ کردن (مرزا
داراب جویا در تعریف کوہ پیرپنجال ۵) کند
بررہروان این کوہ تنخواہ ٭ بہر گامی بزرگی ہائے
بیراہ ٭ صاحبان بحر و بہار عجم گویند کہ نخوت
و غرور کردن است و وارستہ بر (خواہشگی
تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم و تسامح

ہر سہ محققین خوانیم و مدار معنی آفرینی این ہر سہ
محققین ہمین یک شعر مرزا داراب است کہ
در مصرع اوّلش (تنخواہ) را بصفت کوہ آوردہ
و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ
دانستن - می فرماید کہ این کوہ تنخواہ بمعنی این
کوہ تن پرور و تن پسند در ہر گام بر رہروان
بزرگی خود ظاہر می کند بہ بی راہی - مخفی مباد
کہ (تنخواہ) بمعنی تن پرور بجای خودش
می آید و شعر بالا سند آنست - اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی خواہندۂ تن و کنایہ از کسی کہ
تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی
مباد کہ از ترکیب الفاظ شعر ہم مصدر (بزرگی
تنخواہ کردن) پیدا نمی شود - فتامّل - (اردو)
غرور کرنا -

بزرگی دادن | استعمال عزت بخشیدن
و مرتبہ عطا کردن است (انوری ؎) گر ترا
یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم کہ خصم را گو

دفتر تقدیر باید کرد حک ؎ (اردو) بزرگی
دینا - بزرگی عطا کرنا - مرتبہ بڑھانا - عزّت
بخشنا - رتبہ بڑھانا -

بزرگی طفل از ادب است | مثل -
صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند کہ مثل نیست بلکہ مقولۂ فارسیان است کہ
بطور موعظت بعض اطفال گویند می فرمایند
کہ " بابا با ادب باش کہ بزرگی طفل از ادب
است " حیف است کہ محققین بالا الفاظ
اوّل الذکر را چرا خارج کردہ اند کہ جان مقولہ
شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "
ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے " یعنی آئین ادب
سے واقف ہے -

بزرگی کردن | مصدر اصطلاحی بقول
بہار کنایہ از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ
وانمودن (صائب ؎) اگر کریم بزرگی کند

بجای خود است ؎ ز چرخ سفله بزرگی نمی توان برداشت ؎ (محمد قلی سلیم ؎) بر خاک آبروی خود ای آسمان مریز ؎ هرگز نه کرده است بزرگی بما کسی ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) دیکھو بزرگی با کسی کردن۔

برسک | بقول جهانگیری و برهان و ناصری و جامع و هفت و اند با اول مضموم و ثانی مکسور بسین زده عدس را گویند۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید که این لفظ بنون است نه به بای موحده به رای مهمله است نه معجمه۔ خان آرزو در سراج گوید که ظاهر ابرنگ است که از کابل آرند و آن دوائیست مشهور پس عدس غلط باشد و بمعنی عدس (نرسک) است به نون و رای مهمله پس غیر از تصحیف نباشد۔ صاحب محیط بر (نرسک به نون و رای مهمله) می فرماید که اسم فارسی عدس است و بر عدس گوید که در یمن بلسن و بفارسی نشک و مرجومک و بنوسرخ و به هندی مسور گویند (الخ) **مؤلف** عرض کند که با حقیقت این غله را بر (استرار) بیان کرده ایم و اینقدر متحقق شد که غلطی کتابت صاحب محیط است که (نسک به سین مهمله) را (نشک به شین معجمه) نوشت و بقول برهان (نرسک و نسک) هر دو در فارسی زبان نام عدس است پس (برسک) را باعتبار جامع و ناصری چرا اسم جامد فارسی نگوییم که هر دو از اهل زبانند و (نرسک) را به نون و را و سین مهمله چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم و بسند همین یک لغت چرا نگوییم که موحده بدل شده به نون یا بالعکس و تبدیل رای مهمله به زای هوّز هم آمده چنانکه برنغ و برزغ چون سخن در تصحیح لغت فارسی زبان است جامع و ناصری را گذاشتن و رشیدی و خان آرزوی هندنژاد را صحیح گماشتن شرط عقل نباشد خطای خان آرزوست که تصحیف گوید و بی غوری اوست که درین لغت ذکر (برنگ) می کند که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو استرار

برشتی رسانیدن مصدر اصطلاحی بقول بهار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمعیل ایما [illegible]) برقع از روی نکویش نگشاید آسان ؛ تا برشتی نرسانم نه نماید رو را ؛ **مؤلف** عرض کند که ظاهراً درین شعر همین معنی بنظر می آید که ذکرش بالا شد ولیکن اینقدر متحقق است که این معنی را صاحب بهار عجم از همین یک شعر پیدا کرده است و غیر از آنند که نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است که استعمال آن هم شعار عاشقان نیست پس (برشتی رسانیدن) کنایه باشد از حالت تباه کردن و مبتلا در خرابی و تباه شدن ، شاعر گوید که تا آنکه خود تباهی نشوم و حالت را برشتی نمی رسانم یار ما نقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرینصورت معنی این (۲) تباه شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد که این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اول بهتر از آخر است فتامل (۱) [illegible] معنی کرنا (۲) تباه ہونا ۔ مبتلای خرابی ہونا ۔ یا آپکو تباہ کرنا ۔

برشک بقول جهانگیری با اول و ثانی مکسور بشین منقوطه زده بمعنی حکیم و طبیب و جراح و [illegible] فرماید که بعضی از صاحب فرهنگان ببای عجمی نیز تصحیح کرده اند و به جیم عربی نیز درست است چنانکه ناصر خسرو بمعنی حکیم آورده (ب) عرب پرده شعروار و سواری ؛ برشکی گزیدند مردان یونان ؛ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کرد (ب) خورش با بباید از میزبان گر نه گون ؛ نه گفتن [illegible] کم خورد زن فزون ؛ اگر چه بود میزبان خوش زبان ؛ برشکی نه خوب آید از میهمان ؛ و حکیم ازرقی بمعنی جراح آورده (ب) باده خوار ازمی چه سنگین دل برشک و ستمکار ؛ جیب پر [illegible]

صاحب رشیدی گوید که بر وزن و معنی بجشک .. است که حکیم و طبیب و جرّاح باشد۔ صاحبان برہان
و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که بجشک مبدّل این است
و فرماید که تحقیق آنست که درین زای فارسی است نه تازی چه تبدیل آن بجیم دلالت دارد . برین
مؤلّف عرض می کند که بجشک بجایش گذشت و بمعنی اوّلش مرادف این است و ما حقیقت
ماخذ این را ہم در انجا بیان کردہ ایم و تکملۂ بیان بر (پزشگ) می آید که بکاف فارسی است و معنی
حقیقی این حکیم است و بس و طبیب و جرّاح مجاز آن و دیگر ہیچ و انچه خان آرزو تحقیق خود را ظاہر
می کند حقیقت آنرا در تحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کردہ ایم و لہٰذا ضرورت اعادہ آن نیست (اردو)
(۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے
عربی اسم مذکّر چیرا لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں
عربی۔ اسم مذکّر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ؎) مجھ سے مریض کو طبیب
ہاتھ تو اپنا مت لگا ؎ اسکو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو ؎

پزشکی نمودن | استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن **مؤلّف** عرض کند که (پزشکی) بزیادت تحتانی آخرہ که افادہ معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن موافق قیاس باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

پزشگ | بقول سروری به زای تازی و کاف فارسی طبیب باشد و آنرا بجشک نیز گویند۔ (لبیبی ؎) بر روی پزشگ زن ہیندیش ؎ چون بود درست بیشایرت ؎ **مؤلّف** عرض کند که در (پزشک) که به بای فارسی و زای ہوّز و شین معجمه و کاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (برش) و (پزش) بالضم حاصل بالمصدر این ہم (پزیدن) است که بمعنی پختن می آید و مصدر (پزانیدن) متعدی آنست و (پزیدن) وضع شد از لفظ (پز) که بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پزش) پختگی است و معنی (پزشک) بالضم کسی که نسبت دارد با پختگی وجا دارد که کاف آخر را برای تعظیم گیریم چنانکه مامک پس کسی که پختگی دارد کنایه شد از حکیم که پخته کار می باشد نتیجه تحقیق ماخذ همین است که کاف آخر عربی است نه فارسی و کسره اول تصرف محاوره و استعمال زبان است و بس و ماخذ اینکه ضمه اول می خواہد نه کسره بسندی که صاحب سروری برای کاف فارسی پیش کرده اگر در قافیه یا ردیف واقع می شد بکار او می خورد و صاحبان ناصری وجامع که ہم اہل زبانند کاف عربی را تسلیم کرده اند چنانکه بر (برشک) گذشت پس این را تسامح صاحب سروری دانیم واگر سند دیگر موافق مقصودش بنظر آید آنرا مبدل (برشک) دانیم که کاف عربی بفارسی ہم بدل میشود چنانکه کند و گند - ما می خواہیم که صراحت بالا را بر (پزشک) کنیم که اصل ہمه و در ردیف بای فارسی می آید ولیکن درینجا بحث کاف متقاضی آن شد که ہمینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برشم | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان وجامع و ناصری با اول مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی را گویند که از بن موی بز می روید و آنرا بشانه بر آورده بتابند و از ان شال می بافند و آنرا کلخر نیز خوانند (سعدی ﮯ) بارم ز سفر آمد و دیدم که برشم آورد ؎ چون نیک نگه کردم پیش آمد و پشم آورد ؎ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که اغلب که در اصل (بز پشم) است چه بای فارسی که بکثرت استعمال حذف شد و ہر دو کلمه بہم آمیخته شد مولف عرض کند که درست گوید و حقیقت ہم ہمین است چنانکه معاصرین عجم ہم تسلیمش کنند ولیکن سعدی علیه الرحمه در کلام خود این را استعاره کرده است ا باخط عارض یار (اردو) پشم - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - اون - بال - روان - پیں

اس کا ترجمہ نرم پشم ۔

برزغ بقول سروری و رشیدی بفتح با و زای هوز (زدا) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جهانگیری گوید که جانوریست که وزغ و مکل و بک نیز نام دارد صاحب برهان گوید مکل بفتحتین غوک نام وزغ است و بکسر ثانی زلو باشد (نظامی ۵) اگر خود شود غرقه در زهر مار ٭ نخواهد کسی از برزغ زینهار ٭ (شفروه ۵) ماهی از یافه درانی برزغ کم سخنست ٭ کوه از خست آواز ورا خاموش است ٭ صاحبان برهان و جامع گویند که بعربی آنرا ضفدع نام است ۔ صاحب ناصری فرماید که همان وزغ و بلغت دری بک و وک خان آرزو در سراج همین قدر گوید که انچه بواو می آید مبدل این **مؤلف** عرض کند که وزغ به واو و زای هوز در فارسی نیامده بلکه ورغ به واو و رای مهمله بمعنی بند آب می آید که متعلق به معنی چارم این است و صاحب برهان بر غوک گوید که ترجمه ضفدع ۔ عربی و صاحب منتخب بر ضفدع گوید که همان وزغ و غوک و چغز صاحب اند بر غوک گوید که جانوری که در آب و زمین نمناک می ماند صاحب برهان بر چغز فرماید که وزغ و غوک است و هم او به بک و وک گوید که همان وزغ است صاحب نفائس اللغات بر (چونک ۔ هندی) فرماید که زلو است و بر (مینڈک ۔ هندی) گوید که بعربی ضفدع و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برهان بر غنجرش فرماید که همان وزغ و غوک که بعربی ضفدع خوانند پس نتیجه اینهمه تحقیق همین قدر است که برزغ همان است که بهندی مینڈک نامند بالجمله این اسم جامد فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست که فارسیان این را از لغات ترکی گرفته اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چاره نیست که این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مباد که وزغ بقول منتخب به عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (که نوعی از چلپاسه باشد) و بقول انند در زبان عرب بمعنی پاره پاره کیهزاند اخلق ناقه بوقت آبستن و مرد بیمار و برجای فرو مانده و فرومایه و خوار پس عجبی نیست که فارسیان واو را به بای موحده بدل کرده (چنانکه آب و آو) این را مفرس کرده باشند برای غوک که نظر بر معانی بالا تعلقی دارد که هیچو بیمار بجای ماند و زود سیر نباشد و خوار هم واللہ اعلم (اردو) مینڈک۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہو کر تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔

(۲) برنغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون نون و ہای ہوز بمعنی شاخی که نشانده باشند و هنوز سبز نگشته **مؤلّف** عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان سیّما ناصری و جامع و برہان ہم سکوت ورزیده اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا داده که مجازاً کو باشد که شاخ نشانده هم مثل غوک دائما طالب نمی و تری زمین است و بدون آن بیخ پیدا نمی کند واللہ اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دابدی جائی تا اس میں جڑیں نکل آئیں اور وہ درخت بنجاے۔ مؤنّث۔

(۳) برنغ۔ بقول سروری بمعنی مایه که کشته باشد و هنوز دمیده باشد **مؤلّف** عرض کند که دیگر محققین و زبان دانان فارسی و معاصرین عجم از این ہم ساکت و جا دارد که مجاز معنی دوم دانیم به ہمان توجیه که بر معنی دوم گذشت و نتوان بمبدّل برزگیریم که رای مهمله بدل باشد بغین معجمه چنانکه کنار و کناغ واللہ اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکّر۔ جو ابھی اُگا نہ ہو

(۴) برنغ۔ بقول برہان و ناصری و جامع بفتحتین بندی که پیش آب بندند و بقول [illegible]

بند رود آب **مؤلف** عرض کند که قیاس قوی است که مجاز معنی اوّل باشد که بند آب هم بر کنار
آب دائما قائم باشد چنانکه غوک که دائما کنار آب را می پسند و ما صراحت ماخذ دیگر بر (برغ) هم
کرده ایم که بهمین معنی به رای مهمله دوم بجایش گذشت و آنرا مبدّل همین قرار داده ایم والله اعلم
بحقیقته حال (اردو) (دیکھو برغ کے دوسرے معنے)

(۵) برغ ـ بقول برهان و جامع بالفتح بمعنی گوی که آب دران جمع شود صاحب ناصری این را هم بتحقیق
آورده **مؤلف** عرض کند که (برغ به رای مهمله دوم) هم بهمین معنی گذشت ـ خیال ما همین قدر
است که بیان برغ را که بر معنی چهارم این گذشت بر سبیل مجاز بدین معنی گرفته اند که بند آب را مجازاً
گوی آب گفتند و آنچه برای مهمله گذشت مبدّل این باشد و همین لغت سند قسم تبدیل است که بظاهر
خلاف قیاس می نماید (اردو) دیکھو برغ کے پہلے معنے ـ

(۶) برغ ـ بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤیّد بحواله قنیه و معات خسرو شیرین این را
(رنگ آب) گوید و در نسخه دیگر مؤیّد که قلمی است مذکور است که سمه رنگ آب و وسمه و رنگ آب ـ
مؤلف عرض کند که اختلاف نسخ مؤیّد که قلمی است اعتباری ندارد و در نسخه مطبوعه رنگ آبی
(وسمه رنگ آب) نوشته پس ازین همه اختلاف بیانیها قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع که اهل زبان است
معنی رنگ را قائم داریم و رنگ برسی وسمه مالی می آید و ما هیچ بحث از ماخذ این نمی توانیم کرد جز اینکه
که اسم جامد است و بس معاصرین عجم از حل این قاصر و خیال ما این است که صاحب مؤیّد و صاحب
را بیان کرده پس از ان (برغ سمه) را نوشته است که می آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمه
را ترک کرده این خرابی را در معنی لفظ برغ پیدا کرده اند و دلیل این است تکرار لفظ برغ در مؤیّد

(اردو) دیکھو رنگ کے گل مینے۔

برغاب اصطلاح۔ بقول سروری ذیل برغاب مرادف آن مؤلّف عرض کند کہ مگر اضافت (برزغ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم و آن مبدّل این (اردو) دیکھو برغاب۔

برغاله اصطلاح۔ بالضّم بقول بحر (۱) بز کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ و بہرای نسبت صاحبان انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤیّد این را (۲) بمعنی بچۂ بز کوہی و مطلق بچۂ گوسپند گفتہ صاحب محیط بر (جدی) گوید کہ بفارسی برغالہ گویند و بر بزغالہ فرماید کہ بچۂ بز است صاحبان ہفت و شمس بر معنی دوم قانع مؤلّف عرض کند کہ غال مبدّل غار است چنانکہ چنار و چنال و گوسپند ان صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی ترکیبی این بزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ معنی دوم کنایہ و مطلق بچۂ گوسپند مجازش (اردو) (۱) پہاڑی بکرا۔ مذکر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچہ۔ مطلق بکرے کا بچہ۔ مذکر۔

برغالۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری (و ملحقات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ مرکب اضافی است و معنی لفظی این بچۂ گوسفند فلک و کنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل او ہمچون بچۂ بز است (اردو) جدی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ برغالہ تو اصطلاح میں وہ آسمانی برج جو برغالہ کی شکل کا ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہیں۔

برغشمه اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و زای معجمہ و سین مہملہ و سکون غین معجمہ سبزی کہ در میان آب روید و برزغ کہ غوک باشد دران پنہان شود زفیر و دکاتب (ف) مختفی گشتہ تیز در رشش کہ چون

بزنغ در برہ غسمہ پنہان ۲؎ و فرماید کہ این از سند سراج الدین راجی متحقق صاحب جہانگیری فرماید کہ سبزی باشد مانند ابریشم کہ در میان آب بہم رسد و آنرا شیرازیان (جل بک) گویند صاحب رشیدی گوید کہ این را (جامۂ غوک) ہم نامند صاحب ناصری فرماید کہ این را (جل وزغ) ہم نام است و صراحت کند کہ سمہ بمعنی پنہان و برنغ بمعنی غوک یعنی جای پنہان شدن وزغ۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج گوید کہ بعربی طحلب بضم طا۔ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان بر (سمہ) بکسر اوّل و فتح ثانی گوید کہ بمعنی سبزی است کہ بر روی آبہای ایستادہ بہم رسد بمعنی پوشیدہ و پنہان ہم آمدہ پس بخیال ما

معنی ترکیبی این سبزی غوک است کہ بر جسمش پیدا شود و قلب اضافت (سمۂ برزغ) و مجازاً بمعنی مطلق سبزی آب مستعمل شد کہ در دکن آنرا کنجال نام است و بماخذ بیان کردۂ صاحب ناصری اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنہان کنندۂ غوک و حق آنست کہ غوک ازین سبزی پنہان نمی شود بلکہ رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید ہمین ماخذ از (جل بک) و (جل وزغ) بمعنی جل غوک و (جامۂ غوک) ہم می شود کہ از مراد قاتی این بحالیش می آید پس ماخذ آخر الذکر بہتر از اوّل است مخفی مباد کہ حقیقت خواص و طبع این بر معنی دوم برغست گذشت (اردو) کائی۔ دیکھو بزغست کے دوسرے معنے

بزغش بقول برہان بضم اوّل و ثالث و سکون ثانی و شین قرشت لقب یکی از اولیاء اللہ و طائفۂ ایشان را بزغشتیہ خوانند صاحب ناصری فرماید کہ نام یکی از فضلا و حکما و آن (ابو النجیب ظہیر الدین عبد الرحمن بزغش) بود و او و قاضی ناصر الدین بیضاوی و قطب الدین علامہ شیرازی در خدمت شیخ عبد اللہ بن ابی تراب بن بہرام بن زکی بن عبد اللہ بن خبر کہ از فحول فضلا و عدول حکما و کمّل عرفای عہد بود تحصیل و تکمیل کردہ اند و آن سلسلۂ علیہ در شیراز بفضائل پسندیدہ و مناقب

گریده معروف و موصوف و آن سلسله را (برغشیه) خوانند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیه برغش البته باشد که محققین ازان سکوت ورزیده اند و قیاس ما هم نمیرسد جز این که مشتاق شکار باشد که تائید این از کیفیت او می شود و پوستین بز رای پوشید که غشا ر بکسر اوّل بمعنی پوشش لغت عرب است والله اعلم (اردو) برغش ۔ لقب تھا ابو النجاش ظهیر الدین عبد الرحمٰن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں ۔ مذکر۔

برغنج | بقول سروری بضم با و غین معجمه و سکون زای معجمه پستهٔ بی مغز که پوست را آن دباغت کنند و گوید که برغند نیز گویند به رای مهمله و دال مهمله عوض جیم عربی ۔ صاحب جهانگیری فرماید که درخت پسته هموره با مغز آید و دیگر یکسال بی مغز پس آن مغز دار را پسته نام است و بی مغز را برغنج ۔ صاحبان رشیدی و سراج هم ذکر این کرده اند صاحبان برهان و ناصری و جامع بذکر کیفیت بالای فرمایند که این چیزی است که بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند که بخیال ما این مبدّل (برغند) است که به همین معنی به دال مهمله می آید و آن مرکّب از کلمهٔ بز و غند که بز بمعنی او ست مینی گوسفند و غند بمعنی گرد کرده شده و جمع کرده شده یعنی چیزی که برای بزان و پوست بزان جمع کنند یعنی پستهٔ بی مغز است که برای خوراک بزان و برای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مهمله به جیم بدل شده (چنانکه زکند و زکنج) برغنج قرار یافت صراحت خواص وغیره بر (برغند) کنیم (اردو) بی مغز پسته ۔ مذکر

برغند | بقول برهان (۱) همان برغنج که بجیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب سروری گوید که بضم با و غین معجمه و سکون زای تازی نام درختی و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که چیزی است که

از درخت پسته بہر سد و مغز ندارد و فرماید که بہای فارسی نیز آمده و بقول جامع و سراج مرادف (برغنج) صاحبان محیط نسبت (برغنج و برغند) ہر دو گوید که ہم غنچه بار درخت پسته است که یکسال ثمرش بیار نمی نشیند و آنرا گل پسته گویند - سرد و خشک و بسیار قابض و مفرح و مفید سرفه و مصلح قبض آن شکار و بدل آن نوفل و بذکر مکرر گوید که اسم قرظ است و ذکر قرظ بجایش نکرد بلکه (قرغند) به قاف عوض موحده آورده گوید که ہمان (برغند و برغنج) است **مؤلف** عرض کند که غلطی کتابت باشد که (قرغند) را (قرظ) نقل کرد - بای حال صراحت ماخذ این بر (برغنج) کرده ایم ونسبت (قرغند) گوئیم که مثال تبدیل موحده به قاف ہمین است که صاحب برہان (قرغند) را ہم لغت فارسی گفته و مرادف برغند نوشته و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ ونسبت معنی دوم عرض می شود که محققین با نام ونشان تعریفی مبہم کرده اند که ترکش بر ہیچ بیان تفوق داشت - صاحب محیط از ذکر سماکت (اردو) (۱) دیکھو برغنج - (۲) ایک درخت کا نام

برغمه | بقول سروری بزا و غین معجمتین بوزن پنبه (۱) انجولیکه شاخ درخت انگور را بران اندازند که بزمین نرسد صاحب برہان صراحت کند که بسکون ثانی است صاحبان ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که برغ بر نشان دو مش بمعنی شاخ درخت گذشت - فارسیان در آخر این بزیادت ہای نسبت اسم جامد وضع کرده اند برای معنی مذکور الصدر (اردو) ٹٹی بقول آصفیه - ہندی - اسم مؤنث - وه چھت جس پر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں - اور دکن میں اسکو منڈوا کہتے ہیں

(۲) برغمه - بقول جہانگیری باول وثانی مفتوح - چلپاسه را گویند صاحب برہان گوید که ہمان چلپاسه که وزغش ہم گویند صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که

دریں صورت ہای نسبت خواہد بود **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز ایں نباشد کہ بزغ را کہ بمعنی غوک گذشت بزیادت ہای نسبت بزغہ بمعنی چلپاسہ مخصوص کردند وانچہ بہ واو عوض موحدہ می آید مبدل اینست چنانکہ آب وآو (اردو) چھپکلی۔ دیکھو باشو۔

(۴) بزغہ۔ بقول جہانگیری بااوّل مضموم وبثانی زدہ وغین مفتوح وہای مختفی دست افزاری کہ شاخ درخت را بآن ببرند وآنرا وتہر نیز نامند صاحب سروری گوید کہ وتہرہ باشد صاحب برہان گوید کہ حربہ ایست دستہ دار وسر آن بہ داس ماند کہ بیشتر مردم دار المرز۔ درخت را بدان اندازند صاحبان ناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب موید فرماید کہ انچہ بر وشاخ درخت افگنند وبحوالۂ دستور گوید کہ انچہ از شاخ برافگنند وبحوالۂ فرہنگ قواس گوید کہ انچہ از شاخ خرما باشد۔ صاحب انند صراحت مزید کند کہ این را تبر گویند **مؤلف** عرض کند کہ در تبر وبزغہ فرق است تبر سلاحی است برای کارزار وبزغہ آلہ ایست برای بریدن درخت وغیر ذلک بزغہ را از قبیل تبر بیتوان گفت۔ مخفی مباد کہ پریشان بیانی موید کہ اصل معنی را دور می کند از برای تائید فضلا باشد للہ العجب چہ خوش تائیدی است بالجملہ دریں ہم ہای نسبت زیادہ کردہ اند بر کلمۂ بزغ کہ بمعنی اوّل گذشت وسر آہنین این آلہ غوکی را ماند ازیں مناسبت کہ فارسیان این اسم جامد بہ تناسب غوک وضع کردہ اند (اردو) تبر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہیں۔ نیز ایک ہتھیار۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ہتھیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے۔ دستۂ چوب پر لوہے کا جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے پہناوی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے دہانہ ہیں اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے۔ (مؤنث)۔

بزفند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی سُست و کاہل و نامرد۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود ببینیم کہ وجہ فتح اوّل چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضّم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فند بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہیچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ وکنایہ از معنی بالا (اردو) سُست کاہل۔ نامرد۔ جیسے بزدل۔ دیکھو بزدل۔

بزقدم | اصطلاح۔ بقول وارستہ وبحر (۱) حقیر و ناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی ع) ستم باز و این زاغ طبعان چو عصفور ما منم شیر و این بز قدرہا ثعالب (۲) بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (الشّاۃ برکۃ) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر و ناتوان بطی الحرکہ مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہمچو بز است۔ یعنی او مثل بز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے۔ بکرے کی چال چلنے والا۔ (ناتوان قدم) کہہ سکتے ہیں۔ ترکیب فارسی۔

بزوک | بقول رشیدی بضمّ با وفتح زا (۱) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز دارد و بیشتر برکنار آب وبردرخت نشیند وآواز بلند کند (حالی سبزواری ع) ہرشام گرد نالۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندۂ او نعرۂ بزوک ؎ صاحب برہان گوید کہ این پرند منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی ع) ہرشام گرد قلعۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندق او

نعرهٔ بزک بود و فرماید که ظنّ غالب است که مبدّل وزنغ باشد و با خندق شهر و حصار و آب مناسب تر خواهد بود والله اعلم۔ صاحب جامع می فرماید که سر این سرخ و منقار این درازمی باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که (۲) تصغیر بُز که جانوریست معروف و فرماید که اینکه در مثل سائر است (بزک نمیر که بهار می آید) اغلب آنست که بمعنی ثانی باشد چه در زمستان بُز و گوسفند بسبب بی علفی و برگ ریز درختان خشک و لاغر می شوند **مؤلّف** عرض کند که ما از معاصرین عجم تحقیق کرده ایم که تا۔ این پرند کلان تر از زغن و قریب بہ بچهٔ بُز است پس عجبی نیست که فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بز زیاده کرده برای این پرند اسم جامد وضع کرده باشند۔ و همین باشد ماخذ این دیگر تحقیق و قیاس صاحب ناصری هم درست نیست و جز این نباشد که قائم شد بوجه اختلاف بعض الفاظ مصرع اوّل سند که بعوض ناله۔ قلعه قائم کرده و در مصرع ثانی بعوض خندہ خندق نقل ساخت و از این (قلعه و خندق) غوک را که بزغ هم گویندش درین شعر بهتر از بزک خیال کرد این است شاعری محقّق زباندان که با وجود وجود لغت خاص که خود آنرا تسلیم کند شبه تبدیل لفظ قائم می کند۔ وای برو (اردو) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام (بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارۂ آب پر رہتا ہے۔ مذکّر۔ (۲) دُبلا بکرا۔ مذکّر۔

بزکار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کهنه کار۔ **مؤلّف** عرض کند که اصلا بدین معنی در محاورهٔ فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر در نشنیدی می کنند و محقّقین فارسی زبان از این [illegible] پیش نه شد۔ اعتبار را نشاید۔ (اردو) تجربہ کار۔ بقول آصفیه۔ آزموده کار۔ جہاندیده۔ [illegible]

بزکوہی | استعمال۔ بقول بہار بحوالہ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی حقیقی است یعنی بزی
کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند
از ترکیب توصیفی است بہ یای نسبت آخرہ۔ مثال
مخففش بہ (بز نر کوہی) گوید کہ اسم وَعَل است و بہ
وَعَل نر بفتح واو وکسر عین ولام بقول گیلانی
وغیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بز نر کوہی حقیقت
بر ہیئتش گذشت (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزکہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد | مثل۔
صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان
بمعنی جرب دارندہ چہ گر بمعنی جرب است معنی
حقیقی این چنین است کہ چون بز بمرض جرب
مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ
ازان مرض کہ متعدی است محفوظ مانند۔ پس
فارسیان این مثل بحق کسی زنند کہ بد روش یا
مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد
کہ اینچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (اردو)
گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔ صاحب
محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں
کہتے ہیں "کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو"

بزگر | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند
کسی کہ بز جنگلی را بجنگاند **مؤلف** عرض کند
کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بزباز)
گویند کہ بمعنی دومش گذشت و (بزگر) در محاورہ
فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو)
دیکھو (بزباز) کے دوسرے معنے۔

بزگرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)
مکر و حیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳)
تمسخر کردن صاحب انند بحوالہ غیاث بمعنی سوم
قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل
بالمصدر اینست کہ بجایش می آید۔ (کمال اسمعیل
ع) آن بزگرفتن تو در روباہ بازیت بہ روزی

ترا فوائد شیر زبان کند ؎ ما بحث کامل ہمہ را اینجا کنیم و دریںجا ہمین قدر کافی است کہ معنی سوم را بدون سند استعمال بر مجرّد قول صاحب بحر کہ از اہل زبان نیست تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و محقّقین زباندان و معاصرین اہل زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) مکر کرنا۔ بقول آصفیہ۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا چرانا۔ دیکھو بُردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔ مسخری کرنا۔

بز گلّہ | استعمال۔ بقول ہفت بضمّ اوّل و سکون زای ہوّز و فتح کاف پارسی ولام و ہای مدوّرہ زدہ۔ گلّۂ بزرا گویند **مؤلّف** عرض کند کہ قلب اضافت (گلّہ بز) بمعنی حقیقی صاحبان انند و ملحقات برہان و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بز گند | اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای معجمہ و کاف فارسی بوزن گوسپند۔ ایوان باشد و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محقّقین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و از وزن (گوسپند) متحقق است کہ این (بوزگند) باشد کہ بجایش بہ ہمین معنی می آید تسامح کاتب سروری باشد کہ تصرّف در لفظ کرد و مؤلّفش معذور (اردو) دیکھو بوزگند۔

(الف) بز گیری | اصطلاح۔ (الف)
(ب) بز گیری کردن | بقول وارستہ (۱) مکر و حیلہ و (۲) دزدی (میر یحیی کاشی در ہجو کولی) نیست از ہیچ گلہ اش سیری ؎ کہ کند ہمچو گرگ بزگیری ؎ (درویش والہ ہروی ؒ) ہرچہ بزگیری از اشعار عزیزان کردی ؎ خطبۂ دفتر رنگین تو خواہم کردن ؎ و فرماید کہ بزعم بعضی (۳) امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است ولیکن از محاورہ دانان و اشعار فصحا ثابت نمیشود۔ خان آرزو در چراغ فرماید کہ بضم و زای معجمہ و کاف فارسی بمعنی رسیدہ عبارت از امتحان و امتیاز۔

زله بر خوارش بهار بر معنی اول و دوم قانع و از تلاش
مزید استاد خود ساکت و صاحب بحر نقل نگار هر دو
تحقیق اول الذکر به (ف ـ ـ) فرماید که حادث
بزگرفتن [illegible] صاحب [illegible] نقل [illegible]
بهار مؤلف عرض کند که (الف) حاصل
بالمصدر (بزگرفتن) باشد [illegible] گذشت
و اسم مصدر (ب) و بهر دو معنی اول الذکر تسلیمش
کنیم و (ب) اسم بهر دو معنی مصدری بالا درست
دانیم ـ آنچه صاحب بحر (ب) را مرادف (بزگرفتن)
گفته است نسبت آن اینقدر عرض می شود که ما همدر اینجا
معنی سوم را تسلیم نکرده ایم و بدون سند استعمال در اینجا
هم (تمسخر کردن) را تسلیم نه کنیم که خلاف
قیاس است و معنی [illegible] چهارم بیان کرده خان آرزو را
هم خلاف قیاس [illegible] دانیم و بدون سند استعمالش
نا قابل اعتبار خوانیم (اردو) (الف)
(۱) مکر و حیله ـ مذکر ـ (۲) چوری ـ مؤنث
(۳) امتحان ـ مذکر ـ (۴) امتیاز ـ مذکر ـ
(ب) دیکھو بزگرفتن ـ

بزله | بقول برهان و جامع و هفت و انند و ناصری بفتح اول و لام و سکون ثانی سخنان شیرین و لطیف ـ صاحب ناصری صراحت مزید فرماید که (بزله گوی) از همین است بمعنی خوش صحبت و لطیفه گوی ـ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه بدین معنی به ذال معجمه [illegible] هم در فصل ذال معجمه آورده و این از عجائب ـ غالب دهلوی در (قاطع برهان) می فرماید که این [illegible] نمی داند که لغت تازی است به ذال معجمه نه به زای هوز اما چون من محقق لغات عربی نیستم [illegible] سکوت می ورزم تا دانایان چه می فرمایند ـ صاحب (قاطع القاطع) در جوابش انکار می کند که از لغت عرب بذال معجمه بدین معنی ـ **مؤلف** عرض کند که ما بز (بذله) که بذال معجمه گذشت خوش تعریفی کرده ایم و صراحت ماخذ هم و در اینجا همین قدر کافیست که این مبدل آن است

که ذال معجمه به زای هوّز بدل شد و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط نمی‌دانیم ادّعای
غالب دهلوی بی دلیل و بذال معجمه بدین معنی لغت عرب متحقق نه شد و اگر می‌شد در استحالت هم ما این را
مفرّس‌اش می‌دانستیم. خان آرزو از غالب دهلوی یک درجه کم است که بر لغت عرب بودن
(بذله به ذال معجمه - باین معنی) ادّعا نکرده‌است برخیالش که این را به زای هوّز غلط می‌داند می‌پرسیم
از او که این چه قسم منطق است که نظر بر قول همان محققین (بذله بذال) را در فارسی صحیح می‌دانی و
بالالحاظ قول شان (بزله به زای هوّز) را غلط می‌خوانی خیال ما همین قدر که اعتبار صاحبان
جامع و ناصری که از اهل زبان‌اند نسبت زبان شان بالاتر از محقق هند نژاد است (اردو) دیکھو بذله

بزم | بالفتح بقول سروری (۱) مجلس شراب و جشن (مولانا کاتبی ؎) در گه کین معرکه آرای
رزم تو در دم عیش انجمن آسای بزم تو صاحب رشیدی گوید که مجلس شراب و مهمانی و شادی
و (۲) دهی است از ابوانات که می‌گویند که یکی از امام زاده‌ها در آن مدفون است صاحبان برهان
و جامع و جهانگیری بذکر هر دو معنی می‌فرمایند که در عربی گزیدن بدندان پیش و دوشیدن شیر باشد
صاحبان ناصری و هفت واند هم ذکر این کرده‌اند صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم
بود گوید که خانه‌ایست که برای گرفتن جشن و هر گونه خوشی و شادی و بدرام آراسته کنند چنانکه
(؎) بزم نگیرد فروغ تا تو نخیزی به رقص ٭ باده نبخشد نشاط تا تو نریزی بجام ٭ خان آرزو در
سراج گوید که تخصیص بمجلس شراب و مهمانی بی جاست. مقابل رزم است بمعنی مجلس عیش
و ذکر معنی دوم هم کرده. زلّه بردارش بهار گوید که مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً
و بزم مخفّف آن و دلفروز و نامور از صفاتش و بالفظ آراستن و انداختن و بهم خوردن و برهم زدن

و بر یکدیگر زدن و پیچیدن و در هم شکستن و ساختن و کردن و نهادن مستعمل. **مؤلف عرض کند**
که بزم در فارسی زبان بالفتح بمعنی آئین بر معنی اولش گذشت فارسیان از هم تخصیص در آخرش زیاده
کردند چنانکه دژم و نژم و امثال آن و بزم را که بمعنی آئین خاص است وضع کردند. برای محفل
و در استعمال مخصوص شد برای محفل شادی و نشاط و هیچ تخصیص با شراب ندارد و و این است خیال
معاصرین عجم هم و جا دارد که از لغت عرب مفرس کرده باشند که بزم عربی بمعنی دانند بحوالهٔ
منتهی الارب) بمعنی عزیمت بر کاری. است و استعمال این با مصادر فرس در ملحقات می آید
انحصار بهار چیزی نیست و فارسیان بترکیب اضافی و توصیفی استعمال این بسیار می کنند چنانکه
(۱) بزم تازه (۲) بزم تخیل (۳) بزم تعرض (۴) بزم حسن (۵) بزم خیال (۶) بزم زندگی
(۷) بزم شب (۸) بزم عشرت (۹) بزم غم (۱۰) بزم قناعت (۱۱) بزم گیتی (۱۲) بزم
نشاط (۱۳) بزم وصل (۱۴) بزم هوس (صائب ؎) می کشد هر لحظه بزم تازه [illegible]
داغ دارد جام جم را کاسه [illegible] (ظهوری ؎) بود در بزم تخیل [illegible]
طپید پر وانه [illegible] (وله ؎) نگه [illegible] آتش افتاده
که [illegible] (وله ؎) فی قدرت [illegible] و فی زهره نگاه ؎ در بزم
حسن خدمت اظهار نازکست ؎ (وله ؎) بزم خیال شان بصد آرائش بهشت ؎ اصل و صفا
فرع تخیل گرفته اند (وله ؎) نشسته در [illegible] بزم زندگی آخر شود ؎ بگسلد گر رشتهٔ آه و فغان
عاشقان ؎ (وله ؎) بود در بزم شب ظهوری نوش ؎ گرچه بر دم بر وفق آرایش ؎
(وله ؎) دانه می باشد فریب از نقل بزم عشرتی ؎ شوق زلف انداز ما خوش کرده دام صحبتی ؎

(وله ۹) چنگ بزم غم ظهوری عالمی را هوش برد ؎ هر زبان بر تار آهم زخمهٔ افغان مزن (وله ۱۰) گشتی هر یک حریص زیاد توکم نه گشت ؎ بزم تنا عقت کم من زیاده شد ؎ (انوری ۱۱) تا همی در بزم گیتی باشد از عیش نیاسنده ؎ در دماغش از دل وجان جام و ساغر یافته (ظهوری ۱۲) بزم نشاط از دیگران بهر تمنی خوش کرده ام ؎ احیای مردن می کنم عیسی دمی خوش کرده ام ؎ (وله ۱۳) برنتابد عشق بالادست تقدیم هوس ؎ می برم خود را ببزم وصل ممنون می برم ؎ (وله ۱۴) در چیدن بزم هوس چندانکه دل ز دوست و پا ؎ بر سر نکردم این جفا گر فکر سامان بر کنم ؎ (اردو) (۱) دیکھو بزم کے تیسرے معنی (۲) بزم ایک دیہہ ہے جو شہر بوانات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ مذکر۔

(الف) بزم آراستن

(ب) بزم آرا

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قائم کردن صحبت و مجلس باشد (ظهوری ۵) بزم شرح ناتوانیها چه آرایم بهم ؎ زیر دست ناله فریادیم بیین احوال تا ؎ (حکیم نزاری ۶) اسباب طرب جمع کن و بزم بیارای ؎ اطباق سموات چه گسترده و چه طی ؎ بهار ذکر (ب) کرده گوید که کنایه از صاحب مجلس مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو)

(الف) بزم آراستہ کرنا۔ مجلس منعقد کرنا۔ (ب) بزم آرا۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے۔ محفل کا بانی۔ بانی محفل۔ مذکر۔

بزم افروختن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بزم آراستن است که گذشت و این کنایه باشد که از روشن کردن بزم و آراستن است (ابراهیم فانی ۵) خیز و بزم طرب افروز که وقت سحر است ؎ افق مشرقی از عارض گل تازه تر است ؎ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

برزمان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بفتح اوّل وضم اوّل ہر دو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزومند را گویند و فرماید که بایں معنی با با و زای فارسی ہم آمده۔ صاحب مؤیّد ہم ہر دو معنی اوّل الذکر قانع۔ صاحب ہفت بذکر معنی اوّل و دوم گوید که بکسر موحّده و بالضّم نیز دیده شد و بجای موحّده بای فارسی و بجای زای ہوز زای پارسی ہم بنظر آمده۔ صاحب انند بر معنی اوّل قانع (حکیم ازرقی ؎) کدام زہره بستی گذاره خواہد کرد ز کسی که او بہار چنین بود برزمان ٭ **مؤلّف** عرض کند که الف و نون نسبت بر لفظ بزم زیاده کرده اند چنانکه توران و ایران و معنی لفظی این منسوب به بزم و کنایه از مخمور که اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز که بعض از اہل بزم غمگین و آرزومند چنانکه عاشق و از آرزومند مجہر و آرزو گرفتن مجاز مجاز و لیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سند استعمال می باشیم که محقّقین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و جا دارد که این را مبدّل پژمان گیریم که به با و زای فارسی بہمین معنی می آید چنانکه تپ و تب و ژند و زند و آن اسم جامد است مرکّب از پژم که بمعنی کوه می آید و الف و نون نسبت یعنی کسی که کوه دارد یعنی بارِ غم و اختلاف اعراب تصرّف محاوره بیش نیست که نا واقفین از ماخذ کرده اند بالجمله نتیجه تحقیق آنست که بمعنی اوّل بالفتح صحیح است و این اصل است نظر به ترکیب بزم و بمعنی دوم بالفتح و بالکسر ہم که این مبدّل پژمان است و آن مرکّب از پژم که بالفتح و بالکسر ہر دو آمده (اردو) (۱) مخمور بقول آصفیہ۔ عربی مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشہ میں چور۔ شراب پیا ہوا۔ مدہوش (مجروح ؎) وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ٭ یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں ٭ (۲) غمگین۔ دیکھو بد رختہ۔ (۳) آرزو۔ دیکھو آرزو۔

برزمیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف**

عرض کند کہ قائم کردن محفل وطرح بزم انداختن واین کنایہ باشد کہ انداختن بمعنی پیشش بمعنی ترتیب دادن گذشت (تنہا شیرازی ؎) شب کہ از بادہ لبش بزم شراب انداختم ٭ اہل عالم را در آتش چون کباب انداختم ٭ مرادف (بزم آراستن) (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزماورد اصطلاح ۔ بقول سروری بفتح با و واو و سکون زای معجمہ و مہملہ ۔ گوشت و ترہ و خاگینہ باشد کہ در نان تنک و پہن پیچند کہ بعرف آن را نوالہ گویند و باز آنرا بکارد پارہ کنند و بخورند صاحب برہان فرماید کہ بجای حرف ثانی رای بی نقطہ ہم بنظر آمدہ صاحبان بحر و ناصری واشتہ ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ مخفف وقلب اضافت (آوردہ بزم) است ہای ہوز حذف شد کہ آوردہ مخفف آوردہ باشد چنانکہ گیاہ وگیا وممدودہ بمقصورہ بدل شد در ترکیب قلب اضافت چنانکہ آزما وبیازما ۔ پس معنی لفظی این آوردہ بزم وتحفہ بزم وکنایہ از غذای مرکب کہ بالا مذکور شد کہ میخواران با شراب خورند ہمچون کباب وآنرا گزک نامند وانچہ با رای مہملہ باشد مبدل این چنانکہ بزنغ وبرنغ (اردو) وہ سموسا جس میں گوشت اور ترکاری اور خاگینہ بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور گزک کھاتے ہیں ۔ مذکر ۔

بزمایون بقول سروری بہ زای معجمہ ومیم ویای حطی بر وزن افلاطون نام گاو یکہ فریدون بشیر او پروردہ شد مؤلف عرض کند کہ باصراحت ماخذ این بہ (برمایون ۔ بہ رای مہملہ) کردہ ایم واین مبدل آنست وبس چنانکہ برنغ وبزنغ (شمس فخری ؎) تو ہستی وفریدون وبارگیر ترا ٭ ز احترام بخوانند رخش وبزمایون ٭ صاحبان برہان وناصری وبہار عجم ہم ذکر این کردہ اند ۔ (اردو) دیکھو برمایون ۔

برزم برافروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ و مرادف (برزم افروختن) کہ گذشت وکلمہ بر زائد (ملا جامی ہ) برزم کرامت زرخشش

بر فروخت ہر کہ رخش۔ دیدبران چشم دوخت ؎ مخفی مبادکہ فروختن مخفف افروختن است وبس (اردو) دیکھو برزم افروختن۔

برزمج بقول ہفت بالفتح وفتح میم وسکون زای ہوز وجیم فارسی بمعنی لمس و لامسہ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود معتبر دانیم واسم جامد فارسی قدیم خوانیم (اردو) دیکھو بپسودان۔

برزم چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف برزم آراستن است وموافق قیاس کہ مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید (مخلص کاشی ہ) بخلوت خوش بود با محرمان برزم طرب چیدن ؎ غزلہای مناسب خواندن وبا یار فہمیدن ؎ (اردو) دیکھو برزم آراستن۔

برزم داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ قائم کردن وموجود داشتن برزم آ

(دیکھو سمنانی ہ) برزم توبہ ام برزم خوشی آن رشک مہ دارد ؎ خدا از آفت طاقت دل ما را نگہدارد ؎ (اردو) مجلس رکھنا۔

برزمردہ شاخ زرین دارد مقولہ۔ بہار گوید کہ جائیکہ چیزی از دست رفتہ باشد واعادۂ آن امکان ندارد و ہر قدر کہ او را ستایش کنند برتقدیر غیر وقوع چون حاضر نیست پیش می رود ونتیجہ پیش دارد۔ صاحبان خزینہ وامثال فارسی بر (برزمردہ وشاخ زرین) قناعت کردہ اند و امثال را مثل قرار دادہ اند مؤلف عرض کند کہ

معنی لفظی این همین قدر که بزی که مرده است او را
شاخ زرین بود محقق اول الذکر که لفظ (دارد)
را هم با آخر این زیاده کرده ذوق زبان ندارد و
سامعین هم مشکل پیش کرده هر دو محققین آخر الذکر
را پسند کنند مقصود آنست که بزی که مرده و الآن
پیش نظر نیست نسبت آن آسان است که گوییم
که شاخش زرین بود زیرا که عدم وجودش موقع
ادعای لغو هم می دهد پس فارسیان این مثل را بجای
زنند که ذکر چیزی که از دست رفته است بمبالغه
کنند مثلاً کسی گوید که " پدرم مرحوم اسپ از
افلاک می جهاند یا مسافت دو صد کروه را در یک
روز طی می کرد " سامعین می دانند که قائل فضولی
می کند و در همچو محل این مثل را می زنند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں " میں بچپن میں انگلیوں پہ
چلتا تھا " یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے
لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا واقعہ
بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کوئی
فوقیت کرتا ہو تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) بزهره — (الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفهان بالضم (۱) سوسمار باشد

(ب) بزهشه — چنانکه او دو زبان دارد و چون شیر از بزی مزد بیک زبان می کند و بزبان دیگر
آواز می کند مانند آواز کسی که شیر دوشد و بحواله نسخهٔ سروری گوید که (۲) چلپاسه و بحواله فرهنگ
(۳) آفتاب پرست و فرماید که او زای اول را فارسی گفته و همه خلاف تحقیق (انتهی) صاحب سروری
ذکر (ب) کرده گوید که سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چه
کشنده از گناه پاک بشود (شیخ سودان ــــ) ازرق بدچهره بزهره رنگ اژدهای مشت وزه بچهٔ
ونگ ... و فرماید که در فرهنگ زای اول نیز فارسی آورده صاحب محیط به (بزچه) فرماید که وزل
است و بروزل گوید که این را بفارسی و ترکی بزچه و بیونانی قودوس و بهندی گوہی نامند

و آن حیوانیست بر خلقت سوسمار غلیظ سر - سریع الحرکة و پوست آن خاکستری و خشن و ابلق مخطوط زرد و بقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ و سام ابرص - دراز دم - کوچک سر - و غیر سوسمار و وهم او بر سوسمار فرماید که اسم فارسی و یونانی (انو فومالنس) و بعربی ضب و بهندی گوه و گویند شاید که گوه غیر آن باشد و آن حیوانی است کوچک تر از گربه و بقول بعض سوسمار حیوان مائی است و بعربی ورل و بهندی گوه بالجمله مزاج آن گرم و خشک در سوم و در حدّت کیفیت میان ورل و حردون و گوشت آن مقوی باه و استعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست (الخ) و بر چلپاسه گوید که اسم فارسی است و نیز بفارسی کربس و بشیرازی ماتزنگ و باصفهانی مال مالی و بهندی چهپکلی نامند و در بنگاله تکتکی و باصطلاح اطبا صحرائی آنرا سام ابرص و بلدی را وزغه نامند و آن حیوانی است معروف و سمیت آن بحد سمیت چلپاسه نیست و بقول گیلانی فرماید که وزغ اسم عربی سام ابرص و آن حیوانی است شبیه به ورل و عقرب را لسع می کند بالجمله هر دو نوع آن گرم و خشک در سوم - رافع ثالیل و نمله و مسماریه مسکّن درد دمنافع دارد (الخ) صاحب برهان ذکر (بژمژه) بهر دو زای فارسی کرده گوید که (آفتاب پرست) است از جنس چلپاسه **مؤلف** عرض کند که ظاهرا این مبدّل بزمچه می نماید که زای هوز به جیم فارسی و برعکس آن بدل شود چنانکه پزشک و پچشک و حقیقت بزمچه بالا گذشت و حیف است که صاحب محیط بر سوسمار و چلپاسه هر دو ذکر (بزمژه) نه کرده است و لیکن (بژمژه) به هر دو زای فارسی لغتی خاص می آید برای (آفتاب پرست - که بجایش گذشت) پس قیاس غالب همین است که الف و ب هر دو را مبتدا (بژمژه) دانیم که زای فارسی به زای هوز بدل شود چنانکه ژند و زند نتیجهٔ این

بہ تحقیق ہمین قدر است کہ ما این را (آفتاب پرست) دانیم وبلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار وچلپاسہ را ہم ذکر کردہ ایم ۔ آفتاب پرست در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسہ اور باشو (۳) دیکھو آفتاب پرست ۔

بزم ساختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن بزم ومرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (طالب آملی ف) دُردی کشان عشق چو سازند بزم خویش ۔ الماس در پیالۂ زہری فروکنند ۔ (اردو) دیکھو بزم آراستن ۔

بزم سنگین اصطلاح ۔ بقول وارستہ بزمی کہ مردم کثیر دران جمع باشند (داراب جویا ف) رخش شد محفل آرا شمع را بردار ازین محفل ۔ کہ باشد چون رگ یاقوت عیب بزم سنگینش ۔ بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بزم عالی کہ ہمہ چیز بمراد توان یافت وفرماید کہ این از اہل زبان بتحقیق پیوستہ صاحب بحر با وارستہ متفق **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محاورہ جز این نیست کہ فارسیان بزم گرانقدر را بزم سنگین گفتہ اند محققین بالا در تعریفش پی بہ نزاکت لفظ ومعنی نبردہ اند (اردو) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین ۔

بزم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (رفیع قزوینی ف) بزمی نکردہ یار کہ حاضر نگشت غیر ۔ ہرگز جدا نگشت ز دوزخ بہشت ما ۔ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است کہ بجایش گذشت (صائب ف) می کشد ہر لحظہ بزم تازہ بر روی ماہ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ما ۔ (اردو) دیکھو (بزم آراستن)

بزم گاه | اصطلاح ۔ بقول برہان وناصری بر وزن رزمگاه (۱) مجلس شراب وجشن وعیش و مہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ جائیکہ بزم واقع شود از عالم منزلگاه ومجلس گاه ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی ایں ہمیں است کہ بہار ذکرش کرد و لیکن فارسیان بمعنی مطلق بزم استعمالش کنند (ابوطالب کلیم ۵) تو شمع مہر فروغی ببزم گاه وجود ۔ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو باد ۔ (خواجہ نظامی ۵) چو شاہان نشستند در بزم شاه ۔ شد آراستہ حلقۂ بزم گاه ۔ (انوری ۵) جام ساقی بزم گاہ ترا ۔ آسمان کرده ایں از زنگار ۔ (ولہ ۵) بہ بزمگاه تو حاجب ہزار چون خاقان ۔ بہ رزمگاه تو چاکر ہزار چون قیصر ۔ (ولہ ۵) مطرب بزمگاه او ناہید ۔ حاجب بارگاه او بہرام ۔ (ظہوری ۵) اگرچہ بستہ در بزمگاه خاص بردیم ۔ تلاشی شده در بار عام کارندارم ۔ (اردو) (۱) دیکھو بزم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے ۔ مونث

بزم گذاشتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بحال خودش گذاشتن بزم باشد (شانی مشہدی ۵) محتسب میکده را باده ودف وطنبور را گذار ۔ بزم ما را بہمیں شیوه و دستور گذار ۔ (اردو) بزم کو اسکی حالت پر چھوڑنا ۔

(الف) **بزم نشستن** | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
(ب) **بزم نشین** | آصفی ذکر ایں کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار و بہ بزم نشستن بمعنی حقیقی اوست ۔ محقق بالا بہ سند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم و غور نکرده (ب) بمعنی صاحب بزم است (ظہوری ۵) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ۔ نشاط بزم نشین غنچہ و شست پیاله بود ۔ (ولہ ۵) گفت وگو

بزم نشینان دارند؂ گرچہ کردیم بدرمان چہ نزاع؂ (اردو) الف۔ مجلس میں بیٹھنا ب) بزم نشین بقاعدۂ فارسی شریک بزم کو کہہ سکتے ہیں۔

بزم نہادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است و قائم کردن نشاط (ظہوری ؎) چون بزم وبیت نہند فردا؂ خونم زدرہ ہر در باید؂ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزموئہ | بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح نام روز دوم است از ماہ ہای ملکی **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند ازینجاست کہ لفظی از برای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است از قبیل ماہانہ و جرمانہ و بیعانہ پس اصل این بزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم با کلمہ آنہ الف بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ پس بزموئہ اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی (اردو) ہر ماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو فارسیوں نے بزموئہ کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

بزمہ | بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و بہار بہ زای معجمہ بروزن بردہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ؎) ارم نقشی از بزمۂ بزم او؂ قیامت نموداری از رزم او؂ **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ (اردو) گوشۂ بزم۔ بزم کا گوشہ۔ مذکر۔

بزمین بوس درآمدن | مصدر اصطلاحی۔ آمادہ زمین بوسی شدن و زمین بوسی کردن (ظہوری ؎) وقت است کہ فرقم بزمین بوس درآید؂ لب از سخن غیر بافسوس درآید؂ (اردو) زمین بوس ہونا۔ زمین کو بوسہ دینا۔ یہ ایک طریقہ ہے مخاطب کی تعظیم کا جو ... ان مجھ

ے ر و بر و زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

برزمین خط کشیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱۹۷)

... شرمندہ شدن۔ و خط بر زمین کشیدن۔ عادت

ست کہ انسان درحالت شرمندگی نظر بر زمین

... و خط با بروی کشد (صائب ؎) از شرم گنہ

بسکہ کشیدم بزمین خط ٭ مسطر زدہ شد دامن صحرای

قیامت ٭ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت

شرمندگی میں زمین پر لکیرین کھینچنا جیسا کہ اکثر

شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پر خطوط

کھینچتے ہیں۔

برزمین نقش بستن مصدر اصطلاحی۔

نقش ... شدن و یارای استادن و مشی ندا شتن

... ... ای (ظہوری ؎) بند و برزمین نقش چہ

قاصد چہ کبوتر ٭ از شرح غم نامہ و طومار گران است ٭

(اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی

زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا بار یا اور کسی وجہ سے۔

برزمین نواختن مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بہار و بحر بر زمین زدن

حریف (میرنجات ؎) جان من

چون بدل دشمن بدائین کن ٭ بنوازش

بر زمین یا علی رنگین کن ٭ **مؤلف**

عرض کند کہ معنی لفظی این سر فراز کردن

بر زمین و کنایہ از انداختن بر زمین (اردو)

زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا۔

(زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرا دینا

دے مارنا۔

برزن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ موحّدہ و زای ہوّز (۱) چوبیکہ بآن زمین شیار کردہ

ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است صاحب برہان فرماید کہ بروزن

چمن ... برزگران و آن چوبی یا تختہ باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و (۲)

شہر اوّل ... صاحبان جامع و ناصری و سراج ہم ذکر معنی اوّل کردہ اند **مؤلف**

عرض کند که مرکب است از کلمهٔ بر که بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکه جوش و جوشن و معنی لفظی این منسوب به آئین و روش (حکیم سنائی ـــه) اشتقاقش ز چیست وانی زن ٭ یعنی آن تخمه را بتیر برزن ٭ (اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلہ چوبیں جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں چوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختۂ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکر (۲) مار ـ مارنا کا امر حاضر۔

(۳۱۴)

برزن بہادر | اصطلاح۔ بقول صاحب خدائی که از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پُر دل را گویند که بیم جان و اندیشه از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید که بمعنی بسیار بہادر است **مؤلف** عرض کند که بفتحتین مخفف (بر زدن بہادر) که دال مہملہ حذف شد به کثرت استعمال (اردو) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکر۔

برزنجیر کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است (ظہوری ـــه) خلق را مژدهٔ آسایش خواب آور دم ٭ که ضعیف از آه بزنجیر کشد افغان را ٭ (اردو) زنجیر ڈالنا۔ بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

برندار | اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و آنند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیده و به رای قرشت زده بلغت زند و پازند پنجره و تجیری باشد که در پیش آستان درسازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید که این را (دار زین) نیز گویند **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این آئین دارنده۔ اسم فاعل ترکیبی که کلمهٔ بر بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکه پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارنده و جادار و که برزن بمعنی اوست که گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی که تختۂ برزن دارد و کتا

از قطار چوب ہای متعدده پنجره مانندی که مردمان آنرا حرکت داده داخل خانه شوند و بهائم از ان معذور مانند. جیف است که (دارزین) بجایش مذکور نه شد تا ماہیئت این متحقق می شد که چه چیز است واز آنجا مقصود محققین بالا جز این نباشد که پیش آستان یا در خانه ہای قدیم عوض پنجره قطار سنگ ہای کلان ہم بنظر آمد که انسان از فاصله یکدیگرش داخل در تواند رفت و بهائم از ان نتوانند گذشت باتیحال ہمین قسم چیزی است که مانع بهائم از دخول خانه می باشد و (دارزین) ہم اسم فاعل ترکیبی است که معنی لفظی آن زینت دہنده خانه است و بس (اردو) وه لکڑی کا چرخه جو دروازه مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کو گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازه مکان کے روبرو اس قدر فاصلے سے گاڑھی جاتی ہیں کہ ان میں سے انسان تو گزر سکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزر سکتے

بزندان سرکشیدن

مصدر اصطلاحی- خیال واراده بزندان کردن مخفی مباد که خصوصیت زندان نباشد (بجای سرکشیدن) مصدر عام این است (ظہوری ﷺ) ریاض ارم آرزو کرده با ظہوری سرکشیدن بزندان ما (اردو) قید خانه کا خیال کرنا- قصد کرنا- اراده کرنا-

بزندان کردن

مصدر اصطلاحی- بقول بحر محبوس کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ﷺ) بطرف شد سیر باغ و بوستان کو باغ و بستان را بزندان کرده ایم کو تا دگر خیال او نباید (اردو) قید کرنا قید خانه میں بھیجنا- محبوس کرنا-

بزنطیه

بقول ملحقات برہان نام شہر روم است که آنرا قسطنطنیه می گویند مؤلف عرض کند که ہمه محققین فارسی زبان ازین ساکت و محققین لغات ترک و عرب ہم- ہیچ متحقق نه شد

کہ لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیہ۔ مذکر۔ پای تخت دولت عثمانیہ۔

برنگ بقول صاحب برہان بروزن پلنگ بمعنی غلق در خانہ وکلید کہ بعربی مفتاح خوانند خان آرزو درسراج گوید کہ این بہ رای مہملہ است صاحب ناصری فرماید کہ بہ میم اوّل مدنگ ہم بہ ہمین معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (برنگ بہ رای مہملہ دوم) عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو برنگ۔

برہ نگاہ اصطلاح۔ بقول وارستہ بکسر اوّل (۱) جائیکہ خوف رہزنان داشتہ باشند (سعید اشرف ؎) لب شکوہ را کی دہد راہ حرف ؛ ہجوم سخن در برہ نگاہ حرف ؛ و فرماید کہ (۲) مقعد (شفیع اثر در ہجو ؎) ہر کرا شوق صحبتت چسپید ؛ بوصالت چو احتلام رسید ؛ نیست دشوار از برہ راہی ؛ کس ندیدہ چنین برہ نگاہی ؛ خان آرزو در چراغ بر ذکر معنی اوّل قانع صاحب بحر ذکر ہر دو معنی کردہ و بہار ہم۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم است فرماید کہ جای وہنگام درست است برای زدن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیانش خلاف قیاس و پردہ بر حقیقت می انداز دمعنی لفظی این جای زدن وکنایہ از ہر دو معنی بالا کہ مذکور شد (اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چوروں کا خوف ہو۔ مؤنث (۲) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث مبرز۔ کون۔ گانڈ۔

برزوش بقول انند و ناصری بضمّ اوّل وبفتح واو وسکون شین معجمہ (۱) پشم موی و (۲) پشم۔ برزا گویند **مؤلف** عرض کند کہ برز بمعنی اوست و وش بقول برہان بالفتح بمعنی انتخاب کردہ شدہ می آید پس معنی لفظی این انتخاب کردہ شدہ از برز وکنایہ از پشم برز و

بمجاز مطلق پشم موی (اردو) (۱) پشم - دیکھو بزشم (۲) بکرے کے پشم - مذکّر -

بزوشم اصطلاح - بقول سروری بضمّ با وسکون زای معجمه وشین معجمه وفتح واو پشم بزها (کذا فی شرح الشامی) وبحوالۂ فرہنگ فرماید که (بزشم) بحذف واو پشم نرمیکه در تحت موی بزمی باشد صاحب برہان ہم ذکر این کرد وصاحب جامع گوید پشم نرم بز را گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که این دلالت دارد که (بزشم) مخفّف این است واین مبدّل (بزپشم) و فرماید که ولیکن اکثر بای تازی به واو بدل شود نه بای فارسی **مؤلّف** عرض کند که بیچاره ندیده باشد (چاروا) را که مبدّل (چارپا) است ووام مبدّل پام - حق همین است که این مبدّل (بزپشم) است وبس (اردو) بکرے کے بال - مذکّر -

بزوشه بقول برہان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد که بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرد وبر (لسان الحمل) گوید که اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلّف** عرض کند که ما ذکر (بارتنگ) بجایش کرده ایم ووجه تسمیهٔ این جز این نباشد که اصل این (بزشه) بود ومعنی لفظی این چیزی که منسوب به کراهت بز است که کراهت بز از این مسلّم بود چون بز دهن بر واندازد وسر از و بکشد وآوازی کند بکراهیت همچون عطسه و (شه) بالضّم کلمه ایست که در محلّ کراهت و نفرت گویند وواو در میان دو کلمه زائد است چنانکه (تن مند) و (تنومند) یکی از معاصرین عجم گوید که معنی لفظی این منسوب به پشم بز است که های نسبت در آخر (بزوش) مرکّب کرده اند (بزوش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم بر سبیل کنایه موسوم کردند که رنگ

وگرختی او همچون پشم است بر خلاف ابریشم چون دست بر و گذارند محسوس شود و از دو رهم پشم بز را ماند والله اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

بزون | بقول رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بز کوهی را گویند **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان از این ساکت جادار و که معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمهٔ ون بران مرکب کرده باشند که بمعنی صاف و بی غش آمده پس معنی لفظی این بز بی غش و کنایه از بز کوهی که بز اصلی است و حکماوران از علم الحیوانات تصرفی نه کرده اند چنانکه گویند در بز اهلی و شهری تصرف هاراه یافته است که بجفت کردن بز کوهی با آهو کارها کرده اند و گویند بزی که در هندی (کوئین چپلی) نام دارد اکدش است با بز و آهو و بعض اقسام بز را خصی کنند که از ان بعض احوالش مخصوص و متغیر می شود از بز کوهی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزونه | بقول برهان و هفت و انند بر وزن نمونه بلغت زند و پازند بمعنی زانو باشد که بعربی رکبه خوانند صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست که فارسیان از همین اسم جامد بحذف و تبدیل بعض حروف زانو وضع کرده باشند که بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا۔ بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مذکر۔ رکبه۔ زانو۔ پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

بزه | بقول سروری بضم با و فتح زای معجمه (ا) زمین پشته دار و بقول برهان زمین پشته پشته و بقول جامع زمین پشته پشته **مؤلف** عرض کند که های نسبت بر لفظ بز زیاده کرده اند یعنی منسوب به بز و کنایه از زمین پشته دار که هر یک پشتهٔ آن بز را ماند یا اینکه بزان را اکثر شائق زمین پشته دار می باشد چنانکه

متحقق است ولہذا این را بدین اسم موسوم کردند۔ اسم جامد است ولیس وجا دارد که این را
مبتدل اسم جامد (پزه) گیریم که بہمین معنی به با وزای فارسی می آید ہر دو بدل شدند بعربی
چنانکه تپ و تب و ژند و زند۔ (اردو) وہ زمین جس پر ٹیلے ہوں۔ مذکر۔

(۳) بُزه۔ بقول سروری بضمّ با و فتح زا میوه خوشبو وبحوالۂ نسخۂ میرزا و تحفۃ السعادت
گوید که میوۂ گرد خوشبو و خربزه از ہمین است بمعنی میوۂ کلان و بزرگ چه چیزہای کلان را خر
گویند چنانکه خربط و خرسنگ صاحب رشیدی بحوالۂ سروری ذکر این معنی کرده وبقول
برہان وجامع نوعی از میوۂ خوشبو وصاحب مؤید بر میوۂ خوشبو قانع خان آرزو در سراج
بر نقل قول بعض محققین بالا قانع **مؤلف** عرض کند که اصل این (پزه) به بای فارسی
است بمعنی پخته که ہجایش می آید و آن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پخته شده
کنایه از میوۂ خوشبو باشد وبعض برانند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوه والله علم
بحقیقته الحال (اردو) خوشبو میوه۔

(۴) بزه۔ بقول سروری ورشیدی وبرہان وجامع وجہانگیری وسراج بفتحتین گناه وبقول
خدائی گناه وہر کاری که سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح دبست ونہمی فقرۂ دساتیر
آسمانی بعفرز آباد وخشوران وخشور) ذکر این کرده گوید که (بزه گر) بمعنی گناہگار از ہمین است
(شاعر ؎) ای خون دوستانت بگردن مکن بزه٭ کس بر نداشت است بدستی دو خربزه٭
(مسعود سعد ؎) پسرش را خدای مزدو ہا دہ٭ پیش ازان کان پلید را بزه داد٭ (حکیم
سنائی ؎) یک گره را خانها پر غیبت و وزر و بزه٭ یک گره را کنجہا پر طاعت و اعمال اندر٭

فردوسی ۵) اگرچہ وطم بو وزان بامزه ۶ ہی کاشتم تخم وزر و بزه ۶ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم وجادارد که فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس کرده باشند که واو بدل شد بموحّده چنانکه ورنجن و برنجن و رای مہملہ بہ ہای ہوّز چنانکه ہوبر و ہوبہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **(اردو)** گناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔

(۴) بزه۔ بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم و مسکین۔ صاحب رشیدی گوید که بمعنی شخص مرحوم مسکین و فرماید که بدین معنی به تشدید زا نیز استعمال کنند امّا این معنی در کلام قدما بنظر نرسیده از مستحدثات است خان آرزو در سراج نقل این برداشته۔ صاحبان برہان و جامع گویند که مردم نامراد و مسکین صاحب جہانگیری فرماید که شخص مسکین مرحوم **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم **(اردو)** مرحوم بقول آصفیہ۔ عربی۔ مجازاً بمعنی مرا ہوا۔ فوت شده۔ نامراد۔ بقولہ بے مراد۔ ناکام۔ محروم۔ بے نصیب۔

(۵) بزه۔ بفتحتین بقول سروری و برہان و جامع بمعنی جور و حیف۔ خان آرزو در سراج گوید که تحقیق بمعنی گناه است و (بزه کار) گنہ گار را گویند و اگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستم گار مستعمل می شد مگر آنکه بمجاز بر ستم که سر گناہان است اطلاق آن آمده باشد **مؤلف** عرض کند که شک نیست که مجاز معنی سوم است و باعتبار قول سروری و جامع که از اہل زبانست ہمین معنی را تسلیم کنیم **(اردو)** جور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔

بزہان | بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین اہل زبان

و زباندانان فارسی ذکر این نکرده معاصرین عجم هم بر زبان دارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو آرزو۔

بزه دادن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مرتکب گناه کردن است سند این از مسعود سعد بمعنی سوم بزه گذشت (اردو) گناه گار کرنا۔ مرتکب گناه کرنا۔ گناه کرانا۔

بزهش بقول سروری بضمّ با و سکون زای معجمه و کسر ها (به حوالهٔ تحفه) بمعنی مقابله صاحبان برهان و جامع و سراج و هفت و انند هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که بمعنی حاصل بالمصدر است که بزیادت شین معجمه بر لفظ (بزه) که بمعنی بخشش گذشت بمعنی ستمگری است و کنایه باشد از مقابله که مقابله هم غیر از ستمگری نباشد و لیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم یا ضمّهٔ اوّل تصرّف محاوره دانیم و جا دارد که از لفظ بز بالضمّ این را اسم جامد دانیم که بزیادت شین معجمه بمعنی مقابله وضع شد و از ینکه بزان رامی جنگانند بزهش را بمعنی مقابله استعمال کردند اندرین صورت ضمّهٔ اوّل هم درست باشد و های هوّز زائد (اردو) مقابله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

بزه کار اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و سروری و رشیدی و سراج (۱) بمعنی گناهگار **مؤلّف** عرض کند که بزه بمعنی سوّم بمعنی گناه گذشت و این مرکب است از همان و لفظ گار که افادهٔ معنی فاعلیت کند چنانکه آموزگار و سازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزید می کند که (۲) لقب یزدجرد پدر بهرام گور است و لهذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برهان بکاف عربی آورده گوید که بکاف فارسی هم آمده و صاحب سروری هم صراحت کاف

نکرد بای حالِ اگر بزّه را با (کار۔ بکاف عربی) مرکّب دانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که کار او گناه است و گناه کننده و اگر با (گار بکاف فارسی) مرکّب کنیم همان که بالا مذکور شد یعنی گناه دارنده و صاحب گناه (حکیم نزاری ؎)

از دل چه لاف می زنم آخر کدام دل
تا آخر چه آید از بزه کار هوا پرست

(اردو) (۱) گنه گار۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ پاپی۔ عاصی اثیم۔ فاسق۔ بدکار۔ (۲) بزه کار۔ یزدجرد کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا۔ مذکّر۔

بزه گر | اصطلاح۔ بقول سفرنگ بفتح کاف فارسی و سکون رای مهمله گناه گار۔ **مؤلّف** عرض کند که از قبیل بزه گر است که گذشت بزه بمعنی گناه بجایش مذکور و گر بقول برهان بمعنی کننده و سازنده همچون کوزه گر و کاسه گر و امثال آن (اردو) گنه گار۔

بزه مند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرادف (بزه کار) **مؤلّف** عرض کند که از قبیل برومند که مند بقول برهان بمعنی صاحب و خداوند است چنانکه حاجتمند و بزه بمعنی گناه بجایش مذکور شد (اردو) دیکھو بزه کار۔

بزیا بهای بز | مثل۔ صاحب خزینه ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند که غلطی کتابتش در غلط انداخته است در حقیقت این بای موحّده سوم است عوض تحتانی سوم یعنی (بزیا بهای بز) حیف است که ما این را بجای خودش قائم نکردیم و تصحیح این در پنجابی محل است ولیکن بغیر آن علاجی نیست فارسیان چون در بهای چیزی بحث اعتدالش کنند و قیمت بیان کرده بایع را گران دانند و اکثر این مثل را زنند مقصود شان همین قدر می باشد که چیز زیر هیچ را باید بهای مناسب حالش باشد نه زائد از آن چنانکه

گویند ''بزبابهای بزاست چرا قیمت این را
گران می گوئی'' (اردو) دکن میں کہتے ہیں'' گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی
قیمت چھیلے کے ساتھ'' مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیون چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیون بیان کرتے ہو۔

بزیچه بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریده (۱) بزغاله باشد (مسعود سعد ؎) از این
بزیچه پربسته واین چرا ازسی ؟ که هرگزش نه چراخور بود نه آبشخور ؟ صاحبان برهان وجامع
وناصری وجهانگیری بذکر معنی اوّل گویند که (۲) بمعنی برج جدی هم وبقول جهانگیری (۳)
بااوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجهول ارده کنجد. صاحب برهان بذکر معنی اوّل ودوم
فرماید که (۴) سه پایه قصّاب وسلّاخ رانیز گفته اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم
وچهارم کرده (عمید لویکی ؎) مخالفان ترا چون بزیچه سلّاخ ؟ سه پایه از علمت باد وچارسو
مسلخ ؟ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چهارم بیان کرده برهان گوید که غلط
است وفرماید که غالباً این معنی از شعر عمید لویکی استنباط کرده واین از قلّت تدبّر است
وگوید که کلمه بزیچه دلالت دارد که در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ باغیچه که در عرف
عوام بزیادت یا استعمال نمایند نیز وجه صحّت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی با تحقیق سابق
دارد که در لفظ آتشیزه نوشته آمد صاحب محیط بر (ارده) گوید که در فارسی رهشی وصاحب
برهان بر رهشی فرماید که ارده کنجد است وبه تحقیق ما که گذشت بمعنی آرد کرده شده مخفّفی بماند
که اصل این بمعنی اوّل (بزبچه) به موحّده سوم گذشت وموحّده بدل شد به تحتانی چنانکه بالبوس
وپالیوس ومعنی دوم مجاز آن که برج جدی راهم اهل هیئت به شکل بزبچه می نویسند وماخذ این

معنی سوم ہیچ تحقیق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جہانگیری دیگر کسی ذکر نکرده و بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و تحقیق کامل این بر (برزیشه) می آید و نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ خیال خان آرزو درست می نماید کہ صاحب برہان این معنی را از مجرد کلام عمید لویکی پیدا کرده است و او بدین معنی استعمال نکرده بلکہ (برز بچہ سلاخ) بمعنی بچۂ برز است کہ بدست سلاخ و قصاب باشد اگر (برز بچہ سلاخ) را بمعنی سہ پایہ گیریم ذکر سہ پایہ در مصرع ثانی معنی شعر را برہم می کند۔ شاعر۔ مخالفان را (برز بچہ) قرار داده کہ بدست قصاب باشد و سہ پایۂ علم را برای سلخ او تجویز کرده فتأمل (اردو) (۱) و (۲) دیکھو، برز بچہ۔ (۳) تل کا آٹا سفوف۔ مذکر۔ (۴) دیکھو برزآویز۔

(الف) برزیدن	(الف) بقول بحر بر وزن و معنی (۱) وزیدن و (۲) بمعنی جستن فرماید
(ب) برزیده	کہ کامل التصریف است و مضارع این برزد صاحبان موید و برہان

وجامع ہم ذکر این کرده اند (میر معزی ؎) باد چو بر زلف او برزید جہان را بداد بہ پیروزی وسعادت بشری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بمعنی دوم برز ہم کرده ایم کہ بجایش گذشت و این مبدّل وزیدن است کہ می آید و او بدل شد بہ موحّده چنانکہ آو و آب وصراحت ماخذ و اسم مصدرش ہمدر انجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیده یعنی باد و نسیم جستہ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) ای نقش مہر بر ہمہ دلہا نشستہ ؎ وی باد لطف بر ہمہ تنہا برزیده ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از مشتقات الف است و بس (اردو) (الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** | مصادر اصطلاحی ۔ الف لازم و ب متعدی است بمعنی مغلوب
(ب) **بزیر آوردن** | شدن و مغلوب کردن و زیر کردن و ذلیل کردن و بذلت رسانیدن
کسی را معاصرین عجم بر زبان دارند چنانکه گویند ؏ او بزیر نیامد بلکه دشمن خود را بزیر آورد
بمعنی مغلوب کرد (اردو) الف مغلوب ہونا ب) نیچا دکھانا ۔ دیکھو بچاه آوردن ۔

بزیر خاک بردن | مصدر اصطلاحی ۔
بقول بہار دانند مدفون و خاکپوش کردن
(محمد قلی سلیم ؎) زر کشتی با خود بزیر خاک
جز قارون نبرد ؏ این سخن را گل بگوش اہل
دنیا می کشد ؏ **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است (اردو) دفن کرنا مٹی کے نیچے چھپانا ۔

بزیر خاک سپردن | مصادر اصطلاحی ۔
بزیر خاک کردن | بقول بہار دانند
مرادف بزیر خاک بردن (ملا نسبتی تھانیسری
؎) جدا از یاد ما را بزیر خاک کنید ؏ باین
ستم زده در یک مزار نتوان کرد ؏ **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین
عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بزیر خاک بردن ۔

بزیر زنخ دست ستون کردن | مصدر
اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایه
از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎)
مرا خوشتر آید بزندان درون ؏ بزیر زنخ دست
کردن ستون ؏ صاحبان رشیدی و ملحقات برہان
و بحر ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند
که عادت است که چون کسی غمگین شود بحالت
غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین
عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) غمگین ہونا ۔

(الف) **بزیر زمین آوردن** | مصدر اصطلاحی
بقول بہار زمین بستن مرکب را (ب) بزیر زمین
در آوردند با وی ؏ **مؤلف** عرض کند که صراحت
نکرد که سند بالا مال کدام است ۔ عیبی ندارد ولیکن

ہر چہ ازین سند پیدا است۔

(ب) **برزیر زین درآوردن باکسی** بمعنی سوار شدن بر مرکب و مجرد (برزیر زین آوردن مرکب) کنایہ باشد از زین بستن۔ تسامح بہار است کہ غور بر سند استعمال نکرد و مصدر (الف) کہ قائم کرد ناقص است و معنیش حاصل نمی شود تا آنکہ لفظ مرکب در آخرش اضافہ نکنند۔ فتامل (اردو) (الف) زین کسنا (ب) کسی کو ساتھ سوار ہونا۔

برزیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرمایا کہ بمعنی منظور داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔

(سالک قزوینی ؎) روشن بود کہ شمع چہ دارد برزیر سر تو پروانہ را کہ رخصت پرواز میدہد تو

صاحب بحر ذکر این بزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت (چیزی) داشتن و (کسی) را با این قائم نکردن چرا تسیم خان آرزو بہتر است ازین تخصیص و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی را ست (اردو) کسی بات کا خیال رکھنا۔

برزیر قلم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند کنایہ از مطیع و منقاد داشتن و مسخر و محکوم کردن مرادف (برزیر نگین داشتن)

(میر معزی ؎) ز قدر و مرتبہ دارد جہان برزیر قلم تو چنانکہ داشت سلیمان۔ جہان برزیر نگین تو

مؤلف عرض کند کہ معنی صحیح این در اختیار و قدرت داشتن چیزی است (اردو) اختیار میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) مقتدر ہونا

(الف) **برزیر نگین آوردن** مصدر اصطلاحی
(ب) **برزیر نگین داشتن**

(الف) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مطیع و مسخر کردن و (ب) بقول بہار و انند مرادف (برزیر قلم داشتن) **مؤلف** عرض کند

کہ سند (ب) بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود ہمدرا نجا ظاہر کردہ ایم اگرچہ سند الف پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق	قیاس (اردو) الف - قبضہ میں لانا قابض ہونا - فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن -

بزیست بقول ناصری واننذ بروزن گریست نامی است پارسی و نام منجّمی بودہ پسر پیروز نام، برستانی بعد از مہارت درین علم بمامون خلیفہ رسیدہ منجّم مخصوص گردید و مامون نام اورا از پارسی بعربی ترجمہ کردہ چون زیستن بمعنی حیات است او را یحیٰی خواند چون فیروز بمعنی مظفّر و منصور است او بہ یحییٰ بن منصور موسوم کرد **مؤلّف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ (بزیست) متحقق نہ شد (اردو) بزیست ایک مشہور منجّم کا نام ہے -

بزیشہ بقول سروری بہ زای شین بہتین بوزن بریدہ آرد کنجد باشد و فرماید کہ در اکثر نسخ چنین آمدہ و در تحفہ مسطور است کہ کنجد آرد کردہ وگویند کنجارہ و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ (آردہ کنجد) صاحب جہانگیری بر (اردہ کنجد) قانع و رشیدی ہمزبانش صاحبان برہان و جامع باتفاق جہانگیری گویند کہ ثفل کنجد را نیز گویند کہ روغن او را کشیدہ باشند صاحب ناصری باتفاق برہان فرماید کہ ثفل کنجد روغن کشیدہ را (اردہ) ہم گویند کہ ازان حلوا سازند - خان آرزو در سراج فرماید کہ بخاطر میرسد کہ این لفظ در اصل بزہ چہ باشد کہ جیم فارسی بشین بدل شد و تصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکہ کاف تصغیر برای نسبت آید و چون آرد کنجد غذای بزاست چنین گفتہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ محقق با نام و نشان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد و کاف برای تصغیر ہم می آید و برای نسبت ہم ولیکن کاف تصغیر افادہ

معنی نسبت می کند و اینقدر متحقق که (برزیچه) به جیم فارسی عوض شین معجمه به همین معنی گذشته است و ما همه را انجا اشارهٔ این کرده ایم و این قدر متحقق که این مبدل آن نیست بلکه آن مبدل این است که شین معجمه به جیم فارسی بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن ـ حالا عرض می شود نسبت (برزیشه) که این مرکب است از برز بمعنی تیس و یشه ماخوذ از یشت که در زند و پازند نسکی را گویند که از کتاب زند و مصدر یشتن بمعنی زمزمه کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از همین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکه راست و راس) یشت را یش کردند و بزیادت های نسبت یشه شد و برزیشه بمعنی حقیقی نسکی است منسوب به برز که هنگام راتب خوردن می خواند و کنایه از آوازی که او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان برسبیل کنایه این را برای آر و گنجد نام نهادند که بزان بر وقت سینه بطلب این آواز می کنند معاصرین عجم گویند که ما درین روزها هم برزیشه آواز بز را گوییم که بتقاضای راتب می کند پس ازین هم تائید خیال ما می شود و برزیشه همان است که آنرا به هندی کهل و کهلی و بفارسی کنجار نام است (اردو) کھلی. بقول آصفیه ـ ہندی اسم مؤنث ـ کھل ـ کسب ـ کنجار جیسے "جب نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی"

برزین بقول جهانگیری و رشیدی که با بزان ذکر این کرده (۱) مرادف آن صاحب برهان می فرماید که بمعنی وزنده باشد که از وزیدن است و (۲) نام آتشکدهٔ هم در روستای نیشاپور و فرماید که به همین معنی برای فرشت هم آمده و صاحب ناصری و جامع هم ذکر این کرده (سنائی ؎) زمین غلامان مای بگزین زکه رود زی خسا چو باد برزین ز صاحب رشیدی برزین سند گرفته که

دریں تامل است چراکہ (بارہ مات) بہ زای مہملہ ہم آمدہ کہ بمعنی بادہ صبا است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ این تصحیف برزین است بہ رای مہملہ وفرماید کہ برزین نیز بمعنی آتشکدہ صحیح نیست بلکہ صحیح برزین است وبرزین نام بانی آتشکدہ حقیقتہً نہ نام آتشکدہ چنانکہ فرہنگ نویسی صراحت کردہ پس صاحب این نسخہ را غلط در غلط واقع شدہ (انتہی) **مؤلف** عرض کند (بہ زیدن) بمعانیش گذشت وبزان اسم حالیش وبزین آمالۂ آن کہ الف بدل شدہ بہ تحتانی چنانکہ حساب وحسیب ونسبت معنی دوم ہمینقدر کافی است کہ این مبدل برزین است کہ رای مہملہ بہ معجمہ بدل می شود چنانکہ برتیغ وبزتیغ وانچہ خان آرزو این را تصحیف نام می نہند مغالطی اوست بلکہ مبدل است وانچہ او نسبت غیر صحت این لفظ اصرار کند ما اورا بمقابلۂ صاحب جامع وناصری کہ از اہل زبانند فصیح زبان شان معتبر ندانیم اگر برزین نام بانی آتشکدہ باشد چہ عیب است کہ فارسیان آتشکدہ را بہ برزین موسوم کنند خیال نمی کند کہ ہرگاہ (برزین) نام بانی آتشکدہ مسلّم است چہ عیب است کہ آتشکدہ را ہم بدین اسم خوانیم چنانکہ بر معنی دومش گذشت وبزین را مخفف آن دانیم (اردو) دیکھو برزین ۔

(۳۶۳۳) **بہ زینہار آمدن** | مصدر اصطلاحی

پناہ گرفتن (انوری ع) تا حشر منکشف نشود آفتاب اگر گو آید بزینہار بہ سایۂ عدلت **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما خصوصیت زینہار نیاشد (بہ پناہ آمدن) ہم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناہ لینا بقول آصفیہ ۔ سرن لینا۔ کسی کے پاس دشمنوں سے بچنے کے لئے جا کے رہنا ۔ امن میں جانا ۔

بڑیون | بقول مؤیّد (۱) ہمان برمایون کہ گذشت و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی اوّل و ثالث (۲) نوعی از ابریشم نفیس **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف (بڑمایون بہ زای ہوز) کہ مبدّل (برمایون بہ رای مہملہ) گذشت و بمعنی دوم مبدّل بریون کہ بہ رای مہملہ بمعنی پشمینہ مذکور شد کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ بدل می شود چنانکہ برنج و بزنج ولیکن برای ہر دو معنی طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السبیل ذکر این در معربات کردہ گوید کہ (۳) لغت فارسی است بمعنی کشیمی کہ رنگ بز دارد یا نمدی کہ از پشم بز ساختہ باشند چہ یون بفارسی بمعنی رنگ و غاشیہ و نمد زمین آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس می نماید ولیکن ہمہ محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) (۱) دیکھو بڑمایون (۲) دیکھو (بریون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا وہ نمدہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جاے۔ مذکر۔

بای موحّدہ با زای فارسی

باژ | بقول سروری ہمان باج کہ گذشت بسہ معنی کہ بہ معنی اوّل و دوم و سومش گذشت (فردوسی ۵۵) بہ بیچارگی باژ و ساوگران ؛ پذیرفت باید ترا بیکران ؛ (خاقانی ۵۵) زان این رصدان مقیم راہند ؛ کز قافلہ باژ عمر خواہند ؛ (حکیم فردوسی ۵۵) نشستند با باژ ہر سہ براسپ ؛ روان تا سوی خان آذرگشسپ ؛ و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۲) نام قریۂ از قری طوس و گویند مولد حکیم فردوسی **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این بہ معنی اوّل باج نوشتہ ایم و ذکر معنی چہارم این ہم بہ معنی ششمش (اردو) دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

بژه بقول سروری و رشیدی و ناصری بضم با۔ (۱) برف ریزه ها که از هوا ریزد در حین نشست
مرما صاحب برهان بفتح اول و سکون ثانی آورده گوید که برف و دمه و سرما ریزه صاحب
جامع هم بفتح آورده صاحب مؤید فرماید که (۲) بالفتح دک بلند و قیل پژه با بای فارسی هم مؤلف
عرض کند که انچه به بای فارسی می آید بالفتح بمعنی زمین پست و بلند است و کوه و تل و بالضم
برف ریزها و دک به دال مهمله و کاف عربی بمعنی کوه و زمین سخت می آید خیال ما این است که
این اسم جامد فارسی قدیم است و انچه به بای فارسی می آید مبدل این یا این مبدل آن چنانکه
تب و تپ و اسپ و اسب۔ اختلاف محققین در اعراب معنی اول تصرف محاورهٔ زبان
است و غلبه بر ضم اول واضح باد که بمعنی دوم عجمی نیست که مبدل بز باشد که بمعنی لستش گذشت
چنانکه بزکم و بزکم مفرس از بز عربی که صراحتش همدرانجا کرده ایم و انچه در معنی دک و پژه
به بای و زای فارسی) و بزه به بای عربی) اختلاف است کم التفاتی صاحب مؤید در تعریف
و ذکر معنی دوم غیر از مؤید دیگری کسی از محققین نکرد و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم (اردو) (۱)
برف کے ٹکڑے۔ برف مؤنث (۲) دیکھو بز کے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دک۔

بژبژ بقول سروری بضم هر دو با بمعنی (بچ بچ) بمعنی دوش (حکیم سنائی ــہ) نشود دل
بحرف قرآن بژ نشود مرد به بژ بژی فربه ژ و بحواله فرهنگ گوید که با بای فارسی۔ به هر دو معنی
(بچ بچ) مؤلف عرض کند که حقیقت ماخذ این همدرانجا بیان کرده ایم و جز این نیست
که این مبدل آنست۔ چنانکه آزیده و آژیده (اردو) دیکھو بچ بچ کے دوسرے معنے۔

بژکم بقول برہان وناصری وجامع وسراج بفتح اوّل وکاف وسکون ثانی ومیم بمعنی بازداشتن ومنع **مؤلف** عرض کند که این مبدّل برکم بمعنی سوم اوست که به رای مہملہ عوض زای عجمی گذشت وماہدرانجا اشاره این کرده ایم (اردو) دیکھو برکم کے تیسرے معنے۔

بژکول بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی ہیکل ورنج کش وجلد وحریص درکار وفرماید که تبدیل است صاحبان برہان وجامع وناصری وسراج ہم بذکر این گویند که بضم اوّل ہم آمده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی حقیقی اوست که بر معنی نخچیش گذشت وگول بکاف فارسی بمعنی ابلہ وناوان ومکر وفریب وغیره می آید پس معنی لفظی این بژ ابلہ ونادان وکنایہ از کسی که بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ گند وکند آنچہ بکسر می آید تصرّف زبان ومحاورهٔ مقامی که بنا وافقیت از ماخذ باشد دیگر ہیچ۔ وآنچہ بہ شین معجمہ عوض رای فارسی می آید ہم مبدّل که زای فارسی بہ شین معجمہ تبدیل می یابد چنانکہ باژگونہ وباشگونہ (اردو) قوی ہیکل۔ رنج کش جلد باز حریص شخص۔

بژم بقول سروری بحوالہ جہانگیری بہ زای فارسی بوزن چشم شبنم را گویند۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کرده گوید که بخار بامداد است که روی زمین را ہپوشد وفرماید که صحیح نژم است بکسر نون وزای تازی نیز گویند که بہ ہمین معنی بشناک ہم می آید صاحب جہانگیری ہمزبان صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که این محض خبط وخطاست چہ بژم بہ بای وزای فارسی بمعنی شبنم زبده است که چیزہارا سفید می نماید ونشم بہ شین مبدّل آن ونژم بہ نون بخاریست که صباح روی زمین می پوشد

چنانکه قوسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته و از تخطیهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلف** عرض کند که برژ بمعنی برف ریزه چنانکه پیش گذشت فارسیان بزیادت هم تخصیص در آخرش چنانکه یکم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم و آنچه بدین معنی بشک می آید اصل آن برژک است و آن هم تصغیر برژه باشد به کاف آخر صراحت کاوش همه را انجا کنیم (اردو) شبنم ۔ دیکھو اپشک ۔

برژمان | بقول سروری به زای فارسی بر وزن قربان (۱) غبطه باشد بعربی و آن چنین است در آدمی که چون چیزی نزد کسی بیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه آن کس ازو محروم شود و این محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آن کس ازو محروم باشد و او را باشد و این مذموم است و بحواله ادات گوید که بهای فارسی آمده و استاد بهرامی (ع) بر پیچش زلف تست شب را غیرت ٭ بر تابش روی تست مه را برژمان گوید برهان گوید که بر وزن افغان (۲) غمگین و غمخور و افسرده و فرماید که بضم اول هم آمده صاحب ناصری باتفاق برهان گوید که ظن مؤلف است که تبدیل پشمان باشد شین به زای پارسی بدل شد چه پژمان و پژمند و پژمرده و پژمریده هر چهار لغت بالکسر و قیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان ترا ز چراغ بر وزن زمان زمان گوید که بضم هم گفته اند صاحب جامع برغمناک و افسرده قانع خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند که (برژمان به زای هوّز) هم گذشت و با حقیقت ماخذ این چند را انجا ذکر کرده ایم و (پژمان) را که به بای و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و در ینجا همین قدر کافی دانیم که این مبدّل آنست به تبدیل
بای فارسی بعربی چنانکه تپ و تب وبحث کامل ماخذ هم در انجا کنیم۔ نسبت معنی این عرض
می شود که از اسناد پیش شده معنی پژمرده[1] و پژمردگی[2] هر دو پیدا می شود و خیال غالب آنست
که معنی پژمرده حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردۂ سروری از اسناد پیدا
نیست و محققین اہل زبان یعنی ناصری و جامع هم با سروری اتفاق ندارند و ما بر غلبۂ قول
هر دو در معنی غبطه تامّل کنیم آنچه صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما برعکس آن
می گوئیم که پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکه پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را
به پژمان عرض کنیم که چیست و در ینجا همین قدر اشاره کافی است که این اسم حال است
و با (پژمردن) که می آید تعلّق دارد (اردو) (۱) رشک بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر
کسی کی نسبت ہر ان کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان۔

بژمژه | بقول جہانگیری وبرہان وجامع با اوّل مضموم بثانی زده و میم مفتوح و زای
عجمی جانوریست شبیه بچلپاسه لیکن از چلپاسه بزرگتر و توجّه به نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب
پرست نیز گویند و بتازی حربا۔ صاحب ناصری فرماید که همان بزمژه **مؤلف** عرض
کند که سندی که برای این از شیخ سودان پیش شده همان است که بر (بزمژه) مذکور که به زای
هوّز دوم و زای فارسی چهارم گذشت و ای بر محققینے که یک سند را بکرد و لغت به تبدیل حروف
پیش می کنند و ما صراحت کامل هم در انجا و نیز بر (آفتاب پرست) و هم در انجا اشارۂ این
کرده ایم که این اصل است و آن مبدّل این جزاین نیست که این اسم چاچه فارسی قدیم

است ونیز (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژن | بقول سروری بحوالهٔ تحفه به زای فارسی بوزن رسن گل سیاه تهٔ حوض باشد که آنرا لجن نیز گویند صاحب جهانگیری فرماید که این را لژن و لجن هم خوانند صاحب رشیدی گوید که ظاهرا صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید که این مبدّل لژن است - صاحبان برهان وجامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی می فرماید که صحیح لژن است بلام وکسر زای فارسی ولجن ولشن مبدّل آن **مؤلف** عرض کند که بی چاره از تحقیقت واقف نیست نمی داند که اصل همه لشن است به لام وشین معجمه ونون که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم ولغزیده وبی خشونت وبی نقش وساده وهموار (کذا فی البرهان) پس جزین نباشد که فارسیان بقاعدهٔ تبدیل شین معجمه را به زای فارسی بدل کرده (چنانکه باشگونه وباژگونه) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاه تهٔ حوض ولای که آن هم نرم ولغزیده می باشد ولام بموحده بدل شده بژن شد وهمین است سند این تبدیل وزای فارسی به جیم تبدیل یافته لجن شد چنانکه کژنک وکجک (اردو) تهٔ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی مؤنث

بژند | بقول برهان بروزن سمند (۱) گیاهی است خوشبو وفرماید که بقول بعض (۲) همان بهشت که خود روست شبیه باسفناج که در غله زارها کنارهای جوی آب می روید ودر آش ها کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید که (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانسته اند که آنرا بپزند وسرخ رنگ کنند وفرماید که به زای عجمی اصح از عربی است (فردوسی طوسی ؎) نه کرپاس باشد بسان پرند نه همرنگ گلنار باشد بژند (۴) وهم او گوید که (۴) بمعنی حنظل نیز گفته اند (فخری ؎) بوی خلقت

بهر کجا که گذشت بزِ نیشکر آورده بجای بزند بزِ صاحب جامع بر معنی اوّل و دوم قانع ـ صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل قناعت کرده می فرماید که به زای هوّز هم آمده ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید که بعضی به بای فارسی گفته اند **مؤلّف** عرض کند که به زای هوّز لغتی نگذشت و محقّقین ازان ساکت و به بای فارسی می آید و برغست بجایش گذشت و صاحب محیط بذیل آن اشارهٔ این کرده پس باین معنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم و هم او ذکر بقم کرده که معرّب بکم است و ما حقیقتش بردارن پیبرم بیان کرده ایم و بر بقم هیچ اشاره بزند نکرد و نسبت معنی سوم بیان کردهٔ ناصری عرض می شود که فارسیان این را بکم و به کاف فارسی هم گفته اند که می آید ـ صاحب محیط بر قثاء بری می فرماید که برغست است که فارسیان آنرا بزند هم گویند و هم او ذکر (بزند) نکرد و بر حنظل گوید که بفارسی کبست و کبستو و هندوانهٔ تلخ و خربزهٔ تلخ و بهندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کرده ایم و ازینکه نسبت آن خیال بعض است که ورای حنظل است صراحت مزید کنیم که حنظل بقول محیط گرم در سوم و بقولی در چهارم و خشک در دوم و فرماید که کندی غلط کرده که سرد دانسته و ثمرش که در سایه خشک کنند دران قوّت مسهل بلغم و سوداست و منافع بسیار دارد (الخ) بالجمله معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم ترکش بر بیان تفوّق داشت که هیچ صراحت آن نکرده اند که چه چیز است و نظر بر معنی دوم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بزند به زای عربی مبدّل آن چنانکه باز و باژ و نسبت دیگر معانی هم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل کیفیت معلوم نہ ہو سکی ـ مؤنّث (۲) دیکھو برغست (۳) دیکھو ایران پیبر (۴) دیکھو انجیر بغدادی ـ

بژندی | بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که
حرکتش متحقق نه شد صاحب برهان گوید که بروزن لوندی بمعنی نامرادی و دردمندی و بیچارگی
و تنگی معیشت صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که (نژندی) را که به نون اوّل است
(بژندی) دانسته - صاحب جامع که از اهل زبان است متفق با برهان - خان آرزو در سراج
گوید که تصحیف نژندی است که بنون به همین معنی می آید صاحبان انند و موارد هم اتفاق دارند
با برهان **مؤلف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی اندوهگین
و غمناک و فرومانده و افسرده و سرفرود افگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخر
نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است خصوصا
بلحاظ قول جامع که از اهل زبانست زیرا که موحده به نون و بالعکس آن بدل می شود چنانکه برسک
و نرسک پس توان گفت که این اصل است و آن مبدل این و جا دارد که بالعکس این
هم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اوّل را می پسند دکه ژند در فارسی زبان بمعنی پاره پاره
و خرقهٔ کهنه می آید اگر موحدهٔ اوّل را بمعنی معیّت گیریم و یای آخر را مصدری گوییم - اندرین صورت
معنی لفظی این بر سبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی هم نادرست نباشد ولیکن تبدیل
را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد (اردو) معیشت کی تنگی - نامرادی - مؤنث -

بژنگ | بقول برهان و جامع و هفت وانند بروزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید
که تصحیف است و اصل (مدنگ) باشد **مؤلف** عرض کند که به زای هوّز و دال مهمله هم
به همین معنی گذشت و ناصراحت ما نخذ از (برنگ) کرده ایم که به رای مهمله مذکور شد و ما این را

اصل همه دانیم که اسم جامد فارسی قدیم است (اردو) دیکھو برنگ ۔

پژوال بقول برهان و ناصری و جامع بروزن احوال صدای را گویند که برگردد مانند صدای کوه و گنبد و امثال آن خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است صحیح پرواک بهای فارسی و کاف تازی در آخر است و تعجب می کند بر صاحب برهان که (پرواک) را هم به همین معنی آورده و گوید که این نیست مگر از کمال بی پروائی یا بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند که الحق (پژواک) به با و زای فارسی و کاف در آخر عوض لام بهمین معنی می آید و صاحب برهان هم ذکرش کرده ولیکن خان آرزو نمی داند که لغات متعدده مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ هر دو که پژ بالفتح بمعنی کوه می آید و وال لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی پناه است و بقول اننده پشتافتن بسوی مکان و واک در فارسی زبان نام پرنده ایست کبود رنگ و معروفش واق پس قیاس اهل تحقیق متقاضی آنست که اهل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ پژ و لفظ وال و معنی لفظی این کوه پناه و چیزی که بشتابد از کوه بسوی مکان و کنایه از آواز که در گنبد و دره کوه بازگردد و از سقف آن بسوی صدا کننده و واک مبدل وال که لام بدل شد به کاف چنانکه الماک و الکماک پس متحقق شد که (پژوال) به بای فارسی و لام اصل است و پژواک مبدلش و بژوال هم مبدل اصل به تبدیل بای فارسی بموحده چنانکه اسپ و اسب حالا عرض می شود که محققین اول الذکر که در ان دو از اهل زبانند چه خطا کردند که لغت زبان خود را بیان کردند که موافق قیاس و ماخذ هم می باشد و صاحب برهان چه خطا کرد که در تحقیق خود هم آنرا درست خیال کرد بس حقیقت جویان تصفیه این کنند که بی پروائی یا بی تنقیح

خان آرزو ــــــ ہندیٔ ژاد است یا برہان (اردو) گونج ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث
آواز کا دیر تک رہنا یا گنبد وغیرہ میں چکر اتار رہنا ۔ تصادم آواز ۔ آواز کا ٹکرانا ۔ آواز گنبد و
کوہ وغیرہ جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے ۔ صدا ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث ۔ گنبد کی
آواز ، وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے ۔

بژوج | بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا بالفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن و بقول
برہان و جامع و سراج و ہفت بمعنی پیدا کردن و بہم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برہان
گوید کہ ہمانا پژوہ است و مصدر آن پژوہش یعنی پیدا کردن و جویا شدن و پژوہندہ یعنی
جویندہ و طالب و دانش را دانش پژوہ و ہمچنین حکمت پژوہ و خرد پژوہ و پژہ بکسر مخفف پژوہ
و برای قیاس می آید پیغمبر (انتہی) صاحب انند این را بہ جیم فارسی نوشتہ در تعریفش نقل
قول صاحب ناصری کند بلا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق زباندان یعنی صاحب
ناصری تسامح کنند و از تحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوہش مصدر نیست اصلا
بلکہ حاصل بالمصدر است از مصدر پژوہیدن و ذکر پژوہندہ و امثلہ اسم فاعل ہای ترکیبی
درینجا ہیچ ضرورت ندارد ۔ اکنون درینجا تحقیق لفظ بژوج مقصود ماست کہ مبدل (پژوج)
بہ بای فارسی است چنانکہ اسپ و اسب و (پژوہ) را صاحبان تحقیق ترک کردہ اند و آن
مبدل پژوہیدہ است کہ ہای ہوز بدل شدہ بہ جیم عربی چنانکہ آہ و آج و ناگاہ و ناگاج و پژوہ
اسم جامد فارسی زبان است بکسر اول و ضم ثانی بمعنی تفحص و تجسس (کذا فی البرہان) و
ہمین اصل اسم مصدر (پژوہیدن) کہ بجایش می آید پس متحقق شد کہ لغت زیر تعریف مبدل

پژده است و معنی مرادفش بتمامه و معانی بیان کردهٔ محققین بالانتیجه بی غوری و تسامح و نا واقفی از حقیقت ماخذ و گرنه هیچ معاصرین عجم تحقیق ما را پسند کنند اختلاف اعراب تصرف محاوره باشد که ماخذ این تقاضای کسر اوّل کند (اردو) تجسّس بقول آصفیه کھوج تحقیقات جستجو۔ مذکر۔

بژوک بقول مؤیّد بحوالهٔ دستور بالضّم بازای فارسی نارپستان و بحوالهٔ لسان الشعرا گوید که بمعنی پژول بالام و رباب بای فارسی بازای فارسی می آید۔ صاحب هفت نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم که مبدّل پژول است چنانکه اسپ و اسب و الماک و الماک و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو بژول۔

بژول بقول جهانگیری با اوّل مضموم استخوان شتالنگ و آنرا بجول نیز خوانند صاحبان رشیدی و برهان و جامع و سراج این را مرادف بجول گویند که گذشت صاحب ناصری بجول به جیم فارسی را هم مرادف این داند۔ خان آرزو در سراج باتفاق جهانگیری گوید که عوام آنرا قاب گویند و بجول بجیم مبدّل این و فرماید که این لغت را به تبدیل بای تازی و فارسی باهم قائل باید شد اگرچه هیچ یکی از ارباب فرهنگها نه نوشته و بحوالهٔ مؤیّد گوید که بمعنی پستان زنان و گلولهٔ که طفلان بدان بازی کنند و بمعنی فندق نیز آورده و قوسی هم بحوالهٔ بعض نسخ بمعنی فندق و صفت پستان گفته چنانکه بژول پستان گویند و غالباً مراد از فندق پستان است و اغلب که بمعنی فندق به بای پارسی باشد و بمعنی کعب به بای تازی والله اعلم (انتهی) **مؤلف** عرض کند

که بجول بجایش گذشت وبجل بدون واو هم وما صراحت ماخذ هر دو انجا کرده ایم واین مبدل
پژول است که به بای فارسی اوّل می آید ومعانی متعدّده دارد ولیکن فارسیان درین
لغت مبدّله صرف یک معنی مذکور الصدر را گرفته اند وانچه بعض محقّقین بژول را بمعنی
نارپستان ـ مرادف این گرفته اند چنانکه اشاره آن هر دو انجا کرده ایم نسبت آن عرض میشود
که این معنی با دیگر معانی بیان کردهٔ خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محقّقین بالا درینجا
ترکش کرده اند وانچه صاحب مؤیّد ذکر این بمعانی متعدّده کرده چنانکه خان آرزو گوید بای
فارسی است نه عربی بالجمله این را بمعنی استخوان شتالنگ ومرادف بجول دانیم وبس

(اردو) دیکھو بجل ـ

بژولش بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش وشولش مرادف ژولیدن و
ژولیدگی وفرماید که موحّده اصل کلمه نیست لیکن چون بسیار مستعمل شده گویا از اصل کلمه
شده بنابرین درینجا مذکور ـ خان آرزو در سراج نقلش کرد وغلطی رشیدی را دور کرد که این را
مرادف بژولیدن نه نوشت زیراکه بژولیدن مصدر است واین حاصل بالمصدر آن
و درست است که مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را که در استعمال تسلیم کرده ایم اینجا
بوجوه تسلیم نکنیم که محقّقین زبان فارسی این را ترک کرده اند بلکه محقّقین مصادر فرس
هم مصدر (بژولیدن) را نه نوشته اند وبر (ژولیدن) قناعت کرده اند که اصل است
البته (بشولیدن) که می آید [illegible] آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائده (اردو)
دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے ـ مصدر ژولیدن کا ـ

بژہان | بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضم با و سکون ژا۔ غبطہ باشد یعنی خوبیٔ در دیگری بیند برای خود خواہد بی آنکہ از و زائل شود بخلاف حسد (بہرامی ۵) بر پیچش زلف تست شب را غیرت ؛ بر تابش روی تست مہ را بژہان ؛ صاحب جامع فرماید کہ این بہ بای فارسی ہم می آید صاحب موید فرماید کہ بمعنی آرزو ست **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری ہمین لغت را بہ میم عوض ہای ہوز آوردہ کہ بجایش مذکور شد و ہمین سند بہرامی را درانجا ذکر کردہ در مصرع دومش بجای بژہان۔ بژمان نقل کردہ جہت است ازین تحقیق لغات خیال ما ہمین قدر ہست کہ در سروری تصرف کاتب راہ یافت و او بژہان را بژمان نوشت و در نقل سند ہم تصرف کرد و وجود لغت بژمان بہ میم آنرا در غلط انداخت بای حال درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل پژہان است کہ بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید چنانکہ اسب و اسپ و این مرادف رشک است کہ بجای خورش می آید و فرق رشک و حسد ہمین است کہ بالا مذکور شد و آنچہ بعض محققین این را آرزو گفتہ اند تسامح شان است معلوم می شود کہ از بعض محققین زبان عرب ایشان در تسامح افتادہ اند کہ بر معنی غبطہ رشک را گذاشتہ بر آرزو قناعت کردہ اند و ما بر (ارشک) صراحت کافی کردہ ایم کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو ارشک۔

بژہیر | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲) پر و (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین زبان فارسی و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) پکھہ۔ مذکر۔ دیکھو بزشہی کے دوسرے معنے (۲) پتر

مذکّر۔ دیکھو۔ بال کے دوسرے معنے (۳) پشم۔ مذکّر۔ دیکھو پشم (۴) صوف۔ مذکّر۔ دیکھو بنات۔

بای موحّدہ باسین مہملہ

بُس | بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفود خوانند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست و بس (اردو) سیخ۔ مؤنّث۔ دیکھو باب زن۔

(۲) بس۔ بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ؎) اوّل و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ٭ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ٭ صاحب ناصری گوید بسندہ و بسندہ بہمین معنی کافی است و صاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ۔ بہار گوید کہ در اصل بمعنی کفایت است و بمجاز کافی **مؤلّف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسند و سزاوار و کافی و تمام می آید مرکّب است از ہمین و صراحت کاملش بجایش کنیم۔ صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بہ تشدید سین بہمین معنی آمدہ پس آن مفرّس باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند مخفی مباد کہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشک آمدہ مخفی مباد کہ بعض محقّقین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصود شان از ہمین معنی است کہ حسب در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ۔ دیگر ہیچ (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کافی۔ مکتفی۔

(۳) بس۔ بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ؎) بس کس کہ ز زردشت بگردید و کنون باز ٭ ناچار کند روی سوی قبلۂ زردشت ٭ بہار گوید کہ این معنی بمجاز است **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما بمعنی کثرت است و بسی و بسا

وبسیار وضع شد ازهمین چنانکه می آید وازکنز اللغات می کشاید که بمعنی مبالغه لغت ترکی است پس جزین نباشد که فارسیان استعمالش کردند ولغات مرکبه بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس بقول آصفیه - فارسی - بہت - بکثرت -

(۴) بس - بقول برهان وناصری وجامع وسراج بالضم مخفف بوس هم که عرب قبله می گویند مؤلف عرض کند که نظر براعتبار قول صاحبان ناصری وجامع که از اهل زبانند بدون سند استعمال هم این را تسلیم کنیم وموافق قیاس هم که واو حذف شد (اردو) بوسه - بقول آصفیه - فارسی - مذکر - چوہتی -

(۵) بس - بالفتح بقول برهان وناصری وجامع ترجمهٔ فقط مؤلف عرض کند که صاحب سواءالسبیل این را باینمعنی معرب گفته - پس اسم جامد فارسی زبان ومجاز معنی دوم است (اردو) بس - بقول آصفیه - فارسی - فقط - صرف -

(۶) بس - بقول برهان وجامع بالفتح امر به قطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید که این بمعنی خاموش است یعنی امر - خاموش شو (ے) چون با دل تو نیست وفا در یک پوست ؛ در پیش تو کی رنگ بود دشمن ودوست ؛ رو رو که شکایت تو ناگفته به است ؛ بس بس که حکایت تو نشفته نکوست ؛ خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی گوید که بمعنی منع ونهی از قول یا فعل وفرماید که این اقرب بتحقیق است مؤلف عرض کند که قولش دور از تحقیق که منع ونهی اصلا نیست بلکه این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است ما را وزیاده مگو - متعلق باشد به معنی دوم که گذشت حیف است که محققین اوّل الذکر این را امر قرار داده اند ونهی ندا

کہ پسیدن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن) است و ہمانا این مخفف آنست (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ ٹھیر۔ دم لو۔ چپ۔ خاموش۔ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفف۔

(۷) بس۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار بمعنی دوبارہ مؤلّف عرض کند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند و محققین ہرچہ می فہمند حوالۂ قلم می کنند و معاصرین ما کہ عجم زا بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ وی فرمایند کہ در محلّ معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلّف جز این نیست کہ ہمان معنی ششم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصودش ہمین نباشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی بس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم کردہ ایم یعنی دوبارہ این کار را مکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید و بتعریف آن بر الفاظ (دوبارہ) قناعت کرد۔ معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند و می فرمایند کہ الحق ہمین است و بس (اردو) دوبارہ۔ بقول آصفیہ۔ دوسرے مرتبہ۔ دوسری دفعہ۔ بار دیگر۔ مکرّر۔ پھر۔

(۸) بس۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ از بران داخل شود معنی شرط بہم رساند و بمقصود جملۂ دیگر کہ حکم جزا دارد بعد از ان می باید و آن با کاف بیانیہ بود و گاہی نبود و گاہی چنانست کہ حکم قضیہ بہم رساند و شرط و جزا نبود چنانکہ ؎ از بس دیوانگی سر بصحرا زدم ؎ زلّہ بردارش بہار نقل ہمین عبارت کردہ مؤلّف عرض کند کہ صراحت کامل (از بس) و (از بسکہ) بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را در مفردات جا دہیم موضوع لغت بر بادمی رود (اردو) دیکھو ازبس۔ ازبسکہ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت باکسی صاحب بحر ہمزبانش و صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ برا شدن (امیر خسرو ط) ز دست جور نمی خواہمت کہ بینم روی ٭ ولیک بادل خود کام بس نمی آیم ٭ (صائب ط) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ٭ ورنہ باشعلہ خوی تو کہ بس می آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ بمعنی اوّل متعلق بمعنی سوم بس بہ تبدیل مجاز است و معنی دوم متعلق بمعنی دوش و معنی حقیقی امش (۳) (اکتفا کردن و باز آمدن) (اردو) (۱) زور و قوّت میں کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا۔ دیکھو (برآمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا۔ دیکھو اکتفا کردن۔

بس آمدن برکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اوّلش (امیر خسرو ط) خراب گشتم و برخویش بس نمی آیم ٭ کہ ہیچ با چو توئی ہمنفس نمی آیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیدا است کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن و باز آمدن۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم ولیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم و جا دارد کہ (ولیکن بر خود غالب نمی آیم) گیریم مگر بخیال ما اوّل بہتر از آخر است۔ فتامّل (اردو) دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسا بقول سروری و برہان و ناصری و جامع (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب غیاث کہ از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید کہ چہ بسیار و بسیار بسیار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بس **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شدہ با بس بمعنی دوش و تحتانی با او وہ بسی کہ می آید در فارسی

زبان اہمیہ آن (بہت سے) در اردو مرادف (بیسا)
اندرینصورت بسا مبدل بسی کہ تحتانی بدل شد
بالف چنانکہ تازیانہ و تازآنہ۔ صاحب ناصری
این را از قبیل خوشا گوید اندرینصورت الف
مبالغہ باشد کہ ذکرش بر (الف مبالغہ) گذشت
اندرینصورت قول فدائی تائید خیالش می کند
چنانکہ (ع مثل) ای بسا آرزو کہ خاک شدہ
مؤلف عرض کند کہ ما ہم ازین اختلاف
نداریم باینحال این ہمہ اعتبارات است
وبس ماخذ اول باشد یا دوم ولیکن مرکب است
از لفظ بس و نسبت معنی دوم ہم عرض می شود کہ
جا بار دیگر از کثرت آبادی بدین نام موسوم شدہ
باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجہ تسمیہ این
دخلی باشد واللہ اعلم (اردو) (۱) بہت
سے۔ بہت زیادہ (۲) فارس کے ایک شہر کا
نام بسا ہے۔ مذکر۔

بسا آسیا کو خیوالن بود | مثل۔

چو بشد مزدور دیوان بود | صاحب
محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف
(بس۔ قامت خوش کہ زیر چادر باشد چو بنوبت
بازکنی مادر ما در باشد) کہ می آید۔ مقصود آنست
کہ اعتبار بر صورت ظاہری نباید کرد و از حقیقت
حال واقف شدن ضرور است فارسیان این مثل
را در محلے استعمال کنند کہ مقصود از نصیحت بالا باشد
یعنی بر آواز بلند آسیا نباید کہ خوف کنند زیرا کہ چون
حقیقت را در یابند ظاہر می شود کہ آلہ ایست و
بس کہ خود ہا۔ در دیوانش قائم کردہ ایم و ہمچنین
بر قامتی کہ زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید
کرد ممکن است کہ داخل چادر جثہ فاسدہ خود
نموباشد۔ حاصل اینست کہ بر ظاہر صورت اعتبار
نکنیم و از حقیقت ہر کار واقف شدہ کار کنیم چون
شارح حقیقت سکندر نامہ در معنی این شعر کارہا کردہ اند
و ما ہم چہ فہمیدہ ایم حوالہ قلم کردہ ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں " اور ہر چادر اندر مادر کے ظاہر
پہ نجابے اندر کو پاسے "

بسابس | اصطلاح ۔ بقول شمس لغت
فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل
و (۲) جا ہای خالی صاحب انند این را لغت
عرب گوید بفتح اول وکسر ثانی بمعنی (۳) زمینی
بی آب وگیاہ و این جمع بسبس صاحب
منتخب فرماید کہ بسبس بفتح ہر دو با در عربی
بیابان خشک را گویند و بسابس جمع آن
و ذکر معنی اول ہم کردہ مؤلف عرض
کند کہ بس بمعنی فقط بجایش گذشت ۔ اگر
سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ
فارسیان الف عطف درمیان دو بس بس زیادہ
آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی
معنی حقیقی این فقط و فقط ۔ صرف وحصر
مبالغہ ایست و بس و معنی اول و دوم مولف
قیاس است بر سبیل کنایہ و از ینکہ عربان بسبس
را معرب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی
نیست کہ تکرار این را کنایہ از بیابان خشک
گرفتہ باشند کہ متعلق بمعنی سوم است و بسابس
بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ
انحال (اردو) (۱) بیہودہ باتیں ۔ مؤنث
(۲) خالی جگہ ۔ مؤنث (۳) وہ زمین جس میں
گھانس بھی نہ ہو اور پانی بھی ۔ مؤنث ۔

(۶۶۴۴) (الف) **بساحل بردن** | استعمال ۔
(ب) **بساحل رسیدن** | الف بمعنی
رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن
فارسیان ہر دو را کنایۃً بمعنی بہ مقصد رساندن
و رسیدن ہم گیرند ۔ معاصرین عجم در زبان
دارند و مولف قیاس است (صائب ؎)
حرص اول تا گرانبار نساز ... بحر خاک
را زودتر دریا بساحل می برد (ولہ ؎)
زچاہ موج بساحل نمی رسد صائب ز بسکہ ...
بسر منزل رضا نرسد (ولہ ؎) زبحر اگرچہ

بساحل رسیده ام صائب ؛ همان ملاحظه از موجهٔ خطر دارم ؛ (اردو) الف کنارے پر پہنچانا۔ ساحل پر لیجانا (ب) کنارے پر پہنچنا۔ ساحل پہ پہنچنا۔

بسار بقول خان آرزو در سراج بکسر و در آخر رای مهمله بمعنی دست سودن که بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند و مصدر (بساردن) که می آید بمعنی شیار کردن زمین است و مصدرت لغت مصدری رانمی ماند پس چطور معنی دست سودن را تسلیم کنیم وی پرسیم از محقق هندنژاد که اگر مقصود تو از لمس بود که حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی وچرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی۔ باقی حال ما این را تسلیم نه کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان وانچه در هفت بقول انند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو و تازه از هر چیزی و آب تازه یا آب باران تازه باریده) است از موضوع ما خارج۔ مخفی مبادکه بشاره بشین معجمه بمعنی لمس می آید و خان آرزو هم ذکرش کرده و حوالهٔ این هم درانجامی دهد اگر سند استعمال این پیش شود این را مبدل آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکه کشتی وکستی (اردو) لمس۔ مذکر۔ دیکھو بسودن۔

(الف) **بساردن** الف۔ بقول انند (ب) **بسارده** بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقول الفتح زمینی که بجهت کاشتن چیزی آب داده باشند صاحبان سروری و برهان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه محققین مصادر فارسی زبان غیر از انند و فرهنگ فرنگ ذکر الف نکرده اند ولیکن وجود (ب) که اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و الف مرکب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

وموحدہ در بسار زائد وسار بقول برہان بمعنی جا و محل عموماً وجای افشردن انگور خصوصاً گویند پس بمعنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلہ و محل ومقام زراعت را بر سبیل مجاز ارادہ کردند وازان مصدری وضع کردند کہ بمعنی حقیقی درست کردن جای افشردن غلہ وشیار کردن است (اردو) (الف) کاشت کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت درست کی گئی ہے۔ مؤنث۔

بسارہ بقول سروری بحوالہ تحفہ بہ سین ورای مہملتین بوزن کنارہ (۱) صفہ باشد صاحب جہانگیری صراحت کند کہ با اول مکسور است بمعنی (۲) بام صفہ وبقول بعض صفہ وصاحب رشیدی فقط بمعنی صفہ با او وبقول برہان وناصری بالفتح وبالکسر ایوان وصفہ صاحب جامع بر صفہ وایوان قانع۔ خان آرزو ہم در سراج ذکر این بہر دو معنی بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ایوان وبام بجای خودش گذشت وصفہ بقول منتخب لغت عرب است بالضم وتشدید فا بمعنی ایوان خانہ وفرق ایوان وبام از تعریفاتش ظاہر است کہ گذشت باینحال این را بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان لغت عرب بسر را کہ تعریفش بذیل بسار گذشت بزیادت الف وہای نسبت در آخر مفرس کردہ باشند برای این دو معانی واللہ اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند وبام وایوان را استعمال کنند (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام۔

(۳۲۵۹) **بساز آمدن** مصدر اصطلاحی۔ بساز وارای آمدن است یعنی بخوبی وخوش اسلوبی وخوش وضعی وباساز وسامان آمدن (صائب ؎) در بغل شیشہ ودر دست قدح در بر چنگ ؛ چشم بد دور کہ بسیار بساز آمدہ ؛ (اردو) ساز وسامان کے ساتھ آنا۔ خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا۔

بسازماندن مصدر اصطلاحی۔ بہ ساز و سامان و بحالت درست ماندن است (ظہوری ☙) اگر زغمکدهٔ ما نخیزد این شیون ٭ چنین (۳۴۷۹)

بساز نماند طرب سرای کسی ٭ (اردو) اچھی حالت میں رہنا۔ ساز و سامان کے ساتھ رہنا۔

بساط بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) نطعی کہ جوہری جواہر را بران ریختہ در نظر مشتریان عرض دہد یا برشتہ کشد (ظہوری ☙) زہی نشاء خرد طرح نشاط افگند است ٭ حبابزا اثرش در انبساط افگند است ٭ گر وید دل از ادویہ اش کیسہ نفع ٭ سینہ زجواہرش بساط افگند است ٭ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ فرش وگستردنی چون بساط قمار و بساط شطرنج و متاع خانہ و اثاث البیت و رخت و قماش و سرمایہ و دستگاہ و (تہ بساط) ازمایہ اندکی باقی ماندہ (نظامی ☙) فراخ افگند بارگہ بر بساط ٭ باندازہ خندد چو یابد نشاط ٭ و فرماید کہ (۳) از بساط آن سفرہ چرمین ہم ارادہ میتوان کرد کہ در وقت طعام کشیدن می گسترند و ذکر معنی دوم ہم کند و فرماید کہ بہر تقدیر با لفظ آراستن و افشاندن و افگندن و انداختن و برچیدن و برہم پیچیدن و بہم پیچیدن و بر یک دیگر زدن و چیدن و در نوردیدن و ریختن و طی شدن و طی کردن و کشادن و کشیدن و گستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بالفتح زمین فراخ و ہموار و بالکسر گستردنی و حصیر و قالین و بستر۔ فارسیان استعمال این بقاعدهٔ خود بترکیب لغات فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و انحصار مصادر بالا و تخصیص با معانی بالا ضرورت ندارد (صائب ☙) نہ زر و سیم نہ لعل و نہ گہر خواند ماند ٭ در بساط تو ہمین گرد سفر خواہد ماند ٭ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ بستر۔ فرش۔ بچھونا۔

(الف) **بساط آرا** | استعمال۔ (الف) بقول
(ب) **بساط آراستن** | بحر صاحب صدر۔
(ج) **بساط آرائی** | صاحب آصفی ذکر
(ب) کردہ از معنی ساکت و (ج) را مرادف
(الف) گوید و بہار بر ذکر (ج) قانع (نظامی
ے) بساطی چہ باید بر آراستن ٭ کز و ناگزیر است
برخاستن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کنایۃ
باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی کہ بر فرش مسند نشیند و
(ج) بزیادت تحتانی در آخر۔ ہمان چنانکہ
پا و پائی۔ مخفی مباد کہ سند نظامی برای (ب) بساط
بر آراستن) است کہ می آید۔ عیبی ندارد کہ
کلمۂ بر دران زائد است (اردو) الف۔
مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشینی۔
بساط آسیا | استعمال۔ مرکب اضافی باضافت (۳۴/۸۰)
تشبیہی فارسیان آسیا را بہ بساط تشبیہ دادہ اند
کہ بساط آسیا آسیا باشد دیگر ہیچ (صائب ے)
یک دل آسودہ نتوان یافت در زیر فلک ٭ در
بساط آسیا یکدانہ نشکستہ نیست (اردو) بساط
آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔
(۳۴/۸۱) **بساط آفرینش** | استعمال۔ مرکب اضافی
باضافت تشبیہی۔ فارسیان آفرینش را بہ بساط
تشبیہ دادہ اند کہ بساط آفرینش آفرینش باشد
دیگر ہیچ (صائب ے) گوہر شہوار عبرت گرمی
آید بدست ٭ از بساط آفرینش من چہ بہ پیشانیم
(اردو) بساط آفرینش بترکیب فارسی۔
آفرینش کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔
(۳۴/۸۲) **بساط آینہ فام** | استعمال۔ مرکب توصیفی
فارسیان آینہ فام را بہ صفت بساط آوردہ اند
و بساط استعارہ از لوح و این کنایہ باشد از آسمان
(انوری ے) بی قلم بر بساط آینہ فام ٭ صورت
آفتاب بنگارد ٭ (اردو) دنیا۔ مؤنث۔
بساط افشاندن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گستردن بساط واز سند او (بساط فشاندن) پیدا است تنبیہ ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است (طالب آملی ؎) فشاندی بر دلم پیرایۂ حسن ٭ بساط حسن بر خرمن فشاندی ٭ (اردو) فرش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) **بساط افگن** | اصطلاح۔ (۱) بقول

(۲) **بساط افگندن** | بہار و بحر فراش را گویند (میر خسرو ؎) فرش کشادند بساط افگنان ٭ پیش ستادند سلاطین زنان ٭ صاحب آصفی ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) بہ گلزارش افگندہ عشرت بساط ٭ نگنجید در پوست گل از نشاط ٭ (اردو) (۱) فراش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہار و دینے والا۔ وہ شخص جس کے سپرد فرش یا فروش کی خدمت ہو (۲) فرش بچھانا۔

بساط انداختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر امن کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار پیشہ بقصد نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ؎) طبع جادو فہم بساط سخن ٭ باز بر طرز دیگر انداز ٭ (ظہوری ؎) تا ہوس ہر سو فیند از دبساط خیرگی ٭ عشق دکاندار بازار حیا را گرم کرد ٭ (اردو) بازار میں سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی میں دوکان لگانا کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاہ | اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ است و امن استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند (انوری ؎) بر بساط بارگاہست جای تیغ است آفتاب ٭ چرخ گفتش خویشتن را چند بر جای بری ٭

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکّر۔

(۱۳۸۲) **بساط بحر** | اصطلاح۔ مرکّب اضافی است (۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ داوند و بساط بحر بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً بمعنی قبضہ و حیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ اند (صائب ؎) نیست صائب در بساط بحر باین دستگاہ ٭ آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ ما در صدف ٭ (اردو) (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکّر۔ سمندر کا حیطۂ اقتدار مذکّر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنّث۔

(۱۳۸۵) **بساط بر آراستن** | مصدر اصطلاحی۔ عزیز علیہ ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت کلمۂ بر بر مصدر آراستن و سند این ہم ہمد رانجا مذکور (اردو) دیکھو بساط آراستن۔

بساط برچیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ہو گئے عرض کند کہ برداشتن و طی کردن بساط باشد ہمان است کہ بر (برچیدن بساط) گذشت۔ (دانش مشہدی ؎) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد ٭ بساط دوستداری چیدن و برچیدنی دارد ٭ استادما واضح تر ازین سند است (ظہوری ؎) گو ملال دائمی از سینہ ام برچین بساط ٭ بہر وقت انبساط جاودان آوردہ ام ٭ (ولہ ؎) کنجی بنشین بساط برچین ٭ ہر چیز جز او ز دل برچین ٭ (اردو) بساط لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

(۱۳۸۶) **بساط برہم پیچیدن** | مصدر اصطلاحی مرادف (بساط برچیدن) است سند این بہ (بساط پیچیدن) می آید (اردو) دیکھو بساط پیچیدن۔

(۱۳۸۷) **بساط برہم چیدن** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت (ظہوری ؎) تا بساط آرزوی وصل برہم چیدہ ام ٭ آن سر و سامان ندارد لی سر و سامان تو را ٭

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

(۳۴۸۷) **بساط بر کید گر زدن** مصدر اصطلاحی- تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن-

بساط بپیچیدن مصدر اصطلاحی- صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی نوردیدن بساط و مرادف (بساط برچیدن) است (صائب ؎) مکن با خاکساران سرکشی در روزگار خط ؛ که می پیچد بساط حسن را برهم غبار خط ؛ مخفی مباد که سند صائب برای (بساط برهم پیچیدن) است که گذشت محقق هند نژاد از نزاکت کار گرفت ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین عجم هم زبان وارند (اردو) دیکھو بساط برهم پیچیدن و برچیدن-

(۳۴۸۹) (۱) **بساط جهان** استعمال- هر دو مرکب اضافی

(۳۴۹۰) (۲) **بساط چمن** است که از بساط جهان- جهان مراد است و از بساط چمن- چمن- راهن هر دو در تشبیهات بساط داخل (صائب ؎) صائب چو در بساط جهان برگ عیش نیست ؛ در داغ غوطه زن که گلستان کند ترا ؛ (وله ؎) تقصیر ساده لوحی آئینهٔ دل است ؛ نقشی گر از بساط جهان دلپذیر نیست ؛ (وله ؎) حسن برشتهٔ که نگه راکند کباب ؛ امروز در بساط چمن غیر لاله نیست ؛ (اردو) (۱) بساط جهان (۲) بساط چمن- فارسی ترکیب کے ساتھ جهان اور چمن کو کہہ سکتے ہیں

بساط چیدن مصدر اصطلاحی- بقول بحر عرض تجمل دادن و فرماید که بساط برچیدن برعکس آن است (صائب ؎) چون غنچه این بساط که بهر خویش چیده ؛ تا میکشی نفس همه را باد برده است ؛ (نظیری نیشاپوری ؎) حریف بین چه براحت بساط می چینند ؛ ز زیر پای افلاک غافل افتاد است ؛ (ظهوری ؎) گریهٔ خونین بساطی چیده در بازار شوق ؛ می چکد یاقوت تر

از پنجۂ مژگان ما ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا۔

(الف) **بساط خاک** اصطلاح۔ بقول بحر (ملحقات برہان) و مؤید و ہفت و انند زمین باشد صاحب شمس ....

(ب) **بساط خاکی** را بہ ہمین معنی آوردہ (صائب ؎) من آن لعل گران قدرم بساط خاک را صائب ؎ کہ بوسد دست خود ہر کس مرا از خاک برگیرد ؎ مؤلف عرض کند کہ (الف) مرکب اضافی است بہ اضافت تشبیہی یا (ب) مرکب توصیفی است و کنایہ از زمین کہ فرش خاک ہمان است (اردو) بساط خاک بترکیب فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین دیکھو ارتا۔

بساط خانہ اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع خانہ (رضی دانش ؎) بساط خانہ چندان در رہ سیلاب اندازم ؎ باحسان می کنم از خود خجل غارتگر خود را ؎ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی فرش خانہ و بر سبیل مجاز بمعنی متاع خانہ مستعمل شد و دیگر ہیچ (اردو) متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکر۔

بساط خوبی استعمال۔ مرکب۔ اضافی باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ؎) ماہ را بر بساط خوبی تو ؎ عقل بر ہیچ گوشہ بنشاند ؎ (اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔

بساط داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ابو البرکات بیہقی ؎) فی کل نہ مال وارم و فی فرش و فی بساط ؎ فی زر نہ زور دارم و فی رحل و فی عطن ؎ (اردو) بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط در نوردیدن استعمال۔ صاحب آصفی

بساط در نوشتن ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که در هر دو کلمه (در) زائد است و بمعنی حقیقی نوردیدن فرش و بساط مستعمل (طالب آملی ــه) بساط عیش یاران در نوردید ؛ طرب در خانهٔ ما بدشگون است ؛ (نظامی ــه) بر شکستند هنوز این رباط ؛ در نوشتند هنوز این بساط ؛ (اردو) فرش اٹھا دینا۔

بساط دست بریکد گر زدن مصدر اصطلاحی (۳۴۹۱)
تعریف این با سندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط روزگار استعمال ـ مرکب اضافی (۳۴۹۲)
باضافت تشبیهی ـ که روزگار باشد ـ فارسیان روزگار را به بساط تشبیه داده اند (صائب ــه) زور بازوی حوادث در بساط روزگار ؛ آن قدر باشد که صرف پیچ و تاب من شود ؛ (اردو) بساط روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ لکھ سکتے ہیں مگر

بساط ریختن مصدر اصطلاحی ـ مرادف بساط چیدن باشد که گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سند (دانش مشهدی) که او برای این مصدر مرکب پیش کرد همان است که بر (بساط خانه) بالا گذشت **مؤلف** عرض کند که درین سند (بساط خانه) بمعنی مال و اسباب خانه باشد و ریختن بمعنی افگندن مقصود ازین صراحت آنست که از سند بالا معنی (دکان چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط چیدن۔

بساط زدن مصدر اصطلاحی ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سند پیش کرده اش (۱) (بساط بریکدگر زدن) پیدا است که بجایش گذشت و آن مرادف (بساط برچیدن) و نوردیدن بساط است (زلالی خوانساری ــه) بساط دست را بر یکدگر زد ؛ جگر را بر دم تیغ قدر زد ؛ و از همین سند (۲) (بساط دست بر یکدگر زدن) هم پیدا می شود که بجایش ذکر کرده ایم [illegible] و این [illegible]

کنایہ باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بر دست نہادہ خاموش ماندن) (اردو) (۱) دیکھو بساط برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ بقول آصفیہ خالی اور بیکار رہنا (حالی ۵) کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے ؎ وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے ؎

(۱) **بساط زلف** | استعمال۔ ہر چہار (۳۳۹۳)
(۲) **بساط زمانہ** | مرکب اضافی است (۳۳۹۴)
(۳) **بساط زمین** | کہ فارسیان باضافت (۳۳۹۵)
(۴) **بساط زندگانی** | تشبیہی استعمال این (۳۳۹۶)

کردہ اند واز (۱) زلف مراد است واز (۲) زمانہ واز (۳) زمین واز (۴) زندگانی۔ ہر چہار را بہ بساط تشبیہ دادند (صائب ۱۵) خط عیان شد تا بساط زلف او برچیدہ شد ؎ فتنہا بیدار گرد و چون علم خوابیدہ شد ؎ (انوری ۱۲) بکام کام بساط زمانہ را بسپر ؎ کہ پای ہمت تو چون فلک سپر است ؎ (ولہ ۳۵) روشنم شد کہ در بساط زمین ؎ نیک عہدی فرید نیا خدای ؎ (صائب ۴۵) ہر کہ در مد نظر نازک میانی نیستش ؎ در بساط زندگانی نیم جانی نیستش ؎ (اردو) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانہ) (۳) زمین کو بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی) کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط ساختن از رخسار | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایہ از سر بسجدہ گذاشتن و (۲) بمراقبہ رفتن۔ صاحب ہفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب مؤید (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر حاضرش کردہ اند و در نسخ قلمی مؤید لفظ (بسر) ازین خارج است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس ہم۔ مخفی مباد کہ در سجدہ رخسار متصل می شود با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار دادند

وہمچنین در مراقبہ چون میلان سر بسوی قلب می‌شود
گویا فرش رخسار است از ہمین عادت این
مصدر اصطلاحی قائم شد بہر دو معنی بالا۔
(اردو) (۱) سجدہ کرنا (۲) مراقبہ کرنا۔

بساط سپردن | استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ سپردن بمعنی حوالہ کردن آمدہ پس
معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن
نیشاپوری ے) مقام غوانی گرفتہ نوائح ؎
بساط عنادل سپردہ عناکب ؎ (اردو) فرش
بچھانا۔

بساط سجدہ گستردن | مصدر اصطلاحی۔ (۲۳۹۸)
کنایہ باشد از سجدہ کردن وسند این از طالب
آملی بر (بساط گستردن) می‌آید موافق قیاس
است (اردو) سجدہ کرنا۔

بساط سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش
زدن در بساط (صائب ے) سوخت بساط ہستیم
ریخت بنای طاقتم ؎ چند بر از نفس دہم آہ
شکستہ پای را ؎ (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج | اصطلاح۔ بقول انند
بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی عرصۂ شطرنج **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است مراد از بساطی کہ
برای بازی شطرنج درست کنند کہ دران شصت
و چار خانہ باشد یعنی از ہر جانب ہشت اغم از ینکہ
از کاغذ سازند یا پارچہ یا چوب و امثال آن۔
نردہای شطرنج را بر ہمین بساط قائم می‌کنند
و می‌بازند (انوری ے) پیش شطرنجی تدبیر
چو بر نطع امور ؎ از پی نظم جہان کرد بساط
شطرنج ؎ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ مذکر
شطرنج کا کپڑا۔ وہ چیز جس پر شطرنج کے مہرے
رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ
(بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

(۱) **بساط عالم** | استعمال۔ ہر سہ مرکّب
(۲) **بساط عشق** | اضافی است باضافت
(۳) **بساط عیش** | تشبیہی کہ فارسیان عالم

وعشق وعیش را تشبیہ دادہ اند با بساط (صائب
ھ) سیر چشمی در بساط عالم ایجا و نیست ؛ از رشتہ
راگوہر۔ گہر را رشتہ انجامی خورد ؛ (ظہوری ۲ھ)
از برد و تاخت کینہ نکردند گنج سور ؛ تا بر بساط
عشق قماری نکردہ اند (ولہ ۳ھ) بساط خوردہ
عیش از بزرگان ؛ دماغ چیدن و بر چیدن نم
نیست ؛ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم
کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق)
اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں۔ فاکرہ

بساط فلک | اصطلاح۔ بقول ضمیمہ

برہان وبحر وہفت ومؤیّد کنایہ از کرہ زمین
است **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی
است وموافق قیاس مخفی مبادکہ آنچہ
زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی
است کہ بساط زمین۔ زمین باشد و (بساط خاک)
کنایہ از زمین و در ینجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ
فلک راکہ در اطراف زمین است مکانی قرار
دادہ زمین را بساط وفرش او قرار دادہ اند
واین کنایہ باشد (اردو) زمین۔ مؤنّث۔

بساط کردن | استعمال۔ بمعنی حقیقی فرش

کردن است (صائب ھ) بر آستان تو نقش
مراد فرش شود ؛ بساط خود اگر از بوریا توانی
کرد ؛ (اردو) فرش کرنا۔

(۱) **بساط کشادن** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بساط کشیدن** | ہر دو بمعنی فرش

کردن است موافق قیاس۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت (طالب آملی ھ)
لبم چون بساط شکایت کشاید ؛ توان در درفت
انا دای کلامم ؛ (خسرو ھ) دردہ بساط
لعل زخون جگر کشم ؛ کان نازنین چو سرو خرامان
رسیدنی است ؛ (ظہوری ھ) بساط خویش

بصحرا اگر کشد در عشق ؛ هزار سینه فزون لالهٔ زار
می ازد ؛ مخفی مباد که کشادن بمعنی باز کردن
است و کشیدن بمعنی حرکت دادن و این هر دو
آئین فرش کردن است که بساط را برای گستردن
می کشانید و می کشند پس این کنایه باشد۔
(اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

(۳۰۳۲) (۱) **بساط کمال** | استعمال - فارسیان

(۳۰۳۳) (۲) **بساط گداز** | کمال و گداز را به بساط
تشبیه داده اند و هر دو مرکب اضافی است
به اضافت تشبیهی (انوری ۞) زمان و زمین
با بساط کمالات ؛ چو خورشید بالا و پهنا گرفته ؛
(ظهوری ۞) غازی آنانکه در بساط گداز ؛
سینهٔ منت در عزا ننهند ؛ (اردو) فارسی
ترکیب ہے (۱) بساط کمال - کمال کے لئے اور
(۲) بساط گداز - گداز کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مؤلف

بساط گستردن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی فرش کردن است (طالب آملی
۞) بساط سجده از بیرون در بر خاک ره گستردن
بس است ای جبهه بر تصدیع داوی آستانش
را ؛ مخفی مباد که از همین سند مصدر (بساط سجده
گستردن) بمعنی سجده کردن پیدا می شود و آن
کنایه باشد که بجایش گذشت (اردو) فرش
بچھانا۔ فرش کرنا۔

بساط گل فروشان | اصطلاح بقول
بهار و بحر و انند پارچه که گل فروشان در دکانها
بر سر تخته چوبی گسترده و آب بران زده گلها را
بران می گذارند تا زود پژمرده نشوند (میرزا
رضی دانش ۞) چنین صبح بهار باده نوشان ؛
کفل روی بساط گلفروشان ؛ مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است و اصطلاحاً تخصیص
پارچه نیست معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که
همان تخته گل فروشان است که گلها برای بیع
بران کشند و آن را از آب تر دارند (اردو)

گل فروشوں کے دوکان کا وہ تختہ جس پر
پھول بغرض فروخت رکھتے ہیں۔ مذکر۔

بساط گیتی استعمال۔ مرکّب اضافی است (۱۴۰۵)
باضافت تشبیہی۔ فارسیان گیتی را با بساط تشبیہ
دادہ اند مرادف بساط جہان و بساط عالم کہ
بجایش گذشت (انوری ع) انوری بر بساط
گیتی کیست ٭ کہ انا باختہ ہمی ماند ٭ (اردو)
فارسی ترکیب سے بساط گیتی۔ دنیا کو کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔

بساط مقراضی اصطلاح۔ بقول ضمیمہ
برہان بساطی باشد کہ آنرا با مقراض بریدہ
وبطرح دوختہ باشند بہار بحوالہ ملحقات گوید
و صاحب بحر نقاش کند کہ بساطی منقش را نام
است کہ بمقراض تراشیدہ و بطرح دوختہ
باشند صاحبان ہفت واند و موید ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب
توصیفی است و ما این بساط را دیدہ ایم
پارہ ہای پارچہ رنگارنگ را از مقراض بریدہ
باہم بآئین نقش و نگار می دوختند و قالین نما
فرشی بنظر می آمد کہ خیلی خوشنما بود حالا فروغ
صنعت این نقش و نگار را در بافت قائم
می کند و بساط مقراضی را الوداع گفتہ اند
(اردو) وہ فرش جس میں رنگ برنگ کپڑوں
کو قینچی سے کتر کر اس طرح سیا جاتا تھا کہ اس میں
مثل قالین کے بیل بوٹے ہوتے تھے اور اب
یہ نقش و نگار خود بافت میں ہوا کرتا ہے۔ مذکر۔

(۱۴۰۶) **بساط ناز** استعمال۔ مرکّب اضافی است
بہ اضافت تشبیہی۔ فارسیان ناز را بہ بساط تشبیہ
دادہ اند کہ بساط ناز۔ ناز باشد و بس۔
(ظہوری ع) خوش بساط ناز در بازار عجزم
چیدہ بود ٭ باز خواہد چید فی تقریب بر چیدن
نداشت ٭ (اردو) بساط ناز۔ بہ ترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط نوردیدن استعمال۔ بمعنی حقیقی

است یعنی تہ کردن بساط۔ معاصرین عجم این را بر زبان دارند و صاحب جامع اللغات ہم ذکر این کردہ (اردو) بساط لپیٹنا۔ فرش اُٹھانا۔

بساک بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بسین مہملہ بروزن ہلاک تاجیکہ از ریاحین کنند و در روز عشرت و دامادی بر سر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہجہان از خاک پایت مراست تاج بساک (استاد ابوالفرج ؎) ہمہ امیدش آنکہ خدمت او بشر بسر برنہد زبخت بساک صاحب برہان فرماید کہ بابای فارسی ہم می آید صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ در ہندی آنرا مور گویند و در ہند و الارائج است۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این رسم در ہندوستان بکتخدائی مخصوص کہ روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساختہ بر سر گذارند وگاہی از کاغذ وغیرہ نیز سازند و فرماید کہ این در ملک شرق رویۂ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند کہ بساکہا بقول ساطع در زبان سنسکرت بکسر منزل شانزدھم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخرہ این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) وہ تاج جو ہندوستان میں ہنود دولہا دلہن کے لئے کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں جس کو سہرے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مور پر فرمایا ہے۔ ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (مَوْر) پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ مکٹ۔ تاج۔ افسر۔ وغیرہ۔

بسالت کردن استعمال۔ بقول صاحب مؤیّد بمعنی سودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرده وجهش است که سند استعمال پیش نه شد **مؤلف** عرض کند که بساله در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم که صاحب مؤیدالفضلا برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد و مشتاق سند می باشیم که سودن بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن وسائیدن و ریزه کردن و کهنه ساختن وشدن و بدست و پای مالیدن و آس کردن و صلایه نمودن عطر وگیاه می آید پس ازین مصدر مرکبه معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است که (بساله کردن) که بهمین معنی می آید کاتب مؤید آنرا به تحریف (بسالت کردن) نوشت و در صحت (بساله) هم گفتگو است که همانجا بحث کنیم (اردو) دیکهو بساله کردن -

بساله کردن | مصدر اصطلاحی بقول تحفات برهان و بحر بمعنی سودن و صلایه کردن **مؤلف** عرض کند که (بساله) در عربی زبان به تای مدوّره بمعنی دلیری کردن آمده کذا فی المنتخب و به های هوّز در آخرش لغتی نیست و در فارسی زبان هم نیامده و ساله بدون موحّده بقول برهان در فارسی لشکری را گویند که در پس سر قلب نگاه دارد و سال در فارسی بقوله حرکت یک دوره آفتاب از نقطهٔ اوّل برج حمل تا نقطهٔ آخر برج حوت - پس خیال ما جزین نیست که فارسیان از لفظ سال بزیادت موحّده زائد در اوّلش و های هوّز پنجم در آخرش و ترکیب آن با مصدر کردن مصدری وضع کردند بمعنی سودن مخفی مباد که معنی لفظی این حرکت کردن و سودن مجاز آن باشد والله اعلم (اردو) دیکهو سودن -

بسامان بردن | مصدر اصطلاحی -

بردن کسی باساز و سامان (انوری ے) از سر
زلف تو سامان رہائی نبود ز پیچ دل ما که
همی سمت بسامان نبرد (اردو) ساز و
سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن | مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند بطرز دلخواه پرسیدن (خواجه
شیراز ے) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چه سرداری
بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم
و بحواله سراج المحققین (که مقصودش از
صاحب سراج است) می فرماید که غالباً
(زسامانم) به زای تازی باشد چرا که صله پرسیدن
همی می آید و این ترجمه متن باشد **مؤلف**
عرض کند که آفرین بر سراج المحققین خوب
صراحتی کرده است تا حقیقت جویان زای ہوّز
را زای فارسی دانسته در غلط نیفتند و ترجمهٔ متن
هم ضرور بود تا زای ہوّز را فارسی دانان ترجمهٔ
علی ندانند وای بر و و برما که از بیان بے کار
کار گرفت و گرفتیم۔ مخفی مباد که درینجا چیزی
لائق بیان نیست جز این که موحده بمعنی از باشد
و معنی این دریافت احوال کردن است و
بس (اردو) حالت دریافت کرنا۔ دریافت
حال کرنا۔

بسامان شدن | مصدر اصطلاحی سیار
و سامان کردن است (انوری ے) روز و
از عشق پشیمان شوم و توبه کنم باز بسامان شوم و
(اردو) ساز و سامان کرنا۔

بسان | بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابه و فرماید که این یکی از
حروف تشبیه باشد **مؤلف** عرض کند که حیف است از ترک محققین که ہمچو کلمه معروف
را ترک کرده اند بخیال ما مزید علیه سان است که به ہمین معنی بجایش می آید و موحدهٔ اوّل
زائد فرق باستعمال در سان و بسان ہمین قدر است که سان در آخر کلمه می آید چنانکه (از ین سان)

وبسآن در اوّل کلمه مضاف واقع میشود چنانکه (بسان او) (عرفی ۵) گر از باد خلافی
آتش قهرش علم گیرد٭ بر اندام فلک هر مو بسان خیزران بینی٭ (اردو) مثل ۔ مانند ۔
بساتج | بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و بقول برهان به نون بر وزن ایارج گیاهی
است که برهیئات هزار پای باشد و بر پوست آن گرها بود و رنگش به ونامس ماند و چون
او را بشکنند درونش زرد بود ۔ صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر
این فرماید که اصح بسآبج است و بسفآیج معرّب آن اصل اسم او (بس پایه) یعنی بسیار
پایه و گوید که این خطای برهان است که بسآنج بر وزن ایارج ۔ نوشته صاحب محیط
ذکر این نکرده و بر بسفآیج فرماید که معرّب (بست پایه) فارسی است و گویند که اسم سریانی
است و گویند یونانی و بحوالهٔ صاحب صیدنه گوید که بسفآیج اسم رومی است و بلغت
بربریا (بشنان) و بیونانی (بولوخودیون) بمعنی بسیار پای و (بولوذیون) و (فولودین)
و (قولوفوذیون) و (قمی) و بسریانی (قولوقندون) و (قولوس) و بلغت مصری
(اشقبتون) و بعربی (اخراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (تشمیر) نیز
گویند و در مصر معروف به (اشتران) و بهندی (کهنگالی) و آن بیخی است یا چوبی
ذی شعب مثل حیوانی که بفارسی چلپاسه مشهور است بالجمله گرم در دوم و خشک در سوم
مقوّی قلب و مفرّح بالعرض بجهت استفراغ مواد سوداوی از قلب و دماغ و جمله
بدن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که بسفآیج به تحتانی عوض نون در
برهان بجایش می آید ولیکن در انجا اشاره این نشد صاحب ساطع بر کهنگالی گوید که ترجمهٔ هندی

بسفائج است و آن داروی است انچه صاحب ناصری بسانج را تحریف برہان خیال می کند
ما آنرا درست ندانیم ازینکه صاحب جہانگیری ہم ذکرش کرده و صاحب جامع که از اہل
زبان و معتبر تر از صاحب ناصری است این را آورده و انچه صاحب ناصری اصل
(بسپایج) (بس پایه) قرار می دہد علتی نیست که ہای ہوز بجیم بدل شود چنانکه ماه و ماج
پس چه عیب است که بسانج را مخفف و مبدل (بسپایج) گیریم که موحده حذف شد و تحتانی
بدل شده به نون چنانکه آدینج و آونج و چه خطا شد که صاحب برہان ذکر نعتی کرد که صاحبان
جہانگیری و جامع ہم ذکرش کرده اند- اسم جامد فارسی زبان است و بس- مخفی مباد که بسپایج
بجای خودش می آید و (بپست پایه) ہم ولیکن قیاس ما اول الذکر را پسند میکند و صراحت
ماخذ ہر یکی بجایش کنیم (اردو) کہنگالی- کہنگلی- مؤنث- ایک دوا کا نام ہے جس کا
مشہور نام معلوم نہ ہو سکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کہنگالی لکھا ہے
اور صاحب ساطع نے کہنگلی۔

بسانی بقول سفرنگ در ہفدہمی فقره نامہ شت ساسان نخست- بکسر بای ابجد
و سین مہملہ با الف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثره و بسیار **مؤلف** عرض کند که
بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائدتان در آخر او ست پس بسان مزید علیه
بس و تحتانی آخره را مجهول دانیم که یای وحدت است چنانکه بسیار و بسیاری- فاضل ساسان
ہر یکی یا را معروف خوانند ازینجاست که محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کرده دیگر
ہیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج | بقول شمس همان گیاهی که ذکرش بر بسانج گذشت **مؤلّف** عرض کند که محقق بی تحقیق حلیهٔ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست که کاتبش تحتانی بر لغت بسانج زیاده کرده باشد که گذشت یا بسانیج را که به تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشت که تحریف کتابت سرشت درقلم اوست ودیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرده وحقیقت این بالمعنی بر بسانج گذ

(اردو) دیکھو بسانج -

بسانیدن | بقول شمس بفتح هاب کردن **مؤلّف** عرض کند که این مصدریست قائم کردهٔ صاحب شمس بدون حواله وسند که محققین مصادر فرس از این ساکت ومعنی بیان کردهٔ او غیر صحیح ولغو که هاب کردن چیزی نیست وهاب هم در السنهٔ فارسی وعربی یافته نمی شود جز این که صاحب انند بر هاب گوید که زجری است اسپ را اگر بر بنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابه کردن با چیزی درست می شود چرا که بسان بمعنی مثل و مانند بجای خودش مذکور شد وتحتانی معروف با علامت مصدر دن موافق قاعدهٔ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم **(اردو)** ناقابل ترجمه -

بساوند | بقول سروری به سین مهمله و واو بر وزن دماوند (۱) بمعنی قافیه شعر باشد (لبیبی ع) همه باد و همه خام و همه سست ؛ معانی بازگونه با بساوند ؛ صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) هر دو چیز که با یکدیگر مناسبتی داشته باشد صاحب ناصری بر معنی اوّل قناعت کرده گوید که چون در دنبال شعر است پساوند به بای فارسی گفتن بهتر است صاحبان جامع ومؤیّد باتّفاق برهان ذکر هر دو معنی کرده اند وصاحب

فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر معنی اوّل قانع وگوید که با بای فارسی اہم آمده - خان آرزو
در سراج بذکر قول برہان می فرماید که رشیدی به بای فارسی تحقیق کرده و معنی ترکیبی این نسبت بتآخر وارد
چه (وند) کلمۂ نسبت است وگوید که ببای فارسی مناسب است و بمعنی بس کن و کافی
نیز درست میشود الاّ آنکه بمعنی اوّل درست تر است لیکن تغلیط ثانی بیجاست (انتہیٰ)
مؤلف عرض کند که (پساوند) که به بای فارسی می آید اصل است و این مبدّل
آن به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه اسپ و اسب و معنی حقیقی (پساوند) پس آئنده
یعنی چیزی که پس ردیف می آید وکنایه از قافیه و معنی دوم مجاز آن که چنانکه قافیه با
ردیف تعلق و مناسبت دارد ہر دو چیز با یکدیگر مناسبت دارنده را ہم فارسیان بدین
اسم خواندند - مخفی مباد که آوند کلمۂ نسبت نیست چنانکه خان آرزو نوشته بلکه مبدّل
مخفف (آینده) که اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفّف آن و (آوند)
مبدلش که تحتانی به واو بدل شود چنانکه انگیل و انگول - الف ممدوده در ترکیب به
مقصوره بدل شد و انچه صاحب ناصری (دنبال شعر) را ذکر کرده نسبت آن عرض
میشود که قافیه دنبال ردیف می آید نه دنبال شعر و انچه خان آرزو معنی (بس کن و
کافی) را ذکر کند آن متعلّق بمعنی ششم لفظ بس است که ہیچ تعلّق با این ندارد فتأمّل .
(اردو) (۱) قافیه - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکّر - لغوی معنے پیچھے چلنے والا
ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو - مؤنث

بسایه گریختن	استعمال - خور را در سایه	آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن -

(صائب ۵) در آفتاب قیامت چکار خواہی
کرد ای اگر بسایہ گریزی ز آفتاب این جا

(اردو) سائے میں بھاگنا۔ جانا۔
دھوپ سے بچنا۔

بسابس اصطلاح۔ بقول مؤید در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی را گویند ما این لغت را غیر از نسخۂ مطبوعہ در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما ہمین است کہ ہمان بسباس است کہ می آید۔ تصرف مطبع مؤحدۂ سوم را زیادہ کردہ است و دیگر ہیچ ولیکن عجب آنست کہ ہم او بسباس را ہم بمعنی ہرزہ و بہمینی قائم کردہ و بسابس ہم بہ ہمین معنی گذشتہ است جا دارد کہ تصرف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس۔

(الف) **بسباس** الف۔ بقول برہان
(ب) **بسباسا** بروزن کرپاس (۱) ہرزہ
(ج) **بسباسہ** و بہمینی را گویند و فرماید کہ
(۲) در عربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری
۵) بس رسن کہ چون بخوانی شعر من ای این ہدل
بر نویسی از قرطاس ای گران جان قلتبان
بس بس ای زین فضولی و حکمت بسباس ای جہان
جہانگیری و جامع بذکر این می فرمایند کہ در عربی
بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و
سروری و مؤید ہم ذکر معنی بالا کردہ اند خان آرزو

در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ دوای خوشبو و لغت
عربیست۔ معرب بزباز و (ب) بقول برہان
بسین دوم بالف کشیدہ بسریانی نوعی از حرمل
عربی است و آن دوائی باشد کہ برگ آن مانند
برگ بید بود ولیکن کوچک تر از ان و گل آن
مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری
گوید کہ بپارسی صندل دانہ و بعربی حرمل
نام دارد و اصل این لغت سریانی است
و (ج) بقول صاحب سوار السبیل نوعی
از حرمل و بفارسی بزاز یا بہ و بقول غیاث

معرّب بزباز و بهندی جاوتری باشد **مؤلف** عرض کند که (بسابس) بمعنی اوّل بجایش گذشت وصراحت ماخذش هم همدر انجا کرده ایم واین قلب بعض است وبس که الف سوم بسابس موخر شد وموحدهٔ چهارمش مقدّم وصاحب محیط برمعنی دوم (الف) گوید که اسم مغربی بادیان است وهم فنجنگشت را نامند. ما عرض می کنیم که بادیان بجایش مذکور شد وبر (اقومارثون) صراحت کامل گذشت وهمدر انجا اشارهٔ ببسابس هم کرده ایم که رازیانه هم نام وارد باقی حال این لغت مغربی است نه فرس و ذکر فنجنگشت بر اثلق وارتد گذشت که ورای بادیان است حالا عرض می شود نسبت (ب) که بقول صاحب محیط لغت عربیست که بشامی ورکیسه وبیونانی ماقن ولاکن والماقن والاکن. وبرومی عوسپا وفرسیا وبفارسی بزباز وچارکون و بهندی جاوتری گویند وما اشارهٔ این بمعنی اوّل (بزباز) وصراحت کافی بر انگدان کرده ایم ومتحقّق است که این هم لغت فارسی نیست ونسبت (ج) عرض می شود که همان (ب) باشد که الف آخر بدل شده به هاى هوّز چنانکه پاسا وپاسه وذکر رازیانه بر اقومارثون گذشت که مرادف معنی دوم انگدان است ودیگر هیچ وابنقدر متحقّق که اینهم لغت فارسی نیست **(اردو)** (الف) (۱) دیکھو بسابس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارثون۔ بادیان اور اثلق اور ارتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے

بساتج | این همان است که ذکر این معه صراحت ماخذ بر بساتج مذکور شد **(اردو)** دیکھو بساتج

بسیجد | بقول مؤیّد یعنی قصد واراده کند وکارسازی واستعداد نماید **مؤلف** عرض کند که موضوع صاحب مؤیّد الفضلا با کتابت مطبع نولکشور جمع شده متقاضی آنست که محقّقین در دریافت حقیقت جگر کاوی کنند وشک نیست که فضلا این را در یابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطه غوطه ها خورند همانا این نسخهٔ ایست مؤیّد الفضلا۔ قیاس می خواهد که صاحب مؤیّد بسنجد را به نون سوم قائم کرده کاتب مطبع نون سوم را به موحّده بدل کرده بسنجد به نون سوم هم در نسخ قلمی مؤیّد یافته نمی شود پس عجبی نیست که این لغت از اضافهٔ مطبع باشد و ضرورت نداشت که آنرا قائم کنند و بشکل اسم جامدی بیان کنند زیراکه اصل این سنجد است و موحّدهٔ اوّل زائد و سنجد مضارع مصدر سنجیدن که بجایش می آید۔ آری این بهترین تائید فضلا است که از مضارع خبردار شوند و این بدترین کار محققین است که مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند (اردو) دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام معنوں کے ساتھ مضارع ہے۔

بسبل | بقول شمس در فارسی زبان بقیهٔ شراب شب است **مؤلف** عرض کند که غیر از این محقق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکرده و این بدین معنی لغتی در فارسی و عربی و ترکی یافته نمی شود و سند استعمال پیش نشده معاصرین عجم هم زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) رات کی بچی ہوئی شراب بیونشا۔

بس بودن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی کافی بودن است و سندی که پیش شده است برای (بس باشیدن)
(ذوقی اردستانی ؎) من چراغم کشتنم را حاجت زنجیر نیست ۔ می توان افشاند دامانی که بس باشد مرا ۔ (اردو) بس ہونا۔ کافی ہونا۔

بسبیل استمرار | بقول صاحب روزنامچه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بمعنی علی الدوام **مؤلف** عرض کند که

موافق قیاس و مرکب فارسی زبان است از لغات عربی (اردو) علی الدوام دیکھو بر دوام -

بسپاتج بقول سروری بالفتح مرادف بسپایه که می آید و بساتج که گذشت **مؤلف** عرض کند که مبدل بسپایه که های هوز ش به جیم عربی بدل شد چنانکه ماه و ماج (اردو) دیکھو بسپایه -

بسپایه بقول برهان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی با بای فارسی بر وزن همسایه همان که معرب آن بسفایج است **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر بساتج بیان کرده ایم معنی لفظی این چیزی که پای بسیار دارد و کنایه از گیاهی و این اصل است و بساتج و بسپاتج و بسپایج و بسفایج همه مبدل این (اردو) دیکھو بساتج -

بسپوز بقول سروری بسین مهمله و بای فارسی بر وزن همو زامر باشد بفرو بردن و بسپوزیدن (سوزنی ۵) ولی را گاه نه بر گاه بنشان ز عدو را چاه کن در چاه بسپوز **مؤلف** عرض کند که بسپوزیدن مرادف سپوختن مصدریست که بجایش در ردیف سین مهمله می آید و جز این نیست که بسپوزیدن - مزید علیه آنست بزیادت بای موحده زائد در اولش و همچنین بسپوز مزید علیه سپوز که امر حاضر سپوزیدن است - صراحت ماخذش هم در انجا کنیم و درینجا همین قدر کافی است که ترک این بر بیان تفوق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یه اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ -

بست بقول جهانگیری و برهان و ناصری و جامع با اول مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند که میوهٔ خوشبو در انجا بسیار باشد مرادف بستان و بستان - خان آرزو و سراج بذکر معنی اول و دوم فرماید که معلوم می شود که معنی بورا در کلمهٔ بوستان دخلی است یعنی جاییکه دران

بوی گلها و میوه ها باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود که شامل گل و میوه
است و نسبت بستد بدال فرماید که مبدل آنست دلالت دارد که الف و نون بستان از اصل
کلمه نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواهد بود که الف و نون
مزیده محض پس لفظ بوستان علیحده است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان
و لفظ بستان علیحده و معرب همین است که بساتین جمع آن است و فرماید که هذا
نهایة التحقیق بحد لا مزید علیه مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان
پی بحقیقت نبرده و بر معنی (بحد لا مزید علیه) غور نکرده . ضرورت نداشت که از ینقدر
مبالغه کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید که اصل این بوستان است که از کلمهٔ بو و ستان
مرکب باشد بو بمعنی اوست که شمیم باشد و ستان بقول برهان جای انبوهی و بسیاری چیزها
چنانکه شبستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایه است از باغ و بستان مخفف
آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست
که در شادان و آبادان الف و نون زائد تان است و در ستان الف و نون اصلی است
اگر این هر دو را زائد تان گیریم بعد از آنکه آنرا دور کنیم مجرد سین مهمله چیزی نیست و تعریفی
که در معنی ستان بالا گذشت شامل است بر مجموعهٔ لفظ ستان بالجمله چون متحقق شد که
بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم که الف و نون آخر از بستان
حذف شده بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جایی که دران خوشبو بکثرت است
و کنایه از باغ پس میوه را ازین معنی حقیقی هیچ تعلق نیست محققین بالا بنا و اقفیت اخذ ذکر

میوه هم کرده اند- مخفی مباد که مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز وهمین است استعمال معاصرین عجم و چون بالفظ خوش یا بد استعمالش کنند لفظ بو در انجا تعمیم وارد- باقی حالش همین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس و محاوره و استعمال بهر حقیقت جویان به تحقیق خان آرزو و دعوای آخرینش که در عربی زبان می کند غور کنند واگر بر عکس این ماخذ رویم و متحقق می شد که بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندر انصورت می گفتیم که بستان بزیادت الف و نون زائد تان مزید علیه آنست و بزیادت واو بوستان مزید علیه مزید علیه ولیکن معاصرین عجم می فرمایند که بُست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان نیست جز آن که شعرا از بستان محققش استعمال کرده اند و همین پسند قیاس است و لبسد به همین معنی که به دال مهمله می آید مبدل این که فوقانی بدال بدل شود چنانکه زرتشت و زردشت وانچه بستان در عربی مستعمل شد معرب بستان فارسی است (اردو) (۱) باغ- مذکر دیکھو باغ (۲) وہ جگہ جہاں خوشبو کثرت سے ہو- مؤنث-

(۳) بُست- بقول برهان و ناصری و جامع بضم اول و سکون ثانی و فوقانی نام ولایتیست مشهور صاحب ناصری صراحت مزید کند که این ولایت در خراسان واقع و از انجاست ابوالفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری ـه) مده ارچنه شد و گرنی نے پانه تو در بصره نه من در بست پا مؤلف عرض کند که جا دارد که نظر به شاوابی این مقام آنرا به بست موسوم کرده باشند والله اعلم (اردو) بُست- خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے- مؤنث-

(۴) بُست- بقول برهان و ناصری و جامع بالضم نام قلعه ایست مشهور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند که در خراسان است (فرخی - ع) بد و بخشید مال و خطهٔ بست ہو خان آرزو در
سراج گوید که این قلعه در نواح قندهار واقع و فرماید که درین قلعه هم میوه های خوشبو و گلهای
خوب باشد **مؤلّف** عرض کند که جا دارد که همین باشد وجه تسمیهٔ این مگر قیاس با تقاضای
آن می کند که این را بالفتح دانیم و متعلّق قرار دهیم با معنی ششم که می آید - استعمال این با لفظ
تصرّف محاوره بیش نیست (اردو) ایک قلعه کا نام بُست ہے جو خراسان میں واقع ہے - مذکّر
(۵) بست - بقول ناصری بالکسر نام دیهی است بکردستان سنندج از ولات **مؤلّف**
عرض کند که جا دارد که وجه تسمیهٔ این هم همان باشد که ذکرش بمعنی سوم کرده ایم اندرین صورت
کسر اوّل تصرّف محاوره باشد - (اردو) بست - فارسی زبان میں ایک دیہه کا نام ہے
جو کردستان میں واقع ہے - مذکّر -
(۶) بست - بقول برهان و ناصری بفتح اوّل ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر این معنی
گوید که مصدر آن نیز چنانکه بند و بست **مؤلّف** عرض کند که حاشا که مصدر باشد بلکه
اسم مصدر است و مصدر بستن وضع شد از همین اسم که علامت مصدر تن در آخرش
زیاده کرده اند و معنی حقیقی همان سد است که می آید و آنچه بر معنی هفتم این صراحت مزید
می شود بر سبیل مجاز است و بس (اردو) سد بقول آصفیه عربی - اسم مذکّر - اوٹ -
پرده - دیوار - روک - دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز -
(۷) بست - بالفتح بقول برهان بمعنی سد و بقول سروری سد نمودن و فرماید که درین
زمان اصطلاح شده که مردی که از بیم با صطبل بادشاه گریزد یا در مرقد امامزاده پناه برد

بنشینند تا بحقیقت امر او برسند" گویند بست نشسته" صاحب جامع فرماید که سد پیش نهر و آنرا گویند که بر در مزار حضرات بفاصله ای کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بست کنند هر گنهگاری یا دادخواهی که درون بست در آید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزنه مزارات حضرات مقدسات بحمایت دادخواه فراهم آمده داد او را از بیدادگر ستانند و هم او گوید که بجای چوب بست زنجیر هم کنند (شفیع اثر ؎) ز بست عشق اگر عاقلی میا بیرون ؛ که حصن عافیتی نیست بهتر از زنجیر ؛ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کرده . خان آرزو در سراج گوید که این معنی متعلق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ؎) وزدیدی ای نسیم چه از کوی او غبار ؛ خود را به بست دیده ما بیتوان فگند ؛ **مؤلف** عرض کند که قول خان آرزو درست است معنی حقیقی این همان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز استعمال این بمعنی بالا کرده اند که همه متعلق به سد باشد یعنی آن حلقه محدود را که در اصطبل شاهی یا مزار بزرگان کنند سد نام نهادند و آنچه صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشته تسامح اوست که این اسم مصدر هست نه مصدر و نه حاصل بالمصدر (اردو) درگاہ یا طویلہ شاہی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) مؤنث

(۸) بست - بالفتح بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که برزیگران در میان خود کرده باشند صاحب ناصری صراحت مزید کند که گویند منشار آن بستن و کشادن آب بوده خان آرزو در سراج ذکر این معنی کرده گوید که ظاهرا بر بست بمعنی حصه رسد از همین معنی ماخوذ است **مؤلف** عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجایش

گذشت واز ہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کردند و انچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بربست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کرلیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان وجامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم مؤلف عرض کند کہ کوہ ہم مثل سدیست پس این مجاز معنی ششم است وبس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل۔ اچل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ؎) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی ٭ پس اپنے حق میں یہ اک کوہ سے گراں ٹوٹا ٭۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع وبرہان بمعنی گرہ وعقدہ خان آرزو در چراغ گوید کہ انچہ صاحب برہان بدینمعنی نوشتہ تصحیف کوہ باشد مؤلف عرض کند کہ صاحب برہان اینمعنی را ورائی معنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف وصاحب جامع کہ از اہل زبانست تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد وگرہ وعقدہ را بستہ گفتن برسبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد وبس (اردو) گرہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ؎) ہے بسکہ رکھنا عقدہ کشائی کا دل میں شوق ٭ دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ ٭۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین مشدد مرجان وبیخ مرجان مؤلف عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی را ہم دانیم کہ از گرہ۔ مرجان و بیخ مرجان را استعارہ کردہ اند۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملہ آخر (کہ مبدل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع بحوالہ ارسطاطالیس بسد و مرجان مجرّد واحد است غیر آنکہ بسد بیخ متخلخل سوراخدار است و مرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد و مثل شاخہا متفرع می شود و بر مرجان فرماید کہ لغت عرب است و بفارسی نیز مشہور بداں و کامہ و خردنگ نیز گویند و بہندی مونگہ۔ پروالا۔ پروال نیز نامند۔ و آن جسمی است حجری شبیہ بساق و شاخ درخت و سرخ و سفید و سیاہ می باشد و در بحر یمن در زیر آب از زمین می روید و تا بقدر یک دراع و زیادہ نیست۔ بہتر آن سرخ و رنگین و بعد آن سپید و سیاہ آن زبون و مزاج آن سرد و خشک در دوم و گویند سرد در اوّل و آشامیدن نیم درم آن قابض و مجفف و حابس سیلانات و مقوّی اجفان و تعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصہ نافع (الخ)

(اردو) مرجان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سوراخدار بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحر روم۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُردھک کہتے ہیں۔ آپ ہی نے مونگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرجان خُردھک۔ حجر البحر۔

(۱۲) بست۔ خان آرزو در بہ۔ اغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران بندند و رسم آنجا است کہ ہر واجب التعزیر یکہ تا سر بست برسد در امان باشد و ہر داد خواہی کہ

در انجا هرسند داد خود بیابد (تاثیر ے) گر بزنگاه دل خسته زلف چون شست است ؛ ستم رسیده علاجش نشستن بست است ؛ (میر نجات ے) بسته است بهر دم سر ره چشم سیاهش ؛ خون کرده و در بست نشست است نگاهش ؛ - وارسته فرماید که بست را بمعنی طناب اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکه آن سرکند است **مؤلف** عرض کند که از هر دو اسناد بالا ظاهر است که مقصود ازین همان معنی هفتم است و بس نمی دانیم که خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاهی اسپے را در طناب بسته دیده و بست را بمعنی طناب دانست (اردو) دیکھو بست کے ساتوین معنے -

(۱۳) بست - بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضد کشاده **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نه کنیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچه موافق قیاس است یعنی مجاز معنی دهم (اردو) منجمد بقول آصفیه - عربی - سردی سے جما ہوا - بستہ -

(۱۴) بست - بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش **مؤلف** عرض کند که حیف است که سند استعمال این پیش نه شد - دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و خلاف قیاس هم چنین که حریر نقش بسته را بست گفته اند بدون سند استعمال از تسلیم این قاصریم (اردو) وہ حریر جس پر نقش و نگار ہو - مذکر -

(۱۵) بست - بقول غیاث بالضم وقتی را گویند که منحوس است بمقدار دوازده ساعت که بعد از سه شبانه روز بسبیل دوری آید مبدا آن از هنگام ابتدای اجتماع شمس و قمر است

وہندی آنرا بھدرا نا سند **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت . طالب سندمی باشیم (اردو) بھدرا بقول ساطع سنسکرت میں نامبارک وقت کو کہتے ہیں . نامبارک وقت مذکر . بُری ساعت مونث

(۱۲) بست . بالکسر بقول غیاث مخفف بیست کہ ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند کہ بعض فارسیان بیست را بہ زیادت تحتانی دوم اصل دانند واین را بحذف تحتانی مخفف آن وبعض برانند کہ این اصل است وبیست مزید علیہ این بزیادت تحتانی برای اظہار کسرہ بخیال ما بیست بہ تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس کہ بقول ساطع در سنسکرت ترجمہ عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائدہ در آخرش زیادہ کردہ بیست کردند چنانکہ پاداش وفرامش را پاداشت وفرامشت پس مفرس باشد واین مخفف آن بحذف تحتانی . ازینجاست کہ تمام محققین بست را ترک کردہ اند وبیست را باتحتانی دوم ذکر کردہ واین دلیل اصلیت است (اردو) بیس بقول آصفیہ . ہندی بیست کا ترجمہ آپ ہی نے اس پر فرمایا ہے ممتاز . ایک درجہ بڑھا ہوا معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا . مؤلف

بستا پیرا اصطلاح . بقول شمس باغبان

مؤلف عرض کند کہ مخفف (بستان پیرا) باشد بضم اوّل وفتح بای فارسی . اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) کہ باغبان بہ قطع برگ و

شاخ بیکار پیرایش بستان کند . نون بستان حذف شد چنانکہ ایشان وایشا واین وای اگرچہ صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان معاصرین عجم شنیدہ ایم (اردو) باغبان . دیکھو باغبان

بستاخ | بقول سروری بروزن ومعنی استاخ که گذشت وبحوالهٔ فرهنگ گوید که بیستاخ بزیادت تحتانی هم می آید صاحب جهانگیری فرماید که مرادف گستاخ واستاخ (امیر خسرو ؎) بزرگی کردن ارچه ناروا نیست ٭ نه کبر است این که فرّ پادشاهیست ٭ اگر نبود بچشم خاصگان ناز ٭ ز بستاخی که دارد عام را باز ٭ (کلامی اصفهانی ؎) بعهد عدل تو بستاخ شنگر و بلبل ٭ بسوی عارض گلبرگ و طرّهٔ شمشاد ٭ صاحب رشیدی فرماید که بالکسر است صاحب برهان این را بروزن گستاخ گوید و مرادفش۔ صاحبان ناصری وجامع وهفت هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج به نقل قول برهان می فرماید که بروزن گستاخ غلط است که اهل فرهنگها بکسر آورده اند و فرماید که بیستاخی بزیادت تحتانی (که می آید) دلالت صریح دارد که بکسر اوّل است چنانکه نشتر ونیشتر وافتاد وافتاد **مؤلف** عرض کند که ما بر استاخ عرض کرده ایم که اصل است وگستاخ مبدّل آن وحالا عرض می شود که این مبدّل گستاخ است که کاف فارسی به موحّده بدل می شود چنانکه گلغونه وبلغونه صاحب جامع القواعد هم ذکر این تبدیل کرده وازین سلسلهٔ تبدیل متحقّق است که این هر سه لغت بالضّم باشد وکسر اوّل تصرّف محاوره واستعمال فارسیان وانچه خان آرزو بالکسر را صحیح داند وبالضّم را حکم غلط می دهد وبر صاحب برهان اعتراض می فرماید وبر دعوای خود بیستاخ به تحتانی را دلیل گیرد۔ مقتضای عادت اوست هرگاه تسلیم کردیم که فارسیان (لغت بالضّم) را در محاورهٔ خود بالکسر هم خوانند پس چه عیب است که باظهار کسره تحتانی زیاده کردند واین دلیل آن نیست که بستاخ را بالضّم نگیریم واگر بستاخ را بالکسر بنفسه اسم جامد دانیم امر دیگر است ولیکن وجود

گستاخ و استاخ بالضم و وجود قاعدہ تبدیل کاف فارسی بہ موحدہ تقاضای آن می کند کہ
این را مبدل گستاخ دانیم چنانکہ گستاخ مبدل استاخ است ۔ قائل (اردو) دیکھو
استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ ۔

بستار | بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و ہفت و انند با اوّل مکسور
و ثانی زدہ (۱) سُست ۔ و (۲) نا استوار را گویند (حکیم ناصر خسرو ؎) عروۃ الوثقی حقیقت
مہر فرزندان اوست ، پوشیدہ است آنکس کہ اندر عہد او بستار نیست ۔ صاحب ناصری گوید کہ
اصل این بی استوار بود **مؤلف** عرض کند کہ خیال ناصری درست است کہ از (بی استوار)
تحتانی و الف اوّل و واو حذف شدہ ۔ بستار باقی ماند و لفظ سُست کہ در تعریف این دا(خل)
شد اگر آنرا قائم داریم و سند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم با بی حالی معنی اوّل
و دوم را براعتبار سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سُست
بقول آصفیہ کمزور ۔ کم طاقت ۔ عاجز (۲) نا استوار ۔ غیر مضبوط ۔ کہہ سکتے ہیں ۔

بستاک | بقول شمس بالفتح نام تاجی کہ از گلہا بافند و اہل ہند سہرہ خوانند **مؤلف**
عرض کند کہ این ہمان (بساک) می نماید کہ ذکرش بالا گذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در
کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد ۔ دیگر ہیچ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند
و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک ۔

بستام | بقول جہانگیری و برہان و جامع و ہفت و مؤید و شمس و موارد با اوّل مکسور
ثانی زدہ (۱) بسند باشد کہ آنرا بناری مرجان خوانند (امیر خسرو ؎) جہان کہ نزد خردمند

وقتِ ضحک است مگر به تبسم خنده نیز زد و ازان لب بتّام ؛ صاحب رشیدی گوید که خطای صاحب
فرہنگ است که این را بمعنی مرجان نوشت و در شعر خسرو بتّام است بمعنی تبسّم کننده نه
بستام ۔ صاحب ناصری تائید خیال رشیدی می کند و می فرماید که مرزا مهدی خان استرابادی منشی
نادرشاه در تالیف خود که درّهٔ نادره نام دارد غلط می نویسد که " اسپ سواری شاه را بـ ستام
بستام آراسته بیاوردند " و فرماید که این خطا از اشتباه صاحب جهانگیری بدو دست داده
است ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا و اختلاف رشیدی هیچ تصفیه نکرد و گوید که (۲)
نام شهری از ولایت قومس که اوّل خراسان است و فرماید که قومسی این را بطای مطبقه
نام خال پرویز و نام شهر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطه صحیح است چراکه طا در فارسی اصل
نیست و ظاهر ابسطام به طای مهمله معرّب آنست نیز فرماید که دور نیست که بانی این شهر خال
پرویز باشد که بنامش مشهور شد مؤلف عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبانست
با جهانگیری و برهان و غیرهم متّفق ست و جهی نباشد که این را بمعنی اوّل صحیح ندانیم بتّها بدین
وجه که بست بمعنی هم گذشت و قیاس ما این است که فارسیان بستان را که بمعنی باغ می آید
به تبدیل نون با میم (چنانکه کبین و کبیم) بمعنی جای گرفته باشند که دران مرجان بکثرت باشد
و بمجاز مرجان را هم گفته باشند و جا دارد که بر بستا که مخفّف بستان است میم تخصیص آوردند
چنانکه نوزده و نوزدهم و استعمال این در تالیف مرزا مهدیخان استرابادی تائید قول
جامع کند ۔ صاحب ناصری که باتّباع رشیدی سند خان استرآبادی را خطای او قرار می دهد
بی جاست اگر تسلیم کنیم که در کلام میر خسرو بتّام است اندر نسخه‌ها درست هم که بیت بتّام نمی شود

بلکہ سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی برین است کہ او تصحیح نقل کلام میر خسرو کردہ بر جہانگیری اعتراض می کند اگر جہانگیری سند غیر متعلق را بوجہ غلطی کتابت نقل کردہ باشد لازم نمی آید کہ تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے کہ خان استرابادی و صاحب جامع تائیدش می کنند کہ اہل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھویں معنے (۲) بستام ۔ ولایت قومس کے ایک شہر کا نام ۔ اور خال پرویز کا نام ۔

بستان بقول جہانگیری و جامع و ناصری و برہان مرادف معنی اوّل و دوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای کہ میوہ ہای خوشبو در انجا باشد (منوچہری و امغانی ہ) بوستان بانا ۔ حال و خبر بستان چیست ؛ اندرین بستان چندین طرب مستان چیست ؛ صاحب سوار السبیل این را معرب بوستان گوید ۔ بہار گوید کہ این فارسی معرب است و می فرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی و نباتات باغ خوردن **مؤلف** عرض کند کہ (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ما از ماخذ این برا اولین معنی بست بحث کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے

بستان آرای اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی باغبان **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد کسی کہ بستان را بیاراید و بپیراید ہمان باغبان است (اردو) باغبان ۔ دیکھو بستان پیرا

۱۲۸

بستان ابروز اصطلاح ۔ ہردو ہمان
بستان اپروز (بستان افروز) کہ می آید و این ہردو مبدل آن است کہ فا بہ موحدہ و بای فارسی بدل شود چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و پسان و فام و بام و پام (اردو) دیکھو بستان افروز ۔

بستان افروختن (۱) مصدر اصطلاحی ۔ صاحب

(۲) بستان افروز اصطلاح صاحب آصفی مذکر (۱) بمعنی ساکت و . ر (۲) فرماید که گل تاج خروس است صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا نسبت معنی دوم گوید که گلی باشد که سرخ مردش نیز گویند و بوی ندارد و بعضے گویند که سرخ مرد نوعی از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ۵)

گر بخواهی بدم سرو صبا در گیرد
در شبستان چمن شعلهٔ بستان افروز

و بحوالهٔ نسخهٔ حلیمی می فرماید که (بستان ابروز) نیز بنظر رسیده که بجای فا ـ موحده باشد و گفته اند که آنرا (گل یوسف) نیز گویند صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج و بحر هم ذکر این کرده اند صاحب برهان اینقدر صراحت مزید کند که بعضے اسپرغم را که ضمیران باشد گفته اند و بجای فا ـ بای فارسی هم آمده صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید که اسم فارسی است و بعربی (حق بستانی) و (زینة البستان) و (درج الامیر) و (حماحم) و بفارسی (تاج خروس) و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بهندی (کلغا) و (مهورا) خوشبو نیست و بهترین آن که در بستان خشک شود ـ جمیع اجزای آن سرد و خشک در اول و گویند در دوم ـ قابض و رادع و برای معده و کبد حار ملتهب نیکو و مسکن حرارت و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از گلی که تعریفش بالا گذشت و آنچه صاحب آصفی بر بنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کرده است ضرورت نداشت (سعدی ۵۲)

خطمی و خیری و نیلوفر و بستان افروز
نقشهایی که در و خیره بماند ابصار

(اردو) کلغا. بقول آصفیه هندی ـ اسم مذکر ـ ایک سرخ رنگ کے پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی ـ تاج خروس ـ بستان افروز ـ

بستان بان اصطلاح ـ بقول بحر

باغبان مؤلّف عرض کند کہ ترکیب باغبان وموافق قیاس است وصراحت ماخذ این ہمہ را انجا کردہ ایم ولیکن مشتاق سند استعمال ہستیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو باغبان

([illegible]) (۱) **بستان بخت** | استعمال۔ (۱) مرکّب اضافی

([illegible]) (۲) **بستان بیان** | است باضافت تشبیہی

کہ فارسیان بخت را بہ بستان تشبیہ دادہ اند پس مراد از بخت است وبس (ظہوری ﮯ) دہاز شورہ زار طالع من خار گلہا ئیے ٭ کہ رنگ در بستان بخت دیگران باشد ٭ و (۲) ہم مرکّب اضافی باضافت تشبیہی ومراد از بیان (ولہ ﮯ) رودہ بلفظم راخار بلای عاشقی دریا ٭ گل تعریف حسنت چون ز بستان بیان روید ٭ (اردو) (۱) بستان بخت۔ قسمت کیلئے (۲) بستان بیان۔ بیان کے لئے۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بستان پیرا | اصطلاح۔ بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وبحر باغبان۔ بہار ذکر (بستان پیرای) بزیادت تحتانی کردہ کہ مزید علیہ ہمین است (انوری ﮯ) بردہ رضوان بہشت از پی پیوندگری ٭ از تو ہر فضلہ کہ انداختہ بستان پیرای ٭ صاحب ناصری درست گوید کہ باغبان پیرایش دہندہ باغ است کہ گیاہ ہا وشاخ ہای خشک را زدہ از باغ بیرون می ریزد خان آرزو درسراج فرماید کہ مجاز است وبحوالۂ رشیدی گوید کہ حقیقتے کہ از رشیدی معلوم می شود خطا ست مؤلّف عرض کند کہ حقیقت طلبان مشتاق علم خطای رشیدی باشند وما تسکین شان می کنیم کہ انچہ رشیدی بمعنی باغبان لفظ مجاز را شامل گویم خان آرزو بہ نوشت ہمین خطای اوست۔ ما می گوئیم کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرایندۂ بستان است وکنایہ از باغبان کہ کار او پیراستن باغ است وامین کنایہ قریب بمعنی حقیقی است۔ پس باصول خان آرزو خطای اوست کہ صراحت حقیقت

ہیچو مانکرد وای بربن طرز تحقیق او (اردو) دیکھو باغبان۔

بستان پیراستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسندی که پیش کرد ہمان است که بر (بستان پیرا) گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی صاف وپاک کردن بستان از خس وخاشاک وشاخہای خشک درختان است وبس (اردو) باغ میں کاٹ چھانٹ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ کرنا) پر فرمایا ہے قطع و برید کرنا۔

بستان خوردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده واز سندش (البوستان خوردن) پیدا است که بجایش می آید وآن بقولش کنایہ باشد از خوردن نباتات و رستنی ہای باغ چنانکہ (سعدی ؎) نہ در کوه سبزه نہ در باغ شخ ٭ ملخ بوستان خورده مردم ملخ ٭ مؤلف عرض کند که خوردن درین جا بمعنی چریدن است وبس (اردو) باغ چر جانا۔

بستان زاده | اصطلاح۔ بقول وارستہ وبہار مرادف گلستان زاده وبقول بحر گل وسبزه ومحققین اوّل الذکر ہم بر (گلستان زاده) بامعنی بحر اتّفاق دارند این کنایہ موافق معنی حقیقی است یعنی گل وسبزه که پیدا می شود در باغ گویا زادۂ بستان است ولیکن ہر نبات ودرخت را ہم درین تعریف داخل توان کرد وخیال نازک می خواہد که این را مخصوص داریم باثمر درختان ثمره دار وگل درختان بی ثمر که تولّد این در علم نباتات از نر وماده درختان ثابت است (میرالہی ہمدانی ؎) در باغ خوش است آسمان گون زنبق ٭ کز بوی دہد دماغ را ہم رونق ٭ این طفل کبود پوش بستان زاده ٭ از صفحۂ دشت بایدش داد سبق ٭ مخفی مباد که ازین سند ہم گل ثابت است

و در اسناد (گلستان زادہ) ہم مقصود از سبزہ
بنظر نیامد پس بقیاس عام اگر سبزہ را داخل معنی
کنیم لازم می آید کہ درختان را ہم و اگر بقیاس
نازک گل را گیریم باید کہ میوہ را ہم (اردو) پھول
سبزہ ۔ میوہ ۔ مذکّر۔

بستان سرا اصطلاح۔ خان آرزو در
سراج می فرماید کہ باغی کہ در صحن خانہ سازند
و آن قلب سرابستان است زلّہ بردارش
(بہار) ہمزبانش و صاحب بحر ہم ذکر این کردہ
(صائب ؎) ہست تا دامن کشان سروی
درین بستان سرا ٭ از گریبان دست ما کوتاہ
کردن مشکل است ٭ (ولہ ؎) تا مگر داغی بدست
آرم درین بستان سرا ٭ ہمچو برگ لالہ سرتاپا
جگر گردیدہ ایم ٭ مؤلّف عرض کند موافق
قیاس است (اردو) خانہ باغ۔ مذکّر۔ دیکھو باغچہ

بستان شیرین اصطلاح۔ بقول سروری
و برہان و جامع و سراج و بحر نام نوائیست کہ
مطربان نوازند۔ بہار گوید کہ این را باغ شیرین
نیز خوانند مؤلّف عرض کند کہ نظر براعتبار
صاحبان سروری و جامع کہ از اہل زبانند
این را کنایہ دانیم و مرکّب توصیفی است و
(باغ) شیرین بجای خودش گذشت و حقیقت
آن با صراحت ماخذش ہمدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو باغ شیرین۔ جس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا۔

بستان غم استعمال۔ غم باشد کہ فارسیان
غم را بہ بستان تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎)
در اقلیم عشق است باد و بہاری ٭ کہ از بید
بستان غم برگرفتند ٭ (اردو) غم۔ مذکّر۔
فارسیون نے غم کو (بستان غم) کہا ہے اور
بستان کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

بستان کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف
عرض کند کہ بمعنی درست کردن و ساختن بستان
است (باقر کاشی ؎) اگر ہنگام باغ و راغ

نبود؎ میان خانه بستان می توان کرد؎ (اردو) باغ بنانا۔ باغ تیار کرنا۔ باغ لگانا۔

(الف) **بستان گرد** | اصطلاح۔ صاحب

(ب) **بستان گردیدن** | بجز ذکر (الف) کرد گوید که (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است ا صاحب آصفی بذکر معنی اوّل فرماید که معنی ترکیبی این (۲) گرونده در بوستان و هم او (ب) را قائم کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که سیر باغ کردن و گشت کردن در باغ ولیکن (الف) را بمعنی اولش بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و بمعنی دومش اسم فاعل ترکیبی است بموافقت قیاس (طغرای مشهدی ؎) ایا غی باین بوستان گرده؎ گل سرخ بستان می زرده؎ مبادکه درین سند پیش کرده آصفی استعمال (بوستان گرد) است عیبی ندارد که بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) (۱) باغ کا تماشا۔ مذکر۔ باغ کی سیر۔ مؤنث۔ (۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں سیر کرنا پھرنا۔

بستانی | استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر نون (۱) منسوب به بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳) بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بقول مؤلف عرض کند که معنی اوّل حقیقی است بزیادت یای نسبت بر لفظ بستان و معنی دوم کنایه باشد که کسی که به باغ منسوب است باغبان باشد معنی سوم اسم از همین قبیل است (ظهوری ؎) بستانیان گلشن کوی مبتهم؎ خاشاک خشک را گل تمام کرده اند؎ (اردو) (۱) وہ چیز یا شخص جو باغ سے منسوب ہو۔ مؤنث۔ مذکر۔ (۲) مالی۔ مذکر۔ (۳) باغبان

(۳) ترکاری - بقول آصفیه - مؤنث	بھاجی - تره - ساگ پات - بقله -

بستاوند بقول جهانگیری و رشیدی و جامع باوّل مضموم و ثانی زده زمینی را گویند که پشته پشته باشد - صاحب برهان گوید که بفتح واو زمین ناهموار را نیز گفته اند صاحب ناصری می فرماید که اصل این (پشته وند) بود و یعنی پشته مانند شین معجمه به مهمله بدل شده و فرماید که بضمّ اوّل بهتر از فتح است - خان آرزو در سراج گوید که این ظاهرا مرکّب است از بست که بمعنی کوه گذشت و آوند کلمهٔ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلّف عرض کند** که ضمّ اوّل که در استعمال و محاورهٔ فارسی است تقاضای آن می کند که ماخذ بیان کردهٔ ناصری را بهتر از خان آرزو دانیم - پشته را بستا کردند که بای فارسی بدل شد به عربی چنانکه اسپ و اسب و شین معجمه به مهمله چنانکه کشتی و کستی و های هوّز به الف چنانکه خاره و خارا و مرکّب کردند با وند و وند بقول برهان بمعنی صاحب و خداوند که در آخر کلمه در آورند چنانکه (دولت وند) معنی لفظی این پشته دارنده و کنایه از زمین ناهموار و پشته پشته (اردو) ناهموار زمین جس میں ٹیلے ہوں - مؤنث

بستاه بقول سروری بروزن درگاه بمعنی ساز سفر مطلقاً **مؤلّف عرض کند** که سکوت دیگر محقّقین تعجب خیز است و معاصرین عجم بر زبان ندارند جز این نیست که فارسی قدیم باشد و اسم جامد و اگر از قیاس کار گیریم وضع شده از بسته که ساز و سامانی که برای سفر می بندند و الفی زیاده کردند پیش از های هوّز برای سهولت استعمال و تخصیص معنی چنانکه چهار و چهار و دیگر هیچ دارد (اردو) سفر کا ساز و سامان - مذکّر -

بست پایه | اصطلاح - این همانست
که ذکر این بر (بسانج) بحوالهٔ صاحب محیط
کرده ایم که بر بسفانج نوشته است او ذکر
این - بطور مستقل هم بجایش کرده حوالهٔ
بسفانج می کند این همان (بس پایه)
است که بجایش گذشت که عربی آن کثیر الارجل
است از لفظ بست هم کثرت مراد است (اردو)
دیکھو بسانج و بس پایه -

بستج | بقول برهان بضم اوّل و سکون ثانی و فتح فوقانی و جیم ساکن معرب بستک
است که می آید و آن صمغی که کندر گویندش و بقول بعض گوید که صمغ درخت پسته است
صاحب ناصری گوید که معنی آخر الذکر درست معلوم می شود زیرا که بستج معرب پسته باشد
امّا بکسر اوّل و صاحب سوار السبیل گوید که (۲) بالکسر معرب پسته فارسی است که میوه درخت
برغند است و هم صاحب برهان بر کندر گوید که بضم اوّل و ثالث صمغی است که آنرا
مصطکی نامند صاحب محیط بر بستج گوید که معرب پسته فارسی و گویند اسم عربی کندر است
بر کندر فرماید که بضم کاف و سکون نون و ضم دال مهمله اسم فارسی بستج عربی است و لبان
نامندش که بیونانی طیسرون و سیغروس و بسریانی لبانون و برومی سیغروس - و بهندی
کندر و گوند و سالیکا و در انگلیسی بنجمن خوانند صمغ درختی است خاردار - گرم و خشک در
اوّل و دوم و بقول شیخ خشک در اوّل با قوت مجففه و قابضه و منقّحه و جالیه اندک و
منافع بسیار دارد (الخ)، **مؤلّف** عرض کند که حقیقت لبان بمعنی پنجم با آن نوشته ایم
و هم او بر پسته فرماید که اسم فارسی و معرب آن فستق و بسریانی بستقی و بیونانی بستاقیا و
بفرنگی بستیا و بهندی معروف به پسته و آن ثمر درختی است که بفارسی بستر نامند - بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و در ان قبض و تحلیل و جلا و تنقیہ و تفتیح است و بوجہ خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر | بقول سروری آنچہ گسترانند بجہت خوابیدن و بعربی فراش گویند (حکیم فرخی ﮦ) بستر گشت و زبہر خفتن ساخت ؎ خویشتن را کنار من بستر ؎ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم است جای درخت خواب بہار گوید کہ گاہے مضاف میشود بطرف خواب و بالفظ آرام و آسایش و آسودگی و راحت و با مصادر افگندن و انداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید کہ (بسترت) در سنسکرت بمعنی گستردہ شدہ و ہم او گوید کہ بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید کہ بمعنی گستردن و بسط است و بر بستر فرماید کہ بزبان سنسکرت پارچہ را گویند کہ فرش و بساط باشد و بستار اہم مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت سنسکرت را تقریباً استعمال کردہ اند و استعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بچھونا۔ فرش۔

بستر آسودگی | استعمال۔ مرکب اضافی بستر راحت است و بستری را گویند کہ بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظہوری ﮦ) پہلو دل ریش شد بر بستر آسودگی ؎ خار صحرای مشقت غیرت سنجاب باد ؎ (ولہ ﮦ) ظہوری آن زبان بر بستر آسودگی غلطی ؎ کہ دل از شوق مژگان ہر زبان بر نیشتر غلطد ؎ (صائب ﮦ) شمع را بالین بہ بال و پر پروانہ شد

است ؎ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است ؎ (اردو) فارسی ترکیب سے بسرراحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر یعنے وہ بستر جس پہ آرام اور راحت ملے۔

بستر آہنگ اصطلاح۔ بقول جہانگیری (۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲) چادری کہ بالای بستر کشند و بگسترند (لبیبی ع) خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ؎ کہ می گیرند ہر شب در برت تنگ ؎ و فرماید کہ بعضی بمعنی چادر شب گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن است صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ صاحب بحر ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ ذلہ بردار بہار و کرامن نذیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر معنی دوم کند **مؤلف** عرض کند کہ لحاف در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و تو آگندہ باشد از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این نہالی را آوردہ انچہ صاحب ناصری اشارہ ماخذ کردہ است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت بستر کند پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تائید معنی اول کند و ذکر لحاف کہ در کلام اوست تکرار باشد و پس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) لحاف اسم مذکر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن مصدر اصطلاحی۔ گسترده شدن بستر باشد (ظہوری ع) خوش آنکہ پیش درت بسترم چنان افتد ؎ کہ بالشی بسر آستانہ

بگذارم ہؔ (اردو) بچھونا ہونا۔

بستر افسانہ | استعمال۔ مرکّب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را ببستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ہؔ از ناز وعشوہ بستر افسانہ پرشد است ہؔ (اردو) افسانہ کو فارسیون نے بستر افسانہ کہا ہے۔ مذکّر۔

بستر افگندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف عرض کند** کہ گستردن بستر باشد وبس (دانش مشہدی ؎) درمیان خلق نتوان بستر راحت فگند ہؔ سر نہم بردامن صحرا چو خواب آید مرا ہؔ مؤلّف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیدا است عیبی ندارد کہ فگندن اصل است وافگندن مزید علیہ آن۔ (اردو) بستر بچھانا۔ دکن مین بچھونا کرنا۔

بستر انداختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف عرض کند** کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (فطرت مشہدی ؎) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش انداز دہؔ رہ خوابیدہ پہلوی زند بر خواب مخملہا ہؔ (ظہوری ؎) بستر بیمارئی انداختیم ہؔ آتشی در استخوان تب زدیم ہؔ (اردو) دیکھو بستر افگندن۔

(۱۴۱۴) **بستر اندازان کردن** | مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است وبستر اندازی کردن وبظاہر الف ونون (اندازان) زائد می نماید (ظہوری ؎) ناتوانان سنگ کوہت بہر بالین چیدہ اند ہؔ خاری چینند شاید بستر اندازان کنند ہؔ (اردو) دیکھو بستر انداختن وافگندن۔

(۱۴۱۶) **بستر برچیدن** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری ؎) برنچیدم بستر آہ ای دریغ ہؔ درد بیدردی بدرمان برنخورد ہؔ (اردو) دیکھو بستر افگندن۔

(۱۴۲۰) (۱) **بستر بیتابی** | استعمال (۱) مرکّب اضافی

(۱۴۲۱) (۲) **بستر بیماری** | است کہ فارسیان باضافت

تشبیهی بیتابی را به بستر تشبیه داده اند و (۲) مرکب اضافی بمعنی خووش (ظهوری ط) گسترانم بهر طاقت بستر بیتابیے کو بالش بیماری زیر سر صحبت نهیم (۲) به (بستر اندا خلق) از ظهوری گذشت (اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ بستر بیتابی۔ بیتابی کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔ (۲) بیماری کا بستر۔ مذکّر۔

بستر پرست اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی کسی که دائما بر بستر خود افتاده باشد و کنایه از سُست و اوشنگن (ظهوری ص) ز بیماری چه راحت پہلو بستر پرستان را کو مبادا از زخم مرہم سینۂ خنجر پرستان را کو (اردو) بستر پرست بہ ترکیب فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سُست اور کاہل ہو اور ہر آن اپنی سُستی سے بچھونے پر پڑا رہے۔ کاہل۔ دیکھو اوشنگن۔ (۱۳۴۸ھ)

بستر خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که بمعنی حقیقی طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند (خان آرزو ص) بهر صورت که در کوی بتان افتادم افتادم نخواہم بستر و بالین برنگ خون خوابیدم (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بسترد** (الف) بقول شمس دور کرد و حک کردن و محو صاحب سروری در

(ب) **بستردن** نسخۂ مطبوعه بحواله قنیه گوید که بالضم دور کرد و محو ساخت و بحواله شرح مخزن گوید که بمعنی ستردن و حک و محو کردن و نزد یک ستردن بمعنی حلق کردن موی۔ و در نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیه) و بحواله شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است و فرماید که اما مشهور بمعنی حلق کرده است۔ صاحب هفت گوید که دور کردن و حک کرده محو ساخت و حلق کرد **مؤلّف** عرض کند که کم اتفاقی و بی تحقیقی صاحب شمس که بر الف معنی مصدری و اسم جامد بیان کرده و مؤیّد الفضلا از برای تائید فضلا۔ چه وه از حقیقت بیخبر گشت

وهمچون صاحب شمس توجه خود بسوی معنی مصدری گماشت ما حقیقت این بذیل (ب) بیان بیان کنیم و (ب) بقول جهانگیری بای اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و (۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید که استعمال به با بسیار است صاحبان برهان وجامع وسراج ذکر این کرده اند وصاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید و مضارع این بسترد به فتح رای مهمله وهم او بر ستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل وسوم قانع وفرماید که بیشتر معنی سوم در ازاله مویها مستعمل وگوید که بضم اوّل نیز آمده صاحب موارد فرماید که مرادف استردن مؤلف عرض کند (استردن) که در مقصوره گذشت اصل است وحقیقت ماخذش همدرانجا مذکور وستردن که می آید مخفف آن بحذف الف اوّل وبستردن مزید علیه آن به زیادت موحّده وصراحت همه معانی بر (استردن) گذشت و (الف) به سکون رای مهمله ماضی مطلق وبه فتح رای مهمله مضارع (اردو) الف - ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (ب) دیکھو استردن -

بستر ساختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که قرار دادن وکردن بستر است (ازرقی هروی ۵) ز آب روشن سازیم بستر و بالین را
ز خاک تیره براریم لولوی شهوار را (اردو) بچھونا بنانا

بستر سمندر | اصطلاح - بقول رشیدی و برهان وجامع وبحر وسراج وجهانگیری و (ملحقات) کنایه از آتش مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که آتش آرامگاه سمندر است (اردو) دیکھو آتش -

بستر شب خواب | استعمال - بقول انند بحواله غواص سخن - بستری که شب بر وی خواب

کنند (شانی تکلو ۵) تا بر سرِ خاکستر گلخن نہ نشینم ؎ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ؎
مؤلف عرض کند کہ مرکّب اضافی است و (شب خواب) قلب اضافت خواب شب
(اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی ہروی ۵) تا گلش را نافہ مشک ختن بستر شود ؎ سنبلش را تودہ برگ سمن بالین کند ؎ (اردو) بستر ہونا بچھونا قرار پانا۔

بستر شناختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی تمیز بستر کردن و دانستن بستر را (صائب ۵) ہیچ عضوی بی بصیرت نیست در ملک جنون ؎ ورنہ چون پہلو شناسد بستر بیگانہ را ؎ (اردو) بستر پہچاننا۔

(۱۴۴۳) **بستر عدل** | استعمال۔ مرکّب اضافی است بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیہی عدل را بہ بستر تشبیہ دادند (انوری ۵) پہلوی ملک بستر عدل انگہی نبود ؎ کاقبال کرد بالش عالیت آشکار ؎ (اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے۔ عدل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابری۔ نصفت مساوات۔ انصاف معدلت۔ دادگستری۔

بسترغ | بقول مؤید (مطبوعہ مطبع نولکشور) بفتح یکم و ضمّ سوم بحوالہ لسان الشعرا و ادات بہ وزن افشرو و فرماید کہ بضمّ با نیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است کہ آنرا اسپرک گویند و قیل گیاہی است کہ رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحوالہ دستور گوید کہ (۲) پارہ از خوشہ انگور و خرما و در نسخہ قلمی ہمین معنی بہ بشترغ مرقوم کہ بہ موحدہ و بہ شین معجمہ دوم و رای مہملہ و غین معجمہ می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجملہ اسپرگ کہ بجای خود شست گذ

بربان اشارهٔ این نیست وانچه از اسپرک حوالهٔ (ارجیقنه) بدست می آید در انجا هم هیچ اشارهٔ این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترع) را بموحده به سین مهمله و فوقانی و راو عین مهملتین در آخر نوشته گوید که همان اسپرک و بدیل همین گوید که به شین معجمه عوض مهمله هم باشد که آنرا در عربی اکلیل الملک گویند و اشارهٔ (اکلیل الملک) بر (ارجیقنه) کرده که گذشت و هم در انجا (استرع) را بالف اوّل لغت سریانی گفته مؤلف عرض کند که (بشترغ) به موحده و شین معجمه و فوقانی و رای مهمله و غین معجمه به همین هر دو معنی بیان کردهٔ مؤید می آید پس معلوم می شود که این لغت فارسی زبان نیست بلکه سریانی است و اصل این همان بسترع و بشترع به سین مهمله و معجمه و عین مهمله در آخر هر دوست که صاحب محیط ذکرش کرده و تعریف این بر اسپرک و ارجیقنه گذشت اختلاف بعض حروف در تعریف محققین بالا نتیجهٔ تصرف اهل مطابع و کاتبین باشد دگر هیچ۔ ما قول محیط را که محقق مفردات طب است معتبر دانیم (اردو) (۱) دیکھو اسپرک اور ارجیقنه (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصہ۔ مذکر۔

بستر کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بستر ساختن است که گذشت (قاسمی گونابادی ۵) کشان پیش ایشان بو تا بناف کهی کرده بستر از ان گه کنات بدار (اردو) دیکھو بستر ساختن۔

بستر گستردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است (جمالی اصفهانی ۵) از هران جانب که رو آری و بس نقش بدیع که چه پیل آنجا بگسترده است گوئی بستری (ظهوری ۵) که بستر گستر دیبا اسیری که جز بازوی خود بالین

نزار و بیمار (اردو) بستر لگانا یا جمانا - بقول آصفیہ کسی کا | جگہ رات بسر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا خصوصاً شب باش ہیں

بستم بقول ضمیمۂ برہان بضمّ اوّل و ثالث (۱) جوشش و دمیدگی اعضا باشد و بکسر اوّل (۲) بمعنی بستر است و پاک ساز هم و فرماید که بمعنی اوّل باشین منقوطه هم می آید - صاحب موید نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند که دمیدگی اندام را باد گویند - صاحب هفت گوید که ترجمۂ معنی اوّل در عربی شَرا است که دمیدگی و جوشش اعضا است با خارش مؤلف عرض کند که آنچه بشین معجمه بمعنی اوّل می آید مبدل این باشد چنانکه کستی و کشتی و ماخذ این جز این نمی نماید که بیماری این مرض صاحب فراش می شود پس فارسیان بزیادت میم تخصیص همچون دهم و دوازدهم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند و بمعنی دوم مضارع متکلم مصدر (بستردن) که گذشت (اردو) (۱) دیکھو انروب (۲) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلم ہے

بستر نشین اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این کسی که نشسته او بر بستر است و (۲) کنایه از بیمار که دائما بر بستر می باشد معاصرین ما هم تصدیق این معنی می کنند و فرق در بستر نشین و صاحب فراش این است که آن بمعنی مجرد بیمار است و این بمعنی بیماری که نشستن نتواند و دائما بر بستر افتاده و دراز کشیده باشد بوجه ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا - (۲) بیمار - مذکر -

(۸۸۴۴) **بستر و بالین نهادن** استعمال - بستر کردن و بالین پر بستر نهادن است (ظهوری ۵)

در خور لیلی و مجنون بستر و بالین نهد کو توده ها
گل ازین رو توده های خار داشت (اردو)

بچھونا کرنا - اصل میں بستر بچھانا اور اسپر تکیے رکھنا دونوں داخل ہیں -

بستری بودن | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار کنایہ از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلف** عرض کند کہ یای نسبت را بر لفظ بستر زیادہ کردہ اند و بس **(اردو)** صاحب فراش ہونا۔ بیمار ہونا۔ دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور بیمار رہے۔

بست شکستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بہار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ۵) بردہ از دل کہ خیال بت ہست مرا / کہ شکست است ندانم دگر این بست مرا **مؤلف** عرض کند کہ بست بمعنی حد بر نشان ہفتمش گذشت و این مرکب از ہمانست **(اردو)** حد سے تجاوز کرنا (حد سے بڑھ جانا۔ دیکھو از جا بر آمدن)

بستک | بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین و چینی۔ فرماید کہ (۱) مرادف بستو است کہ می آید صاحب برہان می فرماید کہ (۲) بر وزن اُردک صمغ درخت پستہ و بقول بعض (۳) کندر است و بقول بعض صمغی است کندر نام کہ بعربی لبان خوانندش۔ صاحب ناصری ذکر معنی دوم گوید کہ (۴) نام ولایتی از پارس قریب بہ بحر عمان و لار و خاک کرمان کہ حاکمی خاص دارد و در آنجا کلاً اہل سنت اند و ذکر (بستو و بستک) را ہم کردہ تصدیق معنی اول کند و فرماید کہ بستو معرب آنست و ہم او فرماید کہ (۵) چوبی را نیز گویند کہ بدان ماست برہم زنند تا کرہ و دوغ از یکدیگر جدا شود و آن را آبخن ہم نامند۔ صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول مرکب است از بست بمعنی ہفتمش و کاف تصغیر یعنی چیزے کوچک کہ محدود است و کنایہ از مرتبان و بمعنی دوم و سوم اسم جامد است مرکب از ہمان بست کہ بمعنی سیزدہمش گذشت و کاف تصغیر یعنی چیز کوچکے کہ بستہ شدہ است و منجمد و اشارہ این بر پنجم کردہ ایم کہ معرب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بمعنی سومش مذکور بزیادت کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ ما ماک وزلوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمدر انجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زائد از بیان بالا معلوم نشد - حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است از بست کہ بمعنی ونہمش گذشت وکاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص وکنایہ از آلہ کہ سرش گرہ مدور دار دکہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان مذکر - (۲) درخت پستہ کا گوند - مذکر (۳) کُندر - دیکھو بان (۴) ایک ولایت کا نام بستک ہے جو پارس میں بحر عمان کے قریب واقع ہے - مونث (۵) متھنی - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مونث - بلونی - رئی - وہ لکڑی جس سے وہی بلوتے ہیں -

بستگان | اصطلاح - بقول رہنما بجوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار باکاف فارسی بمعنی وابستہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ وکنایہ از وابستہ ومتعلق چون خواستند کہ باالف ونون زائد تان مرکب کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند - جا دارد کہ الف ونون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اندرین صورت معنی این (۲) وابستگان باشد یعنی متعلقان چنانکہ " ما ہم از وابستگان یاریم " خیال ما این است ومعاصرین عجم با ما اتفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلق - دیکھو بازمان (۲) وابستگان - (۱) کی جمع - بقاعدۂ فارسی - اردو میں مستعمل ہے جیسے " ہم وابستگان در دولت سے ہیں "

بست گہوارۂ فنا | اصطلاح - بقول شمس اسیر وگرفتار محبت دنیا **مؤلف** عرض کند

اگر بست را مخفف بستہ و مراد از بندی و گرفتار
گیریم - مرکب اضافی و کنایہ از معنی بالا موافق
قیاس می شود لیکن استعمال این از نظر ما نگذشت
و دیگر محققین اصطلاحات ہم ساکت - بدون
سند استعمال تسلیم نکنیم - معاصرین عجم ہم بر زبان
ندارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار - دنیا دار -

بستگی | اصطلاح - بقول فدائی کہ از علمای
معاصرین عجم بود بمعنی (۱) قید و نسبت است -
مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر بستن
بمجاز است و معنی حقیقی این بندش و مجازاً
بمعنی تعلق چنانکہ (دل بستگی) (صائب ؎)
بستگی کفر است در آئین واصل گشتگان ٭
از کمر زنار را ہم بتخانہ حمایل بایدت کشود گو (۲) بمعنی بندش
و مسدودی چنانکہ بستگی گوش (ولہ ؎) تا دل
نباشد نتوان خرج نمودن ٭ از بستگی گوش زبان
لال بر آید ٭ (اردو) (۱) بمعنے کا حاصل بالمصدر
بندش - اور بستگی بھی کہتے ہیں جیسے دل بستگی -
لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ
تعلق کا استعمال ہے (۲) بند ہونا کا حاصل بالمصدر

(۳۸۴۳) **بستگی داشتن** | مصدر اصطلاحی - بند بودن
(صائب ؎) قفل روزی در جوانی بستگی ہرگز
نداشت ٭ ریخت تا دندان کلید رزق را دندانہ
ریخت ٭ (اردو) بند ہونا -

بستم | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱)
ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند ہمہ ہم
تخصیص بر بست زیادہ کردہ اند کہ بمعنی شانزدہم
گذشت و ترجمہ این در سنسکرت بشتم است چنانکہ
صاحب سخندان آوردہ و این اتحاد قاعدہ باشد
مخفی مباد کہ آنچہ صاحب انند ترجمہ این محض
عشرین نوشتہ درست نباشد - چراکہ در عربی
زبان از برای دہم عاشر می آید چنانکہ (هذا
الیوم العاشر) و از برای دیگر عشرات یا رکہ
عشرات را مضاف الیہ قرار دہیم کہ (یوم العشرین)
بمعنی روز بستم (اردو) بیسواں یعنی بیس سے

نسبت رکھنے والا۔

(۲) بسم۔ بقول مؤید بمعنی لذّت مؤلف عرض کند که این را بجز نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور در دیگر نسخ قلمی نیافتیم و این دست تصرّف مؤلفین مطبع باشد که همین قسم کارها در فرهنگ ها کرده اند بمعاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید

(اردو) لذّت۔ مؤنث۔

بستن بقول بحر بالفتح (۱) نقیض کشودن وکشادن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بندد۔ نیز فرماید که اسم فاعل این نیامده و گوید که تبدیل سین بنون وازو یا ودال ابجد در صیغه های غیر سالم این مصدر سماعیست۔ صاحب موارد هم ذکرا بمعنی می کند و فرماید که حاصل بالمصدر این بست و بند و امر این هم بند۔ لازم و متعدی هر دو آمده مؤلف عرض کند که مقصودش جز این نیست که بمعنی بند یدن وابسته شدن هر دو باشد۔ بتحقیق ما اسم مصدر این همان بست است که بمعنی ششمش گذشت فارسیان آنرا با علامت مصدر تن مرکب کرده مصدری وضع کرده اند از دو فوقانی یکی را حذف کردند و بمعنی (چیزی را با رسن وامثال آن بستن است) مخفی نماند که بندیدن هم بهمین معنی می آید و محققینے که ملحقات (بندیدن) را با مصدر بستن متعلق کرده قواعد تبدیل حروف را بکار برده اند سکندری خورده اند حاصل این است بندد که بقول بحر مضارع بستن است به تحقیق ما مضارع بندیدن باشد که می آید وصاحب موارد که بند را حاصل بالمصدر بستن قرار می دهد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن خیال می کنیم و عرض میشود که بستن سالم التصریف است نه کامل التصریف چنانکه صاحب بحر خیال می کند و آنکه اورا در غلط انداخت همان مضارع وانچه صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست کہ آن امر حاضر بندیدن است نہ بستن و حقیقت ہمان است کہ بستن را بوجہ سالم التصریف امر حاضر نیامدہ و بند و بہ بند امر حاضر بندیدن است کہ در محاورہ مستعمل است بہار ہم ذکر این معنی کردہ (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف بندش کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن و گرد و فراہم آمدن چنانکہ (بستن شکر و چیزی) صنان موارد و بہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر این را با معنی سیزدہم لفظ بست تعلق است کہ بمعنی منجمد آمدہ و سند این بر (مصدر مرکب) مذکورہ بالا می آید (اردو) منجمد ہونا۔ دیکھو بر بستن کے پانچویں معنے۔

(۳) بستن۔ بقول بحر نشو و نما نکردن و نیفزودن از انچہ ہست حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم اگر سند استعمال بدست آید مجاز معنی اول دانیم کہ چون چیزی بستہ شود نشو و نمای آن بند شود (اردو) ٹھٹرنا۔ بقول آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہوجانا۔

(۴) بستن۔ بقول بحر صورت خیال و نقش رابستن **مؤلف** عرض کند کہ ما این را تعلق بمعنی دہم دانیم کہ بستن در (بستن نگار) بمعنی کردن نگار است و بستن بمعنی کردن بر نشان دہش می آید۔ پس ہیچ ضرورت ندارد کہ از مجرد بستن۔ معنی خیال و نقش را بستن پیدا کنیم معاصرین عجم و محققین زبان فرس ازین معنی ساکت اند معلوم می شود کہ صاحب بحر از مصدر مرکب (بستن خیال) کہ می آید تسامح کردہ است (اردو) نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن - بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند گرفتن چون (بستن آئینه) و (بستن خضاب) بہار هم ذکر این معنی کرده صاحب موارد همین معنی را پیوستن نوشته و بسند آن (بستن سخن به کنه) و (بستن مصرع بیکدیگر) را آورده - بخیال ما (بستن آئینه) متعلق به معنی پنجم است که مراد از قائم کردن آئینه باشد و (بستن سخن به چیزی) متعلق به معنی بیست و دوم که موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع به یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش به یکدیگر - تعلق دارد با معنی شانزدهم که علاقه دادن چیزی با چیزیست است و برای همین معنی البته (بستن خضاب و حنا) سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بهتر آنست که عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (بالیدن وچسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا - ملنا -

(۶) بستن - بقول بحر بمعنی پیدا شدن و کردن چون (بستن شگوفه) و (بستن آبله) وانچه صاحب موارد (بستن میغ) را بسند این معنی آورد که می آید وانچه صاحب موارد و بهار معنی (برآوردن و آوردن) را بوثیقه (آبله بستن) جدا قائم کرده ضرورت آن ندانیم که تعریف بحر حاوی بر همه معانی است (اردو) پیدا ہونا - پیدا کرنا -

(۷) بستن - بقول بحر و بہار بمعنی بنا کردن چون (بستن حصار) صاحب موارد این را باستناد بالا ساختن و ساز کردن نوشته مولف عرض کند که تسامح اوست که از غور کار نگرفت ما با صاحب بحر اتفاق داریم که (بستن حصار) بمعنی بنا کردن حصار است یا قائم کردنش که بر معنی هفدهم می آید (اردو) بناڈالنا - بقول آصفیہ - بنیاد رکھنا - تعمیر کرنا - عمارت بنانا بھی کہہ سکتے ہیں - لیکن یہ بمعنی تعمیر مستعمل ہے جیسے "مکان باندھنا"

(۸) بستن - بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن چون (بستن رخنه) صاحب موارد در بر متعدی قانع مولف عرض کند که (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید کہ متعلق بہ چہیم
است ۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) بند کرنا ۔ بند ہونا
(۹) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن
چون (بستن پیرایہ) و (بستن زنّار) صاحب
موارد صراحت مزید کند کہ بمعنی متعدّی ہم آمدہ
وسند این بر (بستن پیرایہ و زیور و کلاہ) می
آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است
(اردو) پہنّا ۔ پہنانا ۔
(۱۰) بستن ۔ بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون
(بستن ورم) مؤلف عرض کند کہ مجاز بمعنی
اوّل است (اردو) کرنا ۔
(۱۱) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار
کردن چون (بستن بارگاہ) و (بستن خم) مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) لادنا
بقول آصفیہ کسی جانور پر بوجھ رکھنا ۔ بہار رکھنا
دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے ۔
(۱۲) بستن ۔ بقول بحر بمعنی لازم کردن چون
(بازبستن) مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و (بازبستن)
ہم نمی آید وسند استعمال پیش نشد و معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند بس طالب سند می باشیم
(اردو) لازم کرنا ۔
(۱۳) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن
و ترتیب دادن چون (بستن تحفہ) مؤلف عرض
کند کہ در اینجا اسم مصدر این بست بمعنی اوّل
اوست کہ بمعنی باغ گذشت و آراستگی را توجہ
متعلق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن ۔
(ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیہ سلسلہ وار رکھنا
سجانا ۔ ٹھکانے سے چننا ۔
(۱۴) بستن ۔ بقول بحر بمعنی ریختن چون (بستن
آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن
آب آوردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو صحیح
است و مجاز معنی اوّل بستن و بہار بمعنی ریختن
(بستن توپ) را آوردہ و ما این را بمعنی بست گیریم

متعلق کنیم بای حال ورینجا ہمین قدر کافی است
کہ بستن بمعنی ریختن و دادن برای آب می آید۔
(اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں
معنوں میں پانی باندھنا مستعمل ہے جیسے ''اس کھیت میں
تو آج پانی نہیں باندھا گیا'' یعنی پانی نہیں دیا گیا

(۱۵) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی
رسانیدن چون (بستن آب در جوی) **مؤلف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو)
پہنچانا جیسے ''کھیت میں پانی پہنچانا''۔

(۱۶) بستن۔ بقول موارد۔ علاقہ دادن چیزی
را بچیزی چنانکہ (بستن وسمہ و خضاب و حنا) و
(بستن دل) **مؤلف** عرض کند کہ تعلّق با
چیزی پیدا کردن و متعلّق کردن چیزی بچیزی و مثال
(بستن دل) موافق آنست۔ امّا سند اوّل الذکر
با این تعلّق ندارد بلکہ ما آنرا متعلّق دانیم با
معنی پنجم کہ وسمہ و خضاب و حنا را برریش
و سر و دست و پا پیوست می کنند۔ مجاز معنی
اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے
ساتھ متعلق کرنا۔ دکن میں (باندھنا) انہیں معنوں
میں مستعمل ہے جیسے ''دل باندھنا'' بمعنی دل
لگانا۔ تعلّق خاطر پیدا کرنا۔

(۱۷) بستن۔ بقول موارد و بہار بمعنی مطیع
کردن و رام کردن چنانکہ (بستن مار) **مؤلف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو)
مطیع کرنا۔ دیکھو ادب کردن۔

(۱۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی ساختن و
ساز کردن **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ اسنادش
کہ در ملحقات می آید متقاضی آنست کہ بمعنی عائد
و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا
قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نہ ساز کردن و
ساختن و نہادن راہم داخل ہمین معنی
دانیم چنانکہ (بستن تقصیر) و برای معنی بیان
کردہ اش سندی نیافتیم (اردو) لانا۔ ساز باز کرنا
بقول آصفیہ۔ سازش کرنا۔ میل جول کرنا۔

(۱۹) بستن - بقول موارد بمعنی واشتن چنانکہ (بستن رود) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) رکھنا۔

(۲۰) بستن - بقول موارد بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھڑکنا۔

(۲۱) بستن - بقول موارد بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(۲۲) بستن - بقول موارد بمعنی گفتن وموزون کردن چنانکہ (بستن شعر ومصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) وگفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(۲۳) بستن - بقول موارد بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(۲۴) بستن - بقول موارد بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) وکسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(۲۵) بستن - بقول موارد بمعنی ازالہ کردن ودور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(۲۶) بستن - بقول موارد بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(۲۷) بستن - بقول موارد بمعنی افگندن وانداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و(بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلق بہ معنی ہجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن ونہادن است (اردو) دیکھو افگندن وانداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن - بقول موارد بمعنی شورانیدن چنانکه (بستن خواب) مؤلف عرض کند که بمعنی مانع شدن و حائل شدن است (اردو) روکنا۔

(۲۹) بستن - بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکه (بستن بدا۔) (اردو) کھینچنا۔

(۳۰) بستن - بقول موارد بمعنی جمع کردن چنانکه (بستن وخیره) (اردو) جمع کرنا۔

(۳۱) بستن - بقول موارد بمعنی روان کردن مؤلف عرض کند که مقصودش غیر از جاری کردن نباشد چنانکه (بستن سیاست) (اردو) جاری کرنا۔

(۳۲) بستن - بقول موارد - خوردن چیزی بر چیزی چنانکه (بستن سیلی) مؤلف عرض کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن نیست (اردو) کھانا۔ جیسے مار کھانا۔

(۳۳) بستن - بقول موارد بمعنی خوابانیدن یا نشاندن چنانکه (بستن فرزند در مهد) (اردو) سُلانا۔ لٹانا۔ بٹھانا۔

بستن آب مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی چهاردهمش گذشت (ظهوری ؎) نمیدانم چه آبست این که بر جگر بستم ؛ گزان جز خوشهای دانه اخگر برنمی خیزد ؛ (ولہ ؎) در چمن از طراوت حسنش ؛ آب بر روی ارغوان بستم ؛ (قدسی ؎) آن نهالی که نبود آب گهر لایق او ؛ بست دهقان اجل آب بپا از تبرش ؛ (ظهوری ؎) کسی گشته از نخل جان بهره یاب ؛ که از جوی مهرش بروبست آب ؛ مؤلف عرض کند که (آب بچیزی بستن) در محدوده بجایش گذشت (اردو) دیکھیے آب بچیزے بستن۔

بستن آب از چیزی و کسی مصدر اصطلاحی - بقول موارد و بهار (بذیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و برکسی **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و چہارم بستن است (محتشم کاشی ؎) گر از خمار دہم جان عجب مدار ایدل ❊ کہ ساقی از لب من آب زندگانی بست ❊ (فغانی ؎) بمرادہ راضی باش و ہلاک جاودان کم خواہ ❊ کہ آب زندگانی بر سکندر زین گنہ بستند ❊ (شفیع ؎) آب بر روی امام خویش بستند آن سپاہ ❊ پس ز آب تیغ شستند انہ جنبش گرد راہ ❊ مخفی مباد کہ (آب از چیزی بستن) و (آب بر چیزی بستن) در مدوودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب از چیزی بستن)۔

بستن آب در جوی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بحر (بذیل بستن) رساندن آب در جوی باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی پانزدہم بستن است و خصوصیت جوی نباشد بحوض آن حوض یا نہر و امثال آن ہم استعمال توان کرد (صائب ؎) اگر نہ روی تو آئینہ را دہد پرواز ❊ دگر کہ آب درین جوئبار می بندد ❊ مخفی مباد کہ بخیال ما سند بالا متعلق بہ (بندیدن آب در جوی) باشد۔ واضح باد کہ (آب بستن در جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن

بستن آبلہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) برآوردن آبلہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن آبلہ و متعلق بہ معنی ششم بستن است (محمد میرک نظمی ؎) دی وعدۂ وصلش چو زبان گلہ بست ❊ جانم رہ صبوری کمر حوصلہ بست ❊ چندان رہ انتظار را پیمودم ❊ کز اشک پیاپے مژہ ام آبلہ بست ❊ (اردو) آبلہ پیدا کرنا۔ اردو محاورے ہیں اس کے لازم کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ آبلہ کا نمودار ہونا۔

بستن آدمیت را بر کسی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت برکسی **مؤلف** عرض کند کہ آموختن آدمیت بہ کسے

باشد و این مجاز است و معنی حقیقی چسپاندن آدمیت
کسی و این متعلق است بامعنی پنجم بستن (شفیع اثر ع)
برنگی عاری از دز تحاییت مردم دنیا کہ نتوان
چون حنا بستن برانشان آدمیت را (اردو)
کسی کو آدمیت سکھانا۔

بستن آئین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی زینت دادن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی آئین قائم کردن است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن وکنایہ باشد از معنی بیان
کردہ موارد (عثمان بخاری ع) ماہ فروردین
دیبای بہشت آوردہ است کہ تا بہ بندد ہمہ
اطراف جہان را آئین کہ مخفی مباد کہ آئین بستن
بہ ہمین معنی در مدوده گذشت (اردو) دیکھو
آئین بستن۔

بستن آئینہ | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر
این (بذیل بستن) بمعنی پخشش کردہ مؤلف
عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ہجدہم بدر۔

چاچی ع) ماہ سر بنجوق کمانش ز رخ خویش کہ
آئینہ زرست برین طاق مقرنس کہ مخفی مباد
کہ آئینہ بستن بجایش گذشت و این شامل است
بر ہر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینہ بستن۔

بستن اثر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن اثر مؤلف عرض
کند کہ اثر قائم کردن است و متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن۔ مخفی مباد کہ (اثر بستن) بجایش گذشت
و سند این ہم بمصدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن

بستن اساس | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و
تعمیر کردن مؤلف گوید کہ متعلق بمعنی ہجدہم
بستن است (نظامی ع) زمینی کہ دارد بر و
بوم سست کہ اساسی بر و بست نتوان درست کہ
مخفی مباد کہ (اساس بستن) بجایش گذشت
(اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار | مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون کردنش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (تاثیر ۵) قسمت بنظم روزی ما را حوالہ کردہ سند رمق بہ بستن اشعار بستہ ام کہ صاحب بحر و وارستہ ہر دو این را (بستن شعر) قائم کردہ اند (اردو) اشعار موزون کرنا شعر کہنا۔

بستن افسانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانہ باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی سیزدہم بستن مخفی مباد کہ (افسانہ بستن) بجایش در مقصود گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو افسانہ بستن۔

بستن اندازہ | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد بذیل بستن گوید کہ بمعنی آراستن و ترتیب دادن اندازہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن۔ مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہمش یا بیانیجہمش یعنی اندازہ کردن یا قیاس قائم کردن مخفی مباد کہ (اندازہ بستن) در مقصود بجایش گذشت و سند این از فغانی بہ معنی دوم اندازہ مذکور (اردو) دیکھو اندازہ بستن۔

بستن بار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن بار مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن بار متعلق بہ معنی ششم بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این از صائب بر (بستن غنچہ) می آید۔ مخفی مباد کہ اگرچہ (بار بستن) بجایش گذشت ولیکن در انجا بمعنی تہیہ سفر است متعلق بہ معنی اول بار و این متعلق بمعنی دہم بار است (اردو) ثمرہ پیدا کرنا باردار ہونا۔ بارور ہونا۔ دکن میں ثمرہ دار ہونا (بار لانا) کہتے ہیں۔

بستن بارگاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بارگردنش مؤلف گوید کہ بارگاہ بمعنی چارمش یعنی عماری گذشت پس بستن عماری بر پیل یا قائم کردنش مرد باشد

متعلق بمعنی اوّل یا ہیچدہمش ہمان (بارگاہ برپیل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہم بجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ برپیل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود و برخود مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جویا ؎) سرشک ودیدۂ گریان نہ شد نصیب انم ٭ کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر (سالک یزدی ؎) من ورین دریا دلی بر خود بہ بستم چون حباب ٭ گرشکستی می خورم در بند تا دامان نیستم ٭ مؤلّف عرض کند کہ علاقہ دادن و متعلّق کردن چیزی بخود باشد متعلّق بہ معنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم وتاخیر الفاظ است در محاورہ۔ وہمچنان (بہ خود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجّہ کرنا اپنے سے متعلّق کرنا۔ کسی چیز کا تعلّق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار مؤلّف عرض کند کہ بمعنی بیست ونہم بستن است (سیاسی ؎) بی خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار ٭ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ٭ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن وانداختن است مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بیست وہفتم وجا دارد کہ بامعنی ہجدہم ہم متعلّق کنیم (سید حسین خالص ؎) برقع بہ رخ زدیدن ما از خدا ببند ٭ بر روی باغبان در این باغ را ببند ٭ مخفی مباد کہ این سند اینجا (برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو برقع بستن۔

بستن برکار کسی را مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی مقرر کردن کسی را بکاری **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی ہیجدہم بستن (صائب ؎) موم گردد سنگ خارا در کفش چون کوہکن ٭ روی گرم کار فرما ہر کرا بر کار بست ٭ مخفی مباد که (برکار بستن کسے را) بجای خودش گذشت (اردو) دیکھو بر کار بستن کسی را۔

بستن پارسائی بر خود | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر خود را بہ تکلف پارسا وانمودن **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی ہیجدہم بستن است که خود را پارسا قرار دادن و ظاہر کردن باشد حیف است که سند استعمال پیش نه شد (اردو) اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایه | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایه **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی ہم بستن است (سعدی ؎) حریف مجلس ما خود ہمیشه دل می برد ٭ علی الخصوص که پیرایه برو بستند ٭ (اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراسته کرنا۔

بستن تار و پود | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہیجدہم بستن صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن و ساز کردن تار و پود نوشته بر سند خود غور نکرد (صائب ؎) تار و پود مخمل از خواب پریشان بسته اند ٭ دست و بالین کین شکر خواب پریشان بسته اند ٭ **مؤلف** عرض کند که در مصرع دوم۔ بستن بمعنی اوّل است (اردو) تار و پود قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی تازگی دادن **مؤلف** عرض کند که قائم کردن تازگی است متعلق بمعنی ہیجدہم بستن (ظہوری ؎) برو تازگی آنچنان بسته آب ٭ که لغزد بدر سایه اش آفتاب ٭ (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تازگی بخشنا۔

بستن تپ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) بمعنی ازالۂ تپ است **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق باشد بمعنی بست و پنجم بستن (صائب ہ) چہ می لرزی ز بیم مرگ بر خود بادہ پیش آور ٭ کہ این تپ لرزہ را یک ساغر سرشار می بندد ٭ (مقیما ہ) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم او ٭ تب آزدل بیمار را از یک نظر بستن ٭ مخفی مبادکہ سند اوّل برای (بندیدن تپ) است نہ بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا۔ زائل کرنا۔ روکنا۔

بستن تحفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی آراستن و ترتیب دادن تحفہ باشد متعلّق بمعنی سیزدہم بستن **مؤلّف** عرض کند کہ قرار دادن تحفہ متعلّق بہ معنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ہ) تحفہ ز جان بستہ ام نثار ہری را ٭ وز دم روح القدس بہار ہری را ٭ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

بستن ترانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی سرودن ترانہ **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست و ششم بستن است (محمد حسن خان حسن ہ) ز گل بسینۂ بلبل ہزار خار شکست ٭ کنون ترانہ بوصف بہار می بندد ٭ ہم او گوید کہ درین شعر بستن را بمعنی سیزدہمش توان گرفت **مؤلّف** عرض کند کہ تعلّق بمعنی بست و ششم بہتر از سیزدہم است۔ مخفی مبادکہ سند بالا برای (بندیدن ترانہ) باشد نہ بستن (اردو) گیت گانا۔

بستن تقصیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نہادن تقصیر **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق است بمعنی ہجدہم بستن (علی خراسانی ہ) تو جاہل گر باشد گناہ بادہ چیست ٭ بر قلوی شیشہ نتوان بست تقصیر ترا ٭ (اردو) قصور قرار دینا الزام رکھنا۔

بستن تمنّا | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) بمعنی تمنّا کردن مؤلف عرض کند که متعلق به معنی دوم بستن (فغانی ع) دل که زوال الثمر حسن و قباحت سودای خطا کرد وتمنای تبه بست (اردو) تمنّا کرنا۔

بستن توپ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلف عرض کند که متعلق به معنی بست و یکم بستن است (محمد طاہر نصیر آبادی در احوال محمد بیگ فرصت نثر) او تصرفات مرغوب در بستن توپ کرده (اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی تہمت کردن است متعلق به معنی دوم بستن وسند این از تاثیر بر (بستن سخن) می آید (اردو) تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ دیکھو اندھنی تہمت اتہام دینا۔ رکھنا۔ لگانا۔ بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن ثمر است مؤلف عرض کند که پیدا کردن ثمر متعلق به معنی ششم بستن (صائب ع) سنگ می بارد از افلاک ندانم دیگر نخل امید که امروز ثمری بندد مخفی مباد که این سند (بند بدین ثمر) باشد نه بستن (اردو) بار آور ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذیل (دبستن) گوید که بمعنی جاروب کشیدن است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم کرده (ظہوری ع) در کنج غم ظہوری جاروب آه بستم از سینه پاک رفتم فکر خیال مردم مؤلف عرض کند که حقیقةً این متعلق بمعنی اول است یعنی درست کردن جاروب از شاخ های باریک ودرسن باشد ولیکن متعلق به معنی دوم هم توان کرد که جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن محاوره که زبان است وضرورت ندارد که بوثیقهٔ این بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا دیکھو (برداشتن جاروب)۔

بستن جاگہ مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) آراستن جاگہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن مؤلف عرض کند کہ بامعنی ہجدہم ہم متعلق بتوان کرد (فغانی ؂) بہجت ہم شی گنجید ذات قہرمان الحق ٭ بعزت خانۂ عرشش مہیدش جاگہ بستند ٭ (اردو) جاے قائم کرنا۔ جاے آراستہ کرنا۔

بستن جمع مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی ہجدہم است کہ قرار دادن و مقرر کردن ہر دو یکی است (تاثیر ؂) کسی کہ از دل عاشق قرار می طلبد ٭ زمال جمع ہلاک خراب می بندد ٭ مخفی مباد کہ این سند (بذیل جمع) است نہ بستن (اردو) جمع مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن چاک در چیزی مصدر اصطلاحی صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر این کردہ گویا کہ بمعنی چاک انداختن در چیزی مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و ہفتم و جا دارد کہ متعلق بمعنی ہجدہم کنیم (ظہوری ؂) اجل را توان چاک در جیب بست ٭ اگر دامن دل رشتہ بدست ٭ (اردو) شگاف ڈالنا۔

بستن حجلہ مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن حجلہ باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (عالی ؂) عقد بکر فکر را با عالی امشب بستہ اند ٭ حجلہ باید از صفای خانۂ داماد بست ٭ (اردو) حجلہ آراستہ کرنا۔

بستن حرف مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن مؤلف عرض کند کہ نقل حکایت کردن است متعلق بمعنی بست و دوم بستن و بمعنی ساختہ گفتن از لفظ تازہ پیدا میشود متعلق بمعنی بست و دوم بستن کہ مجہول گفتن است (قدسی ؂) از زبان من

غزضگو گرنہ حرف تازہ بست ٭ یا را وراق تغافل
راچہ اشیرازہ بست ٭ (اردو) کسی کی زبان سے
نقل حکایت کرنا۔ یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص
نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن
حصار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمہ را اینجا اختلاف خود ظاہر کردہ
ایم و قطع نظر ازان می گوئیم کہ بستن بمعنی بنا کردن
بر نشان ہفتمش گذشت و بخیال ما این متعلق
بآنست (صائب ؎) عکس رخ تو آئینہ را
چون نگار بست ٭ بر گرد شہر حسن ز آہن حصار
بست ٭ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ترتیب دادن حکایت مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (حافظ
شیراز ؎) جملہ وصف عشق من بود است
و حسن روی تو ٭ آن حکایت ہا کہ از فرہاد و
شیرین بستہ اند ٭ (اردو) حکایت مرتب
کرنا۔ قصہ و حکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بدست و پا
مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست و پا مالیدن
و چسپاندنش تا دست و پا رنگ گیرد متعلق بمعنی
پنجم بستن است (اشرف ؎) از دلم بسکہ نگہ گیسوی
تو خون می آید ٭ پنجہ شانہ حنا بستہ برون می آید ٭
(صائب ؎) بہ بیداری نمی آید ز شوخی بر زمین
پایش ٭ مگر مشاطہ در خواب آن پری رو را حنا بندد
٭ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ (بندیدن حنا)
است کہ می آید و مصدر بستن را ازان ہیچ تعلق
نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خار چین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن خار چین
است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بمعنی بجد ہم بستن (ملا نسیر ؎) نیا بد تا کف
گلچین بر و دست ؎ ز مژگان باغبانش خار چین
بست ؎ (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی
باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) بستن خبر | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن
مؤلف عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہ
متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (ظہوری
؎) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ؎
از زبان تو ظہوری خبری خواہم بست ؎ مخفی مبادکہ

(ب) بستن خبر از زبان دیگری | نقل کردن
خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ شد وسند این
ہم ہمان کہ گذشت پس مجرد (الف) را بمعنی
بگیر ؎ (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب)
کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بستن وسمہ) کہ می آید و متعلق با معنی پنجم بستن
(والہ ہروی ؎) کہکشان کہ کہن چرخ راست
ریشہا سفید ؎ ز کون خصم چو رخ تو کس خضاب
نہ بست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بستن
حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بار کردن خم باشد **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی
؎) بفرمود تا بر درش گاو دم ؎ زدند و بہ
بستند بر پیل خم ؎ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی شوراندن خواب
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن
است متعلق بہ معنی بست و ہشتم بستن (حیاتی
گیلانی ؎) ز بسکہ بیتو نشینم دو چشم حیرت باز
؎ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اند مرا ؎ (اردو)
نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خودرا | مصدر اصطلاحی۔ بہار این

بذیل معنی ہیجم بستن آوردہ یعنی پیوند کردن۔ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم اوست یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ؎) بعشق خوش تماشان سوزن دوزندہ را نازم ٭ کہ گر صد رہ کنندم دور خود را باز می بندم ٭ (اردو) اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشہ دانہ را | مصدر اصطلاحی بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن خوشہ دانہ را **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن خوشہ دانہ را متعلق بہ معنی ششم بستن (قاسم مشہدی ؎) خوشہ من دانہ گر بند دول پروانہ است ٭ برق را در خرمن من رنگ روکاہی شود ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن) است نہ بستن (اردو) خوشہ کا دانہ کو پیدا کرنا۔

بستن خون | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بستہ شدن خون **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بند شدن خون است متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ؎) جز خاک کوی دوست کہ نتوان ازان گذشت ٭ از چاک سینہ بستن خونم دوا نداشت ٭ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را بذیل معنی ششم بستن آوردہ کہ برآوردن است **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما متعلق بہ معنی شانزدہم اوست کہ متعلق کردن باشد (نصیرای ہمدانی ؎) چو دریا خشک لب باشد زبخت شور اگر صد رہ ٭ چو کشکول گدائی خویش را برنا خدا بندم ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن خویش را) است نہ بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا۔

بستن خیال | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی خیال کردن **مؤلف** گوید کہ مقصود ہمین قدر است کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (صائب ؎) خیال بوسہ آن گردن بلند مبند ٭ لبی کہ میرسد اینجا لب گریبانست ٭ مخفی مباد کہ ما این سند را متعلق بہ (بندیدن خیال) دانیم

باتیٔ حالِ ازین سند (خیال بستن بچیزی) پیدا
می شود که متعلّق بامعنی شانزدهم است یعنی
خیال را متعلّق کردن است بچیزی. انچه صاحب
بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن
قائم کرده است عجبی نیست که از همین سند
تسامح کرده حقیقت اینست که مجرّد (بستن
خیال) را بمعنی (خیال کردن) گرفتن غلط
نباشد ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند
بالا تقاضای آن می کند که این را متعلّق
بمعنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن
بلند بستن) مراد از خیال بوسهٔ گردن بلند
کردن است پس معنی بیان کردهٔ موارد
حاصل آن است (اردو) خیال کرنا. خیال
کو کسی چیز سے متعلّق کرنا۔

بستن داغ | مصدر اصطلاحی

موارد نهادن داغ **مؤلّف عرض کند**
که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلّق
بمعنی هجدهم بستن است (مفید بلخی ؎)
بدل صد داغم از هر تار کاکل می توان بستن ٭
باین تار محبّت دستهٔ گل میتوان بستن ٭
مخفی مباد. جا دارد که در هر دو مصرع بستن
را بنظر معنی لفظی بامعنی اوّلش متعلّق کنیم
که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند
فتأمّل (اردو) داغ قائم کرنا۔

بستن دانهٔ خوشه را | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب موارد برآوردن دانهٔ خوشه
را (صائب ؎) زبان شکوه بود حاصل
برومندی ٭ ز خوشه بستن پروانه می
توان دریافت ٭ (وله ؎) فیض ما دیوانگان
کم نیست از ابر بهار ٭ خوشه بندد دانهٔ زنجیر
در زندان ما ٭ **مؤلّف عرض کند** که
پیدا یا قائم کردن دانهٔ خوشه را باشد متعلّق
به معانی ششم یا هجدهم بستن (اردو) دانے
کا خوشه پیدا کرنا۔

بستن در | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی مسدود و بند کردن در باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است (صائب ؎) بجز چشمش کہ چشم از دیدن من از حیا بندد، گدا می آشنا دیدی کہ در بر آشنا بندد، مخفی مباد کہ این سند (بندیدن در) باشد نہ بستن (اردو) دروازہ بند کرنا۔

بستن دروغ | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) دروغ نہادن بر کسی **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از قائم کردن الزام دروغ بذمہ کسی و متہم کردن آنرا متعلق بہ معنی ہجدہم بستن۔ (شیخ اوحدی ؎) دل چون بدید موی میان تو در کمر، گفتا دروغ بین کہ برین راست بستہ اند، (اردو) جھوٹ قرار دینا

بستن دستہ گل | مصدر اصطلاحی۔ دستہ گل درست کردن و این متعلق است با معنی اول کہ حقیقی است و سند این از مفید بلخی بر (بستن داغ) گذشت (اردو) گلدستہ باندھنا۔ بنانا۔

بستن دکان | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و مسدود کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن است از قبیل (بستن در) (تاثیر ؎) کمر بناز تو آن پرحیا می بندد، دکان جلوہ گری آفتاب می بندد، مخفی مباد کہ این سند (بندیدن دکان) است نہ بستن (اردو) دوکان بند کرنا۔

بستن دل | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد تعلق دل با کسی و چیزی پیدا کردن و شدن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی شانزدہم بستن است (سعدی ؎) نباید بستن اندر چیز و کس دل، کہ دل برداشتن کاریست

مشکل (فردوسی ؎) دل رزم جویش ببست
اندران ٭ که لشکر کشد سوی مازندران ٭ (صائب
؎) منعم از دل بستگی آزار دنیا می کشد ٭ تا گهر
دارد صدف تلخی ز دریا می کشد ٭ (وله ؎)
جمعی که دل بطرهٔ طرار بسته اند ٭ اول کمر بہ شستن
زنار بسته اند (اردو) لفظی معنی۔ دل باندھنا
دکن میں مستعمل ہے اور محاورۂ اردو میں دل
لگانا۔ بقول آصفیہ تعلق خاطر پیدا کرنا۔ دل
بستن کا ترجمہ۔ دل لگانا۔ دل مشغول کرنا۔

بستن دم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی
ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (واله ہروی
؎) دیده را مژگان زبان است و نگه عرض
نیاز ٭ نیستم از گفتگو خاموش اگر دم بسته ام ٭
(حکیم شفائی ؎) دم بسته اند گر بحکم شان
نوازشی ٭ چون نی زخمه ام سرود نغیر ز تار شان ٭
(اردو) دم بند کرنا۔ دیکھو بر انداختن دم۔
(حبس دم کرنا) سانس روکنا۔

بستن دیوار | مصدر اصطلاحی۔ بنا
کردن و قائم کردن دیوار باشد متعلق
بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن۔ صاحب موارد
(ذیل بستن) این را بمعنی ساختن و سازه
کردن دیوار آورده (ناصر خسرو ؎)
ریزم ز بشقت آبرو تا خاک راہ است گل شود ٭
در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت ٭
مؤلف گوید کہ ناصر خسرو برای (بندیدن
دیوار) است نہ بستن (اردو) دیوار اٹھانا
دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیره | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیره
باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی
سی ام بستن (تجری کاشی ؎) تا سال
دگر ذخیره بندم ٭ ہر سال ز ارخان تشنه ٭

جا دارد کہ این را متعلق بمعنی وہم کنیم کہ ذخیرہ کردن ہم محاورۂ زبان است۔ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ (بندیدن ذخیرہ) باشد نہ بستن (اردو) ذخیرہ جمع کرنا۔

بستن راہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و سد کردن راہ باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہشتم بستن (حافظ شیراز ؎) فریاد کہ از شش جہتم راہ بہ بستند ؏ آن خال و خط و زلف و رخ و عارض و قامت ؏ (اردو) راستہ بند کرنا۔

بستن رو | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پنہان کردن روی باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی بیست و سوم بستن است (حافظ شیراز ؎) شیدا از ان شدم کہ نگارم چو ماہ نو ؏ ابرو نمود و جلوہ گری کرد و رو بہ بست ؏ (اردو) منہ چھپانا۔

بستن روزہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی روزہ داشتن است مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی نوزدہم بستن (امیر خسرو ؎) من بیقرار ماندہ و تو برقرار خویش ؏ درویش روزہ بستہ و حلوا ہنوز خام ؏ (اردو) روزہ رکھنا۔

بستن زبان | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن زبانست متعلق بہ معنی ہشتم بستن و سند این از (محمد میرک نظمی) بر دیستن آبلہ گذشت (ظہوری ؎) ز عرض حال بکارم چہ عقدہا افتاد ؏ بہ برکشادن آن بستن زبان تند است ؏ (اردو) زبان بند کرنا۔

بستن زنار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بہ معنی پوشیدن زنار در گلو یا کمر (ظہوری ؎) ظہوری دگر راہ دل زلف کیست ؏ کہ زنار می بندد ایمان ما ؏ مؤلف گوید کہ این سند (بندیدن زنار) است نہ بستن

و متعلّق بہ معنی نہم بستن (اردو) زنّار پہننا دکن میں زنّار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست و ہفتم بستن است (بدر چاچی ؎) پرو ین زچہ پنہان شد در لعل شکر بارش ٭ زنجیر کہ بست از شب گرد مہ رخسارش ٭ بخیال ما این ز متعلّق بمعنی اوّل ہم توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) پوشاندن زیور **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق بمعنی نہم بستن است (غزنوی ؎) کشاد صورت دولت بشکر شاہ دہان ٭ چہ بست زیور اقبال بر عروس جہان ٭ (اردو) زیور پہنانا۔

بستن سخن | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلّف** عرض کند کہ نقل سخن کردن و سخن را بہ دیگری متعلّق کردن متعلّق بمعنی شانزدہم و بست و دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان جانان بستن ٭ باشد تہمت بستر پنہان بستن ٭ تا آن دولب ار سخن نگوید چہ عجب ٭ ما بین دو عید عقد نتوان بستن ٭ (اردو) نقل سخن کرنا۔

بستن سخن بچیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن بچیزی **مؤلّف** عرض کند کہ این متعلّق است بہ معنی بست و دوم یعنی گفتن و موزون کردن سخن (فیضی ؎) دانا کہ سخن بکنہ او بست ٭ بر کنگر شعلہ تار مو بست ٭ (اردو) شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ سخن موزون کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن و قائم ساختن سد باشد متعلّق بمعنی ہفتم یا ہجدہم

بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی ساختن و ساز کردن سد نوشته **مؤلف** عرض کند که ما با او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی که بہماری تن کوشیدند ٭ در رہ آب بقا سد سکندر بستند ٭ (ولہ ؎) بمہر خامشی مسدود کردم رخنۂ دل را ٭ که این سد هر که می بندد سکندر می تواند شد ٭ بخیال ماسد ودم بر آر بند بدین سلم باشد نه بستن (امیر خسرو ؎) رفت و باد رنگ سکندر شست ٭ از صف پیلان سد با جوج بست ٭ (اردو) سد قائم کرنا۔ بند باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(۲۳۴۸) **بستن سر بر دار** | مصدر اصطلاحی۔ قائم کردنش بر دار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن سند اتش بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پہ لٹکانا۔ دار پر چڑھانا۔

بستن سیاست | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش **مؤلف** عرض کند که متعلق بہ معنی سی و یکم بستن است و جا دارد که متعلق کنیم بہ معنی ہجدہمش (ابو الفرج رونی ؎) فلک سیاست او بسته بر شهور و سنین ٭ زمانه طاعت او بسته بر قلوب و رقاب ٭ (اردو) سیاست جاری کرنا۔ سیاست قائم کرنا۔

بستن سیلی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد خوردن سیلی بر رخ **مؤلف** عرض کند که واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلق بہ معنی سی و دوم بستن (ظهوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست ٭ که چراغ از چراغ چشمش جست ٭ (اردو) طمانچہ۔ تھپڑ۔ لگنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے۔

بست نشستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب ندائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که گناہ گاری در پرستش گاہ یا در خانہ بزرگی

بپناہ می رود و ہمانجا می ماند تا کسی را بر او دستی نرسد و کارش درست شود مؤلّف عرض کند کہ حقیقت این را بمعنی ہفتم بست عرض کردہ ایم۔ بس معنی لفظی این در پناہ آمدن است و بس (اردو) پناہ میں آنا۔

بستن شعر | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر از عالم (معنی بستن) مؤلّف عرض کند کہ این ہمانست کہ بر (بستن اشعار) مذکور شد (اردو) دیکھو بستن اشعار۔

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی شدن شکر است مؤلّف عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بستن و جا دارد کہ بمعنی پیدا شدن شکر گیریم متعلق بمعنی ششم (صائب) ندانم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد ٭ در نیشکر ز رشک غیرت شکر نہ بست ٭ (اردو) شکر جمنا۔ شکر پیدا ہونا۔

بستن شگوفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول سوار و (ذیل بستن) بمعنی بر آوردن شگوفہ بہار این را بمعنی ایجاد کردن گفتہ مؤلّف عرض کند کہ پیدا کردن شگوفہ باشد متعلق بمعنی ششم بستن (فیضی ؎) فیض تو بر و باد شگیر ٭ بست از گل نون شگوفہ شیرازہ ٭ (اردو) شگوفہ پیدا کرنا۔

بستن شورش | مصدر اصطلاحی۔ بقول سوار و (ذیل بستن) بمعنی شورش افگندن مؤلّف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و ہفتم بستن است و جا دارد کہ بمعنی ہجدہم متعلق کنیم (ظہوری ؎) دوبہار حسن و درخطی از سر گرفت ٭ شوق پر اسباب عالم شورش آغاز بست ٭ (اردو) شورش قائم کرنا۔ پیدا کرنا۔

بستن شیرازہ | مصدر اصطلاحی۔ درست کردن شیرازہ و جمع کردن اوراق متعلق بمعنی اوّل است و سندا این از قدسی بر (بستن

(۴۱۹)

حرف) گذشت (اردو) شیرازہ باندھنا۔

بستن طاعت | مصدر اصطلاحی۔ (۴۴۲ ب)
بمعنی قائم کردن طاعت متعلق بمعنی دوازدہم
بستن وسند این بر (بستن سیاست) گذشت
(اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق | مصدر اصطلاحی۔ بنای
طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلق بمعنی ہفتم
یا ہجدہم بستن است صاحب موارد بذیل
بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن قلم
نوشتہ۔ سندش تائید ما می کند (صائب ؎)
طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا ٭ روی
من از قبلۂ اسلام برگردیدہ ماند ٭ (اردو)
طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(بستن نگار) است کہ می آید متعلق بمعنی دہم
بستن انچہ صاحب موارد بذیل بستن این را
بمعنی طراز ساختن وساز کردن آوردہ قابل

نظر است (جامی ؎) یکی گفتا ہما نا سحر سازی ٭
زسحرش بستہ بر دامان طرازی ٭ (نظامی ؎)
طراز آفرین بستم قلم را ٭ زدم بر نام شاہنشہ رقم
را ٭ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

بستن طلسم | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد بذیل بستن بمعنی ساختن وساز کردن
طلسم است مؤلف عرض کند کہ قائم کردن
ووضع کردن آن است (سلیم ؎) ہیچکس مہر کرہ
شہرت مجنون نشکست ٭ این طلسمی است کہ بر
نام سلیمان بستند ٭ (اردو) طلسم قائم کرنا۔
(طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
بذیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (شاہی
؎) ما دل بچین زلف دل آرام بستہ ایم ٭
در بادۂ لبش طمع خام بستہ ایم ٭ (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی لفظی

عقد کردن متعلق به معنی دهم بستن و کنایه از متصل کردن و وصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیر (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نصب کردن علم مؤلف عرض کند که قائم کردن علم است متعلق به معنی هجدهم بستن (میر خسرو ؎) وزیر چتر سیاه آید آفتاب برون ٭ علم بکنگرهٔ نیلی حصار بر بندد ٭ مخفی مباد که سند بالا متعلق به (بندیدن علم) است نه بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن غنچه مؤلف عرض کند که پیدا کردن غنچه متعلق به معنی ششم بستن (صائب ؎) به تکلیف بهاران شاخسار غنچه می بندد ٭ اگر در دست من می بود اوّل بار می بستم ٭ (حافظ شیراز ؎) جان فدای دهنت باد که در باغ وجود ٭ چمن آرای جهان خوشتر ازین غنچه نه بست ٭ مخفی مباد که سند اوّل برای (بندیدن غنچه) باشد نه بستن۔ (اردو) غنچه پیدا کرنا۔

بستن فال مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی هجدهم بستن (نظامی ؎) یکی را نشان کرد بر نام خویش ٭ بر و بست فال سرانجام خویش ٭ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مهد مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) و بقول وارسته بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مهد مؤلف عرض کند که متعلق به معنی سی و سوم بستن است (تاثیر ؎) از و در مهد این گردون اخضر ٭ نه بسته عشق فرزندی خلف تر ٭ صاحب بحر بر مجرد (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کرده ما می گوئیم که الفاظ (در مهد) را داخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است و مجرّد (بستن
فرزند) چیزی نیست۔ قتّال (اردو) فرزند کو
گہوارے میں بٹھانا یا سلانا۔

بستن فرہنگ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد بذیل بستن بمعنی فرہنگ ساختن است
مؤلّف عرض کند کہ قائم و وضع کردن و قرار
دادن فرہنگ است متعلق بمعنی ہجدہم
بستن (علی خراسانی ے) از کتاب عشق
و رسم فقرۂ دیوانگی است ٭ من نمی دانم
کدامین عاقل این فرہنگ بست ٭ عرض
می شود کہ مقصود علی درین شعر از وضع
فرہنگ است کہ بر سبیل مجاز از معنی ہجدہم
حاصل می شود (اردو) فرہنگ وضع کرنا۔

بستن فریاد | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی فریاد کردن مؤلّف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(ظہوری ے) رازداری ہای دل چون صبر
من بیہودہ باد ٭ اقتضای شوق صد فریاد برہم
نا زبست ٭ (اردو) فریاد کرنا۔

بستن قرار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی پیمان کردن مؤلّف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (خواجہ
شیراز ے) قراری بستہ ام با میفروشان ٭ کہ
روز غم بجز ساغر نگیرم ٭ (ولہ ے) خدارا
چون دل ریشم قراری بست با زلف تو ٭ بفرما
لعل نوشین را کہ جان را با قرار آرد ٭ (اردو)
اقرار کرنا۔

بستن قلم | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن
قلم آوردہ مؤلّف عرض کند کہ قرار دادن و
وضع کردن قلم باشد (ظہوری ے) کمر چون
در فن صورتگری بست ٭ قلم از طرّہ حور و پری
بست (اردو) قلم بنانا۔ قلم قرار دینا۔

بستن قیمت | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) مقرر کردن قیمت است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن باشد (ظہوری ـــہ) چین مویش قیمتی بر بوی بست ؂ نرخ خاک تو قدر مشک چین شکست ؂ (اردو) قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم بستن (غنی ـــہ) ؂ ز بیم سر برہنگی طفل اشک ما ؂ در پا شکست موج کلاہ حباب بست ؂ (اردو) ٹوپی پہنانا۔

(۱۴۴۷) **بستن کمر** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) پر تلہ بر کمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری بمعنی اول این متعلق است بمعنی اول بستن و بمعنی دوم کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری گذشت و سند دیگر از (محمد میرک نظمی) بر (بستن آبلہ) و سندی از صائب بر (بستن دل) ہم (اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر دستار | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی استوار کردن گل بر سر دستار **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردنش بر سر دستار باشد متعلق بمعنی ہجدہم بستن (صائب ـــہ) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ؂ سر شوریدہ منصور را بر دار می بستم ؂ (اردو) پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) گمان کردن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (امیر خسرو ـــہ) گمان بر اعتمادش بستہ بیچارہ ؂ کبوتر نازک و شاہین ستمگار ؂ (اردو) گمان کرنا۔ شبہ کرنا۔

(۱۴۴۸) **بستن لب** | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلّق بہ معنی
ہشتم بستن (صائب ؎) آہ کز نازک مزاجی
پیش این بیدادگر ٭ بستن لب مشکل و فریاد
کردن مشکل است ٭ (اردو) زبان بند کرنا۔
دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے
(لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو
اسی کا لازم ہے۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی رام کردن مار است
مؤلف عرض کند کہ متعلّق بہ معنی ہفدہم
بستن است (مخلص کاشی ؎) زبان خصم
نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی ٭ بافسونی دگر
این مار را کی توان بستن ٭ (اردو) مطیع
کرنا دیکھو (ادب کردن) صاحب آصفیہ نے
(باندھنا) پر لکھا ہے۔ اثر روکنا جیسے "جادو
کے زور سے وار وغیرہ کو بیکار کرنا" پس
(سانپ کو باندھنا۔ مطیع کرنا۔ اسکا ترجمہ ہے۔

بستن مصرع بیکدیگر | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو
مصرعہ بیکدیگر۔ **مؤلف** عرض کند کہ نہ چنین
باشد بلکہ متعلّق کردن مصرع بہ یکدیگر متعلّق
بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ع)
نہ ہرکہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بندد ٭ مخفی
مباد کہ این سند ربط بدادن مصرع بیکدیگر
است نہ بستن۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے
سے متعلّق کرنا۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی
بقول موارد و بہار (ذیل بستن) بمعنی گرد
فراہم آمدنش **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن
مغز در استخوان متعلّق بمعنی ششم بستن (صائب
؎) شود رزق ہما گر استخوان من ز بیتابی ٭
عجب دارم دگر در استخوان مغز ہما بندد ٭
(خواجہ شیراز ؎) بی طلعت تو جان نگراید
بکالبد ٭ بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان ٭

تحقی مبادکه ما هر دو سند بالا متعلق به (بند یدن مفز در استخوان) دانیم نه بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می | مصدر اصطلاحی۔ بہار بذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است مؤلف عرض کند کہ بمعنی ریختن می باشد متعلق بمعنی چہاردہم (علی خراسانی ؎) می بہ پیمانۂ ما خم دیگر بند ید ٭ بادہ گر ہمہ از خون کبوتر بندید ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن می) باشد نہ بستن (اردو) شراب ڈالنا (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است مؤلف عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامی ؎) زتاب نفس بر ہوا بستہ میغ ٭ جہان سوخت از آتش برق تیغ ٭ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی و یکم بستن مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیر لکم کہ متعلق است بمعنی ہجدہم (طغرا ؎) کہ بہ رنگ گلنار بند و نسق ٭ کہ گردید مجموعہ وار شفق ٭ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفه | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن مؤلف عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ؎) بغیر خطبۂ تر و بیخ عقد بنگست ٭ درون بطن صدف نطفۂ سحاب بہ بست ٭ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی نقصان نہادن مؤلف عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

ہمہ ہم بستن (مجد ہمگر ؎) ہزار نقص کہ برسر بست لائق بست ؛ ہزار طعنہ کہ برباد کرد در خور کرد ؛ (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است۔ (سلیم ؎) دختر تاک حلال آمدہ در خانۂ ما ؛ این نکاحیست کہ در عالم بالا بستند ؛ (اردو) نکاح باندھنا۔

بستن نگار | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) ذکرامش بمعنی ساز کردن و ساختن نقش نوشتہ مؤلف عرض کند کہ بستن بمعنی کردن بر نشان و ہمش گذشت پس ہیچ ضرورت ندارد کہ این را بدان متعلق نکنیم سند این از صائب بر (بستن حصار) گذشت (اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بستم بستن (ظہوری ؎) در دکن بخت بر خراش دلم ؛ نمک لولیان کابل بست ؛ (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (زلالی ؎) گردید درین بحر گہر چشم حسودان ؛ مانند حبابی کہ بنظارہ ورم بست ؛ (اردو) ورم کرنا۔ متورم ہونا۔ پھولنا۔

(۳۴۳) **بستن وسمہ** | مصدر اصطلاحی۔ مالیدن و چسپاندن وسمہ بریش یا موی سر تا رنگ گیرد متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب) (سنجر کاشی ؎) در پس پردہ زہرہ را دیدم ؛ چون سر زلف خویش بی آرام ؛ وسمہ نا بستہ برابرو ؛ سرمہ ناشستہ از بادام ؛ (صائب ؎) می توان صد رنگ گل را در نگاہی وسمہ

بست ؏ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک است ؏

(اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قرار دادن وطن است متعلق به معنی هجدهم بستن صاحب موارد و بذیل بستن این را بمعنی وطن ساختن و ساز کردن آورده قابل نظر است (سلمان ؎) زگوشهای سر پر تو بخت بسته وطن ؏ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؏

(اردو) وطن قرار دینا۔

بستنی بقول رهنما سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار (۱) بمعنی چیزی که آنرا در برف منجمد کرده باشند صاحب روزنامه (۲) برمجرد برف قانع و صاحب بول چال فرماید که (۳) معاصرین عجم بقول را گویند صاحب سخندان با معنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض کند که بست به معنی منجمد بجایش گذشت پس یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به منجمد و کنایه از معنی اول و دوم و این بالفتح باشد و بمعنی سوم به همین ترکیب متعلق باشد با لفظ بست بالضم که بمعنی باغ است و منسوب به باغ کنایه باشد از بقول اندر بست مصور باید که بالضم خوانیم (اردو) (۱) برف کی قفلی و قلفی مؤنث (۲) برف مؤنث (۳) ترکاری - مؤنث۔

بستو بقول سروری (۱) خمچه کوچک که روغن و دوشاب وغیرها دران کنند و بستوقه معربش (نظامی ؎) چو گردون باوطم تا کی کنی حرب ؏ به بستوی تهی می کن سرم چرب ؏ (۲) چوبی باشد که بدان ماست را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب جهانگیری بهر دو معنی همزبانش صاحب رشیدی این را بمعنی اول مرادف بستک گوید و ذکر معنی دوم هم صاحب برهان بذکر هر دو معنی گوید که معرب معنی اول بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ
بمعنی دوم مرادف آئین۔ خان آرزو در
سراج۔ بذکر ہر دو معنی بحوالہ قوسی گوید کہ
(۳) چمچہ کہ روغن و دوشاب بدان کشند
و فرماید کہ آنچہ رشیدی سند نظامی را متعلق بہ
معنی اوّل کردہ محل تامل است چراکہ درین
صورت (زبستوی تہی) می باید نہ (بہ بستوی
تہی) مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل
مبدل بستک دانیم کہ کاف بدل شد بہ واو
چنانکہ پوپک و پوپو و چاوارد کہ برکلمۂ بست
کہ بمعنی ہفتمش گذشت واو نسبت زیادہ کردہ
اند چنانکہ ہندو و ہندو و بس معنی لفظی این
منسوب بہ محیط یا نظر بہ معنی سیزدہم بست منسوب
بہ پنجہ و کنایہ از مرتبانیکہ دران روغن یا دوشا
بستیت۔ درجمع است یا ظرفی است کہ
روغن یا دوشاب دران منجمد مرادف آئین
کہ در ممدودہ گذشت بمعنی دوم ہم بہمان
قاعدۂ تبدیل کہ ذکرش بالا گذشت مبدل
بستک دانیم کہ بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش
ہمدر انجا مذکور نسبت معنی سوم عرض می شود
کہ ماخذش ہم ہمان باشد کہ برای معنی دوم
مذکور شد صاحب انند معرب معنی اوّل را بستوجہ
بضمین معجمہ گفتہ۔ ما سند نظامی را متعلق بہ معنی
اوّل کنیم کہ صفت تہی برای بستو تقاضای
آن می کند خان آرزو و سکندری خوردہ کہ بر
صاحب رشیدی اعتراض کردہ اگر در سند نظامی
تحریف کنیم موحدہ معیت (بہ بستوی) را بہ زا
ہوّز بدل کردہ (زبستوی) خوانیم اندرین صورت
سند نظامی بہ معنی سوم متعلق خواہد شد پس ہیچ
ضرورت تحریف و اشکال نیست (اردو) (۱)
دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستک کے
پانچویں معنے اور آئین (۳) چمچہ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ شوربہ یا شربت یا اور کوئی
رقیق چیز پینے کا ظرف۔

بست وبند | اصطلاح ـ بقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وبهار وبحر (۱) کنایه از استحکام وضبط وربط است (ظهوری ؎) ورنگاه بغفلت تغافلش بست است ٭ ولی زیاده ازین بست وبند می خواهد ٭ صاحب ناصری فرماید که (۲) بمعنی بستن جلو آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل از کهسار آمد باشتاب ٭ بست وبند پشته وپل شد خراب ٭ خان آرزو در سراج بصراحت معنی اوّل گوید که استحکام وضبط وبند وبست ـ قلب آن مؤلف عرض کند که تکرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وبس ومعنی اوّل درست ومعنی دوم هیچ که سندش هم متعلق بمعنی اوّل است ـ کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتأمل (اردو) بند وبست بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ نظم ونسق ـ انتظام ـ انضباط ـ اهتمام ـ ضابطه ـ

بست وکشاد | اصطلاح ـ بقول بهار وبحر ترجمه حلّ وعقد صاحب فدائی که از علمای متأخرین عجم بود می نویسد که بمعنی نظم وانتظام کارهای لشکری وکشوری است از انچه بسته به شهریار است هم او فرماید که کشاد وبست هم همانست ـ (صائب ؎) نیست در بست وکشاد خویش ٭ ما را اختیار ٭ ببهلهٔ دست قضا سرپنجهٔ تدبیرهاست ٭ مؤلف عرض کند که صاحبان بهار وبحر خوش تعریفی کرده اند (اردو) حلّ وعقد بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیه ـ اسم مذکر ـ ترتیب وانتظام ـ بندوبست ـ

بستوه | بقول جهانگیری وجامع مرادف بسته باوّل مکسور (۱) بمعنی ستوه وسته صاحب رشیدی هم این را بمعنی ستوه گوید صاحب برهان گوید که بمعنی ستوه وملول وتنگ ـ صاحب ناصری فرماید که این را بحذف واو بسته وسته نیز گفته اند ـ خان آرزو در سراج فرماید که اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحده باشد وبس ـ (استوه) به همین معنی در مقصوره گذشت وما هم درانجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحدهٔ زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز ـ بتنگ ـ ملول ـ

بست ویک پیکر نور در ایوان شمال صاحب انند بحواله غیاث گوید که اهل هیئت از کواکب مرصوده همگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند ـ ازانجمله دوازده صور بر نفس منطقة البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارت ازآنست وازان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند ـ یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس استاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ باشکنهای بسیار وکواکبش سی وهفت وچهارم کیفاوش به شکل ملتهب بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عوّا بصورت مرد ایستاده ودستهای کشیده ودبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکّه وآنرا کاسهٔ درویشان نیز گویند چراکه در استدارت آن رخنه افتاده است گویا که کاسهٔ لب شکسته است وستارهٔ آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبتیه) بصورت مردی برزانو درآمده ای برزانو نشسته ستارهٔ آن بست وهشت وهشتم شلیاق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده وازانجمله کوکبی است از قدر اول ـ آنرا (نسر واقع) گویند ونهم دجاجه وآن بصورت ماکیان

است و کواکبش هفده و دهم (ذات الکرسی) بصورت
زنی است بر کرسی نشسته و پاها فروگذاشته و کواکبش
سیزده و یکی از کواکب آن (کف الخضیب) است
از قدر ثالث و یازدهم (حامل راس الغول) بر مثال
مردی است بر پای چپ خود استاده و پای راست
برداشته و دست راست بر سر نهاده و بدست
چپ سر دیو خونچکان بموی سر گرفته و کواکبش
بست و شش و دوازدهم (ممسک العنان)
بصورت مردی ایستاده به یکدست تازیانه و بدست
دیگر عنانی و کواکبش چهارده - از انجمله عیوق
از قدر اوّل و سیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر)
نیز گویند و کواکبش نه و چهاردهم - دلفین
بصورت حیوان بحری است که بشکل پرباد
کرده مشابهت دارد و کواکبش ده و پانزدهم
سهم بصورت تیر و کواکبش پنج و شانزدهم حوّا
بصورت مرد مارافساست (یعنی جادوگر) و
کواکبش بیست و چهار و هفدهم حیّه بصورت

مار که بدست همان مارافساست و کواکبش هیجده
و هیجدهم قطعة الفرس و کواکبش چهار و بحوالهٔ نفائس
الفنون) گوید که بجای (قطعة الفرس) فرس تام
که بصورت اسپ خوش شکل است و کواکبش
سی و نوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که او را
سر و دو دست باشد و کفل و دو پای نبود و
کواکبش بست و بستم (مرأة مسلسله) بصورت
زنی استاده دستها کشیده و زنجیری بر دو پای او
نهاده و بحوالهٔ بعض گوید که زنجیری بر دست او
و کواکبش بیست و بست و یکم مثلث و آن مثلثی
است که در وی طول باشد و کواکبش چهار و نیز
فرماید که پانزده صور که بجانب جنوب از منطقة
البروج واقع شده اوّل آن قنطس و آن بر
شکل حیوان بحری است که او را دو دست باشد و
دو بال و دُم چون مرغ و کواکبش بست و دو و
دوم جبار بر شکل مرد قائم بر کرسی و در دست
عصا گرفته و کمر بسته و شمشیری حائل کرده و اینها

جوزا نیز گویند و کواکبش سی و ہشت و سوم نہر بر
بشکل جوی باریک باگردش ہای بسیار و کواکبش
سی و چہار و چہارم ارنب بصورت خرگوش و
کواکبش دوازده و پنجم کلب اکبر بصورت سگ و
کواکبش ہجده و منجملہ آن شعری یمانی از قدر
اول و ششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری
شامی و دیگر مرزم و ہفتم سفینہ بشکل کشتی و کواکبش
چہل و پنج و منجملہ آن سہیل است از قدر اول و
ہشتم شجاع بصورت مار بزرگ و دراز با شکنہای
بسیار ببرج اسد پیوستہ و کواکبش بیست و نہم
باطیہ و آنرا کاس نیز گویند۔ شکلی است مستدیر
و کواکبش ہفت و دہم غراب بصورت زاغ و
کواکبش ہفت و یازدہم قنطورس بصورت حیوانی
مرکب از اسپ و آدمی از سر تا پشت چون مقدم
آدمی از کمر تا پا مثل اسپ و کواکبش سی و ہفت
دوازدہم سبع بصورت حیوانی درنده و کواکبش
نوزده و سیزدہم مجمره بصورت منقل و کواکبش
ہفت و چہاردہم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری
و کواکبش سیزده و پانزدہم حوت جنوبی بشکل
ماہی بزرگ و کواکبش یازده (اردو) اکیس
ستارے جو شمال میں واقع ہیں۔ مذکر۔

بست و یکشاق | اصطلاح۔ بقول
شمس بست و یک پیکر از جملہ سی و شش پیکر
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ (بست و یک وشاق) بجایش می آید و
بقول انند و غیاث کنایہ است از ہمان (بست و یک
صورت شمالی) کہ تعریفش بر (بست و یک
پیکر نور در ایوان شمال) گذشت۔ مخفی مباد
کہ (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار
و غلام پیاده رو و فرماید کہ این ترکیب صاحب
کنز کہ محقق ترکی است این را بمعنی حیوان تو
صاحب انند گوید کہ بر وزن سحاب لغت عرب
است بمعنی رونده و صاحب برہان ہم ذکر
(وشاق) بمعنی غلام مقبول و پسر ساده و

خدمتگار فقیراں وکنیزک گردہ واشاق کہ
در مقصورہ گذشت مبدّل ایں باشد۔ اگر
سند استعمال (بست ویکشاق) پیش
شود توانیم قیاس کرد کہ شاق مخفف آں
باشد۔ در نیصورت ایں اصطلاح را مخفف
(بست ویک وشاق) دانیم کہ می آید والا تصحیف
کاتب شمس پیش نیست (اردو) دیکھو بست ویک
پیکر نود در ایوان شمال۔

بست ویک قران | اصطلاح صاحبان
اند وغیاث گویند کہ ترتیبش اینست کہ زحل
را باشش کوکب کہ زیر اوست ومشتری را با
پنج کوکب کہ زیر اوست ومریخ را با چہار کوکب
کہ زیر اوست وشمس را با سہ کوکب کہ زیر اوست
وزہرہ را بدو کوکب وعطارد را با قمر قران شود
مؤلف عرض کند کہ مجموعہ این ہمہ قرانہا
بست ویک است وفارسیان ہمین مجموعہ
را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) اکیس
قران - یہ مجموعہ ہے اون کُل قرانوں کا
جو زحل کو چھہ ستاروں کے ساتھ اور مشتری
کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین
اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے
ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بست ویک وشاق | اصطلاح۔
چنان کہ تعریفش بر (بست ویک شاق)
گذشت (اردو) دیکھو بست ویک
شاق)

بستہ | بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج بروزن
دستہ (۱) حریر منقش کہ در تختہ ہای مشبک بندند ورنگ در نقشہا زنند چنانکہ (رنگ براوردہ)
کرد استرآبادگرگان سازند بہار عجم گوید کہ این از ملا قاسم مشہدی سندی آوردہ (ص)
عشق مفلس از کجا جاہ وجلالش از کجا ہر دو عالم از متاع حسن او یک بستہ است ؎

(ملا سفید بلخی ــہ) برنگ غنچہ زکوی تو رخصت می بندم ٭ زو داغ بستہ برپشت بخت می بندم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (رنگ بستہ) است و بس یا بمعنی حقیقی آویختہ وکنایہ از پردہ کہ در تختہ ہای مشبک آویزند وغیرہ ہیچ (اردو) وہ ریشمی پردہ جس پہ رنگ برنگ نقش ونگار ہوتا ہے اور مشبک دریچوں میں لٹکاتے ہیں۔ ناگزیر

(۲) بستہ۔ بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج باول مکسور وثالث مضموم مرادف بستوہ بمعنی ستوہ کہ ستہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بستوہ مزید علیہ ستوہ است بزیادت موحدہ وبستہ مخفف آن بحذف واو چنانکہ ہوشیار وہشیار وخاموش وخامش (اردو) دیکھو بستوہ۔

(۳) بستہ۔ بقول رشیدی بمعنی معروف بہار گوید کہ مقابل کشادہ چنانکہ در بستہ وکار بستہ وامید بستہ ونظر بستہ (صائب ع) خانۂ دل بصفا از نظر بستہ بود ٭ (سعدی ــہ) امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زانکہ ٭ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ٭ (ولہ ــہ) زکار بستہ میندیش دل شکستہ مدار ٭ کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکی است ٭ (انوری ــہ) می کنم تدبیر گوناگون ولی پابستہ تقدیر نگشایم ہمی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است کہ بر معنی اولش مذکور شد۔ مخفی مباد کہ بر ہمہ معانی مجازی بستن شامل باشد کہ بجا پیش گذشت (اردو) باندھا ہوا۔

(۴) بستہ۔ بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج بمعنی آہنگی است از موسیقی کہ آنرا (بستہ نگار) نام است وآن مرکب است از حصار وحجاز وسہ گاہ **مؤلف** عرض کند کہ بستن بجاز بمعنی سرودن بر معنی بست وششمش گذشت وہمین معنی اسم مفعولش بستہ بمعنی سرود

شده وکنایه از آہنگے است وبس (اردو) راگنی مؤنث۔

(۵) بسته۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج شخصے را گویند که آنرا سحر بسته باشند و داماد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید که کسی که بسحر بر عروس قادر نشود و فرماید که ظاهرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مؤلف عرض کند که مخفف (سحر بسته) و نظر بر قول ناصری وجامع که از محققین اہل زبانند این را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہ ہو سکے۔ مذکر۔

(۶) بسته۔ بقول برہان وجامع وسراج بضم اول وفتح فوقانی فندق را گویند وآن مغزے باشد که خورند۔ صاحب محیط ذکر بسته نکرده وبر فندق گوید که ہمان تقلیبا است وصاحب مخزن ہم بر فندق بضم دال فرماید که میوۀ معروف که آنرا بندق نیز گویند وصاحب محیط ہم بر بندق می فرماید که بالضم معرب از فندق فارسی وبعربی طبوز نامند وگویند بندق بکسر اول اسم فارسی جلوز است که بادام کشمیری وبسه گوشه بادام کوہی نیز وبیونانی قیلیفیا و (قرو ماثا) نامند وآن ثمر درختی است۔ گرم در آخر اول وخشک در اوائل آن۔ انواع منقسم اسپید اشود وقابض مزید جوہر دماغ ومقوی آن ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند که اشاره فندق بر (بادام کوہی) گذشت واین متعلق بحث ہم بست است ای نسبت بر وزن یاده کرده اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور بھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو (بادام کوہی)

(۷) بسته۔ بقول ناصری بمعنی ستوده است وشہید [illegible] نیست مؤلف عرض

کند که نظر بر اعتبار ناصری که از اهل زبانست تسلیم کنیم و به مجاز متعلق دانیم با معنی بستن و دوم
بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است و جا دارد که متعلق بمعنی سبز و هم ش کنیم و این هم
مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامده و جا دارد که (سته) را مخفف (ستائیده) گیریم و موحده
اول را زائد ولیکن اول بهتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بسته - بقول ناصری بمعنی ستیزه کردن هم و فرماید که در منع از ستیزه بفتح میم و کسر تا درست
است (مولوی معنوی ع) مستو صنما چند بین سے وه بطرب بامن ها مؤلف عرض کند که
ستهیدن بمعنی ستیزه کردن می آید و اسم مصدر آن ستهه بمعنی ستیزه و این بزیادت موحده
باشد و بس - پس باید بالفتح خوانیم - تسامح صاحب ناصری است که معنی مصدری بیان کرد
مخفی مباد که استه در مقصوره به همین معنی بر نشان چارمش گذشت و فروگذاشت ماست که
در انجا بر حال بالمصدر اکتفا کرده ایم و اسم مصدر را ذکر نکرده ایم و ما از ماخذش هم همدرسا انجا بحثی کرده
ایم (اردو) دیکھو استه کے چوتھے معنے۔

(۹) بسته - بقول سوار السبیل بند آب نهر را گویند که آنرا گشاده آب بهر جا که خواهند می برند
و جمع آن بستان است مؤلف عرض کند که معنی مفعولی این بسته شده و تعمیر کرده شده
متعلق به معنی هفتم یا هجدهم هم بستن و کنایه از بند آب - تسامح محقق بالا است که بستان جمع
این نوشته - جمع این بسته ها است و خصوصیت با نهر هم نباشد (اردو) بند - دیکھو بدرغ

بستهٔ چیزی بودن مصدر اصطلاحی بقول ... (۱) بهر (۱) دل نهادن (۲) اعتنا کردن بر وی

مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نکرد اگرچه خلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) دل لگانا (۲) اعتماد کرنا۔

بستہ رحم اصطلاح بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و بہار زن عقیم را گویند (رکن الدین کرانی ؎) ای در نظر جود تو بیند درم تو وزرادن شبہ توجہان بستہ رحم تو صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ مرادف استرون۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ زنی کہ از زادن باز ماندہ باشد آنرا ہم بدہ اسم موسوم کنند **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول زنی کہ رحم او بند است و حاملہ نشود و تفہیم تعریف اجازت آن می دہد کہ معنی بیان کردہ صاحب بحر را ہم درین داخل کنیم ولیکن محاورہ زبان چیز دیگر است صاحبان سروری و جامع کہ اہل زبانند ذکر آن نکردہ اند و لہذا بر عقیم اکتفا کنیم (اردو) بانجھ استرون۔

بستہ زبان اصطلاح۔ بقول بہار و بحر آنکہ بسخن گفتن قادر نباشد (صائب ؎)
زبان شکوۂ من چشم خون فشان من است ؎
چو طفل بستہ زبان گریہ ترجمان من است ؎
(اردو) وہ شخص جو بات نہ کر سکے جیسے کمسن بچہ یا گونگا۔

بستہ گہوارہ فنا اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید اسیر محبت دنیا و گرفتار دنیا **مؤلف** عرض کند کہ بستہ درین اصطلاح اسم مفعول بستن است بمعنی بسی و موسوم آن و مرکب توصیفی است و گہوارۂ فنا بترکیب اضافی کنایہ از دنیا صاحبان اند و ہفت تعریف این در جمع کردہ اند تسامح شان است (اردو) اسیر محبت دنیا اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) **بستہ لب** اصطلاح (الف) کسی کہ
(ب) **بستہ لبی** خاموش و ساکت باشد
اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای

مصدری خاموشی و سکوت (ظهوری ب)
فتاده در قفس از گفتگوی خود طوطی ؛ گشود کار سخنور رهین بسته لبی است ؛ (اردو) (الف) خاموش۔ ساکت۔ بستہ لب۔ بھی کہہ سکتے ہیں (ب) خاموشی۔ مؤنث۔ سکوت۔ مذکر۔

بسته میان اصطلاح۔ بقول بهار و انند مستعد و آماده خدمت **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ؎)
ثنا و خدمت او واجب است از یمعنی ؛ قضا کشاده زبان است و بخت بسته میان ؛ چنانچه بسته میانست بخت در خدمت ؛ همیشه هست قضا بر ثنا کشاده زبان (اردو) کمر باندھا ہوا مستعد۔ آماده۔ تیار۔

بسته نگار اصطلاح۔ بقول رشیدی و بحر و بهار آهنگی است در موسیقی که ذکرش به بسته گذشت۔ خان آرزو در چراغ هدایت گوید که نوعی از سرود (طغرا ؎) از دین ره حور بر صوتش نثار است ؛ که نقش چینیش بسته نگار است ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بسته و کنایه از آهنگی که سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند همین است وجه تسمیه این (اردو) بسته نگار فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی نام اردو میں معلوم نہ ہو سکا۔

بسته نیشکر اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ هدایت) و بحر و بهار نیشکرهای بسیار بهم بسته که آنرا بهندی بهاندی و بوکی گویند (کلیم ؎) قلم می شدی ترکش اندر کمر ؛ بیک ضرب چون بسته نیشکر **مؤلف** عرض کند که اگرچه بمعنی لفظی مرکب اضافی است ولیکن در محاوره فرس بسته را گویند که شرط بازان نیشکر را به تعدادی مخصوص می بندند و بران شمشیری زنند هرکه بسته را در یک ضرب شمشیر قطع کرد بازی برد (اردو) بهاندی بقول آصفیه

ہندی - اسم مؤنث - گنوں کا بنڈل - پونڈا دیکھا
بوجھا - پشتارۂ نیشکر - سو پچاس گنوں کا بوجھ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر
کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھکر تلوار چلاتی ہیں

بستی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بالضم باغبان و منسوب بباغ مؤلف عرض
کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بست کہ
بمعنی اوّلش گذشت موافق قیاس است
ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ
معاصرین عجم برزبان ندارند
و محققین فارسی زبان ازین ساکت
(اردو) دیکھو باغبان -

بستیباج | بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بای ابجد
بالف کشیدہ و بجیم زدہ بلغت رومی خسک را گویند و بلغت اہل مغرب (حمص الامیر) خوانند
طبیعت وی سرد است باعتدال و ضماد کردن آن بر ورمہای گرم نافع صاحب محیط تبرک
موحدہ ذکر بستیاج کردہ گوید کہ بفارسی درسنہ ترکی و (خلال مکہ) و بعربی سدی و (حشیشۃ القراد)
و بزبان مصری آخلہ و خسکہ نامند و آن نباتی است خار دار گویند گیاہ آن گرم و خشک در
اوّل و دوم و باندک عطریت خلال کردن آن جہت تقویت دندان و طلای آن جہت تحلیل
اورام نافع و منافع دارد و تخم آن گرم و خشک در آخر دوم - جہت سرفہ و نواق و ریاح
و سنگ و تفتیح سدد جگر و ادرار بول نافع مؤلف عرض کند کہ اگرچہ اسم فارسی این بالا
مذکور شد ولیکن فارسیان ہمین لغت رومی را برزبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان
در لغات مستعملۂ فرس ذکر این کردہ مخفی مباد کہ بخیال ما این ہمان درخت پیلو باشد کہ مسواک
آن از مکۂ معظمہ می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بہندی اسم راک است و بہ سنسکرت

کرپھل - درخت صحرائی است و نزد ہندیان گرم و سبک و ملیّن و مشتہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان و مقوی باہ حیف است کہ از اسمای السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خوخار دار ہوتا جس کو فارسیوں نے (خلال تگہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجاج بطور تحفہ مکّۂ معظّمہ سے جو مسکوا کین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں - صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے -

بسیجه بقول ناصری دانسته بفتح با و ضم بسیم بمعنی (۱) محبوب و معشوق است و آنرا بس خواسته نیز گفته اند و (۲) بمعنی مطلوب و تمنا نیز آمده و فرماید که این لغت از دساتیر نقل شد مؤلف عرض کند که فارسیان قدیم این را مرکب کرده باشند با لفظ بس بمعنی بسیار و جسته که اسم مفعول جستن است یعنی چیزے که تلاش او بسیار کرده شد کنایه معشوق و تمنا هم - نظر باعتبار ناصری این را لغت مرکب تر ند و با ثر ند دانیم - معاصرین عجم بر زبان ندارند و سکوت دیگر محققین لیے توجّہی و سرو مہری شان است با فارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب معشوق - مذکر - (۲) تمنا - دیکھو آرزو -

بسخن در شدن مصدر اصطلاحی - متفق الرائے و متفق الکلام شدن - (انوری ۵) بسخن در شدیم هر سه بهم که چون سه یار موافق و مشتاق که (اردو) متفق الکلام - متفق الرائے ہونا -

(۱۴۴۵)

بسخندن بقول اننـد بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح خاے معجمه وسکون نون بمعنی خمیر ساختن **مؤلف** عرض کند که محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که این مصدر مرکب است از لفظ بس و خنده - بس بمعنی بسیار و خنده بمعنی شگفتگی که اسم مصدر (خندیدن) است که بجایش مذکور شود - فارسیان بحذف ہاے ہوز بزیادت علامت مصدر و آن و حذف یک دال مہمله مصدری ساختند که معنی لفظی این بسیار شگفته کردن و کنایه از خمیر ساختن (اردو) خمیر کرنا -

بس خواسته اصطلاح - بقول برہان و جامع و بحر و ہفت کنایه از مطلوب و معشوق **مؤلف** عرض کند که از قبیل (بس جسته) که بالا گذشت یعنی چیزی که خواهش آن بسیار است مطلوب و معشوق است وبس (اردو) دیکھو بس جسته .

بسد بقول سروری بحوالهٔ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مهمله مشدد و بتخفیف سین (۱) مرجان و فرماید که آنرا کامه نیز خوانند و ضبط آن قعر دریاست - رسمی افگنند و برکشند چون باد برو وزد و آفتاب تابد سرخ گردد (انوری ــه) فرو گسست بعناب عنبرین سنبل ٭ فرو شکست بجوشنا بسدین شکر ٭ صاحب جهانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اول و دومش نوشته و ذکر بستان هم باو کرده صاحب برہان بذکر معنی اول و دوم گوید که بمعنی اول بکسر اول هم آمده صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند - صاحب سوار السبیل فرماید که بتشدید و ذال معجمه آخر معرب بسّد فارسی است که مرجان باشد **مؤلف** عرض کند که اشارهٔ این بمعنی یازدہم بست کرده ایم و آن مبدل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این همه را انجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل فوقانی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ است
تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان بالاتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ و آنچہ صاحب
سوار التبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین و ذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی
بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لغتی بدین معنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بسد فارسی را بجائے درست
فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بستد کے پہلے اور گیارھویں معنے ۔

بسدک | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا و بقول رشیدی ۔ بفتح با و سین مہملہ و سکون دال
مہملہ (۱) بمعنی دستہ جو و گندم درودہ باشد صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲) بسکون
ثانی بروزن زردک دارویست کہ آنرا (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری بذکر معنی
اوّل بدون اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ و صاحب جامع ہمزبان برہان ۔ خان آرزو
در سراج بر ذکر معنی اوّل قانع و فرماید کہ بستک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس
می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خورد کہ بستہ شدہ و کنایہ از دستۂ جو و گندم تائی
قرشت بدل شدہ بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت پس تصرف در اعراب تصرف
محاورہ باشد و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ارحقیقتہ) گذشت و ماخذ
این جز این نباشد اصل این ہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود و معنی لفظی این بستان خرد
و کنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ ۔ دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضمّ
اوّل را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جو اور گندم کا پولا ۔ دستہ ۔ مذکر (۲) دیکھو از حقیقتہ

بسدین | بقول انند و غیاث منسوب بہ بسّد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

عرض کند کہ یا و نون نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ ہم کنایہ ایست موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ لال۔ احمر۔

(illegible) **بسر آمدن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بر سر است چنانکہ (بسر آمدن سنگ) (صائب ؎) آمد کار من ورشتہ تسبیح یکی است ٭ کز صدر گہ ہم سنگ بسر می آید ٭ و (۲) بمعنی پیش آمدن و اتفاق کنایہ باشد چنانکہ (بسر آمدن بخت) (انوری ؎) ای شاہ جہانی کہ ز عدل تو جہان را ٭ در وصف نیاید کہ چہ بختی بسر آمد ٭ وارستہ گوید کہ (۳) از جیز بر آمدن و جوش کردن **مؤلف** عرض کند کہ لبریز شدن ہم داخل ہمین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند بہ دیگ بخیال ما با جام و ساغر ہم بتوان (صائب ؎) چرخ رہ آہ شرر بار من از جا بر داشت ٭ دیگ کم حوصلگان زود بسر می آید ٭ و بقول بحر و بہار (۴) آخر شدن چنانکہ (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ؎) بر دل نفسی آمدہ گیتی بسر آید ٭ گیر یدکہ گیتی ہمہ یکسر بسر آمد ٭ (ولہ ؎) ہیچ روزی مرا بسر نامد ٭ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ٭ و (بسر آمدن کان) (ولہ ؎) آصف کہ ز بیم قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم کہ ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ و (بسر آمدن درد) (ولہ ؎) درد سر دل بسر نمی آید ٭ پا ز گل عشق بر نمی آید ٭ و بقول بحر و بہار (۵) بمعنی بر باد رفتن **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز معنی چہارم است کہ از سند (بسر آمدن کان) ہمین وجہ این معنی ہم پیدا می شود کہ آخر شدن کان بر باد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) ابلنا۔ جوش کرنا۔ (۴) آخر ہونا۔ ختم ہونا (۵) برباد ہونا۔

بسر آوردن مصدر اصطلاحی بمتعدی بسر آمدن

است سعدی (از انوری)، بمعنی چهارش گذشت
(وله ـه) ای هجر تو گفته بمرمیم خونش ز وقت آمد
خون بریزد و عمرم بسر آرد (اردو) بسر آمدن کے

تمام معنوں میں اس کا مصدر ہی جیسے (۱) سر پر آنا (۲)
واقع کرنا (۳) ابالنا۔ جوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵)
برباد کرنا۔

بسراق بقول وارسته بضمّ اوّل و رای مهمله یاقوت زردی که در هندش پچھراج گویند (با قرگا
ـه) زرد گوشت آنکه از بن گوش تو کرده بسراق نیار سیکو یا تو هم او گوید که پیکو بهای عجمی و یای
حطی مجهول ـ ملکی است بجانب زیرباد ـ بهار گوید که این ظاهرا (هندی معرب) است و ملش
پچھراج یا پچھراگ ـ صاحب انندا این را لغت عرب گوید ولیکن صاحب سوار السبیل که محقق معربات
است ازین ساکت و صاحب منتخب هم نیاورده و صاحب محیط بر پکھراج گوید که یاقوت زرد آ
و پکھراگ را نه نوشت و بر یاقوت ذکر همه اقسامش باعتبار رنگ آن کرده و همانجا گفته که زرد آن
بعربی بسراق و بهندی پچھراج و بانگریزی و توبس گویند ـ بقول گیلانی خشک است و مائل
بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل ـ مفرح و مسکن ـ قاطع خون ـ نافع اورام و رافع
صرع و امّ الصبیان و منافع بیشمار دارد ـ صاحب ساطع بر پچھراج گوید که زبرجد باشد و آن
جوهریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده است که زرد را سبز نوشت و آنچه
در ترجمه آن زبرجد را قائم کرده نسبت آن عرض می شود که زبرجد سبز و زرد هردو می باشد ولیکن
دیگر لغات زبان هندی پچھراج را زرد رنگ گفته اند نه سبز بالجمله به تحقیق ما (پسراگ) لغت
فارسی است به بای فارسی و سین مهمله و رای مهمله و الف و کاف فارسی ـ جا دارد که این را مفرس
دانیم از پچھراج که کاف را حذف کردند و های هوّز بدل شد به سین مهمله چنانکه راه و راس و جیم

بہ کاف فارسی، چنانکہ خشتیج و خشتگ و پس ازان عربان فارس بہ تبدیل بای فارسی بعربی و کاف فارسی بہ قاف بسراق کردند و شعرای فرس استعمال ہمین کردند چنانکہ سند با قر کاشی تصدیق آن می کند ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت و آنچہ مفرس از فرہنگ ہا ترک شد و بہ آن جزین ثبت کہ صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سر و کاری نداشتند و عجب آنست کہ ہمہ محققین اہل زبان (بسراق) را ہم گذاشتہ اند (اردو) پکھراج بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکّر۔ زبرجد کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے۔

بسراک | بقول سروری۔ مخفف بیسراک کہ می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتر بچہ یک و دو سالہ (پوربہای جامی ۵) شافی ز بہر کون تو ترتیب کردہ ام ز خر طوم پیل و گردن بسراک دست الک ۲ مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ بہ بیسراک می آید (اردو) اونٹ کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا۔ مذکّر۔

بسراگ | این ہمان است کہ ذکرش بر (بسراق) گذشت و صراحت ماخذہم ہمد ر انجا ذکور (اردو) دیکھو (بسراق)۔

بسرباری | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ باری برسرآن و فرماید کہ باری کہ بر سر بود صاحب ہفت گوید کہ باری کہ بر سر ہوا علاوہ بود مؤلف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش اصطلاحی برای تائید فضلا قائم شدہ است تا فضلا این مرکب را کہ بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفہمند و صراحت صاحب ہفت شایان اوست (اردو) سر پر بوجھ۔ مذکّر۔

بسربر | اصطلاح۔ بقول مؤید ای بر سر مؤلف عرض کند کلمہ بر زائد است

چنانکه (ـه) بسر بر بند کافوری عمامه؛ بشتن در
پوش عنبر بوی جامه؛ چه خوش تائیدی است
برای فضلا تا کلمهٔ سرچه بر را جزو اسم جامد ندانند (اردو)

بسر بردن | مصدر اصطلاحی - بقول سروری
در ملحقات (۱) کنایه از گذراندن و باتمام رساندن
و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی
ـله) در اقصای عالم بگشتم بسی؛ بسر بردم ایام
با هر کسی؛ (مخلص کاشی ـله) زلف مشکین را کمند
گردن عشاق کن؛ تا بری تا کی بسر تنها شب دیجور
را؛ (سنجر کاشی ـله) سنجر سخت جانی یک هفته
هجر زیست؛ ما را گمان نبود که یک شب بسر برد؛
(سعدی ـله) وان دگر پخت همچنان هوسی؛
وین عمارت بسر نبرد کسی؛ صاحب جهانگیری هم
در ملحقات ذکر هر دو معنی کرده - صاحبان رشیدی
و ناصری و بهار ذکر این کنند - بهار بمعنی دوم
موافقت کردن می گوید - عیبی نیست هر دو یکیست
صاحب برهان بذکر معنی اول و دوم گوید که (۳)
غمخواری کردن هم - صاحبان جامع و بحر و موید هم
خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی اول گوید که
(۴) بسر برداشته بردن هم (ظهوری ـه) عشق
لیلی برد مجنون را بسر؛ داغ دل از لاله بر صحرا
گریست؛ **مؤلف** عرض کند که معنی چهارم
حقیقی است و شک نیست که کلام سعدی که بسند
اولین گذشت سند معنی چهارم است و دیگر معانی
بمجاز (اردو) بسر کرنا - بقول آصفیہ (۱) گذارنا
اوقات گزاری کرنا - انجام کو پہونچانا - پورا کرنا
(۲) نباہنا - دوسرے معنے کا ترجمہ (موافقت
کرنا) بھی ہوسکتا ہے (۳) غمخواری کرنا - بقول ہمدردی
کرنا - شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو بدرد دیگران
رسیدن (۴) سر پر اٹھا لیجانا -

بسر بر زدن | مصدر اصطلاحی - بمعنی
بسر کردن و موافقت کردن (انوری ـه) از
عشقت ای شیرین پسر گرچه بسر بر میزنم؛
یکجا دو دیگر می کنم نی رای دیگر می زنم (اردو) بسر کرنا

(۳۳۴۹)

موافقت کرنا ۔ گزارنا ۔

(۲۲۳) **بسر برزدن بار** | مصدر اصطلاحی آنا

برسر نهادن است (انوری سه) درد هجرت

گرم اشکی می دهد ؛ عشق صد بارم بسر بر می زند

(اردو) بوجھ سر پر رکھنا ۔ زیر بار کرنا ۔

(الف) **بسر پا آمدن** | مصدر اصطلاحی ۔

بقول وارسته و بهار و بحر از مرض شفا یافتن ۔

(سفید بلخی سه) عمرها بود که ضعف از شکن زلف

تو داشت ؛ زین شکست آمده اکنون بسر پا زنجیر

مؤلف عرض کند که (بر سر پا آمدن) بجایش

گذشت و این همه معانیش مرادف آن است

و در بنجا همین قدر کافیست که از سند سفید بلخی .....

(ب) **بسر پا آمدن زنجیر** | بمعنی وقت

آن رسیدن که زنجیر از پا برآید و رستگاری نصیب

شود یعنی زنجیری که در پا افتاده بود و بسر پا رسیده

و قریب است که از پای بیرون شود پس معنی این

مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است

وضع و راست که برای این معنی زنجیر را داخل

اصطلاح کنیم و بدون آن جز این نیست که مرادف

(بر سر پا آمدن) باشد و بس ۔ پس محققین

بالا سطلبه ری خورده اند که این را بمعنی (از مرض

شفا یافتن) نوشته اند و این معنی از سند بالا

اصلا حاصل نمی شود فتامل ۔ شاعر گوید که عاشق از

مدت دراز بوجه شکن زلف تو ضعف می داشت

و مبتلای قیدش بود و لیکن بوجه آنکه زلف تو

شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد ۔

(اردو) (الف) مرض سے شفا پانا اور ہمارے

خیال کے لحاظ سے دیکھو (بر سر پا آمدن) (ب)

آثار نجات پیدا ہونا ۔

بسر پا نشستن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول

خان آرزو در چراغ مهیا بودن برای رفتن صاحب

بحر همزبانش (سلیم سه) تیر صد ایم که زبس بی

تعلقی ؛ هر جا نشسته ام بسر پا نشسته ام ؛ **مؤلف**

عرض کند که مراد از معنی اوّل و سوم (بر سر پا نشستن)

است وبس) (اردو) دیکھو (بسر پانشستن) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسر پردازیدن

مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی گرفتن سر و آویختن بسر سند این از ظہوری (بر سر پا نہادن) گذشت معاصرین عجم گویند که (۲) مرادف معنی دوم (بسر پیچپیدن) ہم که می آید (اردو) (۱) سرسے لپٹ جانا (۱) دیکھو (بسر پیچپیدن) کے دوسرے معنے۔

بسر پیچپیدن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر (۱) پیچپیدن دستار و مانند آن بمعنی حقیقی و (۲) مسموع است که باصطلاح لوطیان فعل بد کردن باشد (میر نجات ملہ) پر نگر رشده دستار زری کو ساده باشد بسرش می پیچم کو امیرزا امان اللہ امانی ؎) غیر پندار و بسر دستار زر پیچپیده ام کو این نه دستار است درد سر بسر پیچپیده ام کو **مؤلف** عرض کند که (بسر پیچپیدن درد سر) بمعنی درد سر پیدا شدن لبسرا ست و درد سر را بدست سر گردن و (بسر پیچپیدن دستار) بمعنی نہادن و درست کردن دستار بسر پس معنی اوّل خصوصیتے دارد و آن را پسند نکنیم۔ بجائے معنی اوّل پیچپیدن چیزی بسر و متعلق شدن چیزے بسر باشد و معنی دوم بیان کرده بہار برای لواطت مخصوص است که لوطیان عجم صراحتش می کنند که فاعل در لواطت دست ہا را بر سر مفعول می پیچپد چنانکه در جماع با زن دست ہای فاعل در بغلش (اردو) (۱) سر پر لپٹنا۔ جیسے دستار سر پر لپٹنا۔ باندھنا۔ اور سر مارنا (دیکھو افگندن برکسی) اور سر ہونا۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانه بخشیدن

مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند چیزی را سہل و فرومایه دانسته باشاره سر تازیانه عطا فرمودن مرادف (بسر تازیانه دادن) (انوری ؎) خسرو بسر تازیانه بخشد کو چون ملک عراق ار ہزار باشد کو **مؤلف** عرض کند که کنایه ایست لطیف که تازیانه در دست

شاهات می باشد و بی پروائی بیان اشاره کنند برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشاره سے عطا کرنا

بسر تازیانه بستانم مقوله - بقول مؤید ای بغیر تیغ سپید برنگ بزخم تازیانه فتح کنم صاحب هفت هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند (بسر تازیانه ستاندن) مصدر ایست اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی فهمیم که هر دو محققین بالا چرا این را مقوله قرار داده اند و چرا ذکر مصدر ترک کرده اند (اردو) آسانی سے لینا - بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔

بسر تازیانه دادن مصدر اصطلاحی - بقول بهار و انند مرادف (بسر تازیانه بخشیدن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (نظامی ے) آوردی جهان به تیغ فرازی بسر تازیانه دادی بازی (اردو) دیکھو بسر تازیانه بخشیدن۔

بسر تازیانه ستاندن مصدر اصطلاحی - بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف بسر تازیانه گرفتن) **مؤلف** عرض کند که ما صراحت این ذیل (بسر تازیانه بستانم) کرده ایم که گذشت (اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔

بسر تازیانه گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بهار و ملحقات برهان مرادف (بسر تازیانه ستاندن) **مؤلف** عرض کند که همانجا صراحت کرده ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانه ستاندن۔

(الف) **بسر چنگ آمدن** مصدر اصطلاحی - بقول بحر قریب بقبض و تصرّف آمدن بهار گوید که کنایه از کمال قرب یا در قبض و تصرّف خود آمدن (خواجه آصفی ے) دست در زلف سیاهت من بدروز زدم تا آمدم سوی تو چون شب بسر چنگ آمدی و فرماید که میتوان گفت که........

(ب) **بسر چنگ آمدن شب** کنایه از قریب بآخر رسیدن شب گیریم چنانکه از سند بالا معلوم می شود صاحب بحر ذکر (ب) بوثیقه سند خواجه آصفی بجای خودش کرده با معنی بیان کرده بهار متفق

مؤلف عرض کند که از سند بالا تصدیق (ب) می شود و این کنایه باشد و الف بمعنی حقیقی است و بس ولیکن ضرورت ندارد که قرب قبض و تصرف گیریم بلکه معنی بچنگ آمدن است مطلقاً که چنگ و سر چنگ هر دو یکی است. مخفی مباد که آنچه بهار بلفظ خورد را در معنی الف داخل کرده سکندری خورده هیچ ضرورت تخصیص به خورد نیست فتامل (اردو) (الف) قبضه میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نهادن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم ع) از طبع خسیس خویش چون ناف کون را بسر شکم نهادی بود (وله ع) از سر تا پا تن تو چون آینه صاف بود چون تیغ مژه برامدی خوش زغلاف رفتی بضیافت حریفان آخر کون را بسر شکم نهادی چون ناف بود **مؤلف** عرض کند که (چیزی را بسر چیزی نهادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی را بالای چیزی نهادن و سلیم در هر دو سند (کون بسر شکم نهادن) آورده و معاصرین عجم گویند که این بمعنی آماده شدن مشغول است برای مشغولی که کوشش سر شکم حاصل می رسد و این مصدر عام که بالا مذکور شد بحذف لفظ چیزی که در اول اوست مختصر کردن و پسندی کار گرفتن که بدون اختصار است کار بهار باشد. حیف است که صاحبان بحر و انند نقاش کرده اند معلوم می شود که نظر بر نکات معنای این اصل مقصود را گذاشتند و این از شان تحقیق دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا یعنی تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

(۳۵۲۸) **بسر چیزی یا کسی رسیدن** | مصدر اصطلاحی حمله کردن بران و تاخت آوردن بر و (انوری ع) گفتم جانی بسر آمد مرا از عشق تو آخر بسر آن رسید تو (اردو) سر پر آ چڑھنا۔ بقول آصفیہ۔ چھاتی پر آ موجود ہونا (عارف ع) شامت ہے کسی کی منہ جو ترے ناصحا پڑھتے ہو جو شخص یوں بالا کے سر پہ آ چڑھتے ہو

بسر خامہ سخن گفتن | مصدر اصطلاحی بقول

انند سخن شایستہ گفتن و فرماید کہ از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرخی ؎) باعطارد بسر خامہ سخن با یگفت تو ہر دبیری کہ بدیوان کند آہنگ تقریر مؤلف عرض کند کہ با تعریف صاحب انند اتفاق نداریم سندش تقاضای آن می کند کہ این کنایہ باشد از مراسلت و خط و کتابت کردن (اردو) شائستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا خط و کتابت کرنا۔

(الف) **بسر خود** | اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار مرادف بر سر خود و آن بجایش گذشت (شرف بدخشی ؎) کاکلت چند بگردمہ تابان گردد بسر خود مگذارش کہ پریشان گردد مؤلف عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی بر می آید و از توجہ نشوائیم کہ این را مرادف (بر سر خود) گیریم و خیال خود نسبت حقیقش ہم را نجا بیان کردہ ایم و لیکن درینجا ہمین قدر کافی است کہ از سند بالا مصدر ......

(ب) **بسر خود گذاشتن کسی را** | بمعنی بحال او خود گذاشتن کسی را بپیدا میشود پس اگر حقیقت (الف) را از ہمین سند گیریم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد و بس (اردو) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خویش | اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین و کسر سوم یعنی استقلال خود و در نسخہ مؤیدیہ مطبوعہ مطبع نولکشور ہم ہمین لفظ است و ہمین معنی لیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) بہ تحتانی ششم نوشتہ و ہمین است موافق قیاس نظر بر معنی مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بالای سر خود است و برای معنی بیان کردہ لغویان طالب سند استعمالی باشیم سند استعمالی ایرانیان نظر نا گذشت و معاصرین عجم بزبان ایرانیہ و محققین فارسی زبان از ین ساکت ہمانا شمس مرادف (بسر خویش) نوشتہ کہ بجایش گذشت (اردو) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنی ......

لحاظ سے اپنے سر پر (دیکھو بر سر خویش)

بسر در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند پیش پا خوردن است (ظہوری ؎) از غاشیہ داری تو خورشید ۂ از گرم روی بسر در آید ۂ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار در (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با او اختلاف کردہ ایم دو ہمہ ہم ہمان (فخر الدین علی ؎) کو بخت کہ بیگہ مہ من مست در آید ۂ زلفش کشم و شب بسر دست در آید ۂ (اردو) دیکھو بسر چنگ آمدن۔

بسر دستی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی بسر پنجگی و انند کسی صاحب شمس گوید کہ بمعنی سرسری و اندک دستی۔ صاحب ہفت باتفاق مؤید گوید کہ بکسر رای مہملہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از اضافت بسوی دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال پیش نشد ولیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ "ما درین کار بسر دستی کامیاب شدیم" بای حال مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در آن (بوستان سعدی شیرازی ؎) پیادہ بسر بر در بارگاہ ۂ دویدند و بر تخت دیدند شاہ ۂ و ہم او بقول بعض محققین فرماید کہ (۲) در محل تعظیم مستعمل صاحبان انند و بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بہ تحقیق ما معنی اول متحقق کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و بامتثال حکم حاکم و معشوق دویدن است سند سعدی ہم برای ہمین

معنی است و استعمال این بمعنی دوم از نظر ما نگذشت بدون
سند استعمال تسلیمش نکنیم دارد (۱) سرعت کے ساتھ
دوڑنا (۲) رغبت اور خوشی کے ساتھ دوڑے جانا
جیسے (سر سے چلنا) یعنی سر کو پاؤں بنا کر راستہ
طے کرنا۔ دیکھو (از سر قدم ساختن) مگر اردو میں
(سر سے دوڑنا) مستعمل ہے ... مخاطب کی تعظیم
یا امتثال حکم میں دوڑے جانا۔

(الف) **بسر رسانیدن** | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی بسر آوردن
(محمد مسیح فسائی ﷺ) بسر ... سامان ...
تن رہ دل را بچشم نقش پا در خواب نتوان دید
منزل را مؤلف عرض کند کہ لازم این ....

(ب) **بسر رسیدن** | بقول بہار بمعنی (۱) آخر
شدن و (۲) برباد رفتن (قاضی احمد ﷺ) خنجر
بہست بر سرم آن ... گفتم کہ چیست گفت
کہ عمرت بسر رسید و صاحب بحر بمعنی (آخر شدن)
قانع۔ بخیال ما معنی اول ...

ومعنی دوم ہیچ۔ کہ بدون سند استعمال تسلیمش
نکنیم دارد (الف) آخر تک پہنچانا۔ ختم کرنا
(ب) (۱) آخر ہونا۔ ختم ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔

(الف) **بسر رشتہ رفتن** | مصدر اصطلاحی
بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آمدن بسر
سخن باشد کہ در اثنای گفتن سر رشتہ را از دست داده
و گم کرده باشد (مولوی معنوی ﷺ) دلا ولا بسر رشتہ مثل
بشنو ... آسمان زکجا ست و ریسمان زکجا و صاحب
رشیدی نقل نگارش۔ صاحب برہان گوید کہ کنایہ از آمدن
بسر سخن بود کہ در اثنای گفتگو جملہ معترضہ بیان کنند
تا فاصلہ واقع نشود و بقول صاحب بحر بسر مطلب
آمدن بعد ذکر جملہ معترضہ و بقول جامع کنایہ از آمدن بسر
سخن و مطلب۔ ... بعد از جملہ معترضہ۔ بہار ہم ذکر این
کرده ... با اختلاف خفیف ... آسمان از
کجا و ریسمان از کجا) نقل کرده و ما ہم بجای خودش نقل کرده
ایم کہ لفظ بشنو ... یعنی (دلا ولا بسر رشتہ
بشنو) ... .

(ب) بسر رشته شدن | باضافت رای مهمله

اوّل بمعنی سلسلهٔ سخن را نگاه داشتن پیدا میشود تا از جملهٔ معترضه سلسله بیان قطع نشود و دیگر هیچ و مولوی معنوی استعمال همین مصدر کرده است نمی دانیم که محققین بالا این را بسند (الف) چطور آورند و اگر عوض (شو) (رو) باشد همین سند البته (الف) را بکار می خورد باقی حال حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی (الف باشد یا ب) همین قدر است که ذکرش کرده ایم طرز بیان محققین بالا و سیما صاحب جهانگیری کشف حقیقت نمی کند ـ (اردو) (الف و ب) سلسلهٔ کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملهٔ معترضہ کی وجہ سے سلسلہ قطع نہ ہونے دینا ـ

بسر رفتن | مصدر اصطلاحی ـ بقول انند

بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ہ) دل نه زارد تن بر د بار خواهد عشق را که از نسیم بجوش آید و بسر نرود (ولہ ہ) ظرفی بهم رسان که مباد از تنک ظرفی منصور را کند بلا در گلو کنند (ظهوری ہ) مشکل اگر بدجاه و جیحون بسر رود تشنه است قطرهٔ قلزم و عمّان چه بکشم **مؤلف** عرض کند که بسر افتادن بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اوّل بیان کرده محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم که این معنی از سند نظیری پیدا نیست بلکه از کلامش (۲) بمعنی لبریز شدن است و مراد از جامهٔ خود بیرون شدن کسی و تحمّل چیزی نه کردن و دیگر هردو اسناد هم بهمین معنی آمده تأمّل (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) اُبل پڑنا ـ بقول اسیر کم ظرفی سے کہہ اٹھنا (اسیر ہ) منصور کا یہ ظرف کہاں تھا اُبل پڑا مشکل ہے شرب بادۂ مرد آزمای عشق

بسر رفتن صحبت | مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر موافق شدن صحبت **مؤلف** عرض کند که زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان از این معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت بننا ـ

بقول آصفیہ ۔ صحبت بدار ہونا (ممنون ؎) دیکھئے
یارب کہ اس سے صحبتیں کیونکر بنیں ہو وہ ہے اک
مرزانش چاہیں سوا ہم اختلاط ہو صحبت موافق
ہونا بھی کہہ سکتے ہیں۔

بسر زدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند (۱) باخبر رسانیدن چیزی را و (۲) موافقت کردن
با چیزی ۔ مگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت
بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ از نظر ما گذشت
(بسر برزدن) البتہ بمعنی دوم گذشت (اردو)
(۱) دیکھو بسر رسانیدن ۔ (۲) موافقت کرنا۔

بسر زدن گل | مصدر اصطلاحی ۔ قائم کردن (۱۴۴۴)
گل بر دستار (ظہوری ؎) کسیکہ پای دلش را بسفت
خار غمی ٭ گلی بسر نزد از باغ زندگانی خویش ٭
(اردو) سر پر پھول قائم کرنا ۔ پگڑی میں پھول لگانا۔

بسر زلف | اصطلاحی ۔ بقول بہار نباز و تنخمر
وفرماید کہ در اقوال و افعال ہر دو مستعمل چون (ب
سر زلف می بجام کردن) مؤلف عرض کند کہ
معنی لفظی این باشارۂ زلف است و با بسر مصادر
و الفاظ کہ استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود
(اردو) اشارۂ زلف سے ۔ زلف کے اشارے سے

مصادر اصطلاحی بہار نسبت (الف)	
	(الف) **بسر زلف حرف زدن**
	(ب) **بسر زلف سخن کردن**
	(ج) **بسر زلف سخن گفتن**
	(د) **بسر زلف سخن می گوید**

گوید کہ باستغنا و بی پروائی و کنایہ و بناز و تنخمر
حرف زدن است (الف صائب ؎) از
قرب حسن گرنہ دماغش مشوش است ٭ چون حرف
می زند بسر زلف شانہ اش ٭ (الف رفیع ؎)
بسر زلف اگر حرف زنی مشکل نیست ٭ مشکل
این است کہ با چین جبین می گوئی ٭ ہم او نسبت
(ب) فرماید کہ مرادف (الف) است (ب ملا مفید
بلخی ؎) ناخن چو شانہ در جگر زلف می کنم ٭
با نوخطان سخن بسر زلف می کنم ٭ خان آرزو در
چراغ ہدایت نسبت الف گوید کہ بمعنی ناز کردن

شہرت دارد۔ صاحب بحر ذکر (الف و ب و ج) کردہ متفق با بہار۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر (د) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ حال مصدر (ج) است و مثل شد بر زبان۔ فارسیان چون کسی را بینند کہ باشارہ و کنایہ و بناز و ادا حرف می زند بمحل ادای این مثل را می زنند (اردو) (الف و ب و ج) کنایہ اور اشارے اور ناز و ادا سے بات کرنا (د) اشاروں سے بات کرنا اور ناز و ادا اور زلف کے اشارے سے مطلب ادا کرنا ہے۔

بسر زلف صحبت داشتن

مصدر اصطلاحی۔ بقول خیابان و بحر و آنند پریشان و تیرہ روز بودن گشتن و اظہار رنجش نمودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و سند استعمال پیش نظر مشتاق سند می باشیم اگرچہ موافق قیاس است ولیکن محققین اہل زبان از این ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن این کنایہ را پسند می کنند (اردو) پریشان ہونا۔ اظہار رنج کرنا۔

بسر زلف گفتن

مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بسر زلف حرف زدن) است (ابراہیم شوستری ع) کردم چہ سراغ دل گم گشتہ ز چشمش بگو گفتا بسر زلف کہ در زیر سر او است (اردو) دیکھو بسر زلف حرف زدن۔

بسر زلف می بجام کردن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بنازی بجام کردن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل (بسر زلف حرف زدن) اشارہ این کردہ است و بہار بذیل (بسر زلف) (ملا طغرا ع) چون بسر زلف کرد ساقی با می بجام کج سرمہ کش ناز شد دیدۂ پیمانہ را۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ناز و ادا سے شراب پیالہ میں ڈالنا۔

(الف) بسر سنگ نشاندن

مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت (سعدی ع) بسر سنگ نشستہ ...

بمعنی بے اعتبار و زبون ساختن است (تاثیر ؎)
گر چنین دست دهد همّت من احسان را
تا چو سنگ بسر سنگ نشانم تان را بهار نیز گر این ذکر ......
(ب) **بسر سنگ نشستن** هم کرده گوید که کنایه از
خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر هم ذکر این
کرده گوید که مرادف (بر سر سنگ نشستن) است که
بجایش گذشت **مؤلّف** عرض کند که حقیقت این
هر دو مصدر را همانجا ذکر کرده ایم (اردو) دیکھو بر
سر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار
بمعنی بسر رسیدن (خواجه شیراز ؎) بپای شوق گر
این ره بسر شدی حافظ
بدست هجر ندادی کسی عنان
فراق صاحب بحر گوید که (۱) آخر شدن و (۲) بر پا
رفتن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کرده
می فرماید که بمعنی آخر شد **مؤلّف** عرض کند که با
خیال خود را نسبت معنی دوم همه را انجا ظاهر کرده ایم
معاصرین عجم بر زبان دارند و تحقیق ما از مجرّد (بسر
شدن) معنی بسر شدن زندگی هم پیدا
می شود چنانکه (انوری ؎) بی عشق
تو ام بسر نخواهد شد
با خوی تو خوی در
نخواهد شد
جز وصل تو امنی شود در
سر
وین کار چنین بسر نخواهد شد
(اردو) دیکھو بسر رسیدن اور ہمارے معنوں
کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شند استعمال۔ بقول مؤیّد و هفت بحواله شرفنامه بسکون دوم سرشته کنند یعنی خمیر و
فرماید که قیاس بکسرات آید **مؤلّف** عرض کند که موحده اوّل زائد است و مکسور و سین مهمله هم
مکسور و مزید علیه سرشند صیغهٔ جمع مضارع از مصدر سرشتن که بجایش می آید و واحد این سرشد۔
بیچاره صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائیدی داد (اردو) خمیر کریں

بسر غلطیدن مصدر اصطلاحی۔ سر بزمین افگندن و در خاک غلطیدن (ظهوری ؎) نگه

کز چشم من رو بید تا رگی بسر غلطد ؎ ز تلخی پوست
انداز د سخن کز کام من باشد ؎ (ولہ ؎) بہ نیم
جرعہ فلک اینچنین بسر غلطید ؎ خوش آن
حریف کہ خم خانہا تمام کشید ؎ (ولہ ؎) خوشا
سیدی کہ از خم غمی بر یکدگر غلطد ؎ اگر سازد پزد
شوق پا محکم بسر غلطد ؎ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسرفکندن | مصدر اصطلاحی۔ افکندن (۳۴۴۲)
بر زمین ذریعہ سر (انوری ؎) عمری کمان صبر
بزہ کردہ داشتم ؎ واخر بہ تیر غمزہ نگندنا بسر
مرا ؎ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسرکردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہا
مرادف بسر بردن (زکی ہمدانی ؎) نہ یار را
ز غم خود خبر توانم کرد ؎ نہ با جفای غم او بسر
توانم کرد ؎ **مؤلف** عرض کند مرادف معنی
اوّل بسر بردن است کہ بجایش گذشت محققی
مباد کہ اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی
باخر رسانیدن وبمجاز بمعنی گذاردن زمانہ زندگی مستعمل
شد وبحذف زندگی مجرد (بسرکردن) ہم بہمان
معنی اصطلاح قرار یافت (اردو) بسر کرنا۔ دیکھو بسر
بردن کے پہلے معنے۔

بسرکسی آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
در وارستہ وبحر بخیال او وارسیدن (محمد کاظم قمی ؎)
رودم زتن برون جان چو ز در تو خواہی آمد ؎ چہ
بمدعا بسیرم چو بسر تو خواہی آمد ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن بہ بالین است وبس
(اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسرکسی پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برسرکسی پیچیدن) کہ بجایش گذشت (میر نجات
؎) بہتر است از ہمہ فن گرد سرت گردیدن ؎
دست بر داشتن از پا بسرت پیچیدن ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کامل بر (برسر پیچیدن) گذشت
(اردو) دیکھو برسرکسی پیچیدن و برسر پیچیدن

بسرکسی رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

و وابستہ و بحر مرادف (بسر کسی آمدن) **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمہ را انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (للاادری ـــہ) بچہ نازرفتہ باشد ز جہان نیاز مندی ؛ کہ چو جان بچہ ردان بسرش رسیدہ باشی ؛ سند دیگر برائے سر شدان) گذشت (اردو) دیکھو (بسر کسی آمدن)

(الف) بسر کسی گردیدن مصادر اصطلاحی

(ب) بسر کسی گشتن (الف) بقول وارستہ و بہار مرادف گرد سر گردیدن ـ صاحب بحر گوید کہ طواف آن کردن و قربان آن شدن ـ (محسن تاثیر ـــہ) با آنکہ می کشم ستمی را ہزار بار ؛ گردم ہمان بسر صنمی را ہزار بار ؛ (ب) مرادفش (نظیری ـــہ) گرد سر تو گشتن و مردن گناہ من ؛ دیدن ہلاک و رحم نکردن گناہ کیست ؛ (اردو) صدقے ہونا ـ قربان ہونا ـ طواف کرنا ـ

بسر کشیدن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارستہ و بحر وانند بیکدفعہ بلا جرعہ کشیدن (عالی ـــہ) جام داغی از جنون عالی بسر خواہم کشید ؛ در خمارم ساغر سرشاری باید مرا ؛ **مؤلف** عرض کند کہ تخصیصی ندارد با پیالہ و جام و ساغر و امثال آن است ـ ترقی مبالغہ چون خواہند کہ جام و ساغر را بیکدفعہ بلا جرعہ بکشند سر را بجانب پس میل دہند از ہمین عادت این محاورہ قائم شد کہ در فصل کشیدن سر ہم داخل است (اردو) ایک گھونٹ میں پی لینا ـ

بسر منزل رسیدن مصدر اصطلاحی ـ بمعنی رسیدن بمنزل است (صائب ـــہ) ز جا موجہ بساحل نمیرسد صائب ؛ بسکر و تکیہ بسر منزل رضا نرسد ؛ (اردو) منزل پر پہنچنا ـ

(الف) بسر و چشم اصطلاح ـ بقول بہار

(ب) بسر و دیدہ بجہت تعظیم امراء در وقت قبول کردن کاری گویند و درین مبالغہ زیادہ ازان است کہ تنہا گویند (بچشم) (رشاعر ـــہ) قدمی نہ بسر و دیدہ غمدیدہ ما ؛ کہ گلہی داشتہ ایم بسر و دیدہ ما (خواجہ سلمان ـــہ) بسر و دیدہ

آمدی بہشتہ ؎ دیدہ بر پای خواجہ مالیدی ؎ مؤلف
عرض کند کہ۔ حاشا کہ چنین باشد۔ محقق ہندنژاد
ذوق زبان ندارد و نمی داند کہ در ہر دو سند (الف و ب)
بمعنی بیان کردۂ او نیست و حق آنست کہ فارسیان
بامتثال حکم کسی نظر بہ تعظیمش گویند "چشم" و "بچشم"
ہم و ما از معاصرین عجم اصلا نشنیدیم کہ درین موقع
عوض (چشم) بسر و چشم یا بسر و دیدہ گفتہ باشند
فارسی دانان ہندوستان استعمال الف البتہ کنند
ولیکن (ب) را اصلا بر زبان ندارند و آنچہ محقق
بیچارہ تخصیص این با مبالغہ کردہ است ہیچ مدعی
چست است و گواہش سست۔ سندی باید
بدون آن اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بچشم۔

بسر وقت آمدن مصدر اصطلاحی۔ بر
علین وقت آمدن و بر وقت آمدن فک اضافت
است در (سر وقت)، دیگر ہیچ (صائب ؎)
چرا ہرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ؎ چنین
کز دیدہ غافل میروی غافل نمی آئی ؎ (ولہ ؎)
دربساطم گہی باز پسینی ماندہ است ؎ گر بسر وقت من
ای سست وفا می آئی ؎ (اردو) وقت پر آنا۔

(الف) **بسر وقت افتادن**	مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بسر وقت رسیدن**	خان آرزو در
(ج) **بسر وقت کسی آمدن**	چراغ ہدایت
(د) **بسر وقت کسی افتادن**	ذکر الف و ب
(ہ) **بسر وقت کسی رسیدن**	کردہ بر معروف

قانع بہار ذکر ج و (د) و (ہ) کردہ گوید کہ کنایہ از رسیدن
در وقت سختی و مصیبت بر کسی و بقول صاحب بحر پرسش
حال کردن در وقت مصیبت (سعید اشرف ؎) دریغ بخت ستم
غلین بہ غمخواری نمی آید ؎ بسر وقتم ز یاران وطن کار
نمی آید ؎ (صائب ؎) بسر وقت دل من گر چنین
مستانہ می آئی ؎ نخواہد ماند ای بیرحم دودی از کباب
من (محسن تاثیر ؎) افتادی اگر دیر بسر وقت
ہلاکش ؎ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ؎ مؤلف
عرض کند کہ ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت
کہ مقصود ما از (ج) و (د) و (ہ) حاصل می شود و حق

آنست کہ ہر سہ مصدر آخرالذکر را بالفظ کسی آوردن درست است وبحذف آن درست نیست وابن ہر مرادف یکدیگر کنایہ باشد از رسیدن وخبر گرفتن کسی

درعین وقت احتیاج وبروقت رسیدن (اردو) وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا چاہیے۔ جو وقت پر کام آئے وہی اپنا

بسرہ بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راہ یعنی کثیر الطرق وآن شہری بودہ کہ از اطراف عرب وعجم دران جمع می شدہ اند وآخر اعراب غلبہ کردند ونام آن را معرب کردہ بصرہ کردند والآن بتعریب مشہور ومنسوب بدان انجار البصری خوانند۔ صاحب شمس گوید کہ بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) ازین سو وصاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف بس راہ است ونام حقیقی شہر بصرہ کہ حالا بر زبان عجم متروک ومعربش مستعمل وبمعنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصرہ ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکر۔ (۲) اس طرف

بسریا بقول برہان وناصری وہفت بکسر اوّل وثالث وتحتانی بالف کشیدہ بلغت زند و پازند گوشت را گویند کہ بعربی لحم خوانند صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم وبس وباشد کہ فارسیان از لغت بُسر کہ بالضم بزبان عرب بمعنی خرماے خام وتازہ از ہر چیز است این لغت را بزیادت تحتانی والف واختلاف اعراب اوّل تقریباً وضع کردہ باشند واین قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید کہ اسم فارسی است وبہ دری کریا وبعربی لحم وبہندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیہ وکثیر التغذیہ۔ قریب الاستحالہ وبہترین آن در مواشی بز وگوسفند کہ عمرش کمتر از شش ماہ ونہ زیادہ از یک سال نباشد وبعد ازان گوسالہ ویک سالہ گاو وگاو میش وشتر جوان وافضل لحوم طائر تدرج وماکیان الطف ازان وفرماید کہ برہ اے

صاحبان محنت شاقه و ریاضت قوی المزاج حار۔ گوشتهای قوی غلیظ بهتر از گوشت های لطیف و جمیع گوشت گرم و تر۔ و مولد خون متین الا گوشت ماهی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ لحم۔ ماس۔

پسر چه | بقول شمس بالکسر و با با و جیم فارسی (۱) بدکار و سفله و (۲) هرزه گو که عرب آنرا فحش گویند و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و رای مکسور و یای مجهول (۷) پسران بدکار۔ هم او به بای فارسی و فوقانی سوم (پستر یچه) را بمعنی اول نوشته **مؤلف** عرض کند که همین لغت ببای فارسی اول بمعنی اول و هفتم در بای فارسی می آید۔ تحریف صاحب شمس است که بای فارسی را موحده کرده و معنی متعدد بدون سند پیدا کرد اعتبار را نشاید در ینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال با موحده بدست آید بمعنی اول و هفتم فقط۔ این را مبدل (پسر یچه) توانیم گفت که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه تب و تپ و اسپ و اسب و ماخذ (پسر یچه) به بای فارسی به جایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسر یچه۔

بس سرو روان که زیر چادر باشد

چون باز کنی مادر باشد | مثل۔ صاحب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست که اعتبار بر ظاهر هر چیز نه پرده دار نباید کرد بلکه حقیقت را دریافت باید کرد تا غلطی واقع نشود۔ مخفی مباد که اکثر محققین امثال در این مثل بجای (سرو روان) (قامت خویش) نقل کرده اند و معاصرین عجم هم همین بر زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " پردہ ہٹا حقیقت کو پا " مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔

بسط بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی و بالکسر دست کشادہ و در اصطلاح جمّل۔ نام عملی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخّص تسلیم ذکر این کردہ اند و گفتہ اند کہ اقسام صنعت بسط در جمّل سہ صد و شصت است و از بیان تفصیلی ہر یک صنعت کنارہ کشیدہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (غرائب الجمل) ذکرش کردہ ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المربّی و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزّل و (۱۲) بسط تنزّل حرفی و (۱۳) بسط تنزّل طبعی و (۱۴) بسط تنزّل بالطبع و (۱۵) بسط تنزّل اوتار و (۱۶) بسط تنزّل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمّع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تنصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسّر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر در ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن در ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوّی نام است و (۲۷) بسط تمازج و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہیٰ) تعریف ہر یکی در غرائب الجمل مذکور است و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسمای ہمہ اقسام متذکرۂ بالا بترکیب فارسی است از ینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوّق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است ولیکن در ہیچ کتاب صنائع و بدائع و جمّل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمّل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف معہ تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع و بدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال ـ بقول انند و بحر و بهار بمعنی کشاده دادن است و صاحب منتخب گوید که بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجه جمال الدّین سلمان ـه) در شرح فراق تو سخن را چه دهم بسط ؎ شرط ادب آنست که این نامه کنم طی ؎ **مؤلّف** عرض کند که معنی بسط بجایش گذشت فارسیان لغت عرب را بترکیبش با مصدر فارسی استعمال کرده اند (اردو) کشاده کرنا وسیع کرنا ـ

بسغده بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه بروزن نسفته (۱) بمعنی بسیچیده و آماده ساخته شده بجهت کاری و شغلی (حکیم عنصری ـه) که من مقدّمهٔ خویش را فرستادم ؎ بدانکه آمدنم را بسغده باشد کار ؎ (ابوشکور ـه) تن و جان چو هر دو فرود آمدند ؎ به یک جای هر دو بسغده شدند ؎ صاحب رشیدی گوید که بسغدیدن مصدر این است و معنی لفظی این ساخته و آماده و گوید که اسغده هم گویند ـ صاحب برهان بذکر معنی بالایی فرماید که (۲) شخصی که کارها را سامان کند و بسازد و فرماید که بابای فارسی هم درست است و صاحب جامع نسبت هر دو معنی همزبانش صاحب ناصری بحوالهٔ رشیدی و جهانگیری ذکر این کرده گوید که برای اینمعنی اشعار فرخی را شاهد دانسته اند (و هو هذا ـه) بدانکه چون بکند مهرگان بفرّخ روز ؎ بجنگ دشمن داؤن کشد بسغده سپاه (و له ـه) خجسته بادت فرخنده جشن و فرّخ باد ؎ بسغده رفتن و بیرون شدن زخانه براه ؎ و بتحقیق خودش گوید که سغد سمرقند شهریست معروف و آنرا یکی از جنّات اربعه شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شهر است چنانکه (انوری رع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار ؎ و همچنان منوچهری دامغانی گفته (ـه) صلصل باغی بباغ اندر همی نالد بدرد ؎ بلبل راغی براغ اندر همی نالد بزار ؎ این زند بر چنگ های سغدیان پالیزبان ؎ وان زند بر نایهای رومیان آزادوار ؎ و بالآخر می فرماید که در قدیم الایّام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می‌نهادند برای رفع شبه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می
گذاشته‌اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه برقرار است - میر جمال‌الدین انجوی شیرازی - صاحب
جهانگیری سه نقطهٔ زیر سین (سغده) را بای پارسی تصور کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغده [illegible]
مانده و بسغده را صفت سپاه خوانده و آراسته و ساخته بمعنی نوشته و دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در
دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گوید که اگرچه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سغدیدن) مصدر آن نیست
ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) مؤلّف عرض کند که (سغدیدن) بر وزن
چسپیدن بمعنی ساخته و آماده شدن برای کاری می‌آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسغدیدن)
در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اوّل و (بسغدیدن) که بزیادت موحده اوّل می‌آید
هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده‌ایم و این مخفّف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن
است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدر انجا ذکرش کرده‌ایم - پس بی توجهی صاحبان
تحقیق است که پی بحقیقت نبردند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در تحشی که سطرها
سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلّق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده
ولیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند از بمعنی
ساکت و در مصادر سغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن هم این معنی یافته نمی‌شود بالجمله ادبی خبر است
از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفّف (بسغدیدن) که می‌آید و معنی
دوم مجاز آن نظر بر اتّفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز
توان گرفت و آنچه به بای فارسی می‌آید مبدّل این است که موحده به بای فارسی بدل می‌شود چنانکه

اسپ واسپ (اردو) دیکھو اسغدہ جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے ۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مهمله وغین معجمه ودال مهملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساخته شدن و(۲) مهیا گشتن صاحب بحر بذکر هر دو معنی بالا گوید که بکسر اول وفتح ثانی وضم ثانی هم آمده ۔ سالم التصریف است وهم او ذکر سغدیدن هم بجایش کرده صاحبان موارد ونوادر بذکر این گویند که بمعنی است که در (اسغدیدن) گذشت ۔ صاحب برهان همزبان بحر وخان آرزو در سراج ذکر این کرد **مؤلف** عرض کند که سغدیدن که بهمین معنی می آید اصل است واسغدیدن وبسغدیدن هر دو بزیادت الف وموحده مزید علیه آن واسم مصدر این (سغد) که تعریفش به اسغده کرده ایم وبسغده که گذشت مخفف مفعول همین است وسند این مصدر همه اینجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن ۔

بسغانج بقول برهان بفتح اول ویائے حطی لغتیست معرب بسپایک وآن دارو ئیست که بعربی اضراس الکلب وکثیر الارجل خوانند اگر قدری ازان در شیر اندازند شیر را به بندد وبسته را حل کند **مؤلف** عرض کند که ما بر بسپانج حقیقت این بیان کرده ایم (اردو) دیکھو بسپانج ۔

بسک بقول سروری وجهانگیری وجامع بفتح اول ودوم (۱) گیاهی است که بعربی آنرا اکلیل الملک گویند ۔ صاحب رشیدی این را مرادف بسته گوید بهمین معنی ۔ صاحب ناصری بذکر این فرماید که گویند دیمی که دران اکلیل الملک کشته بر داشته باشند پس ازان هر چه دران بکارند نیکوتر باشد (خاقانی ؎) شهرت درین دیار وحش بهتر است ازانکه ؎ کشت ازمیان بسک بر آید بوستان ؎ خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت اکلیل الملک را بر ازحقیقه نوشته ایم ودر اینجا همین قدر کافی است این مخفف بسدرک است که به همین معنی گذشت مخفی مباد که در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی مستعمل است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالۂ ادات) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو ورسراج ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مخفّف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک۔ بقول سروری وبرہان وجامع بضمتین فتیلہ کہ زنان از پنبہ پیچند برای ریسیدن صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو ورسراج ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفّف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد و بستک بمعنی بستہ خوردہ کنایہ از فتیلۂ مذکور (اردو) پونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وثانی زدہ بمعنی فاژہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این رامرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو ورسراج ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مخفّف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہمدر انجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن و (۲) باز ماندن است (باقر کاشی ؎) پریشان چند گوئی

بس کن این دیوانگی با قمری چو بوی گل شنیدی باز آغاز جنون کردی ؎ (ظہوری ؎) اعجاز شوق دانکہ رگ و ریشۂ جگر ؎ گر دید خشک گریہ تر۔ گریہ بس نکرد ؎ (دولہ ؎) بچشم دعوی ابست

بیجا بر که دیدم چشم پشیش گر پیبس کرد بر (ولہ)
سبوکشان اگرش بس کنند وای برو بر خدا بشیخ
دهر زود وازو واسیری بر **مؤلف** عرض کند
که موافق قیاس است وبس بهمه معانیش که
گذشت واین متعلق به معنی دوش که

کافی است ومعنی لفظی این (۳) اکتفا
کردن است ومجاز ابهر دو معنی اوّل الذکر
(**اردو**) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳)
اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو)
پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان وناصری وانند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب پس درخانہ وسرا صاحب جامع فرماید که چوبی که درپس درنهند۔ صاحب انند صراحت کرده که لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند که اصل این (پسکلہ) به بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او وکلہ بالکسر وتشدید لام درعربی زبان بقول منتخب بمعنی پرده باریک آمده عجبی نیست که فارسیان این را بتخفیف مرکب کردند باکلمہ پس و (پس کلہ) نام نهادند چوب پس درخانہ وسرا را۔ بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ وتب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (**اردو**) دروازے کے پیچھے کی لکڑی۔ مؤنث جسکو دکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو بلّی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام (۱) مدغدغ ساختن (۲) بچنگال نواختن و (۳) درآغوش گرفتن **مؤلف** عرض کند که این مصدر نیست عجیب که همه محققین مصادر یعنی صاحبان بحر وموارد ونوادر ودیگر محققین اہل زبان و صاحبان اصطلاحات ازین ساکت وبعد دور کردن علامت مصدر چنانکه از اسم مصدر

تلاش کردیم بشکل را نیافتیم و سند استعمال هم پیش نه شد و معاصرین عجم هم برزبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکه بمعنی ازبسکه و چونکه۔ مرکب است از کلمهٔ بس و کاف بیان و صراحتی بر (ازبس) گذشت رضا ۵) بسکه در لقمهٔ من سنگ نهفت است فلک ٭ بی تامل نگذارم بجگر دندان را ٭ (اردو) ازبسکه بقول امیر چونکه (گلزار نسیم ۵) ازبسکه وہ شاہ تھا بداختر ٭ کرتا تھا حسد سے قتل دختر (مومن ۵) بے اعتبار ہوگئے ہم ترک عشق سے ٭ ازبسکه پاس وعدہ و پیماں نہیں رہا ٭

(۳۲۷۸)

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از رسن و مانند آن مؤلف عرض کند که این تحریف مطبع نولکشور باشد در دیگر همه نسخ قلمی (بشکلیدن) است که می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بشکلیدن۔

(الف) **بس گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ هدایت بازماندن و بس کردن (وحید ۵) مگو کام دل خود را ز حیرت کس نمی گیرد ٭ چه می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد ٭ صاحبان بحر و آصفی هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که ازین سند مصدر ....

(ب) **بس گرفتن زبان** پیدا است بمعنی بند شدن زبان هیچ شک نیست که این مصدر خاص پیدا می شود از (الف) و معنی آن (اردو) (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا۔

بس گوی اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پرگو مؤلف عرض کند که محاورهٔ زبان نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچه معنی لفظی دارد (اردو) (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا۔ دکن میں پرگو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طاقت زیادہ | رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل | بقول سروری بمعنی آکشفہ و بقول جہانگیری و سروری بر وزن عمل (۱) کاورس باشد صاحب
برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ کاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب
خوانند و (۳) امر از بدر آویختن یعنی در آویز ـ صاحب ناصری بر معنی اول قانع صاحب جامع ہمزبان
برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بمعنی سوم مخفف بکسل باشد صاحب محیط
بہ گاورس گوید کہ ہمان جاورس و بر جاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرب گاورس فارسی و بفارسی
ارزن نیز گویند و بترکی تو تاق و برومی کیجرس و بقول شمس اللغات فرماید کہ بیونانی کنچرس و بہ ہندی
باجرہ و بفارسی شیرازی ارزن و آنچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی ازان است بالجملہ جاورس سرد
در اول و خشک در آخر دوم ـ مولد خون ردی و غذا اکثر ـ دیر ہضم و بطی الانحدار مگر آنکہ پوست
آن جدا کنند و با شیر و با آب سبوس گندم بپزند غذای آن جید گردد **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی اول
اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ برارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی از من گفتہ اند و حقیقت
آن است کہ ارزن یا کنگنی ورای این است و بمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود
نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی در آویختن بجایش می آید و این امر حاضر آنست صاحب برہان
خوب نکرد کہ اشارہ امر کرد و از معنی مصدری خبر داد و مصدر اصلی را گذاشت خان آرزو سکندری خورد
کہ بیوی مصدر (بگسلانیدن) رفت و این را مخفف امرش بکسل خیال کرد ارد و (۱) باجرا بقول آصفیہ
ہندی ـ اسم مذکر ـ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی ـ اسم مذکر
ایڑی ـ ٹکری عقب ـ (۳) بسلیدن کا امر حاضر ـ لپٹ جا ـ

(۳۴۴۹)
بسلامت بردن
مصدر اصطلاحی۔ گذشتن وطی کردن بخیریت وسلامتی و بخیر و عافیت (انوری سـ۵) ہمچنان جلدٔ را ہم بسلامت می برد کہ ز دوران طبع سلامت ز دوران طبع آگاہ کو (اردو) خیریت سے گزارنا۔ خیریت سے طے کرنا۔ خیر و عافیت سے گزارنا۔

(۳۴۵۰)
بسلامت گذشتن
مصدر اصطلاحی بمعنی گذشتن بخیر و عافیت و این لازم مصدر گذشتہ باشد (انوری سـ۵) آخر الامر چو کشتی بسلامت بگذشت کو جسم از کشتی و آمد بلب کشتی گاہ (اردو) خیریت سے گزرنا۔

بسالان
بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند و فرماید کہ برین قیاس است بسلانیدن مؤلف عرض کند کہ از مصدر (بسلانیدن) کہ می آید امر حاضر است و بس و ضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد ذکر کنند و این غلطی محقق بی تحقیق است کہ این را مخفف بگسلاند گفتہ نمی داند کہ بگسلانیدن مصدر یست و مضارع آن بگسلاند پس بگسلاند را از این ہیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن پہ اسکا امر حاضر ہے۔

(الف) بسلاند
بقول سروری بکسر با و فتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی سـ۵) ہر کس فریباند مرا گر عشق بسلاند مرا کو آنکس کہ فہماند مرا گوید کہ پیشش زن بیا کو صاحب رشیدی ہم ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مضارع مصدر بسلانیدن است کہ می آید پیش آنہم کہ محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند ....

(ب) بسلانیدن
بقول ... مصدر لیست بکسر ... مرادف گسلانیدن و آن ہم جدا کردن و ہم ... گوید کہ لغتی است در گسلانیدن برقیاس گستاخ و بستاخ و گریوان و بریوان و کنجشک و بنجشک و کریخ و بریخ صاحب بحر گوید کہ این مخفف بگسلانیدن است کہ می آید و فرماید کہ متروک التصریف۔ صاحب نوادر ہمزبان ہمہ و صاحب جہانگیری این را مخفف بگسلانیدن گذشتہ ذکر تحقیقش نکردہ و صاحب ... (الف) گوید کہ برین قیاس است بسلانیدن۔

صاحبان ناصری و جامع و برهان و سراج همزبان
بحر. خان آرزو در سراج فرماید که بر قیاس (بسلاندن)
و دیگر افعال مشتقه مؤلف عرض کند که گسس
بضم اول و کسر ثانی بمعنی جدائی است و گسست
هم به همین معنی و گسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع
پس مصدر گسلیدن وضع شد از گسل بزیادت
تحتانی و علامت مصدر دن و مصدر گسستن وضع
شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف
یک فوقانی از هر دو و مصدر گسیختن وضع شد از
اسم مصدر گسیل به تبدیل لام به خای معجمه و همین
است سند اول این تبدیل و هر سه مصدر بالا بمعنی
گسلیدن و گسستن و گسیختن مرادف یکدیگر است

وگسلان مزید علیه گسل است و گسلاندن و گسلانیدن که مرادف
همین هر سه مصدر است وضع شد از همین گسلان و بگسلاندن
و بگسلانیدن مزید علیه آن بزیادت موحده در اولش
و بسلانیدن به حذف کاف فارسی مخفف آن پس
محققینیکه بسلانیدن را مرادف گسلانیدن بر قیاس
بستاخ و گستاخ و امثال آن گفته اند مقصود شان
همین قدر است که مبدل گسلانیدن است به تبدیل
کاف فارسی به موحده چنانکه گلغونه و بلغونه و گستاخ
و بستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بهتر از تبدیل
یافته می شود (اردو) (الف) مضارع ہے
(ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن۔ جسکا
بیان اسی ردیف میں آئندہ آئیگا۔

بسله بقول سروری بحوالهٔ اختیارات بسین و لام بوزن بسته دانه ایست مانند ماش که در میان باقلا باشد در حوالی لرستان مانند عدس و باقلا پزند و خورندش و آنرا پلک خوانند و بعربی خلّر صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان همزبان سروری و صاحب جامع هم این را آورده و صاحب سوار السبیل گوید که این معرب است از لغت ایطالیانی (پیسلّی) قسمی از حبوب خوردنی که ترجمهٔ آن در هندی مٹر است۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و به خلّرمی فرماید که بعضی به زای معجمه نوشته اند و آنرا

جلبان هم گویند و بفارسی مشنو و مشنگ و یوانه و بهندی مٹر کابلی و بتیانه و بشیرازی طومشو و خلر و خرقی نام است طبیعت همه اقسامش سرد در اوّل سوم و خشک در آخر دوم دیر هضم تر و در تجفیف قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند که خلّر هم لغت فارسی است که می آید و همان است که ذکرش بر برجاف گذشت و جلبان هم که می آید همان برجاف است و خرقی هم همان برجاف و ذکر طومشو هم بر برجاف گذشت و اشاره مشنو و مشنگ هم همدر انجا مذکور پس خیال ما نسبت این لغت همین قدر است که فارسیان معرّب را استعمال کرده اند و تعریب این از سوار السبیل متحقق (اردو) دیکھو برجاف۔

بسلیدن | بقول بحر بفتحتین در آویختن ۔ کامل التّصریف و مضارع این بسلد مؤلّف عرض کند که محقّقین مصادر یعنی صاحبان موارد و نوادر ازین ساکت و محقّقین زبان فارسی هم ذکر این نکرده اند حیف است که سند استعمال پیش نه شد ظاهرا قیاس متقاضی آنست که این را مخفّف بگسلیدن گیریم چنانکه بسلانیدن مخفّف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن مذکور اندرینصورت معنیٔ مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی در آویختن آورده پس جزین نباشد که فارسیان از لغت عرب بسل این را وضع کرده اند که بقول منتخب بمعنی تعجیل کردن آمده ۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند و مجاز بمعنی در آویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو آویختن ۔

بسم | بقول بهار بالکسر مخفّف بسم الله (حیاتی گیلانی ؎) ورق چو کار فرو بسته باز کنم

بہر کتاب کہ نامش چو بسم عنوان نیست ؂ مؤلف عرض کند کہ تصرف فارسیان است و بزبان عرب استعمال این مخفف یافتہ نمی شود (اردو) بسم - بسم اللہ کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے مؤنث

بسم اللہ اصطلاح - بقول بہار تیمناً و تبرکاً بجای مبارکباد گویند چنانکہ (لا ادری ؎)

ترا بکشتن من گر رضا است بسم اللہ ؂ بیا بیا کہ قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبد الغنی قبول ؎)

بسم اللہ ای کہ منکر شعری بگو جواب ؂ موزون چرا است آنچہ بقرآن مقدم است ؂ مؤلف عرض کند کہ تعریفی خوش نکردہ فارسیان استعمال این در جاہا کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود صاحب سفرہ گوید بسم اللہ آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند استعمال این کنند سند اول و دوم متعلق بہ ہمین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز ہر کار تیمناً و تبرکاً بسم اللہ می گوید و ظاہر است کہ مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا نمیدانیم بہار چگونہ این را بمبارکباد قرار داد و سندش بکار او نمی خورد (اردو) بسم اللہ بقول آصفیہ عربی - اسم مؤنث مخفف ہے - بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں - میں خدائے مہربان اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں دکن میں (۱) جب کوئی کھانے کے وقت آجاتا ہے تو صاحب دستر خوان کہتا ہے بسم اللہ یعنی آئیے اور شریک ہو جائیے (۲) جب کسی کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم اللہ بھی اس موقع پر مستعمل ہے - (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم اللہ کہتا ہے

بسمل بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرماید کہ بہ تیغ کشتہ شدہ ہم (مولانا قطب الدین عقیقی ؎) بسمل خنجر اخلاص شو ار میخواہی ؂ کہ بہ تیغ ملک الموت نہ گردی مردار ؂ صاحب

برہان بکسر اوّل و میم وسکون ثانی ولام ہمزبان سروری ونسبت وجہ تسمیہ گوید کہ در وقت ذبح
کردن بسم اللہ می گویند و فرماید کہ (٢) مردم صاحب حلم وبردبار را ہم گفتہ اند صاحب جامع
مؤیدش در ہر دو معنی ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بسم اللہ محلل ذبح است ازان مذبوح
یا ذبح ارادہ کردن نوعی از مجاز است (رائی تبریزی ے) لرزد ز جفای تو دل ودست جہانی چو چون
مرغ ستم دیدۂ عاجز دم بسمل چو بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ لفظ مستحدثست فارسی الاصل نیست
و فرماید کہ چراغ بسمل استعارہ ایست (باقر کاشی ے) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا چو آنچنان
میرم کہ نبود حسرتی در دل مرا چو (خواجہ آصفی ے) قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا چو تا بماند
حسرت دیدار او در دل مرا چو مؤلف عرض کند کہ فارسیان بسملہ را کہ مخفف (بسم اللہ) است
استعمال کردہ اند کہ می آید و بسمل بتخفیف ہای ہوز مخفف بسملہ و مفرس است برای جانوری
کہ بر و بسم اللہ اللہ اکبر خواندہ ذبحش کردہ باشند واین لفظ مخصوص است برای نیمجانی کہ بعد
ذبح بہ طپید و چون بمیرد آنرا بسمل نہ گویند و در استعمال فارسیان استعمال این بدو معنی دیدہ شد
یکی مذبوح کہ ذکرش بالا گذشت و دیگرے (٣) بمعنی ذبح چنانکہ در کلام باقر کاشی و خواجہ آصفی
(دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت ـ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کردہ بمعنی دوم
نظر بر قول جامع کہ صاحب زبانست اعتبار را شاید و چیزی نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد
کہ در بیان حلم و بردباری شان بحدّی مبالغہ کردہ اند کہ مماثل مذبوح قرار دادہ اند کہ از حلم و بردباری
دم نمی زنند (اردو) (١) بسمل ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو
(٢) حلیم بردبار (٣) ذبح ـ مذکر بقول آصفیہ حلال کرنا ـ (حاصل بالمصدر)

بسمل گاہ اصطلاح۔ بقول بہار روانند بمعنی جای ذبح کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند که بسمل درین اصطلاح بمعنی سوم اوست که ذکرش بر لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ؎) بردن از حلقۂ بزم طرب غمناک می آیم ٭ ز بسملگاہ بینا با دل صد چاک می آیم ٭ (اردو) کمیلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مذبح۔ گھاٹ۔ استھان۔ مسلخ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنے کی جگہ (نکہت ؎) تڑپتا خاک و خوں میں طائر بسمل نہ دل ہے ٭ رواں ہے جوے موج خوں کمیلا کوے قاتل ہے ٭

بسملہ بقول بہار مخفف بسم اللہ الرحمن الرحیم و فرماید که برین قیاس سجلہ و حمدلہ (علی خراسانی ؎) از مصحف روی تو به پیشانی پر خون ٭ بسمل شدۂ تیغ تو صد بسملہ دارد ٭ **مؤلف** عرض کند که مفرس است و بس (اردو) بسملہ۔ فارسی میں مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا۔ مؤنث۔

(الف) بسمہ
(ب) بسمہ چی
(الف) بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار بفتح۔ مخفف باسمہ که گذشت بہار نسبت (ب) فرماید که آنکه بر جامہا بسمہ کند۔ صاحب بحر ہم ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این ہر (باسمہ) بیان کردہ ایم و سند این ہم ہمانجا گذشت و بہ تحقیق ما این اصل است و باسمہ چیزی نیست و صراحتش ہمدر انجا مذکور (اردو) (الف) دیکھو باسمہ۔ (ب) وہ شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپہ کے ذریعہ سے کپڑوں پر نقش و نگار چھاپے۔ دکن میں اسکو ٹگٹ گر کہتے ہیں۔

بسناس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بوزن نسناس نام استاد دہریان صاحب برہان گوید که او بوجود واجب قائل نیست گویند طب و نجوم و ہیئیات و طلسمات و علوم غریبہ را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند که وجہ تسمیہ متحقق نشد و متحقق نشد که لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این را لغت فارسی دانند اندرینصورت آس بمعنی بسیار و ناس بمعنی
در فارسی زبان بہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکّب فارسی است بالغت دیگر زبان و ناس و غیرہ
بقول انند انچہ بآسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما احسن را
عَلَم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دھریوں کے ایک پیشوا کا نام بسناس تھا۔

بسنت | بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین و سین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در
برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ بر می آید و اصناف
درختان ثمرہ دار مثل انبہ وغیرہ گل می کند میرزا صائب قصیدہ در مدح ظفر خان گفتہ کہ ردیفش بسنت
است (ص) تدرو بال فشان گرد داز غبار بسنت ؎ رود بہار بگرد از گل بہار بسنت ؎ مؤلف
عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول ساطع بفتح اوّل و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان
استعمال این در فارسی زبان کردہ اند یعنی مفرّس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم
مؤنث سنسکرت میں وسنت۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ
رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو
موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسوں کے پھول چڑھا کر کرتے
ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ
کے مہینے سے شروع ہو جاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور
آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ و ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور
صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں مندروں پر ان کے چڑھانے
کیلئے بمقتضاے موسم سرسوں کے پھولوں کے گڑوے بناکر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے
ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرا نے بھی اس معنے میں اس
لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر ۵) جو دیکھے تیرے عرق چین زعفرانی کو ٭ عرق عرق ھی رہے روئے شہر بسنت
بسنت ٭ فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سیلانی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجیب بہار
اور کیفیت نظر آتی ہے۔ پادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتھوں گھوڑوں اور ہاتھیوں
تک کا بھی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس
میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوئی تھی کہ آپکے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن
صورت میں یکتاے زمانہ و خلق و سیرت میں بی ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت
تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے
تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دیدے تاکہ ان کا روحانی فیض عرصہ دراز تک جاری رہے
ادھر حضرت کی کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی
دائیں جانب کھڑا کرتے تاکہ اوّل ان کے چہرہ مبارک پر نظر پڑے اور بعد میں دوسرا سلام پھیرا جا
قضاے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے
اس دفعۃً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا غرض آپکو
یہاں تک صدمہ اور رنج و الم ہوا کہ آپنے یک لخت جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہتے تھے ا

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب باؤلی
بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں بھی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ
تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو
اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے
پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اس وقت ایک خوشی و انبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک
کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ ادھر لٹکا لئے ان میں سرسوں کے پھول الجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے
اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپ کے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمد است ابر
بہار ہو جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت
فن موسیقی کے نائک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکا دی
کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا سبب نہ پایا
جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپ نے پے درپے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو
تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال و معشوقانہ انداز سے
خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہو گئے کہ اسی رنگ میں مل گئے
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (ف) قاصد ما دیدہ می آید و
دیدہ باید چہ دیدہ می آید ہو اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ
ملجاتا ہے (ف) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال ہو وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا ہو آپ
ان کی کیفیت سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنے مونس و غمگسار ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑھا (ف) اشک ریز آمد است ابر بہار ؎ ساقیا گل بریز بادہ بیار ؎ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کا بیتاب ہوکر اپنے دامان وگریبان کا چاک کرڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوے چلا آنا۔ کہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک رقّت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (ف) مصحف بود آن سر کہ بسودای تو باشد ؎ کعبہ بود آں دل کہ درو جاے تو باشد ؎ غرض اوسوقت سے مسلمانوں میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کردیا رفتہ رفتہ ہر ایک بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاندرات کو چڑھتی ہے پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدّین وغیرہ وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو درکنار تبسّم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت کے روز قوّال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدّین نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

بسنج بقول برہان وناصری وجامع وانند بکسر اوّل بروزن شکنج (۱) خشکی وداغی باشد کہ بر روی واندام مردم پدید آید وآنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر بر سنجیدن ہم صاحب موارد این را بمعنی (۲) کلف مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ مؤلّف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است وبس وموحدۂ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ وانچہ بہ شین معجمہ عوض سین مہملہ می آید مبدّل این یا این مبدّل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

چنانکه کستی و کشتی و جاموس و جاموش و بمعنی دوم بای زائد بر سنج باشد که امر حاضر سنجیدن است نسبت معنی سوم عرض میشود که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان از این ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که مجاز معنی اوّل است و به تحقیق ما (۴) اسم مصدر سنجیدن هم به بای زائد که سنج بالفتح بمعنی وزن و کیل می آید (کذا فی البرهان) (اردو) (۱) چھائیاں - هندی اسم مؤنث - کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو (چھائیاں) بھی کہتے ہیں (۲) تول - وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث - (۴) وزن - مذکر -

(الف) **بسند** | بقول سروری بر وزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ﷺ) بسند است آنکه زلف اندر بناگوشت علم گیرد ٭ مفرما غمزهٔ خونریز را کز خط حشم گیرد ٭ صاحب رشیدی بر بسند گوید که مرادف بسنده بمعنی کافی است صاحبان برهان و جامع می فرمایند که (۳) سزاوار و کافی و کفاف و کفایت و تمام صاحب ناصری هم ذکر این کرده - خان آرزو بذکر بسند و بسنده گوید که بمعنی کافی و سزاوار و تمام است ولیکن صحیح اوّل است بهار گوید که هر دو مزید علیه بس باشد و بس صاحب سفرنگ (بشرح صد و سی و نهمی فقرهٔ دساتیر آسمانی بفرز آباد و خشوران و خشور) گوید که بسند بمعنی کافی است و ....

(ب) **بسند کردن** | بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند که ما بر معنی دوم بس اشارهٔ این کرده ایم (نظامی ﷺ) چو دیدم ترا زیرک و هوشمند ٭ بیک ساله دخل از تو کردم بسند ٭ حق آنست که اصل این همان بس است که بمعنی کافی بر معنی دوّمش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات نون زائد می آید چنانکه گذارش و گذارشن و دال مهمله هم چنانکه شفتالو و شفتالود و در (الف) هر دو

نزد است وجاوارد که فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که در همین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی او مستعمل شد که بجایش می آید اندرینصورت (بسند مزید علیه بس) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل او بنا .. بای حال از هر دو اسناد بالا معنی اوّل متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم قول محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع بدون سند هم اعتماد را شاید و آنچه ....

(ج) **بسنده** | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه خوشخوار و خوشخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان و رشیدی و فدائی و سراج و بهار عجم هم ذکر این کرده اند ....

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی ؎) بسنده کنم زین جهان مرز خود بمانم مگر پایه و ارز خویش را باطل آنچه خان آرزو در سراج الف را بمعنی اوّل صحیح دانسته خیال مجرد اوست حق همین قدر است که معنی اوّل اصل است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (الف) (۱) کافی (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا ـ کفایت کرنا (ج) کافی ـ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برهان بر وزن خدنگ دارو ئیست که اورا اکلیل الملک و آنچه خرما بر و باشد صاحب جهانگیری فرماید که با اوّل و ثانی مفتوح همان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تخمیست شبیه بناخن گربه صاحب ناصری همزبان جهانگیری مؤلّف عرض کند که ما در بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسد است و در اینجا عرض کنیم که مبدّل بسدک باشد که دال مهمله بدل شده به نون چنانکه نموده و نمونه و تعریف کامل این برار حقیقته مرقوم (اردو) دیکھو ارحقیقته ـ

بسنگ آمدن پا | مصدر اصطلاحی ـ بقول

خان آرزو در چراغ هدایت رسیدن پا به سنگ آورده شعر
ـــه) دوشنبه یکی ز دوستان ز رشک گشت // تا اینها
پای دل بسنگ آمده // هم او فرماید که بجز نیست ستانی
(بسنگ آمدن پا) هم بجایش می آید به همین معنی ذکر
بر دارش (بهار) بذکر این از معنی ساکت و ذکر شده
بالا کرده صاحب بحر فرماید که واقع شدن محنت و
سختی در کاری مؤلف عرض کند که (آمدن پا
برسنگ) در محدوده گذشت و (برسنگ آمدن پا)
هم بجایش مذکور این مرادف آنست و بس (اردو)
دیکھو (آمدن پا برسنگ)۔

بسنگ آمدن تیر | مصادر اصطلاحی۔ مرادف
بسنگ آمدن ناخن | مرادف (برسنگ آمدن تیر و
ناخن) است که گذشت و سند این همدر انجا مذکور
(اردو) دیکھو برسنگ آمدن تیر و برسنگ
آمدن ناخن۔

(۱) **بسنگ تیز ساختن شمشیر** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بسنگ تیز کردن** | بهار و انند
ذکر (۲) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که از اسنادش ....

(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** | بمعنی حقیقی
اوست یعنی مراد فشار برفسان زدن تیغ و مانند
آن) (محمد اسحق شوکت ـــه) بسنگ سر شمشیر
نگه را تیز می سازد // حذر کن از سیه چشمی که گرم سر
سائی شد // (حاجی صادق سامت ـــه) در
کشتنم که آن مژه بهر چه تیز می کند // خنجر بسنگ سر
چرا تیز می کند // ما می گوئیم که بدون اضافت
بسنگی شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است
همین وجه سکوت محققین باشد که نتوانستند
که طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو)
(۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳)
دیکھو برفسان زدن تیغ۔

(بهار ۱۵۹)

بسنگ خوردن مینا | مصدر اصطلاحی
کنایه باشد از شکستن مینا۔ مؤلف عرض کند
که چیزی نازک که بسنگ می خورد شکسته می شود از

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ع)
شکستگی دل از دیدهٔ ترم پیداست ٭ بسنگ خوردن
مینا ز ساغرم پیداست ٭ (اردو) شیشه کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن مصدر (۳۴۵۲)
اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر
گذشته (صائب ع) چندین هزار شیشهٔ دل را
بسنگ زد ٭ افسانه ایست اینکه دل یار نازکست ٭
(اردو) شیشه کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ** مصادر
(ب) **بسنگ فسان نشستن** اصطلاحی
(ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن** صاحب
(د) **بسنگ کشیدن** ۔ بحر ذکر
(ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن** الف

و ج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن
و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب)
و ه کرده (حسین ثنائی ع) با این نا سپهر مصلحتی
داشت زانکه تیغ ٭ زنده تر شود چو بسنگ فسان
نشست ٭ (خان عالی ع) بسنگ سر
خنجرهای مژگان را کشید امشب ٭ از این
جان سختی من بس نداند تیغ ابرو را ٭ صفا
انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و
مانند آن را تیز کردن مؤلف عرض کند
که تسامح محققین ب و د است که باید از صفات
بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم
و د و ه متعدی آن (اردو) الف۔ب۔ج تیز
ہونا۔ تلوار یا اوسکی مماثل کا۔ د۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیرہ کو

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری
با اوّل مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان
جامع و موارد و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که بپارسی دری (۲)
بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ع) بنوشت برای

بسوته ہا آنجاکہ برات با بسوته ہا و بقولش (۳) نام دیہی است در مازندران صاحب برہان حصرا
مزید کند کہ بکسر اوّل ہم آمده و خان آرزو در سراج ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ بمعنی اوّل
ظاہرا اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما اینست کہ فارسیان این لغت [illegible] وسته کہ
بقول ساطع بروزن حوت بمعنی رشته و تار است بزیادت ہای نسبت در آخرش وضع کردند.
برای زلف واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و موحده در اوّل زائد باشد (اردو) (۱)
زلف بقول آصفیہ عربی - اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ - جلا ہوا (۳) مازندران
کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے -

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) و دست مالیدن و (۳) لمس و لامسہ
کردن و (۴) سوده و ریزه کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع این
بساید - صاحب موارد معنی چہارم را ترک کرده و صاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اوّل و دوم
و چہارم قانع صاحب نوادر می فرماید کہ ظاہرا مخفف (برسودن) است و مزید علیہ (سودن)
و بہای فارسی ہم آمده و بپسودن بہ بای فارسی نیز گذشت مؤلف عرض کند کہ صاحب
بحر معانے کہ برسودن نوشتہ با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد و ہمچنین بہ مصدر بپسودن
کہ گذشت محققین فرس معنی چہارم این را ترک کرده و از حقیقت این مصدر بر بپسودن [illegible]
کرده ایم و از ماخذ ہم در انجا بحثی و خیال ما این است کہ معانی بالا محتاج سند استعمال است
و خود این مصدر ہم بر زبان معاصرین عجم متروک و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ [illegible]
سودن است و بس کہ بجای خودش می آید و موحده اوّل زائد خفی [illegible] صاحب [illegible]

این سایند نوشته است خلاف قیاس است که ساید مضارع سائیدن است و مضارع سودن
سُوَد به ضم اوّل و فتح واو و مضارع بسودن بسود ـ فتأمل ـ اگر سند استعمال ساید پیش شود توانیم
قیاس کرد که واو بدل شد بالف چنانکه ورج و ارج (اردو) دیکھو بسودن و سودن ـ اور بلحاظ
معنی چہارم گھسنا اور ریزہ ریزہ کرنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا ـ

بسوده | بقول سروری بحوالهٔ تحفه بفتح با و
دال وضم سین بمعنی (۱) دست زده و (۲)
لمس کرده و (۳) سوراخ کرده و (۴) مالیده ـ
(خلاق المعانی ۲) لعل تراشیده به بسودم
من و هنوز بوی لبم از حلاوت آن گزیده دارد وست
و گوید که در نسخهٔ وفائی بجای فارسی آمده
صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید
هم ذکر این کرده اند بچند معانی **مؤلف**
عرض کند که وای بر نیان که طرز بیان همه
مثل اسم جامد است نمی دانند که مصدر
(بسودن) گذشت و کامل التصریف است
پس جز این نیست که این مفعول آنست
و بس و شامل بر همه معانی مفعولی بسودن
چنانکه از مصدر سودن مفعولش سوده هست
سوده را به موحدهٔ زائد بسوده کرده اند دیگر
هیچ ـ مخفی مباد که صاحب سروری سندی که
برای این پیش کرده است خلاف اوست
باید که این سند را متعلق به مصدر (بسودن)
دانیم که بجایش گذشت (اردو) بسودن کا
اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل ـ

بسور | بقول سروری بسین مهمله بوزن سمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جهانگیری
بسور و بسول را مرادف یکدیگر نوشته ذکر هر دو معنی کند و فرماید که با اوّل و ثانی مضموم است و صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بسور با ضم لغت

عرب است بقول نتخب بمعنی روی ترش کردن صاحب انند فرماید که بسور بضمتین است بمعنی ترش وگردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بہر دو معانی بالا کردند و این مفرس باشد واسم مصدر بسوریدن است که می آید و آنچه به لام عوض رای مہملہ می آید مبدل این چنانکہ چنار وچنال (اردو) (۱) بدعا۔ مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ ملامت پھٹکار۔ لعنت۔ دعاے بد۔

بسوریدن بقول شمس بضم با وسین مہملہ و واو فارسی۔ نفرین کردن وکنانیدن وقصد و آہنگ کردن وآراستن و فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که خدایش بیامرزد که خون زبان فارسی می کند و بی تحقیقی خود حقیقت جویان را گمراہ کند شورا امتیاز مصدر ندارد تا اینرا مصدر می نگارد۔ اگر صراحت واو فارسی نمی کرد غلطی کتابت خیال می کردیم۔ ہمان بسوریدن است که می آید (اردو) دیکھو بسوریدن۔

کردیم او بحوالۂ ادات بر (ب) گوید که نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید که بمعنی نفرین کرده صاحب بحر بر (ب) فرماید که (۱) نفرین ودعای بد کردن و (۲) کنانیدن (سلم التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب سوار واین را بہر دو معنی بالا (کاملہ التصریف) دانند و فرماید که مضارع این بسورد و صراحت مزید کند که به بای فارسی اول و نیز به شین معجمہ عوض سین مہملہ یعنی بشوریدن و لام

(الف) **بسورید** صاحب سروری بر الف گوید که بروزن نمودید یعنی دعای بد و نفرین

(ب) **بسوریدن**

(ج) **بسوریده**

عوض رای مہملہ بسولیدن ہم آمده و معنی دوم را ترک می کند صاحب مؤید بہمزبانش و صاحب برہان فرماید که بروزن فروشیدن است بمعنی

اوّل مؤلّف عرض کند که اسم مصدر این
بسور بجایش گذشت که مفرّس است بنابران
بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن)
مصدری وضع کرده اند که جعلی است و از اینکه
اسم مصدر را مفرّس کرده اند مصدر اصلی هم
توانیم گفت و تعریف اصلی و جعلی بر لغت (اسم
مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل موافق قیاس
است و برای معنی دوم بروی قواعد فارسی
بسوراندن درست بود ولیکن محققین مصادر ترکش
کرده اند پس برای این معنی طالب سندی باشیم
که محققین اهل زبان ذکرش نکرده اند و آنچه به بای
فارسی و به شین معجمه و لام می آید مبدّل این است
که صراحت تبدیل بجایش کنیم. بالجمله (الف)
ماضی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش و
ما هم اسم باتّفاق صاحب مواد این را
(کامل التصریف) دانیم. صاحب سروری که
با وجود ذکر (ب) (الف و ج) را مثل اسم جامد
نوشت و اشاره از ماضی و اسم مفعول نکرد تسامح
او بیش نیست. فتأمّل. (اردو) (ب) (۱) بددعا دینا
نفرین کرنا (۲) بددعا دلانا. نفرین کرانا (الف)
اس کا ماضی اور ج اس کا اسم مفعول۔

(الف) بسول	(الف) بقول برهان و
(ب) بسولید	سروری و رشیدی و جامع
(ج) بسولیدن	و جهانگیری و سراج و مرادف
(د) بسولیده	بسور و (ب) بقول سروری

مرادف بسورید و (ج) بقولش و بقول بحر و برهان
و مواد و مرادف بسوریدن و (د) بقول سروری
بذیل بسوریده) و رشیدی مرادف بسوریده صاحب
بحر (ج) را (سالم التصریف) گوید و بقول صاحب
مواد (کامل التصریف) مؤلّف عرض کند
که (الف) اسم مصدر است مبدّل بسور و (ب)
ماضی مطلق ج و (ج) مصدر کامل التصریف
که مضارع این بسولد باشد و (د) اسم مفعولش
با اشاره این تبدیل بر بسوریدن کرده ایم و به هم

معانیش مبدّل آنست که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال و صراحت ماخذ اسم مصدر بر بسور نکرد (اردو) (الف) دیکھو بسور و (ب) دیکھو بسورید و (ج) دیکھو بسوریدن و (د) دیکھو بسوریدہ۔

بسوی خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ حرص و طمع نمودن بچیزی۔ **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت و خلاف قیاس هم پس بدون سند استعمال قول مجرد فرہنگ فرنگ اعتبار را نشاید (اردو) حرص و طمع کرنا۔

بسہ | بقول سروری بسین مهمله بوزن بشبه (۱) گیاهی است که آنرا بسک خوانند و بعربی اکلیل الملک صاحب رشیدی بذکر معنی بالای فرماید که (۲) دسته جو و گندم درو کرده و (۳) بمعنی خمیازه صاحب برهان بر معنی اوّل قانع صاحب جامع گوید که همان بسک **مؤلف** عرض کند که حقیقت این معنی اوّل برار حقیقه گذشت و این مبدّل بسک بمعنی اوّل است که کاف به های هوّز بدل میشود چنانکه تارک و تاره و نسبت معنی دوم عرض می شود که مبدّل همان بسک بمعنی دومش و بمعنی سوم مبدّل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سندی باشیم که غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکھو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی | بقول برهان بروزن وصی (۱) بمعنی بسیاری و زیادتی صاحب ناصری فرماید که (۲) مرادف بسا بمعنی بسیاری (سنه ...) بسی تیر و دی ماه و اردی بهشت بیاید که ما خاک باشیم و خشت (صاحب) فدائی که از معاصرین علمای عجم بود در فرهنگ خود می فرماید که بسیاری از هر چیز۔ بهار گوید که مرادف بسیار و فرماید که از نشان اوست که چنانچه در اوّل کلام آید در آخر و اوسط کلام نیز در آید (شیخ شیراز) بسی بر نیاید که بنیاد خود بکند آنکه بنهاد بنیاد بد (ولہ) در اقصای عالم بگشتم بسی بسر بردم ایام با هر

کسے کو (دولہ ۵) دیدیم ... کباب ز سر چشمه خورد
چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد ... مؤلف عرض
کند که بمعنی اوّل بایای مصدری معروف است
و بمعنی دوم بایای وحدت مجهول اگرچه فارسیان
آنرا هم معروف خوانند و آنچه ببسا ... گذشت مبدّل اینست و اشارهٔ این درانجا
هم کرده ایم - بهار سکندری خورد و ببیان شان
این وقت خود را ضائع کرد که هیچ ضرورت نداشت
دارد (۱) زیادتی مؤنث (۲) ... -

بسی آب ریخت

مقوله - بقول شمس ... گرمی کرد مؤلف عرض کند که ... محقق ...
تحقیق بسیار گرمی کرده است باید که او بسی آب ...
وای بر محققینے که فارسی زبان را برباد کرده اند
و حقیقت جویان را گمراه ... میا که آب ریخت ...
... گذشت بمعنی ... و یکی ازان منفعل
شدن هم پس محقق بالا در تحقیق این (بسی آب
ریزد) که معنی بیان کرده او غلط محض است و
ضرورت نداشت که این را بشکل ...
درین ردیف با کلمهٔ بسی قائم کند ...
شد ورق کتاب را سیاه فرماید (اردو) ...

بسیا

بقول جهانگیری در ملحقات ...
... انگور ... صاحب برهان گوید که ...
است ... ذکر این کرده ... مؤلف
عرض کند که ...
بود بمعنی بسیار ضائع ...
می و یاب بقول برهان بمعنی ...
دیگار ... نمی آید پس قول ...
است ... آخره حذف شده بسیا باقی ماند (اردو)
انگوری شراب - مؤنث -

(الف) بسیار

بقول ... الهٔ فرهنگ
فرنگ با لکسر مرادف بسی است و مقابل کم و
اندک و هم او گوید و بهار هم ...

(ب) بسیاران

...
جمال الدین سلمان (ه) دارم آن ...

در قدست الفاظ ہم ؤ دیدن خیال است کہ اندر سر بسیاران است ؤ **مولف** عرض کند کہ شک نیست کہ فارسیان در (ب) الف دیدن جمع بر لفظ بسیار آوردہ بمعنی (بسی از کسان) استعمال کردہ اند و ازین محاورہ شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیار نیست و در استعمالش بمعنی از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم ہم بیان ندارند اصل این (بسی آر) نسبت بسیار یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آوردہ و کثرت دارندہ و مراد از زیادہ و کلمہ بسی در (بسی آر) بمعنی اول اوست پس و لیب و لیکن بفتح اول یا باشد بکسرہ و ممدودہ بہ مقصورہ و بسیار مستعمل شد بمعنی زیادہ و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظہ تعریف و استعمال ہر دو ظاہر کہ بس بمعنی بسیار است و بسی بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطا (اردو) الف۔ بہت (ب) بہت سے لوگ۔

بسیار بہر | اصطلاح۔ بقول بحر آنکہ نصیب کامل داشتہ باشد بہ نیکی آن گویند کہ بہرہ مفتوح مرادف (شا و بہر) (خواجہ نظامی ؎) انوشہ منش باد دارای دہر ؤ ز نوش جہان باد بسیار بہر ؤ **مولف** عرض کند کہ بہر بالفتح بمعنی حصہ و نصیب می آید (کذا فی البرہان) پس معنی لفظی این قسمت و طالع وافر دارندہ و مراد از کامل نصیب کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ شخص جسکی قسمت یاور ہو۔

بسیار پر دو شدن | اصطلاح۔ مبالغہ است در دویدن اگرچہ پر دو کسی را توان گفت کہ بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار پر دو) کردہ اند صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ (بسیار پر دو می شود) را بسند این آوردہ پس این مصدر لیست بمعنی عادت بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (اردو) بہت دوڑنے کا عادی ہونا۔ بہت دوڑنا۔

بسیار خسپ | اصطلاح۔ بقول نسخہ بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) آنکہ بسیار خسپد و (۲) ...

مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی اوّل حقیقی و بمعنی دوم کنایه که بسیار خواب
کردن علامت سستی است (**اردو**) (۱) بہت
سونیوالا (۲) سست۔ کاہل۔

بسیار خوار | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ (۱) بمعنی پرخوار۔ سفرہ پرداز و فرماید که شکم
پرور۔ شکم بندہ۔ کاسہ پرداز۔ گرانخوار۔ لتنبار۔
لتنبان۔ معدہ انبار۔ از مترادفات آنست و بعربی
اکال گویند و بقولش (۲) بسیار ذلیل و خوار (شیخ
شیراز ع) که بسیار خوار است بسیار خوار بود **مؤلّف**
عرض کند که بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی
دوم حقیقی و دیگر هیچ تحقیق مرادفات بجایش شود
(**اردو**) (۱) بہت کھانے والا۔ (۲) بہت ذلیل۔

بسیار دان | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکه
بسیار چیزها بداند (شیخ شیراز ؎) زبان درکش ای
مرد بسیار دان کہ فردا قلم نیست بر بی زبان صاحب
شمس بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی است از انار
دشتی۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت معنی
دوم می فرماید که دان مخفّف دانه باشد **مؤلّف** عرض
کند که دان مخفّف دانه بجای خودش می آید پس بمعنی
اوّل اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم خلاف قیاس
نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرد و بذیل انار
هم این را نیاورد واللّٰہ اعلم بحقیقۃ الحال
ما در انار دشتی این قسم را دیده ایم که بنسبت انار شیرین
دانه هایش بکثرت و ترش می باشد و حقیقت انار در
مقصوره گذشت۔ مخفی مباد که بمعنی اوّل استعمال این
اکثر طنزاً می شود (**اردو**) (۱) بہت جاننے دانا۔ وکنہ
میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار
کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بسیار دانه | اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ گوید که معرّب این (بسیار دانج) (۱) ہمان
(بسیار دان) بمعنی دومش صاحب شمس گوید که (۲)
جنسی است از نانش وحشی **مؤلّف** عرض کند که
دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ما صراحت

این بر معنی دوم بسیاردان کرده ایم انچه صاحب شمس
معنی دوم را قائم کرده است بدون سند استعمال اعتبار
را نشاید که صاحب محیط بر ماش هم ذکر این نکرد
وحقیقت ماش بر بنوسیاه درہمین ردیف می آید
(اردو) (۱) دیکھو بسیار داں کے دوسرے معنے (۲)
ماش بقول آصفیہ سنسکرت۔ اسم مؤنث - اڑد حب القلت
ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا
ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک
سبز۔ فارسی میں اسکو بنو ماش اور بنو سیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار واننده فکر و دراز کار و طلب متعذر نمودن
(سلطان ابراہیم ؎) کرده ام روی چو خورشید ترا
نسبت بماه ؎ مه کجا روی کجا بسیار دور افتاده ام
(غیوری رازی ؎) فکر سامان دارم واز یار دور
افتاده ام ؎ من کجا سامان کجا بسیار دور افتاده ام
(فارغی استرآبادی ؎) مانده ام از یار دور
وناصبور افتاده ام ؎ من کجا او از کجا بسیار دور افتاده
ام ؎ مؤلف عرض کند که طرز بیان محققین را
نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب
به محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند
که در دو چیز فرق بیّن باشد گویند که بہمین تفاوت
ره از کجاست تا به کجا و این مثلی است که بجایش
گذشت - الحاصل معنی این فرق بیّن داشتن و
خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا
بہت دور ہونا - محال ہونا -

بسیار دوست اصطلاح - بقول بہار و
انند آنکه او را بسیار دوست دارند یا آنکه دوستان
بسیار داشته باشد فرماید که این لفظ در دفتر
دوم مکاتبات علامی جا بجا مذکور مؤلف عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی
هم و نگار ؎ هیچ معاصرین عجم هم بر زبان دارند (اردو)
بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا -

بسیار سر دلود مقوله - صاحب روزنامه
بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار ذکرا...

کردہ گوید کہ معاصرین عجم بمعنی (موسم پربسیار بود)
استعمال کنند **مؤلف** عرض کند کہ در ترکیب
(بسیار سرد) بمعنی موسم برد مستعمل دیگر ہیچ ولیکن
استعمال مجرّد (بسیار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو)
جاڑا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ سردی کا سیزن
موسم۔ سرما۔ زمستان ہیں اس کا ترجمہ سردی کا
موسم تھا۔ سرما تھا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی مثل۔
صاحب امثال فارسی بذکر این از محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این
مثل را بحق کسی استعمال کنند کہ بہ ناتجربہ کاری
کار کند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال
ناتجربہ کاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں
کل کے بچّے ہو ابھی تو تجربہ چاہیے "ناتجربہ کار ہے"

بسیار ظریف اصطلاح۔ صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ
معاصرین عجم (۱) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند
صاحب بول چال بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی خوش
مزاج ہم **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی
است ولیکن معنی اوّل خلاف قیاس و محاورۂ زبان
است کہ محل دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانم
گفت کہ زبان متاخرین و متقدمین نیست و
معاصرین برعکس متقدمین و متاخرین در
بعض محاورات برخلاف قیاس رفتہ اند۔ و این دلیل
کساد بازاری علم است مخفی مبادکہ ظریف لغت عرب است
بفتح اوّل و کسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج
(اردو) (۱) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج

بسیار فقیر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بسیار
مفلوک و صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ
فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلف** عرض
کند کہ فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش
کہ قوت یک روزہ ندارد و مسکین کہ ہیچ نداشتہ باشد
یا آنکہ فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اوّل

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجاز دانیم
(اردو) (۱) بڑا محتاج (۲) بہت مانوس۔ بہت ہلا ہوا۔

بسیار فن اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی ذو فنون
(میر طاہر وحید ؎) چگویم من از حسن تعلب فروشش
که چون دیگ دارد هر اگر مجوشش ز زبیداد آن شوخ
بسیار فن ز بود عقده‌ها در دلم جوشش زن ز مؤلف
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی مکّار (اردو)
بڑا فنی یعنی بڑا مکّار۔

بسیار گو اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ
فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکه بسیار گوید مؤلف
عرض کند که در معنی اوّل کلام است ومشتاق سند
استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان
دارند برای کسی که سلسلهٔ سخنش قطع نشود ومحققین
فارسی زبان از هر دو ساکت۔ اسم فاعل ترکیبی است
ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی امّا پرگو چیز دیگر
است که بجا بیش می آید وکنایه از مقرری که تقریر
بدلائل کند وبسیار گو بر عکس آن که عادت بسیار گفتن
دارد وبس که از معقولیت تقریر سروکاری ندارد۔
(اردو) (۱) پرگو دکن میں اس مقرر کو کہتے ہیں
جسکی تقریر جامع ہو (۲) بکر اسی بقول آصفیہ۔
ہندی۔ اسم مذکر۔ بکّی۔ نہایت بکنے والا۔ اسی کو
دکن میں بکّو کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے باتونی
پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بہت باتیں
بنانے والا۔ بسیار گو۔ یاوہ گو۔

بسیار نیست مقوله۔ این همان است
که حقیقت این بر (از و تا این بسیار نیست) بیان
کرده ایم وسند این هم همدر انجا مذکور واز همین
قبیل است (بسی نیست) که همدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو (از و تا این بسیار نیست)

بسیاری بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار
(۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ؎) ز
بسیاری راه و گنج چنان ز سخن راند با کار سنج
چنان ز مؤلف عرض کند که بسیاری
مصدری نیست که این را بمعنی اوّل حاصل بالمصدر

دہم۔ یای مصدری معروف بر لفظ بسیار زیادہ
شدہ معنی مصدری پیدا کردہ یعنی زیادتی واگر
بیای مجہول گیریم (۳) مرادف بسی است کہ
گذشت (صائب ؒ) دل من تیرہ ز بسیاری
گفتار شدہ است ؛ ذہن پریشان نفس آئینہ
من تار شدہ است ؛ مخفی مباد کہ استعمال این
بمعنی سوم بدون کلمہ از نمی شود کہ بعد این
می آید برخلاف بسی کہ محتاج آن نیست چنانکہ
بسیاری از مردم خبر ندارند۔ (اردو) (۱) زیادتی
مؤنث (۲) درازی۔ طوالت۔ مؤنث (۳) بہت سے

بسیار یخ بکار خواہد رفت | مقولہ صاحب
بحر گوید کہ بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید
آورد۔ بہار بذکر ہمین معنی گوید کہ چہ یخ
بکار رفتن صرف شدن آنست و یخ جائی
صرف شود کہ گرمی و حرارت بسیار حادث شود
چون حرکت و سعی موجب احداث حرارت
است ازین جہت این تمثیل کنایۃ استعمال
می شود صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ ہر سہ پی بہ حقیقت نبردہ اند و
سکندری خوردہ اند یخ را بکار آوردن دقت
طلب است یعنی ہمچو آب ازو کار گرفتن آسان
نیست بعد ازانکہ آنرا بسعی بشکنند و ریزہ ہایش
آب شود بکار آب می آید پس فارسیان از ہمین
دقت این مقولہ را قائم کردند معنی لفظی این
(بسیار یخ صرف خواہد شد) و کنایۃ از (بسیار زحمت
و دقت پیش خواہد شد) و (بسیار سعی صرف خواہد
شد) فارسیان چون کاری را دقت
طلب می بینند گویند کہ "آغا درین
کار بسیار یخ بکار خواہد رفت" یعنی
سعی با بسیار صرف خواہد شد۔ ہمی دانیم
کہ ہر سہ محققین نازک خیال معنی متعدی
چہ طور پیدا کردند و غور نکردند کہ لازم است فتامل
(اردو) بہت کوشش صرف ہوگی بہت
دقت پیش ہوگی۔

(الف) بسیج | بقول جهانگیری باوّل و ثانی مکسور و یای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن و قصد (حکیم
فردوسی ؒ) نباید درنگ اندرین کار بسیج ٭ کجا آمد آسانی اندر بسیج ٭ (شرف شفروه ؒ) گر کند عزم جهانگیر
بسیج تاختن ٭ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ٭ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارساز و سامان
و فرماید که ساخته شدن خصوصاً کارسازی سفر د ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده را
گویند و (۴) امر بمعنی هم یعنی کارسازی کن و آماده شو و گوید که بمعنی قصد و اراده هم فرماید که بفتح اوّل و
ثانی نیز آمده. صاحب جامع هم زبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل و دوم و چارم کرده معنی سوم را
گذاشت (نظامی ؒ) راه رو را بسیج ره شرط است ٭ ناقه راندن ز بیگه شرط است ٭ (انوری ؒ) نماز
شام چو کردم بسیج راه سفر ٭ ز در درآمدم آن ماه روی سیمین بر ٭ (مسعود سعد ؒ) بگشاد خون ز چشم من
آن یار سیمبر ٭ چون بر بسیج رفتن بستم همین کمر ٭ بهار گوید که بمعنی قصد و آهنگ مزید علیه بیچ است با
بیچ مخفف این و فرماید که بالفظ آوردن و کردن مستعمل (شیخ شیرازی ؒ) بسیج سخن گفتن آنگاه کن ٭ که دانی که
در کار گیرد سخن ٭ استادش (خان آرزو) این لغت را گذاشت و از دوسری تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ
فدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بربستن و فراهمی سامان است برای کوچ مؤلف
عرض کند که بیچارگان قاصر اند از عرض حقیقت حقیقت بیان بدانند که بیچ و مزید علیه آن بسیج آن
فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز و سامان و (۲) قصد ... معنی مجازی که ساختگی حاصل بالمصدر
ساز و سامان اسم مصدر حقیقت است که محققین نازک خیال بر نزاکت معانی هر دو غور نکرده
و بسیجیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شد و معنی سوم بیان کرده برهان بدون سند
... خود اعتبار نیست او الغور سکندری می خورد در مِن و غور بمی فرماید که بسیج که امر حاضر است

باهمی افاده معنی فاعل چگونه میکند. باشد که او ازسند انوری اینمعنی پیدا کرده تسامح اوست. انوری
بسیج را با یای نسبت آورده است یعنی بمعنی (القصد) و مدعی معنی سوم او را بمعنی قصد کننده گرفته حالا
عرض میشود نسبت معنی چهارم ضرورت بیانش نداشت که از مشتقات بسیجیدن است که می آید پس تدبر
است تحقیقت این لغت و بیان مزید مأخذ به پسیچ می آید که با جیم فارسی است مخفی مباد که
سند فردوسی باعتبار قافیه متعلق به (پسیچ با جیم فارسی) است و ....

(ب) **بسیج آوردن** | بمعنی (۱) ساز و سامان کردن آن است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام
فردوسی (بسیج کردن) کا بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن هم. دیگر بسیج (اردو) الف (۱) ساز و
سامان. مذکر (۲) قصد. مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا۔

(الف) بسیجد	(الف) بقول برهان و هفت بروزن شکیبد یعنی کار سازی کند و استعداد نماید
(ب) بسیجنده	و قصد و اراده کند (ب) بقول برهان بروزن نویسنده شخصی را گویند که استعداد
(ج) بسیجیدن	و سامان کاری کند و آماده و مهیا سازد و قصد و اراده کننده هم و (ج) بقول برهان بروزن
(د) بسیجیده	شکیبیدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارها را آراسته و مهیا و آماده

کردن بمعنی قصد و اراده و آهنگ نمودن هم صاحب سروری گوید که ساز کار کردن است
(حکیم لبیبی ..) بباید بسیجیدن این کار را که چیره شدن نیم هیچکار را. صاحب بحر عجم زبان برهان
فرماید که کامل التصریف است مضارع این بسیجد و (د) بقول برهان و هفت بروزن شکیبیده
بمعنی سامان و کار سازی کرده شده و ساخته و آماده گردیده و قصد و اراده نموده. مؤلف عرض کند
که (ج) مصدر جعلیست مرکب از بسیج که گذشت و یای معروف و علامت مصدر و (د) اسم مفعول مستقبلش

مصدر جعلی و با صول ما که بر لغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش ...
فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که همین دو
معنی اسمی در اسم مصدر هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول این است
صاحب برهان اگر از مشتقات این خبردار می بود ذکرش نمی کرد و در معنی الف و ب و د اشاره
مصدر می نمود ورنه چه ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت می بود
چرا ماضی و مستقبل وغیره را گذاشت - صراحت ماخذ این بر بسیچ می آید (اردو) (ج) (۱) سامان
سامان کرنا (۲) قصد و اراده کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے

بسیچ بقول سروری بوزن پیچ بمعنی ساز کار ها
(سعدی ے) بسیچ سفر کردم اندر نفس ؛ بیابان گرفتم
چو مرغ قفس ؛ و بمعنی ادراز ساز گار (فردوسی ے)
بدو گفت روز و همه پیش بسیچ ؛ اگر هوشیاری تو
رفتن بسیچ ؛ و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی ساز
کننده (نظامی ے) تراز وی گردون گردش بسیچ ؛
نثار و نماند بسیجیده هیچ ؛ صاحب رشیدی بر سازنگی
و آمادگی قانع - خان آرزو در سراج معنی بار شیدی
متفق و بقول فرسی گویا که سه عدده جزو کلمه ظاهر می
شود ولیکن بصنف آن اهم مستقل و تحقیق خود را پیش
می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی
که در باب با و سین هر دو جا آورده می فرماید که
شاید در لغت پنداشت و الا اشعاری بدان
می کرد (انتهی) **مؤلف** عرض کند و بسیچ با
جیم عربی در آخرش گذشت و اینجا سراج خان
آرزو را تلاش کردیم تا می دیدیم که تلاش طبیعت
چه می فرماید حالا می پرسیم از و که اگر بیچاره رشیدی
بسیج و بسیچ هر دو را بجای خودش نوشت چه خطا
کرد محققین زبان دان هم ذکر هر دو کرده اند و تو
را اکثر تحقیقش را معتبر می دانی بسیچ را اصل ...

اندرینصورت بسیج مخففش باشد و بعض محققین
بسیج را اصل دانند و بسیچ را مزید علیهش و ما هم با
ایشان اتفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر
هردو در ردیف با و سین کرد چه خطا کرد تو خود نمی
دانی که این مبدّل بسیج است که به جیم عربی گذشت
چنانکه پچ پچ و بچ بچ و آن مزید علیه بسیج به جیم
عربی که بجایش می آید و اینهم ندانی که بسیج در اصل
بسیز بود به زای هوّز در آخر که بر سبیل تبدیل بسیچ
شد چنانکه سوز و سوچ و خبرنداری ازینکه
اصل بسیز ساز بود بمعنی سامان - الفش بدل شد
به تحتانی چنانکه اکدش و یکدش و ارمغان و یرمغان
و فرق نمی کنی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر ازینجاست
که در معنی این سکندری خورده که ساختگی و آمادگی
نوشته حالانکه این اسم مصدر است بمعنی (۱)
مطلق ساز و سامان موافق ماخذ و بمجاز (۲) بمعنی
قصد و اراده هم مستعمل و مصدر بسیجیدن که می آید
وضع شد ازهمین و امر حاضر آن هم بر وزن اسم
مصدر است بقاعده فارسی زبان و همین را صاحب
سروری بمعنی (۲) قرار داده است تسامح صاحب
سروری است که بمعنی فاعل نوشت و خبر ندارد
از قواعد زبان خود که اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر
با اسمی حاصل نمی شود که اسم فاعل ترکیبی نام دارد و در
سند نظامی (گردش بسیج) همان اسم فاعل ترکیبی است
وارسته مذکور در مجرّد بسیچ معنی فاعلی اصلا نیست
این است حقیقت - و تحقیق محققین زبان‌دان و
هندیان (اردو) دیکهو بسیچ)

بسیج آوردن | استعمال بمعنی (۱) ساز و سامان
کردن و (۲) قصد و آهنگ نمودن - آصفی بذیل
بسیج سند این از کلام نظامی نقل کرد (س) سو
مخزن آوردم اوّل بسیج که سستی نکردم در آن کار
هیچ که مؤلف عرض کند که همین مصدر با جیم
عربی هم گذشت (اردو) دیکهو بسیج کردن -

(الف) **بسیجان** | بقول سروری با جیم فارسی
بوزن خلیبان بمعنی سازکارکنان (حکیم فردوسی س)

زشرم گنہ پاک بیجان شدند / سبک بر بہانہ بسیچان شدند / **مؤلف** عرض کند کہ آغا این اسم جامد نیست بلکہ اسم حال است از بسیچیدن کہ می آید و ذکر اسم حال ضرورت نداشت کہ مشتقات مصادر را بیان کردن تحصیل حاصل و انچہ قابل بیان است پوشیدہ نیست یک سند......................

(ب) **بسیچان شدن** | است و این مصدریست مرکب کہ فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر شدن مرکب کردہ اند و بمعنی آمادہ شدن استعمال کردہ اند - ہمین مقصد شان از مصدر بسیچیدن حاصل می شد ولیکن محاورہ زبان متقاضی آنست کہ (ب) را ذکر کنیم (اردو) (الف) ساز و سامان کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن -

بسیچ | بقول سروری بجیم فارسی بوزن [illegible] بمعنی ساز کار می کند (استاد دقیقی ؎) کنون رزم گردان بسیچ ہای تو / سر از راہی وند بہیر بسیچ ہای تو سوز / عرض کند کہ چرا نمی فرمائی کہ مضارع بسیچیدن است بہمہ معانی او (اردو) دیکھو بسیچیدن یہ اسکا مضارع ہے

بسیچ کردن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش می گوید کہ بمعنی (۱) ساختن سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم سند این از کلام شیخ شیراز برشت (بسیچ کردن) بہ جیم عربی گذشت اگر بعض محققین در کلام سعدی این را بہ جیم فارسی ملاحظہ کردہ باشند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است چنانچہ بر (بسیچ) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بسیچ کردن

بسیچندہ | بقول سروری - اسم فاعل است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود آغا جز این نباشد کہ اسم فاعل مصدر بسیچیدن کہ می آید پس می پرسیم از و کہ ضرورت بیان مشتقات چہ بود (اردو) دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ -

بسیچیدن | بقول بحر ہمان بسیچیدن کہ بہ جیم عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و بہ شش معانی آوردہ (۱) میل کردن (نظامی ؎) نظامی بخاموشکاری بسیچ / بگفتار

تاگفتی در بسیج ﴿ و (۲) بمعنی سگالیدن یعنی
غور کردن (استاد لبیبی ﴿) بباید بسیچیدن
این کار را که جنیره شدن رزم و بیکار را ﴿ و (۳)
آراسته کردن و ساز و ترتیب دادن و (۴)
قصد کردن و اراده نمودن (سعدی ﴿) [illegible]
سفر کردن اندر نفس ﴿ بیابان گرفتم چو مرغ قفس
و (۵) سفر کردن (سعدی ﴿) ای طبل بلند
بانگ در باطن هیچ ﴿ بی توشه [illegible] کی وقت
بسیج ﴿ و (۶) آماده شدن [illegible] (فردوسی
﴿) نباید درنگ اندرین کار [illegible]
اندر بسیج ﴿ مؤلف عرض کند که [illegible]
است که بجیم عربی گذشت و حقیقت مأخذ [illegible]
مصدر ساختن (بسیچ) مذکور و شامل است [illegible]
که ذکرش همانجا کرده ایم یعنی (الف) ساز و سامان
کردن و (ب) قصد و اراده نمودن که هیئت دو
معنی ساز و سامان و قصد و اراده از اسم مصدر
پیدا است محققین فارسی زبان بعض اشعار

استادان را ذیل هر دو نقل کرده اند یعنی در اینجا
به جیم عربی و در اینجا بجیم فارسی. غلطی کتابت
دواوین اینها را در غلط انداخته باشد حال در
کلام [illegible] معنی (ب) پیدا است. [illegible]
کردن [illegible] و در کلام استاد لبیبی معنی الف
پس معنی سگالیدن بیکار است [illegible] معنی سوم
[illegible]
معنی الف است و [illegible]
(بسیج کردن) مستعمل [illegible] شد این مصدر [illegible]
و معنی قصد و اراده کردن درست است که [illegible]
[illegible] (ب) کرده ایم که معنی (ب) بیان کرده
و در کلام [illegible] سعدی لفظ بسیج بمعنی قصد است
و اراده [illegible] این مصدر
کافی نیست و ضرورت ندارد که این معنی از ین مصدر
پیدا کنیم و در کلام فردوسی [illegible]
است بمعنی اراده و قصد [illegible]
مصدر رسند نگیریم [illegible]

بیان کردهٔ صاحب مؤارد با معنی چهارمش اتحاد دارد
پس ضرورت نبود که علاحده قائمش کند این است
حقیقت این مصدر و تحقیق محققین (اردو) [illegible]

بسپیده | بقول سروری بجیم فارسی بوزن
شکیبیده بمعنی ساز کار کرده (شاعر) [illegible]
که اسم دهان [illegible] بدنبال تو من بهندوستان مؤلف
عرض کند که آغا چه می فرمائی بسپیده اسم مفعول
بسپیدن است بمعنی ساز و سامان و قصد کرده
شده و (بسپیده بود) ماضی بعید مصدر
و این سند آنست معلوم می شود که بسپیده را اسم
جامد دانسته ورنه چرا اشارهٔ اسم مفعول نه کردی
و چرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی
این است طرز تحقیق محققین با نام و نشان والله
که از مشتقات مصادر مثل اسم جامد [illegible]
بسند غیر متعلق استناد (اردو) بسپیدن کا اسم
مفعول اور مثال دونوں معنوں پر۔

بسپیر آمدن از چیزی | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ
آمدن و (۳) بے نیاز شدن و آسوده شدن از
چیزی مؤلف عرض کند که خلاف قیاس
نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین و معاصر
عجم از معنی دوم و سوم طالب سند استعمال
می باشیم و بمعنی دوم از زبان معاصرین عجم شنیده
ایم (اردو) (۱) ملول ہونا (۲) تنگ ہونا۔ بیزار
ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔

بسیط | بقول اند بالفتح و کسر ثانی و طای
حطی لغت عرب است بمعنی گسترده و زمین فراخ
و مرد فراخ زبان و بحر سوم از عروض که وزن
آن مستفعلن فاعلن است بهشت مرتبه
و در اصطلاح حکما هر شئی که غیر مرکب و بقول
[illegible] هر چیزی که جزو آن مشابه کل باشد چنانکه
آب و خاک و آتش و باد علاحده مؤلف
عرض کند که فارسیان بترکیب فارسی استعمال
این (۱) بمعنی بسطان فراخ و فراخی کرده آنچنانکه بسیط

باغ وبسیط خاک وبسیط زمین (انوری ؎)
آن بر بسیط باغ گذاران خوش خرام ٭ چون
برزمین آئینہ گون ناقہ وجمل ٭ (ولہ ؎) آمدم
رحم ودیو کنی بر بسیط خاک ٭ از ترکش گہر کش خود
یک شہاب خواہ ٭ (ولہ ؎) بر استقامت حال
تو بر بسیط زمین ٭ بر آسمان کف لطف غضب
کردہ دعا ٭ (۲) برای بحر عروض کہ تعریفش
بالا گذشت در فارسی زبان میں اسم عربی مستعمل است
از ینجاست کہ ما این را داخل موضوع خود دانیم
وعروضیان این بحر را نظر بہ وسعت او بدین اسم
موسوم کردہ اند وفارسیان ....

(ب) **بسیط شدن** | بمعنی وسیع شدن
استعمال کردہ اند (انوری ؎) تو ئی کہ سایۂ عدلت
چنان بسیط شدہ ٭ کہ رخنہ کردن آن مشکل است
بر خورشید ٭ (اردو) (الف) (۱) فراخ۔
کشادہ۔ (فراخی۔ کشادگی۔ مؤنث (۲) بسیط
بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن
وزن میں مستفعلن فاعلن۔ آٹھ بار کہتے ہیں
(ب) وسیع ہونا۔

بسیط مسبّع | اصطلاح۔ بقول بحر زمین
باعتبار ہفت اقلیم واین کنایہ باشد وبس صاحب
غیاث ہم ذکر این کردہ ہمزبان بحر **مؤلف**
عرض کند کہ طرز بیان بحر و محققین خوش نمی نماید
این کنایہ ایست از برای ہفت اقلیم دنیا وضرورت
ذکر زمین ندارد۔ اگرچہ در این مرکب بحر دو لغت
عرب است ولیکن بترکیب تعینیی فارسی واقع
شدہ (اردو) ہفت اقلیم۔ مؤنث۔ دیکھو (این ہفت جزیرہ)

بسیلاب دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر در آب فرو بردن بہار گوید کہ یعنی غرق کردن
(میرزا صائب ؎) گرد برمی آرد از رنگین لباسان
چشم شد ٭ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ٭
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
وتعریفش بہار بہتر از بحر (اردو) غرق کرنا
بہا دینا۔

(۳۵۲۳)

بسیل خوردن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی سر کلّہ زدن بہ سیل (ظہوری ؎) سزد کہ پردۂ دیدن بسیل گر چہ خورد کہ چرا کہ نائرہ دیدہائے سنگست نہ (اردو) سیل سے ٹکرانا۔ ٹکر کھانا۔ لڑ جانا۔

بسیلہ بقول برہان بفتح اوّل بروزن وسیلہ نوعی از باقلای صحرائی کہ کوچک تر از باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیادہ شود صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر بسیلا گوید کہ لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانہ۔ سبز رنگ و نزد اہل مصر افضل از جلبان و گویند کہ آن ترمس است و گویند کہ خلّر بری است و برترمس می فرماید کہ بفارسی باقلای مصری یا شامی یا رومی نامند و بیونانی امارس و بہ ہندی جھاکر و بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم۔ جالی و محلل بلا لذع۔ عسر الہضم۔ مولد خلط خام در عروق و منافع دارد۔ (الخ) و بر خلّر گوید کہ ہمان مٹر کابلی و جلبان **مؤلف** عرض کند کہ ہمان بسیلا کہ بجایش گذشت و لفظاً لغت مصری است و عجبی نیست کہ آن مخفف این باشد یا بالعکس باتی جا صراحت کامل بر بسلہ مذکور شد (اردو) دیکھو بسلہ۔

بسیم بقول برہان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزہ و خوش لذت را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ و صاحب ناصری ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان قدیم از لغت عرب بس کہ طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بمعنی مفرس کردہ باشند واللہ اعلم صاحبان انند و غیاث و ہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) خوش مزہ۔ خوش ذائقہ۔

بسینہ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار قائم کردن

برسینہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است از قبیل گل بستار زدن (اردو) سینے پر گلگانا

بسی نیست | اصطلاح بقول دو مند بمعنی بسیار نیست یعنی راہ بسیار نیست مؤلف عرض کند کہ این معنی را خلاف محاورہ و قیاس دانیم (اردو) راہ بہت نہیں ہے۔

بای موحدہ با شین معجمہ

بش | بالفتح بقول وارستہ و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) بند ہر چیز مطلقاً و بند ہای آہن و نقرہ و برنج کہ بر مفاصل صندوق و امثال آن نصب کنند خصوصاً (ظغرا در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقرہ) بش سیمین ہلال اگر قابل میخ آن بودی مہر بہ بہرہ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی " (فردوسی ط) مرا گفت بگرفتش زیر کش ز ماہی بر کمر سا ختم پنجہ بش ز (فخری ع) سہ منع دید و سہ رد و سہ فعل دید و سہ بش ؛ مؤلف عرض کند کہ اصل این بہ بای فارسی پش است و آن مخفف پشم بمعنی مطلق موے و کاکل مستعمل کہ بمعنی سوم می آید و بند مطلق و بند آہن و غیرہ خصوصاً مجازش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند۔ مشابہ کاکل است (اردو) بندھن بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مطلقاً (پٹی۔ لوہے یا پیتل وغیرہ کی) آہنی پتّی جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پر استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش۔ بفتح اوّل و سکون ثانی بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج زراعتی کہ بآب باران حاصل دہد و فرماید کہ آنرا بخس ہم گویند۔ صاحب ناصری می فرماید کہ بخس لغت عربی است بہ ہمین معنی مؤلف عرض کند کہ بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند کہ مخفف (دکاشت خریف) است و قیاس می خواہد کہ این مخفف کاشت با پش [illegible]

کرده بتخفیف لفظ اول کاشتہ و بتخفیف الف و یای مهمله از بارش اسم جامد قرار داده اند (اردو) وه زراعت
جو صرف بارش کے پانی سے ہو نہ کہ آبپاشی سے جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے
(۳) بش ۔ بقول برهان و جامع بضم اول کاکل آدمی خان آرزو در سراج بحواله قوسی و برهان
ذکر این کرده گوید که تحقیق بدین معنی بفتح بای فارسی پش است که فش مبدل آنست مؤلف عرض
کند که ما صاحب جامع را که از اهل زبانست معتبر تر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای این معنی سند
را ماند و به تحقیق ما مبدل پش است چنانکه تپ و تب و پش که بجایش می آید مخفف پشم و استعمالش
بمجاز برای کاکل است و بس و آنچه تیج به همین معنی بر معنی دوم گذشت مبدل این باشد اگرچه فکر
این ماخذ در آنجا نکرده ایم که شین معجمه با جیم فارسی بدل میشود چنانکه کاشی و کاچی (اردو) کاکل
دیکھو بیچ کے دوسرے معنے ۔
(۴) بش ۔ بقول برهان و جامع بضم اول موی گردن و دنبال اسپ و فرماید که باینمعنی بفتح بای
فارسی هم آمده ۔ خان آرزو در سراج بابای فارسی صحیح داند و گوید که مبدل آن فش است مؤلف
عرض کند ما حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کرده ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول
امیر ۔ اردو (یال ۔ فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال ۔
(۵) بش ۔ بقول برهان و جامع بالضم بمعنی ناقص و ناتمام مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب
جامع که از اهل زبانست اسم جامد فارسی قدیم دانیم ۔ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است ۔
(اردو) ناقص ۔ ناتمام ۔
(۶) بش ۔ بقول برهان بکسر اول امر بر دادن یعنی بده بش مؤلف عرض کند که وای بر این طرب

تحقیق حاشاکه امر مصدر ردادن باشد اگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم گفت که مخفف بدهش
به حذف دال مهمله وهای هوز باشد - معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان کسے ستا (اردو) اسکو دے
(۲) بش - بقول جامع بکسر اوّل بمعنی باو مثلاً "بش بگو" یعنی باو بگو **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس و صاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچه استعمال این نمی کنند و بر
زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است که مرادف باو و مخفف (به اش) باشد (اردو) اُسکو -

بشاخ چادر افگندن | اصطلاح بقول بهار یکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب و تناسب اعضا و تقطیع خود دهند (میر صیدی ...) از شگوفه هر طرف گشته نهالی جلوه گر ٭ چون پری زادان چادرها بشاخ انداخته **مؤلف** عرض کند که مقصود بهار همین قدر می نماید که زنان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداخته بی برقعه می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکرده اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است که چون بسیر باغ روند چادرها برشاخ های درختان آویزند و داخل آن محلی بالطبع و بی نقاب می شوند و چادر از هوا حرکت کند و جلوهٔ حسن - زیر چادر از هر سو ظاهر می شود - پس این مصدر کنایه ایست از عرض حسن کردن دیگر هیچ (اردو) عرض حسن کرنا - کسی آڑ سے اپنا حسن دکھانا - دکن میں (پردے کی آڑ سے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں - "پردے سے جھانک بازی"

بشار | بقول سروری و جامع بوزن بهار (۱) بمعنی نیم کوفت و صاحب جهانگیری بمعنی زر کوب و سیم کوب گفته و صاحب رشیدی هم زبانش - صاحب برهان گوید که هر چیز طلا کوب و نقره کوب

وفرماید که بکل معانی بکسر و فتح اول آمده و صاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند۔ صاحب ناصری
بذکر ہمیں معنی گوید که مبدل فشار باشد چه سیم و زر را در آهن یا پولاد می افشرد و چیز زرکوب و سیم کوب بلحاظ
مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده۔ آن نیز با افشردن مناسب است که بزور و قوت سیم و
زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فروکردن است و باز گوید که گاهے زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبنده
زر اطلاق می شود۔ خان آرزو در سراج می فرماید که آنچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب
و سیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد۔ پس صحیح همان است که توسی
گفته یعنی (سیم کوفت) **مؤلف** عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این
اسم جامد ضغطه و از همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده
(قوت بیان ندارد) که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد و فارسیان مبدل همین فشار یعنی پشت زر را
برای نیم کوفت سیم و زر استعمال کردند که من وجه فشار آهن برای سیم و زر است که سیم و زر را در خلائے
آهن می نشانند بآنکه خلا بسختی پر شود تا فرو نریزد و صاحب ناصری قاعدۂ فارسی زبان نداند از اینجا
که ذکر مفعولیت و فاعلیت کرده۔ چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت
مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد
و خان آرزو اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد از اینجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان
اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محققین زرکوب و سیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کرده اند
که مقصود محققین از زر کوفته و سیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل
ترکیبی پیدا کنیم البته بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که در اینجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیریم ونه محققین بالا گرفته اند واى بروكه (سیم کوفت) رابقول توسى صحیح داند مى پرسیم اند كه در (سیم کوب) و(سیم کوفت) چه فرق است کوفتن وکوبیدن هردو آمده قاعدهٔ فارسى مى گویدكه (سیم کوب) اسم فاعل ومفعول ترکیبی است پس انچه محققین بالا (سیم کوب) رادر معنی بشار اسم مفعول ترکیبی آورده اند اصلا غلط نیست (اردو) کوفت بقول آصفیه- فارسى- اسم مؤنث لوهے پر سونا چاندى چڑهانے كا كام جیسا گجرات اور جالندهر میں هوتا هے-

(۲) بشار بقول سروری وجامع بحواله النسخه وفائی بمعنی لمس (فرخی ۵) هنوز پیشتر دروسیان بطوع نکرده ای رکاب ادرانیکو بدست خویش بشار چو صاحب رشیدی هم ذکراین کرده صاحب برهان فرماید که لمس والمسه وسودن دست یا عضوی بر عضو دیگر- وبقول ناصری دست سودن بچیزی وفرماید که مبدل فشار باشد که بمعنی زور آوردن وفشردن است وگوید که درشعر فرخی همین معنی درست می شود چه رسم بود که چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین وامرای رفته اند ورکاب او را می بوسیده اند و بادست می سوده اند ومی افشرده اند و در رکاب او می رفته اند وبجاے رکابدار خود را جلوه می داده اند خان آرزو ونذکراین گوید که این به سین مهمله گذشت وبحوالهٔ شمس فخری فرماید که بیت فرخی نه برای معنی لمس است ونه برای معنی سیم کوفت وخیال خود ظاهر می کند که بمعنی لمس واضح تر است **مؤلف** عرض کند که شک نیست که در کلام فرخی (بشار کردن) بمعنی لمس کردن ودست بر چیزی نهادن است ورسم است که خدام درسواری امرا دست بررکابش دارند وهمچنین امرا درسواری شاهان ولیکن عجب است از ناصری که برای متعلق کردن این با لفظ فشار (چنانکه دعای ادست) رسم افشردن رکاب بیان می کند ونمی داند که افشردن رکاب اصلا

محاوره عجم نیست پس انچه ناصری گوید که مجاز معنی حقیقی فشار است که صراحتش بر معنی اوّل گذشت که در افشردن و فشردن چیزی وجود لمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدّلش بشار را بر سبیل مجاز بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن عیبی نیست کلام فرّخی سند این استعمال و بقول سروری و جامع که از اهل زبان اند اعتبار را شاید انچه خان آرزو (بسار) را بسین مهمله درست داند ما همه را انجا حقیقتش بیان کرده ایم که ادعای او غلط است و همانجا گفته ایم که اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت که آن مبدّل همین بشار باشد

(اردو) چھونا۔ مس کرنا۔ کا حاصل بالمصدر۔ مس۔ مذکّر۔

(۳) بشار۔ بقول جامع و سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعد ؎) امروز بت پرستان هستند بیگیان ٭ در بتها خریده و در غارها بشار ٭ (امیر خسرو ؎) هر ضعیفی کی جهد از پای بند آید گل ٭ پیل بیچاره شود چون در وحل گردد بشار ٭ صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده (وله ؎) بشر مباد که گردد بدست حرص اسیر ٭ مگس مباد که ماند میان شهد بشار ٭ صاحب رشیدی هم این را آورده و بقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید که تبدیل فشار باشد و گوید که استخلاص مگس که در شهد فرو شده و پیل که در وحل فرو شده صعب خواهد بود خان آرزو در سراج گوید که بمعنی پابند و درمانده مرکّب از بش بمعنی بند و آر که کلمه نسبت است پس بفتح اوّل باید مؤلّف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی هم توان گفت بمعنی بند آورده شده و کنایه از گرفتار مرکّب از بش و آر و آر امر حاضر است از مصدر آوردن و مخفّف آور و این بهتر است از ماخذ بیان کرده ناصری که بالا مذکور شد مخفی مباد که از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقیّد گردیدن پیدا است

وهمچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔

(۴) بشار بقول سروری بحوالۀ صاحب تحفه و شمس فخری و بقول جهانگیری و ناصری و جامع بمعنی نثار (شمس فخری ع) بشیر باد صبا مژده گل آورد دست ها همی فشاند در پالیش ابر و شاخ بشارها (تاج الدین بخاری ع) صاحبا هر نکته تو به زگنج و سیم و زرها لعل و مروارید بر بغل گهر بارد بشارها صاحب رشیدی بذکر این گوید که در شعر تاج الدین بخاری شاید که نثار را به تصحیف بشار خوانده باشد و فرماید که در فرهنگها بدین معنی بکسر با گفته و در سروری بفتح با صاحب ناصری بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند و می فرماید که نثار با وجود درستی قافیه و معنی و مشابهت لفظ غریب است که نثار نگوید و بشار گوید که لغتی است غیر معروف و فرماید که حق اینست که بشار تصحیف و تبدیل فشار است چه پشار با بای فارسی با فا زود تبدیل می یابد و فشار بمعنی زور آوردن و فشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی کرده که نثار باشد مؤلف عرض کند که شان محققین نیست که از سهل انگاری اصلاحی در کلام قدما کنند هرگاه محققین اهل زبان این را بمعنی نثار آورده اند۔ وجهی نیست که ما قیاس خود قائم کنیم که در کلام تاج الدین نثار باشد و بشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است بشار هم مرادف اوست۔ تاج الدین اهل زبان۔ مجبور نیست که بشار را گذارد و نثار را نگارد آنانکه در تحقیق لغات جگر کاوی نمی کنند همین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکه رشیدی و ناصری و خان آرزو کرده اند۔ ما می گوئیم که این اسم جامد فارسی زبان است و مرادف نثار و عجبی نیست که اصل این به بای فارسی (پشار) باشد و این مبدل آن چنانکه تپ و تب و پیش بقول برهان

مخفّفش پیش است وآر مخفّف آور کہ امر حاضر آوردن است پس پشار اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پیش آوردہ شدہ وکنایہ از نثار کہ چیزی کہ نثار کنند یعنی تصدّق نمایند بعد ازانکہ بر سر وپاے ممدوح وور دہند پیش می اندازند ہمین است رسم وآئین نثار وتصدّق نمی دانیم کہ ارادہ واضعین لغت چہ بود ایں قیاسی است کہ دلش قبول می کند وَاللہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ بِاَیِّ حَالٍ فشار را ازین ہیچ تعلّقے نیست (اردو) نثار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ نچھاور بکھیر وہ چیز جو بطور صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جائے۔

(۵) بشار۔ بقول سروری واماندہ وبقول جامع وبرہان ماندہ وکوفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی سوم است کہ گرفتار ہم ماندہ وکوفتہ باشد۔ ایں معنی را صاحب جامع جدا کردہ است از معنی سوم (اردو) ماندہ۔ عاجز۔

بشارت بقول بہار بالکسر وبالضّم مژدہ وبالفتح شادشدن وفرماید کہ بالفظ دادن وزدن ونمودن دگانیدن مستعمل **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است وبقول منتخب بالکسر مژدہ دادن ومژدہ بہر دو معنی وفرماید کہ بضمّ نیز آمدہ پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) بشارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنّث۔ نوید۔ خوشخبری۔ مژدہ۔

بشارت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی مژدہ آوردن است (بہائی آملی ؒ)
مبشّر از پی آن کین بشارت آرد زود ٭ روا بود کہ دو منزل یکی کند در راہ ٭ (اردو) خوشخبری لانا۔

بشارت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیراز ؒ)

بشارت برہ بکوی میفروشان ؎ کہ حافظ توبہ از زہد ریا کرد ؎ (اردو) خوشخبری لیجانا۔

بشارت بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؎) انده بہ اسیران قفس باد بشارت ؎ کہ بیضہ بیک منزلی دام رسیدیم ؎ (اردو) خوشخبری ہونا۔ خوشخبری پہنچنا۔

بشارت دادن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی بشارت رساندن است (حافظ شیرازی ؎) خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ؎ ساقی بدہ بشارت پیران پارسا را ؎ (اردو) خوشخبری پہنچانا۔

بشارت رساندن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی شیرازی ؎) نشنیم آن کلید مرتبہ این مرتبہ فرمودہ الا زود بیدار شو و بشارت برسان ؎ (اردو) دیکھو بشارت دادن۔

بشارت زدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بشارت رساندن است (انوری ؎) رو بشارت بزن کہ گشت یکی ؎ با غلام خود آن امیر امروز ؎ (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

بشارت شنیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن مژدہ و نوید (ناظم ہراتی ؎) چو شنیدم این بشارت رفتم از ہوش ؎ ولی در دل کہ شورش بود در جوش ؎ (اردو) خوشخبری سننا۔

بشارت طلبیدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (بدر چاچی ؎) گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ؎ در ولایت ... ملک سکندر گیرد (اردو) خوشخبری چاہنا۔

بشارت کشان | (الف) مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار بفتح کاف تازی مبشران ومژدہ رسانان (نظامی ے) خبر گرم شد در خراسان و روم ؛ که گشتاسب شد آمد بیگانه بوم ؛ بہر شہری از شادی فتح شاہ ؛ بشارت کشان بستہ و ندراہ ؛ صاحب آصفی باستناد ہمین شعر ......

(ب) **بشارت کشیدن** را قائم کردہ از معنی بشارت کشیدن

مولف عرض کند کہ مرادف بشارت بردن است (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن۔

بشارت گر اصطلاح بمعنی آرندہ نوید و پیغام مژدہ (انوری ے) نامۂ فتح تو بسیارہ بآفاق سپرد ؛ کہ بشارت گر فتح تو نشاید بشری ؛ (اردو) خوشخبری لانے والا۔ دینے والا۔

بشارت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض کند کہ مرادف بشارت رسانذن است (حمید رازی ے) یعقوب را نشاط ز یوسف فزودہ اند ؛ داؤد را بشارتی از جم نمودہ اند ؛ (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

(۲۳۵۸) **بشارود** بقول صاحب شمس در ناصری بالضم و واو مفتوح و رای ساکن زمین پشتہ پشتہ

مولف عرض کند کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند محققین فارسی زبان ترک کردہ اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید خیال می کنیم کہ لغت (بشاورد) را کہ بہمین معنی می آید بتصحیف قائم کردہ است اگر سند استعمال پیش می شد بلا بعض می توانیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں۔ مونث۔

بشاسب بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بضم و سکون سین بمعنی خواب باشد (اسدی ے) چہ گفتی بہ آمد نشد در بشاسب ؛ کہ گو شاسب با آتش و خشت گشتاسب ؛ صاحب سروری فرماید کہ گوشاسب بہ ہم ... گوشتاسب ہمان گشتاسب ... صاحب ... ہمان گوید کہ گفتہ ...

(بوشاسپ) که ترجمهٔ آن بعربی نوم است - صاحب شمس این را به بای فارسی نوشته **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از بوش واسپ بوش بقول برهان بمعنی قدرت می آید که اسم جامد فارسی زبان است واسپ بمعنی خودش ومعنی لفظی این مرکب - قدرت اسپ وکنایه از نوم گویند که در جانوران چارپایه اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتفاق وموقع یابد اصلا باو خواب نیاید وماه ها بدون خواب چاق ومصروف خدمت می باشد وچون موقع دست دهد هر وقت که خواهد بخسپد ازینجاست که فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نهادند ودرین اصطلاح بای فارسی بدل شده است بموحده چنانکه اسپ واسب هر دو آمده وحالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) نیند - ونگھوارون -

بشام وبال اصطلاح - صاحب رهنما بجواله سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی طعام شام با رقص چنانکه "بشام وبال موعودیم" **مؤلف** عرض کند که شام بمعنی طعام شام محاوره فرس است وبال لغت انگلیسی است یعنی رقص - کساد بازاری فارسی زبان است که معاصرین عجم لغت خود را با الفاظ السنهٔ غیر مخلوط کرده برباد می کنند - مخفی مباد که (پاکوبی) از برای رقص محاورهٔ زبان فارسی است اگر این مرکب بر خاطر عاطر گران کند لفظ مختصر رقص ازان شما است اگرچه عربی است اگر (شام وپاکوبی) پسند خاطر نبود در (بشام ورقص) خوب بود پس آنانکه عوض این بر (شام وبال) تفاخر کنند وای بر ایشان که در دو پتاهی زبان خود ندارند واضح باد که ما ذکر این درینجا باتباع صاحب رهنما کرده ایم ورنه (شام وبال) در خور آن بود که در ردیف شین نقطه دار جایش دهیم - موحده درینجا بمعنی برای باشد (اردو) ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کہانے اور ناچ کے لئے -

(الف) بشام وعده خواستن
(ب) بشام وعده خواسته ام

صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار ذکر (ب) کرده گوید که معاصرین عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ لطیف است ازینکه درین روزها داعیان از مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار تحریراً می گیرند این مقوله برای همین لطفی خاص وارد حق آنست که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن) بمعنی دعوت شام دادن استعمال توانیم کرد ازینجاست که ما بر (الف) قائمش کرده ایم (اردو) (الف) رات کے کھانے کی دعوت دینا شام کی دعوت دینا (ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے

(الف) بشاور
(ب) بشاورد

الف - بقول جامع بضم اول بر وزن بشناور زمین پشته پشته صاحبان برهان و هفت و رشیدی ذکر (ب) را بضم اول و فتح واو و سکون را و دال بی نقطه به همین معنی کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بشاوند که گذشت یکی ازین دو مصحف است خان آرزو در سراج بذکر بشاوند کنایةً با ناصری متفق **مؤلف** عرض کند که (الف) را مخفف (ب) دانیم و (ب) مبدل و مخفف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و فوقانی و های هوز حذف شد بر سبیل تخفیف در محاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته مخفی مباد که آورد مخفف آورده متحقق و عجبی نیست که فارسیان این را مرکب کرده باشند با لغت پشتی بمعنی دوش یعنی زراعتی که آب باران حاصل دهد و آورد مخفف آورده بمعنی حقیقیش و معنی لفظی این چیزی که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار و مشاهده کرده ایم که زمین خریف اکثر ناهموار می باشد و مثل زمین تری مسطح نمی باشد و آب در آن قرار نمی گیرد و هر قدر رطوبت از بارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند والله اعلم که خیال واضعین لغت چه بود آنچه

ناصری و آمین گوش اشاره به بستا دند کنند و یکی را از این هر دو تصحیف واند چنین نیست که زحمت تحقیق
برداشت ما بر هر دو لغت ماخذ را بیان کرده ایم هر دو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است و بس (اردو)
دیکھو بستا وند۔

بشپاسب بقول صاحب سراج بضم
اوّل و فتح دوم بالف کشیده و سکون سین مهمله
و بای ابجد مخفّف بوشاسپ بمعنی خواب که بعربی
نوم خوانند مؤلّف گوید که از حلیهٔ بیان کرده
اش پیداست که موحدهٔ سوم از مقصودش خارج
و کاتب تحقیق مؤلّف را در معرض ملامت آورده و خود
بالا نیست مطبع نولکشور است که برادرانش آشنا نا مور
کرده اند بطبع غلط این همان بشاسپ است
که بجایش گذشت و صراحت ماخذش هم درا ینجا
مذکور (اردو) دیکھو بشاسپ۔

بشبش بقول برهان بضم هر دو با و سکون هر دو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه روباه
است و در عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اوّل و ثالث هم آمده صاحب جامع گوید که دانهٔ حنظل است
که خربزه تلخ نام دارد و بقول محیط بعربی برگ حنظل و حنظل گوید که اسم عربی است و علقم و کبست
نیز و بیونانی قولوا اغریوس و قاقا و بسریانی قطس و بشیرازی گوشت و بگیلانی خرزهره و بفارسی
کبست و کبستو و بفارسی عامه تلخ هندوانه و خربزه تلخ و خربزه روباه و بهندی اندرائن ابوجهل و بهندی
اندرائن کا پھل و مہاکال و در انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است و تخم و طعم این ثمر و آنچه اندر آنست
و برگ نبات و شاخهای آن تلخ در نهایت تلخی۔ نر و ماده می باشد۔ گرم در سوم و بقولی در چهارم خشک
در دوم۔ محلّل۔ مقطّع جذّاب اخلاط از اعماق بدن و مسهّل سودا و بلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل
و عصب (الخ) مؤلّف عرض کند که اشاره این برهنند و انجیر بغدادی گذشت و ما در اینجا صراحت

کامل نکردیم بوجه اختلاف املّا از ینجاست که درینجا تلافی مافات کرده ایم نسبت ماخذ این جزو ین متحقق نشد که بمعنی اوّل لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت که چیزے را که فارسیان ازان نفرت کنند بشبش بالکسر گویند عجبی نیست که نظر بر تنفّر عوام الناس از تلخی هر یک جزو این درخت موسوم شد بدین نام و تصرّف در اعراب تصرّف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را برزبان ندارند شاید برای اسم هم تلخی باشد آنچه صاحب برهان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کرده لغت فارسی نیست قول جامع معتبر تر از وست (اردو) (۱) اندراین کا پتّا - مذکر (۲) اندراین - دیکھو انجیر بغدادی -

(الف) **بشبق** | بقول سروری (۱) نام قریه از قرای مرو (۲) گیاهی است که آنرا بشبه نیز گویند صاحبان برهان و هفت و انند بر معنی اوّل قانع صاحب برهان نذکر ....

(ب) **بشبه** | گوید که بر وزن چشمه (۱) همان بشبق بمعنی اوّلش که (الف) معرّب (ب) باشد و همین معرّب اشتهار دارد و صاحب رشیدی نسبت (ب) بذکر معنی اوّل گوید که (۲) پوست دباغت نکرده و (۳) دانه ایست که دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند و نسبت الف بذیل (ب) گوید که الف معرّب (ب) باشد و فرماید که در قاموس نیز بشبه آورده و ظاهرا سهو کرده چه همه جا عربی می آرد نه فارسی فرماید که صاحب نصاب بشبق آورده نه بشبه - صاحب ناصری بر معنی اوّل فرماید که معرّب این بشیب است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم بنقل قول رشیدی می گوید که به میم عوض موحّده بشمه و بحواله قاموس فرماید که (۴) نام شهرے از یزد - صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم و (ب) بمعنی سوم نکرده و بر بشمه گوید که اسم حبة السودا و بر حبة السودا نی فرماید که شونیز و چشنام را نیز نامند و به چشنام می طرازد که بفارسی چشمیز و چشمیزک و بیونانی قاقالس و بعربی حبة السودا

ـہ در کحل ہا افتند واہل حجاز بشمہ و بہندی چاکسو نام است و آن دانہ ایست بقدر بہدانہ مثلث
شکل و سیاہ رنگ گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و آن جالی و محلل و با اندک حدت و
نہایت قبض و مقوی باصرہ و نافع دمعہ و مدرّ آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض
کند کہ بشمہ بجا یش می آید و در معنی اوّل (الف) شبہی نیست کہ محققین را بدان اتفاق است و وجہ
تسمیہ این غیر محقق و معنی دوم (الف) بقول سروری ہمان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری
بر (الف) گاہ گوید و صاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانہ می فرماید و بدینوجہ کہ محقق مفردات
طب اعنی صاحب محیط ہر دو را ترک کرد چارۂ نیست جز این کہ بشمہ را لغت اصل دانیم کہ می آید
و اگر سند استعمال بشبہ بمعنی بشمہ بدست آید توانیم گفت کہ بشبہ مبدّل بشمہ باشد چنانکہ ذکر این قسم
تبدیل بر (بدمسوم) کردہ ایم - حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب کہ غیر از رشیدی دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم ہم بر زبان
ندارند (اردو) الف (۱) قریہ ہای مرو سے ایک قریہ کا نام بشبق ہے - مذکر - (۲) ایک گھانس کا نام
بھی فارسی میں بشبق ہے جسکو بشبہ کہتے ہیں - افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم
نہ ہو سکی - (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال - مؤنث - (۳) چاکسو
بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - ایک قسم کے کالے بیج جو پیکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں - چونکہ
چاکشش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں - اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے
ایک شہر کا نام بشبہ ہے - مذکر -

بشبیون | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بشین معجمہ و بای دوم نیز تازی و یای حطی

بوزن فرفیون بمعنی فربه و فرماید که در مؤید الفضلا بشپون آمده بروزن افیون (کذا فی الادات) صاحب جهانگیری این را با بشپون نوشته مرادف یکدیگر داند و گوید که هر دو لغت بمعنی فربه صاحب رشیدی هم ذکر هر دو کرده صاحب برهان گوید که بروزن اندرون بمعنی فربه نقیض لاغر و فرماید که بکسر ثالث هم آمده صاحب ناصری و خان آرزو و در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ترکیب این لفظ متحقق نمی شود جز این نیست که اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) فربه - دیکھو ازنب

(الف) **بشپول** | بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و بای عجمی و واو مجهول (۱) پریشان و پراگنده کن (شرف شفروه ے) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ﴿ وان چرغ گهرفشان چو دریا کن ﴿ صاحب برهان همزبانش - صاحب ناصری گوید که (۲) بمعنی پریشان و پراگنده و امر به پراگنده کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید که (۳) اسم فاعل و امر هم باینمعنی - خان آرزو و در سراج بذکر قول جهانگیری و نقل سندش می فرماید که دیگر افعال ازین باب دیده نشد و فرماید که ظاهرا مصرع اوّل چنین است (ع) آن گیسو مشکبار خود را بشول ﴿ و گوید که شول مشتق از شولیدن که مبدّل ژولیدن است باشد در ینصورت جمیع باب آن جدا می شود و گوید که ظاهرا صاحب رشیدی برای اشتباه و عدم ثبوت این لفظ را نیاورده (انتهی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را همین وجه است که خان آرزو خیال کرده فعلش مرجّح بر خان آرزوست که سکوتش بهتر از بیانی است که حق تحقیق ادا نشود و بیرا در نمیدانی که ....

(ب) **بشپولیدن** | بقول بحر مصدریست کامل التّصریف که بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگنده کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دومش اسم همین مصدر است و معنی اوّلش امر حاضر و آنانکه بمعنی سومش فاعل را ذکر کرده اند قواعد زبان فرس را فراموش کرده اند و نمیدانند که امر حاضر بدون ترکیب

باہمی افادہ معنی فاعل نمیکند وای برہان آرزو کہ در کلام شرف شفردہ اصلاح میکند برای اینکہ مصدر (ب) را نداند بایہ دخیال است
نمیکند کہ اگر ہند نژادی از مصدر فرس واقف نباشد و استعمالش در کلام اہل زبان ببیند اعتراف وجود آن مصدر را کلام اہل زبان
رسیدہ انیم کہ این چہ شعار است کہ در سند استاد و صاحب زبان تحریف کردہ می خواہد کہ برای کمی معلومات خود
سند پیدا کند (اردو) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ
کرنے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشپیون بقول جامع ہمان بشیون کہ بہ ہر دو موحدہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ نظر بہ اختیار محققین اہل زبان این را مبدل آن دانیم ہمچون اسپ و اسب و دیگر محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو بشیبون

بشت بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمتے از رود یا آب در نہر و آب بند ہا و بالضم (۲) نام دہی است نزد نیشاپور **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بیان محققین بالا برای معنی اول بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل بست باشد کہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بمعنی نخستش گذشت۔ چنانکہ کستی کشتی و ماخذش ہم را سنجیدہ ایم (اردو) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم** (ب) **بشتام** صاحب سروری بالف گوید کہ بشین معجمہ و تای قرشت و لام بوزن بشتام طفیلی را گویند صاحب جہانگیری ذکر ہر دو بمعنی مذکور کردہ و صاحبان بہار و رشیدی ہم ہر دو را آوردہ اند۔ صاحب ناصری نسبت ہر دو صراحت می کند کہ ہر دو ناخواندہ بعروسی ہا و جہاہا میرفتہ صاحب جامع وجہ تسمیہ طفیلی را بضمن این ہر دو لغت ذکر کند کہ شخصی طفیل نام در کوفہ ہمیشہ ناخواندہ بمہمانی میرفت لہذا این صفت با و منسوب شد ہمان آرزو دیدہ

سراج بموحده والف قانع و (ب) را ترک کرده در وجه تسمیهٔ طفیلی همزبان جامع مؤلف عرض کند
که هر دو محققین هند هم خیال نکرده اند که محل بیان وجه تسمیهٔ طفیلی در ردیف طای حطّی بجایش بود و
الف و ب را بلفظ ازان هیچ تعلق نبود حالا باتباع شان تحقیقش را عرض می کنیم که فارسیان طفیلی
کسی را گویند که بی دعوت در مهمانی با یکی از مدعوان شریک شود حکایتی مشهور است که در یکی از
بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند که تو کیستی که بی دعوت آمدی او اشاره کرد بسوی مهمانی گفت
که بطفیل ایشان بدین سفره رسیدم والله اعلم بالصواب - بالجمله موحده در هر دو بظاهر اصلی است
که بدون آن مشتق اسم دشتام نیامده و ب اصل می نماید والف مخفف آن و بظاهر اسم جامد فارسی
قدیم معلوم می شود ولیکن قیاس می خواهد که مرکب باشد از لفظ شتا که در فارسی بقول برهان بمعنی تاشتا
و ناهار می آید و کش هم لغت فارسی است که بقولش بمعنی بخشا کش است پس معنی لفظی این بخشاکش
ناهار و مجازاً مهمان ناخوانده که بطفیل مهمانان بر سفرهٔ بخشاکش دار و مخفی مباد که حقیقت این بر لفظ
ایرمان گذشت (اردو) طفیلی - دیکهو ایرمان -

بشتر | بقول سروری بحوالهٔ شرفنامه بشین
معجمه و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت
میکائیل است (شاعر) گرچه بشتر را عطا
باران بود مر ترا در و گهر باشد عطا ز فرا پیکر
ابوحفص سغدی (۲) بمعنی ابر آورده و همین بیت
بیت را باستشهاد گرفته صاحب جهانگیری نیز که

معنی اول گوید که رسانیدن روزی خلق حوالهٔ
میکائیل است (شمس فخری ط) میرساند بخلق
دست تو رزق تو بی تقاضا و منت بشتر ز
گرا بید که (۳) نام فرشته ایست که باران و نبات
حواله بدست وی (م) با اول مضموم جوشش
که بواسطهٔ او اندیشه و فساد خون بر اندام مردم

برآید که بتازی شمامی خوانند صاحب رشیدی بمعنی اوّل وسوم وچهارم قانع صاحب ناصری معنی اوّل وسوم رایکے داند و فرماید که همان میکائیل که باران وروزی بدو متعلّق است و ذکر معنی چهارم کرده واز معنی دوم ساکت ونسبت معنی چهارم می فرماید که آنرا بشترم هم خوانند صاحب برهان بذکر معنی اوّل گوید که بدینمعنی عوض حرف اوّل تای قرشت هم آمده وذکر معنی سوم وچهارم هم کرده صاحب جامع هر چهار معنی بالا را درست داند خان آرزو ودر سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده می فرماید که صحیح اوّل است وبذکر معنی چهارم گوید که این مخفّف بشترم باشد (که می آید) مؤلف عرض کند که ما هم معنی اوّل وسوم را واحد دانیم که تعریف میکائیل علیه السلام متقاضی همین قیاس است ومعنی دوم را باعتبار بیان سروری وجامع صحیح می پنداریم وکلام شاعر سند آنست وجا دارد که آنرا متعلّق بمعنی اوّل کنیم. مخفی مباد که این لفظ بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمه تر که داخل این است معلوم می شود که بالفظ بش مرکّب است وبش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه اشاره این بمعنی دومش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان بدین مرکّب موسوم کرده اند وبرای معنی دوم کلمه بش را مخفّف بارش دانیم پس چیزے که بوجه بارش تر است ابر را گفتند وجا دارد که برای اینمعنی بش را مبدّل بس گیریم چنانکه کستی وکشتی وبرای معنی چهارم درینجا همین قدر کافی است که مخفّف بشترم است وصراحت ماخذش همدرانجا کنیم. آنچه خان آرزو معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جزین نباشد که معنی دوم غلط است می پرسیم ازو که بچه حجّت می گوئی اگر از الفا معلوم کرده چنان که در بعض لغات اشاره آن کرده بر تسلیمش نمی کنیم ازینکه الفا برای محقّقین لغات نباشد وقول سروری وجامع که از اهل زبانند برای فارسی زبان معتبر تر ازنست وآنچه بقول بعض به فوقانی عوض موحّده می آید صراحت ماخذش

همدرانجا کنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام	جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو ابر (۳) وہ فرشتہ جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھو بشتم۔

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمه و ضم تای قرشت اسپرک باشد صاحبان برهان و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر بسترغ بیان کرده ایم که به سین مهمله عوض شین معجمه گذشت و باعتبار سروری و جامع این را مفرس دانیم به تبدیل عین مهمله با غین معجمه و همین یک سند این تبدیل است که از نظر ما اوّل گذشت فارسیان از السنه غیر لفظی را گرفته با این تبدیل مفرس کرده اند که صراحتش بر بسترغ مذکور (اردو) دیکھو بسترغ۔

بشترم بقول سروری بحواله نسخه میرزا بشین معجمه و تای قرشت و رای مهمله بوزن اشتلم دمیدگی اندام باشد یعنی جوشش اعضا و فرماید که در ساتی بضم با و فتح تا و رای مهمله آورده و گفته که بعربی بشری گویند صاحب رشیدی گوید که قوباست که بهن شود و بسیار خارش کند و بشترو دلم نیز خوانند صاحب برهان هم ذکر این کرده گوید که بروزن اشتلم و محتشم هم آمده صاحب جامع هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که مبدّل بسترم است که به سین مهمله عوض شین معجمه بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدرانجا کرده و بشتر که بمعنی چهارش گذشت مخفف این آمده (اردو) داد۔ دیکھو ادرفن۔

بشتره بقول سروری بحواله نسخه میرزا بفتح با و رای مهمله و سکون شین معجمه و کسر تای قرشت (۱) چنگالی باشد که می خورند و فرماید که بجای تا و رای مهمله نون و زای معجمه نیز بنظر رسیده یعنی (بشنزه) و بقول بسحاق اطعمه گوید که (۲) ارده کنجد و خرماست که در یک دیگ بمالند (وله) گرنیز بلا بارد در کوه ما هیچه گو از نان سپری سازم و ز بشتره آماج ها و گوید که بضم با نیز آمده و (بشنیزه) باضافه یا نیز بنظر

رسیده صاحب رشیدی ذکر این بحواله سروری بر بشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک
خرما و روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب انند نسبت معنی اول گوید که حلوائی
است از آرد کنجد و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال بجای مالند و صاحب مؤید همزبانش
صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده **مؤلف**
عرض کند که همان اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و آنچه به زای هوز
می آید مبدلش چنانکه زند و ژند و این مبدل بشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله
بدل می شود چنانکه بجنو و بختو و بزغ و برغ (اردو) دیکھو بشنزه۔

بشتری | بقول برهان بضم اول بر وزن مشتری شخصی را گویند که علت شرا داشته باشد
وآن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و جوششی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر
این کرده **مؤلف** عرض کند که یای نسبت به بشتر زیاده کرده اند و بس و تعریف بشتر به
معنی چهارمش گذشت که مخفف بشترم است و دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو
یعنی جس کے بدن پر داد ہوئے ہوں۔

بشتک | بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه بمعنی خمره و فرماید که بضم با نیز
آمده (کذا فی المؤید والادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح
اول و ضم ثالث و سکون ثانی و کاف خمرهٔ کوچک و مرتبان و گوید که بر وزن چشتک و جفتک هر دو
آمده صاحب جامع ذکر معنی بالا صراحت مزید کند که خنبره و کوزهٔ دهن تنگ - خان آرزو در سراج
بحواله قوسی ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این مبدل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکه کستی و کشتی و صراحت ماخذ هم درانجا کرده ایم (اردو) دیکھو بستاک -

(الف) **بشجر** | بقول رشیدی بضمّ با و سکون شین و کسر جیم تازی نام درختی است که در قلّه کوه روید و از چوب آن کمان سازند۔ خان آرزو و سراج ذکر این کرده نمی فرماید که از برهان معلوم می شود که یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برهان نسبت ....

(ب) **بشجیر** | بذکر معنی بالا گوید که آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند و صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب محیط ذکر این نکرد و از نبع هم ساکت امّا صاحبان منتخب و محیط المحیط که محقق لغات عرب اند نبع را آورده گویند که از چوب همین درخت و تیر و کمان ساخته میشود (الخ) حیف است که صاحبان مفردات طب ذکر این نکرده اند بنا، علیه از تعریف مزید قاصریم و اسم این در السنۂ غیر هم متحقق نه شد و خواص و طبیعت این هم معلوم نه شد - بظاهر معلوم می شود که فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحّده در اوّل و تحتانی بر لفظ شجر بطور تفریس وضع کرده اند و الف مخفّف (ب) باشد بحذف تحتانی و اتّفاق محقّقین متعدده بر (ب) یا فتیم از ینجاست که آنرا اصل دانیم و ذکر (الف) غیر از رشیدی دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان نکرد و از برای آن طالب سند استعمال می باشیم که مجرّد قول محقق هند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہو سکا عربی ہیں اسکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخانیدن** | (الف) بقول صاحب هفت بالکسر بمعنی خراشیدن بناخن و غیر آن و

(ب) **بشخائیدن** | (ب) بقول برهان بروزن احسانیدن به خای نقطه دار و بای تحتانی بمعنی مذکور بالا صاحب نوادر گوید که (ب) و بشخودن هرکدام لغتی است در شخودن - صاحب بحر فرماید که (کذا التصریف)

و مضارع این بشخاید صاحب شمس ذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس را بگوید
سر نه کس را روی بشخاید نه صاحب رشیدی گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال
جزو کلمه شد بنابران در باب با آورده شد صاحب جهانگیری ذکر این فرماید که این را شخودن نیز گفته اند
صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد ذکر این باشخودن می نویسد
که هرکدام لغتی در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که بشخودن مزید شخودن است و نسبت
(ب) می فرماید که همان شخودن که با از کثرت استعمال کالجزو شده و بر شخودن می طرازد که شخانیدن ماخوذ است
از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که نذر حقیقت جویان کرده ایم حالا
عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اول الذکر که الف را قائم کرد مجرد و بیان اوست و سند استعمال
با خوندار و و هند نژاد است. اعتبار را نشاید و آنانکه در تحقیق (ب) طبع آزمائیها کرده اند از ماخذ این
گریز کرده اند و اسم این مصدر نمیدانند که شخال است که بجا کش می آید و بقول برهان بفتح اول بر
وزن محال بمعنی شخاکه خراش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بجا لیش می آید و وضع شد
از همین اسم مصدر پس لام بدل شد به تحتانی چنانکه نال و نای ـ شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن
را متعلق کنیم به شخا که ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر و زیاده کردند چنانکه بجا و بجای و پس ازان
بقاعدهٔ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و
شخودن که به همین معنی می آید مرکب است از شخا که ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف بدل
شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدل شخالیدن است به همین قاعده
تبدیل الف با واو پس آنانکه موحدهٔ اول را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را در باب موحده جا

داوند و هیچ شک نیست که بای اوّل زائد است و هیچ ضرورت نداشت که در ینباب قائم شود - آنانکه
بای زائده را بکثرت استعمال جزو کلمه دانند چنانکه رشیدی و خان آرزو نوشته حیف از هر دو که
خبر ندارند که بای زائد زنهار جزو کلمه نمی شود (اردو) کھجلانا بقول آصفیه ناخن سے کھرچنا چل مٹانا کھجانا
بشخشم بقول برهان و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطه دار مفتوح
بمیم زده بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید که مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت
دنیا ع) آن خوش از نفس و شهوت و شره است ٭ ور نه جای بشخشم و تبه است ٭ هم او گوید که
درین تامّل است چه ظاهر آنست که با از اصل کلمه نباشد چنانکه در لغت شخش بیاید - خان آرزو
در سراج می فرماید که شخشیدن بمعنی لغزیدن آمده ولیکن بخیال مؤلّف فقیر هر چند اشتقاق
این از همان مادّه ظاهر می شود امّا معلوم چنان می شود که لفظ جد است زیرا که زیادت میم در صورت
اشتقاق هیچ معنی ندارد مگر آنکه زائده محض بود از عالم از بر و از برم (انتهی کلامه) مؤلّف حقیر
گوید که مؤلّف فقیر پی به حقیقت نبرده از ینجاست که سکندری خورده است نمی داند که شخش بفتح
اوّل و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است که بجایش می آید و مصدر
شخشیدن بمعنی لغزیدن از همین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیه شخش است بزیادت موحده
زائد در اوّل و میم زائد در آخر ش و مؤلّف فقیر برای میم زائده تمثیلی که پیش کرده است
صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیه شخش و شخشم چرا نگوییم انچه او را بغلط
انداخت معنی لغزیدن است و یا لغزی او مبنی بر تسامح برهان و جامع که معنی لغزش را
لغزیدن نوشته اند و در اسم و مصدر فرق نکرده اند - بالجمله می پرسیم از مؤلّف فقیر انچه اجالا

نوشت که (زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشخشم کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشخشیدن بشخش خیال تست بدانکه اگر بشخشم را مشتق گیریم صیغهٔ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است - واندرینصورت میم معنی دارد و زائد نیست. فتأمل - یا ایها المؤلف الفقیر - (اردو) لغزش - دیکھو اشکوخ -

(الف) **بشخودن** | صاحبان برهان

(ب) **بشخوده** | و شمس و هفت ذکر

هردو کرده اند و صاحبان رشیدی و جهانگیری و جامع و بحر الف را آورده اند و صاحبان سروری و مؤید (ب) را مؤلف عرض کند که الف مرادف بشتائیدن است که گذشت و ماخذ این همدر انجا مذکور و (ب) اسم مفعولش دیگر هیچ - بیچاره سروری (ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد و تعلق این با الف نمی نگارد و گوید که بمعنی (۱) (بناخن کنده) و از بهرامی سند دهد (ب) کرده بشخوده رخ خود آن نگار از گشت گلزارش بشکل لاله زار؛ صاحب برهان فرماید که بمعنی (۲) بمعنی گشته و (۳) پایمال گردیده هم مؤلف عرض می دهد که آغا - معنی دوم و سوم را از کجا پیدا کردی و خلاف مصدر در اشتقاق اشتقاق چگونه جا دادی اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی اوّل دانیم و هرچه نسبت (ب) قابل بیان است ....

(ج) **بشخوده کردن** | که فارسیان اسم مفعول الف را با مصدر کردن ترکیب کرده مصدری مرکب وضع کردند که بمعنی خراشیده کردن است وبس و سند بهرامی متعلق آنست به همین دارد (اردو) (الف) دیکھو بشتائیدن (ب) (۱) خراش کیا ہوا (الف) کا اسم مفعول

(۲) پھیلا ہوا ۔ (۳) پائمال (ج) دیکھو بشخائیدن ۔

بشخور بقول سروری بحوالہ (ماھی فی الاسامی) بضمّ با و خای معجمہ و سکون شین معجمہ آبیکہ از دواب باقی ماند در وقت خوردن و بعربی سور گویند صاحب برہان صراحت مزید فرماید کہ نیم خوردہ و باز ماندۂ آب دواب ۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان می فرماید کہ بظنّ مؤلّف باز ماندۂ آب و علف دواب است کہ پیش خوردہ باشد و آن در اصل پیشخور بودہ صاحب جامع متفق با برہان مؤلّف عرض کند کہ بیچارہ ناصری می خواست کہ پی بحقیقت برد ولیکن فائز المرام نشد اصل این (پیش از خور) است بموحّدہ نہ پیشخور بہ بای فارسی یعنی چیزیکہ بعد خوردن باقی ماند و خور بمعنی خورش آمدہ پس تحتانی دوم و کلمہ از حذف شدہ بشخور باقی ماند و در محاورۂ زبان کسرۂ اوّل بہ ضمّہ بدل شد و آنچہ صاحب ناصری قیاس خود را بسوی علف بردہ ترجیح از دست کہ لفظ خور را از (آب و خور) قیاس کردہ و فارسیان در ینجا مخصوص کردہ اند برای آب و خور شامل است بہ آب و علف ہر دو بمعنی مطلق خورش و از ینکہ مصدر خوردن برای آب ہم در محاورہ مستعمل است عیبی ندارد کہ در ینجا از خور مجرّد آب گیریم ۔ قول سروری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی ۔ مذکّر ۔

بشخیدہ بقول شمس بکسر یعنی پاشیدہ شدہ و از فردوسی سند می آرد (ـہ) بشخجر ہمہ تنش انجیدہ انگشت بران خاک و خونش بشخیدہ اند ۔ مؤلّف عرض کند کہ نہ ایش بیامرزد کہ بشخیدہ را کہ بہ نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر نجیدن و بشنجیدن است بحذف نون بہ یادست موحّدہ دوم و را و الشین نوشتہ

ودر کلام فردوسی هم بمقصود خود تحریف کرده وخیال نکرده که قافیهٔ شعر ازین تحریف بر باد می رود پناه بخدا که لغات نویس پرست آنچه محققینے افتاده که به پیرایهٔ تحقیق بر بادش می کنند و حقیقت جویان را در قعر مغالطه می اندازند (اردو) دیکھو شنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(الف) بشدّ و مد

(ب) بشدّ و مد رفتن

(ب) بقول بحر بناز وغرور خرامیدن۔ بہار بذکر معنی بالا گوید که نیز می گویند که فلان شدّ و مدی بخود چیده است (محسن تاثیر سه) لاله زجان و دل شود بنده برنگ آل تو۔ خامه بشدّ و مد رود گرد سر نهال تو۔ مؤلف عرض کند که قول هر دو محققین بالا باستناد همین یک شعر است مخفی مباد که (گرد سر رفتن) مصدریست متعلق بردیف کاف فارسی که بجایش می آید بمعنی قربان شدن وسند بالا متعلق بدوست و محض (بشدّ و مد) استعمالی است قابل ذکر که برالفش قائم کرده ایم که مرکب است از دو لغات عرب که شدّ بقول منتخب بالفتح وتشدید دال بمعنی دویدن است و مدّ بالفتح بقولش بمعنی کشش فارسیان (شدّ و مد) را بمعنی شان و شوکت و تکلّف و شوق و جوش و اصرار استعمال کنند که بجائش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش و اصرار استعمال می کنند و تصفیهٔ آخرش بجایش کنیم ودرینجا همین قدر کافی است که الف با بای معیّت بمعنی (به شان و شوکت و باصرار و جوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشدّ و مد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش و اصرار تصدّق شدن واگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جز این نیست که به جوش و اصرار و شان و شوکت رفتن است نمیدانیم که هر دو محققین بانام و نشان از سند محسن تاثیر چگونه این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند و خرامیدن بناز وغرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت این معنی در کلام تاثیر اصلا نمی دهد و تحقیق بالا تصفیهٔ این می کند که

از تحقیق کار نگرفته اند (اردو) الف شدّ و مدکیساتھ
بقول آصفیہ زور دیکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے
(داغ ؎) تعریف جور اور پھر اس شدّ و مدکیساتھ کہ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا۔ (ب) ناز و غرور
کے ساتھ خراماں ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے جوش و خروش اور اصرار کے ساتھ تصدّق
ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کارد خریدن | مصدر اصطلاحی۔

وارسته گوید که (۱) رسمی است که خربزه و تربز از جهت
علم خامی و پختگی بشرط کارد میخرند و (۲) بمجاز کسی
را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظهوری ؎) بشرط
کارد یوسف را زلیخا می خرید اول که ترنج و تیغ
را نازم که رنگین کرد سودا را که صاحب بیجا نقش سر برداشت
و بهار نقش را ازان خود نگاشت سند هر سه همان
یک شعر ظهوری است **مؤلف** عرض کند
که محقق اوّل الذکر بوارستگی خود قوّت بیان از
دست داد۔ معنی اوّل این لفظی است یعنی تربزی
را خریدن بعد ازانکه سوراخے دران کنند و بمجاسّه
کیفیّت اندرونش امتحان حسن و قبحش نمایند و معنی
دوم کنایه باشد از خریدن هر چیز بعد امتحان
خوبیش و بعد غور و تعمّق و وقوف از خوبی
آن نمیدانیم که محقّقین بالا آشنائی را از کجا پیدا
کردند۔ سند شان ازینمعنی نا آشناست تا آنکه
سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کرده
شان را تسلیم نه کنیم۔ معاصرین عجم با ما اتّفاق
دارند و می فرمایند که این اصطلاح خاص برای
خریداری خربزه و امثال آنست که از کارد
امتحانش کنند و بمجاز برای هر سودا مستعمل شده
دیگر هیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگا کر خرید کرنا جیسے
خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگا کر خرید کرتے ہیں۔
(۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر
دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی
چیز کو احتیاط کیساتھ یعنی حسن و قبح سے واقف ہوکر سودا کرنا

بشرم رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و

بهار شرمنده شدن (خواجه شیراز ه) بشرم رفته تن یاسمین ازان اندام ٭ بخون نشسته دل ارغوان ازان عارض ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) شرمنده هونا - شرمانا -

بشرونتن بقول برهان وناصری با رای بی نقطه ونون وتای قرشت بروزن پهلوشکن بلغت زند وپازند بمعنی پرستش کردن صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که بای اول مضموم وضمه را واو معروف بمعنی پرستش **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین آتش پرستان ما که دستور قوم شان ومحقق لغات زند وپاژند از مغتنمات روزگار است فرماید که صاحب جهانگیری غلط کرد که معنی این پرستش نوشت مجرّد - بشرون بمعنی پرستش است وبعد ازانکه تن علامت مصدر باو مرکب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است هم او گوید که بشرون مرکب است از بشر بکلمه رون) بفتح واو در فارسی قدیم افاده معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکبش کنند ومعنی لفظی این بشر کننده وکنار از پیدا کننده که بشر وخالق - پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن وکنایه از پرستیدن تحقیقش موافق قیاس وقابل تسلیم - حالا این مصدر متروک وعوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا - پرستش کرنا -

(الف) **بشری** الف - بقول بهار بالضم والف مقصوره مثل بشارت (میر معزی ه)

(ب) **بشری دادن** با او چو بر زلف او بزید جهان را ٭ داد به پیروزی وسعادت بشری ٭ صاحب غیاث گوید که بالضم مصدر عربی است بمعنی مژده وبشارت وصاحب منتخب هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را با مصدر دادن مرکب کرده بمعنی بشارت دادن استعمالش کرده اند وهمین استعمال داخل موضوع ماست که بر (ب) ذکرش کرده ایم مخفی مباد که بهار تحقیقش

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد که لغت عرب است و برخلاف آئین خود چرا استعمال این را با مصدر فارسی زبان ظاهر نکرد و شک نیست که بیچاره این را لغت فارسی دانست و حقیقت این را بیان کردن نتوانست از اینجاست که بر مثل بشارت قناعت کرد (اردو) (الف) بشارت۔ خوشخبری۔ مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیہ فعل متعدی۔ مژدہ سنانا۔

(الف) بشت | صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید که (۱) لفظ ماضی است (۲) بمعنی امر

(ب) بشستن | یعنی بشوی (کذا فی القنیه) و فرماید که (۳) بمعنی مصدر بیای آمده (بهمین قدر در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضم شین یعنی بشوی (کذا فی القنیه) ولیکن ماضی بمعنی امر یافته نشد اما بمعنی مصدر آمده (۴) و بکسرتین ماضی نشستن مقابل برخاستن صاحب هفت به نقل قول مؤید قلمی در آخرش اینقدر تصرف کند که ماضی نشستن است صاحب ملحقات برهان نسبت (ب) می فرماید که (۱) بکسر اول و ضم ثانی بمعنی شستن و پاکیزه کردن و بکسر ثانی (۲) بمعنی نشستن که نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید که لغتی است در شستن مؤلف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باستثنای ساییش و (ب) مزید علیه مصدر شستن که بضم اول بمعنی پاک و پاکیزه کردن بآب می آید و بالکسر مخفف نشستن است که بجایش مذکور شود و بهر دو معنی کامل التصریف پس معنی اول الف پاکیزه بآب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیه که امر بشو آمده به بشت و نسبت معنی سوم عرض می شود که بزیادت موحده اصلاً معنی مصدری ندارد۔ بلکه بدون موحده شست بالضم حاصل بالمصدر آمده مصدر و بمعنی چهارم مخفف نشست بزیادت موحده در اول صاحب هفت سکندری خورده که این را ماضی نشستن گفته و تصرفات نولکشور در طبع مؤید

ستمی است بر فارسی زبان که در اکثر لغات زائد از ین یافته ایم باجمله صراحت ماخذ (ب) بهر دو معانیش در
ردیف شین معجمه بر اصل مصدر کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که (ب) مزید علیه شستن است
(اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

بشغره | بقول جهانگیری با اول مفتوح بثانی زده و غین و را۔ هر دو مفتوح بمعنی ساخته شده صاحب
رشیدی بذکر معنی بالا گوید که ظاهراً همان بشخده است که در سین گذشت و به تصحیف خوانده اند صاحب
برهان می فرماید که بر وزن مسخره بمعنی ساخته و پرداخته شده صاحب جامع هم بانش صاحب ناصری
می طرازد که این مصحّف همان بسخده سین آن شین شد و دال آن را گردید و در ینصورت اعتماد بر
تصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که آغاز تصحیف و تبدیل فرق
است قاعدهٔ فارسی اجازت می دهد که سین مهمله به شین معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی و دال مهمله
به رای مهمله تبدیل یابد چنانکه باودان و باروان پس این را مصحّف چرا می گوئی و مبدّل چرا نمی فرمائی
بحث در ین است که استعمال این در فارسی زبان هست یا نیست۔ حیف است که سکوت ورزیده ما
باعتبار صاحب جامع که عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدّل بسخده دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق
معانیش همدر انجا کرده ایم در ینجا همین قدر کافی است که حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این
آماده و سامان کرده شده را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بسغده و اسغده و آسغده۔

بشقاب | بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاجار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال
هم ذکر این کرده و صاحب روزنامه بحوالهٔ همان سفرنامه بمعنی (۲) خوان آورده صاحب غیاث نسبت
معنی اوّل رکابی بزرگ گفته می فرماید که لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است

ساکت و صاحب لغات ترکی ہم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک بتحقیق میرسد که مشقاب در ترکی
زبان طبق بزرگ را گویند و قاب ہم بمعنی مشقاب و خوان است ولیکن عجب است که ہر دو محققین
ترکی زبان از مشقاب ہم ساکت صاحب لغات ترکی البتہ قاب را بمعنی خوان آورده عجبی نیست
که فارسیان بش بالکسر مخفف بیش را با قاب مرکب کرده بر سبیل تفریس استعمال این ہر دو معنی
بالا کرده باشند یا از مشقاب بہ تبدیل میم با موحده چنانکه غژم و غژب بشقاب کردند که مفرس
باشد واللہ اعلم پس لغت ترکی نیست بل مفرس است و باید که بالکسر خوانیم (اردو)
قاب بقول آصفیہ۔ ترکی اسم مونث۔ چینی کا بڑا طباق۔ صحنک۔ بڑی رکابی۔ خوان تھال (مصحفی
؎) بادام کو اک سے ہوا عجب یہ روشن ہو نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں ہو (مشقاب)
بقول۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔

بشک | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زده (۱) عشوه
و غمزه (حکیم نزاری ؎) کرشمہ کن و بشکی بزن چه باشد اگر ہو بگوشه لب ہمچون شکر فروخندی ہو
بہار ذکر این کرده گوید که با لفظ زدن مستعمل و خان آرزو در سراج این را با کاف فارسی آورده مولف
عرض کند که (ایجاد بنده باشد اگرچه گنده) ہمہ محققین با کاف عربی اتفاق دارند و ماخذ این جز این
نباشد که پشک به فتح اول و ثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق و عاشقی فارسیان بہ تبدیل
بای فارسی با موحده چنانکه تپ و تب این را بمعنی عشوه و غمزه استعمال کردند که متعلق بعاشقی است و
اختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاوره زبان است و بس۔ مخفی مبادا که از سند حکیم نزاری (بشک
زدن) بمعنی عشوه و غمزه کردن متحقق (اردو) عشوه۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ناز۔ فریب

حرکت دلفریب۔ غمزہ۔ نازوادا۔ دیکھو نجس۔

(۲) بشاک۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح و ثانی زدہ (۲) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید کہ مرادف بشم است (خسروانی ؎) از نسیم ریاض دولت تو بر رخ گل در شمین شدہ بشاک ۔ مؤلف عرض کند کہ اپشاک بہ الف وصلی بہمین معنی گذشت و پشاک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و افشاک و افشناک ہم و خان آرزو بر افشناک ماخذی کہ بیان کردہ است ما آن را ہمدر انجا ستودہ ایم کہ فارسیان بر لغت افشان کاف نسبت زیادہ کردہ افشانک کردند و افشنک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس بہ تخفیف الف اوّل و تبدیل فا بہ موحدہ بشاک شد چنانکہ افروزیدن و بروزیدن (اردو) دیکھو اپشاک۔ و افشاک۔

(۳) بشاک۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ؎) بشاک معشوق چون سپید شود دل عاشق از و شود بستوہ ۔ مؤلف عرض کند کہ فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و پش ہم بمعنی کاکل گذشت و پش بہ بای فارسی ہم بجایش می آید۔ پس بخیال ما فارسیان فش را بر سبیل تبدیل پش کردند کہ بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید۔ چنانکہ سفید و سپید و پس ازان کاف تصغیر بر و زیادہ کردند و بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب و بشاک برای کاکل و زلف مستعمل شد دیگر ہیچ اندرین صورت باید کہ بالفتح خوانیم و ضمۂ اوّل را تصرف محاورہ زبان دانیم (اردو) دیکھو پیچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی برق مؤلف عرض کند کہ باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است و جاوار دکہ مبدّل برق گیریم کہ رای
مہملہ بدل شدہ بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن و انگاشتن و تاؤ بال شدہ بہ کاف عربی چنانکہ باق
ترکی را فارسیان باک کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو برخ کے تیسرے معنے۔

(۵) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی تگرگ مؤلف عرض کند کہ باعتماد ہر دو
محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا۔ بقول آصفیہ ہندی
اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔

(۶) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بالفتح پردہ کہ بر در خانہ آویزند مؤلف
عرض کند کہ براعتماد ناصری و جامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی سوم
کہ پردۂ درِ خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را ماند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں۔
دروازے کا پردہ۔ مذکر۔

(۷) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ برای
درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ مؤلف عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی
کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ نرسک و برسک پس باعتبار صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع و برہان
چرا این را مبدّل نشک نگوئیم۔ کم التفاتی ہر سہ محققین اوّل الذکر است کہ بر تعریف بہم التفا کردہ
کہ ترکش بر ہمچو بیان تفوّق داشت صاحب محیط بر نشک گوید کہ اسم عدس است و بر نرسک
ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید و مخفف آن نسک و مبدّل آن نشک چنانکہ کستی و کشتی
پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این اسم از کجا پیدا کردی می دانیم کہ در ردیف

نون بر الف است نشاک درخت صنوبر نوشته ومیگوید که آنرا کاج هم نام است وحقیقت کاج بلغت
ارس در مقصوره گذشت واسمای آن در السنهٔ متعدده همدرانجا مذکور ولیکن درانجا هم نشاک را
نیافتیم مخفی مباد که حقیقت عدم بهم استرار در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو استرار اور پسیک
(۸) بشاکه - بقول برهان وسراج بالفتح مخفف (باشد که) چنانکه (بوکه) مخفف (بود که) موٴلف
عرض کند که قرین قیاس است ولیکن بر زبان سوقیان) بوده باشد معاصرین عجم درین روزها هم
زبان ندارند (اردو) بشک (باشد که) کا مخفف ہے۔
(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی بالکسر بمعنی) سرگین گوسپند وفرماید که این
محل نظر است چراکه بدینمعنی پشک بباء فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت با گوسپند ندارد
که پشک بز وگوسفند وآهو ومیش وامثال آن آمده موٴلف عرض کند که حقیقت پشک
بباء فارسی بجایش عرض کنیم ودرینجا همین قدر کافی است که قوسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم که این را مبدل آن دانیم چنانکه تپ وتب (اردو) دیکھو پشک۔

بشکاری | بقول سروری وجهانگیری وبرهان وناصری وجامع - بمعنی کشت وزرع باشد
(شیخ آذری ؎) چون شود وقت زرع وبشکاری * آب آن چشمه میشود جاری * صاحب رشیدی
گوید که ظاهرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چه بشکار وبشکال بمعنی برشکال آمده
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که بشن بالفتح بمعنی زراعتی گذشت که بآب باران حاصل شود - خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشارهٔ پنهانی بسوی رشیدی گوید که بعضی گویند بشکار در اصل بشکال بوده
یعنی برشکال اندرینصورت لفظ هندی خواهد بود وفرماید که زراعت خریف باشد که در هندوستان

باب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق هردو زبان نباشد چراکه مرکب است از برش بمعنی بارش وکال بمعنی زمانه ولیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و محقق است که برشکال لغت مفرس است پس چه عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مهمله دوم حذف شد بقاعدهٔ فارسی چنانکه بارده ما ها و لام بدل شد به رای مهمله چنانکه چنال و چنار و بترکیبش بیای نسبت بشکاری کردند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است و کنایه از کشت و زرع و چرا بازراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجهٔ فارسی زبان برخلاف زباندانان می دهی حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین بانام و نشان **دارد** زراعت مؤنث

(الف) بشکال
(ب) بشکالی

(الف) بقول غیاث موسم بارش است و (ب) بقول رشیدی که بدیل لغت (بشکاری) ذکرش کرده زراعت برشکال **مؤلف** عرض کند که مقصودش از زراعتی که آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود واحتیاج بذرائع آبرسانی مثل نهر و تالاب ندارد

ولیکن این محض قیاس محقق هند نژاد است ونمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد زراعت استعمال کرده اند و ما از وی ماخذش بین صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس جز این نیست که الف مخفف برشکال است که بجای خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکه

اصلش و بشکاری مبدّل این چنانکه صراحت این بجایش	گذشت دارد (۹) الف ـ دیکھو بشکال (ب) دیکھو بشکاری

(الف) **بشکر** الف ـ بقول جامع بر وزن دلبر مرادف (ب) و (ب) بوزن بهمر و بمعنی (۱) شکارد

(ب) **بشکرد** (۲) شکارگاه و (۳) شکاری ـ صاحب جهانگیری نسبت (ب) گوید که با

اوّل مکسور بثانی زده و کاف عجمی مفتوح در اصل شکرد بود که مشتق از شکار باشد و چون با زائد

است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواهد شد صاحب رشیدی نسبت (ب) فرماید که بمعنی

(۴) شکار کند و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر چهار معنی (ب) فرماید که (۵) ماضی

شکار کردن یعنی شکار کرد و فرماید که شکریدن بمعنی شکار کردن آمده صاحب مؤید بر معنی اوّل و دوم

(ب) قانع ـ خان آرزو در سراج نسبت (ب) می فرماید که در اصل شکرد داشته الا بمعنی شکار کننده باید بود

با مؤلف عرض کن که برادر ـ حق تحقیق ادا کردی آری موحّدهٔ اوّل زائد است اگر قناعت

بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی که ذکرش بر معنی پنجم گذشت و اگر تحقیق لغت

بالتخصیص اشتقاق می خواهی چرا نمی گوئی که الف بمعنی اوّل مخفف شکار است بزیادت موحّده

و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفف (شکرگاه) به تخفیف لفظ گاه و بمعنی سوم مخفف شکاری بحذف

تحتانی آخره ـ ما این هر سه معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم که از اهل زبانند

و بمعنی چهارم بفتح کاف و رای مهمله مضارع مصدر ....

(ج) **بشکردن** که صاحب نوادر ذکر این کرده و به تحقیق ما مزید علیه شکردن است که

در ردیف شین معجمه می آید ـ موحّدهٔ اوّل زائد است و اسم این مصدر همان شکر مخفف شکار بود

و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مهمله ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکار کردن

نوشتہ می پرسیم از وکہ چون خیال تو بہ (شکریدن) رسیدہ است چرا بشکرد را بہ شکار کردن متعلق کردی وچرا مصدر شکردن را فراموش کردی ازینجاست کہ نتوانستی بشکرد را ماضی (بشکردن) گوئی مخفی مباد کہ انچہ (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مہملہ زائد باشد چنانکہ شفتالو وشفتالود و پیدا و پیداد ۔ ہمین قدر است حقیقت این لغات وتحقیق محققین اللّٰھم اغفر لھم ولنا اجمعین (اردو) الف وب (۱) شکار ۔ مذکر ۔ دیکھو اشکار (۲) شکارگاہ ۔ بقولہ ۔ اسم مؤنث ۔ شکار کھیلنے کا مقام ۔ رمنا ۔ نخچیرگاہ ۔ (۳) شکاری ۔ دیکھو اشکاری (ب) (۴) شکار کرے ۔ (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا ۔

بشکّرش | بقول ہفت بفتح اوّل وشین منقوطہ وکاف مشدد ومفتوح وفتح رای مہملہ وشین منقوطہ زدہ (۱) سوگند لب وسخن شیرین او (۲) بکسر اوّل وسکون شین منقوطہ اوّل وفتح کاف رای مہملہ ای شکار کن اورا وبشکن اورا و (۳) بضم شین وسکون کاف بمعنی سپاس او ۔ صاحب شمس می فرماید کہ (۴) بلب او سخن شیرین ونازک معنی دوم می طرازد کہ (۵) بمعنی سپاس مؤلف عرض کند کہ در معنی اوّل بای قسم است وشکّر بہ تشدید کاف استعارہ از لب وسخن شیرین معشوق ودر آخرش شین ضمیر غائب ودر معنی دوم موحدۂ اوّل زائد ولفظ شکر امر حاضر مصدر شکردن وشین معجمۂ آخرہ ہمان ضمیر غائب ودر معنی سوم موحدہ بمعنی در ولفظ شکر بالضم بمعنی سپاس وتشکّر وشین آخرش ہمان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم وپنجم کہ بی تحقیقی صاحب شمس اظہر من الشمس کہ در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد وبعض را تحریف ہر دو معنی آخر الذکر لغو صریح وہیچ است وصحیح کہ سخن ناسپاس لفظ سپاس را شناس نوشت کلمۂ او را حذف

کرد. فتامّل. بالجمله صاحب مؤیّد الفضلا بر ذکر معنی اوّل قانع. عرض می کنیم که آری برای تائید فضلا
لابدمن ذکره که فضلا خیال معشوق را گناه دانند و بای قسم را نخوانده اند و شین ضمیر
غائب را فراموش کرده اند و معنی لفظ شکر را هم اگر نمی دانند کفران نعمت است غیر گذشت که صاحب
مؤیّد هادی ایشان شد. همانا تائیدی است که بشکرش فضلا تر زبانند (اردو) (۱) قسم ہے اسکے لب
اور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ ہیں۔

بشکل | بقول جهانگیری مرادف بشکله و بشکنه که می آید با اوّل مکسور بثانی زده و کاف مفتوح
کزک کلیدانرا گویند صاحب رشیدی همزبانش صاحب برهان فرماید که کجکل کلید یعنی چوب کجی
که کلیدانرا بدان کشایند. صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری فرماید که کلید کلیدان باشد (پهلوان
محمود قتّالی خوارزمی گوید ـــ) دهان تو کلید ابست و شوار ٭ زبان تو کلید آن نگهدار ٭ بشتری
کر بجنبانی جحیم است ٭ بخیری گر بگردانی نعیم است ٭ بهشت و دوزخت را یک کلید است ٭
کلیدی اینچنین هرگز که دید است ٭ صاحب سروری فرماید که کزک کلیدان یعنی آن چوبکی که در سوراخهای
کلیدان افتد و بآن در بسته شود و فرماید که بفتح با و کاف نیز بنظر رسیده و در تحفة السّعادت بضمّ
با و فتح شین آورده و بشکل هم باینمعنی آمده. خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض
کند که کلیدان غلق است یعنی چیزی که بدان در را بند بندند و آنرا مغلاق هم خوانند و زنجیری را
ماند که بعد از آنکه در بسته شود آنرا بالای آن قائم کنند و اندر آن قفل اندازند و بعوض قفل چوب
کجی هم تا زنجیر نکشاید و همین چوب کجی را فارسیان بشکل گفته اند پس تعریف سروری بهتر از همه
و موافق حقیقت که از بشکل کلیدان بند شود نه کشاده صاحب ناصری در مبحث بشکل سندی را

آورده که برای کلیدان است حیف است که از موضوع خود بی خبر است صاحب برهان از حقیقت این اگر خبردار می بود ذکر کشا و کلیدان نمی کرد شک نیست که آله بشکل چون از کلیدان برارند کلیدان از جای خود می براید و در کشاده می شود ولیکن خود بشکل برای بند کردن کلید انست (اردو) وہ لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کُنڈے میں بجائے قفل لگا دیتے ہیں تاکہ زنجیر نہ کُھلنے پائے۔ مؤنث۔

بشکلم بقول ہفت بکسر اوّل و سکون شین معجمہ و فتح کاف و لام و میم زدہ (۱) خانہ کہ اطراف آن شبکہ و بادگیر داشتہ باشد و (۲) خانۂ تابستانی و (۳) صفہ و ایوان و بارگاہ را ہم گویند و فرماید کہ بفتح اوّل ہم بدین آمد **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و پشکلم بہ بای فارسی بمعنی سوم در ردیف بای فارسی می آید و بجکم بموحدہ و بچکم بہ جیم فارسی بہ ہمین معنی بجایش گذشت و بشکم بموحدہ بہر سہ معنی اوّل الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بجکم بموحدہ و جیم عربی کردہ ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ صاحب ہفت بشکم را ترک کردہ و بجایش ہمین لغت را آوردہ قیاس ما نظر برین کہ ہمہ محققین فارسی زبان بشکلم را ترک کردہ اند و صاحب ہفت بشکم را ترک کرد ہمین است کہ سہو کتابت محقق باعث قیام لغت است و از نیکہ پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نہ شد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا این را مزید علیہ بشکم می گفتیم واللہ اعلم بالصواب مجرّد قولش در خور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی اصطلاح - صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار گوید کہ بمعنی گاودم مستعمل است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و بمعنی حقیقی است مؤخذ بمعنی

سبت وبشکل بمعنی اوست و تحتانی آخره برای
نسبت - مخفی مباد که حقیقت لغت (گاودم) بجای پیش
می آید درینجا همین قدر کافی است که فارسیان
گاودم را بدین معنی استعمال نکرده اند البته مجرد
(مخروطی) هم افاده همین معنی می کند و ضرورت
ندارد که با لفظ (بشکل) مرکب کنند (اردو) گاودم
بقول آصفیه فارسی - مخروطی - گاجر کی وضع کا
لمبوترا - ایک سرے پر سے موٹا دوسرے پر سے پتلا -

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجای پیش
گذشت - صاحبان سروری و رشیدی و برهان
و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری
بشکله را هم مرادف این گفته که می آید **مؤلف**
عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کرده ایم
و آن مخفف همین است بحذف های هوز آخره و این
مرکب است از بش که مخفف پیش است و کله بضم اول
و ثانی غیر مشدد و خفای ها بقول برهان بمعنی حرکات و
جماع از فرو بردن و برآوردن پس معنی لفظی این چیزی
پیش است که در کلیدان فرو می رود و بیرون می آید و کنایه
از آلهٔ که تعریفش بر بشکل مذکور شد بای فارسی
پیش بدل شده به موحده چنانکه اسپ و اسب
و مبدل همین است بشکله که [illegible]
می آید چنانکه بتخاله و بتخانه که خان آرزو
آنرا لقب تصحیف داده ازین که از تشدید لام
فارسی زبان خبر ندارد و قول صاحبان
زبان را نسبت زبان شان بیکاری شمارد -
لله العجب (اردو) دیکھو بشکل -

(الف) بشکلید
(ب) بشکلیدن
صاحب سروری نسبت (الف) بحواله تحفه گوید که بکسر با و لام و سکون شین معجمه (۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت و ناخن بهم رسد (استاد کسائی ؎) [illegible]
لعل پوش سوسن گوهر فروش ٭ بر زنخ پیل گوش نقطه زد و بشکلید ٭ و بحواله نسخهٔ حسینی وفائی
فرماید که (۲) بمعنی نشان و رخنه در افکنده آمده بسر ناخن یا بانگشت و فرماید که به بیت مذکور [illegible]

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (ب) خسرو رستم جدال حاتم دریا نوال ؛ آنکه
به پیکان تیر روی قمر بشکلید ؛ صاحب برهان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن
رخنه ونشان کرد وذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بر معنی دوم قانع وبقول مؤیّد مطبوعه
مطبع نولکشور رخنه ونشان کردن بسرِ انگشت یا ناخن درافگندن ودر دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کرده
نشان کرده وسرِ ناخن بانگشت درافگند **مؤلّف** عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد
بهمه معانیش وبس بمعنی اوّل خلاف قیاس وخلاف محاورهٔ فارسی زبان وبدون سند اعتنا
را نشاید وانچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق
بشکلیدن است بهمه معانیش که بر (ب) می آید وانچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی
صاحب تحفه در غلط افتاده (ب) بقول سروری بکسر با ولام وسکون شین معجمه وکاف تازی
(۱) نشان کردن وبقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسرِ کارد وفرماید که (۳) رخنه شدن
هم بسرِ تیر وخار چنانچه اگر جامهٔ کسی بخار درآویزد وبدرد گویند (بشکلید) و(۴) چیزی را که
پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم وسوم واز معنی چهارم ساکت صاحب
برهان بذکر معنی دوم وسوم وچهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزی را. صاحب
ناصری بذکر معنی دوم وسوم وچهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می نماید صاحب جامع همزبان
برهان وصاحب بحر بذکر هر سه معانی آخر الذکر گوید که کامل التصریف است ومضارع این بشکلد
وصاحب موارد بذکر هر سه معنی آخر فرماید که به بای فارسی هم آمده وکلام کسائی را که بالا
گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد. لاله تیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم وسوم نسبت معنی

چہارم بحوالہ کسائی فرماید کہ ہمین کردن است و فرماید کہ الاوّل ہوالصحیح یعنی مقصودش ہمین قدر می نماید کہ معنی آخرالذکر را صحیح ندانند و خان آرزو قفل بر دہان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در کلیدان دہن۔ تا زبان نکشاید و بعرض اعتراض نیاید مولف حقیر عرض کند کہ ہمہ محققین از یا تا خذا این بی خبر اند و نمیدانند کہ اسم این مصدر ہمان بشکل است کہ بر زبان سراج المحققین است فارسیان بقاعدہ خود یای معروف و علامت مصدر دن او ر آخرش آوردہ مصدرے وضع کردند کہ باصول ما قیاسی و اصلی است و بقاعدہ مقننین ہند نژاد مصدر جعلی کہ فرق ہر دو بر (اسم مصدر) گذشت بالجملہ معنی حقیقی این بشکل در کلیدان اندا ختن ولیکن بدینمعنی مستعمل نیست و کنایہ باشد از نشان کردن بچیزے کہ بر معنی اوّل بقول سروری گذشت و این مجاز معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز مجاز و معنی چہارم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ ہمہ مدعیانش از کلام کسائی استناد کردہ اند و آن را متعلق بمعنی اوّل می دانیم صاحب جہانگیری بہ تعریف معنی چہارم معذور است و بخیال ما ہمان معنی اوّل است کہ ورای سروری و دیگری قوت بیان نداشت و ہمہ با آئینے و طرزے نوشتند کہ معنی چہارم قائم شد۔ مقصود ازان ہمین قدر است کہ انگشت بر چیزے نہادن و نشان بر چیزے کردن است و بس۔ انچہ صاحب ناصری این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید۔ شایان اوست سبحان اللہ چہ خوش بیان ماخذ است کہ از مطابقت لفظی و معنوی ہر دو مبترا است۔ بیچارہ نمیداند کہ مقلوب بگسلیدن بسکلیدن بہ سین مہملہ می شود و بر معنی بگسلیدن ہم غور نمی فرماید کہ چہ نسبت دارد با بشکلیدن این است طبع آزمائی محققین با نام و نشان و صاحب زبان (اردو) الف (۱) رخنہ۔ بقول آصفیہ

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب) (۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم بقول سروری بکسر با و سکون شین معجمه و فتح کاف تازی (۱) صفّه (شهاب الدّین ـه) خانهٔ چون سرای جان خوّرم ز بشکمش غیرت فضای ارم ز صاحب برهان گوید که بارگاه و ایوان وصفّه و (۲) خانهٔ تابستانی و خانه را گویند که اطراف آن مشبّک باشد و بادگیر هم داشته باشد و فرماید که بالفتح هم آمده صاحبان ناصری و جامع هم ذکر هر دو معنی کرده اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بجکم کرده گوید که بعضے پتکم بباي فارسی و تای قرشت خوانده اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست نیز فرماید که صاحب رشیدی بکسر اوّل و بای فارسی آورده ولیکن صحیح همان بشکم به موحده و فتح است که قول طوسی هم موافق همین است (انتهی) مؤلف عرض کند که بجکم به موحده و جیم عربی هم آمده که ذکرش گذشت و بصراحت ماخذش همدر آنجا گفته ایم که بشکم اصل است بمعنی دوم و بجکم و پچکم و پتکم هر سه مبدلش بمعنی اوّل این مجاز معنی دوم آنچه خان آرزو پتکم به بای فارسی و فوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیهٔ آن در بجکم به جیم عربی کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بجکم۔

بشکن بشکن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) هنگامهٔ جوش و خروش و بقول بعض گوید که (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است که ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت و صاحب بحر لفظ بلفظش نگاشت (سلیم ـه) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ز بی بین ای توبه میخواران چه بشکن بشکنی دارند ز (ثابت ـه) شکستی توبه شیخ و خمار می پرستان هم ز برقص ای جام اندشادی

که بشکن بشکن است امشب ۱۲ (عالی ۵) ز زلف
پر شکن سر رشتهٔ عیشی بدستم ده ۱۲ دلم را شکن از
حسرت که بشکن بشکن است امشب ۱۲ زلّه بردار شا
بهار گوید که بمعنی (۳) جشن بزرگ است که جمیع سامان
و اسباب رقص و راگ و رنگ دران باشد و می
فرماید که این از اهل زبان به تحقیق پیوسته (ملّا
وارسته چکنی امام قلی بیک نام ۵) سرود و رقص
است و تمری ست و دست افشان چنار ۱۲ وقت
بشکن بشکن توبه است ساقی می بیار ۱۲ **مؤلف**
عرض کند که معنی اوّل اصلا درست نیست و نه
معنی دوم را تخصیص باین اصطلاح است
تلمیذ حقیر مؤلف فقیر اعنی بهار زلّه بردار خان آرزو
تا مدار هر چه بر معنی سوم نوشته است درست است
یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدین نام موسوم کردند
وحقیقت این جز این نیست که تکرار بشکن مبالغه ایست
واشارهٔ بسوی توبه شکن یکی از خوش طبعان معاصرین
هم گفت که چون بزم طرب مهیا و دور می آغاز می‌شود
بعض از شرکا جام نمی گیرند و معذرت کنند که ما توبه
کرده ایم و در جواب شان از هر طرف صدای
بشکن بشکن بلند می‌شود تا اصرار شان معذرت جو
را مجبور می کند و او توبه را می شکند و شریک دور جام
می‌شود از ینجاست که اهل سرود محفل
رقص و سرود و نشاط را در اصطلاح فرس
بشکن بشکن نام کردند دیگر هیچ **(اردو)**
محفل سرور جس میں دورے اور رقص و سرود
سب کچھ ہو۔ مؤنث۔

بشکنج بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث دست و دست چپ و فرماید که بجای فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که همهٔ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان است که از لفظ پیش مخفف پش و کنج بمعنی بیرون کشیده وضع شد و معنی لفظی پشکنج چیزی که از پیش آستین بیرون آمده است کنایه از دست و آنانکه

بتخصیص دست چپ استعمال کرده باشند بر سبیل مجاز باشد پس بروی ماخذ بالکسر باشد و بر زبان عوام بالفتح که تصرف زبان است و پس بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب - (اردو) ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکر -

بشکله صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید ذکر این کرده اند مرادف بشکله که بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید که گمان تصحیف است از بشکله از هیچ کسی مثال این نیاورده مؤلف گوید که برای قول محققین اهل زبان بهتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع را نمی شناسی که فارسی مال ایشان است مجرد قول این هر سه بهتر از شاعری و نثاری است که یک مصرع آن و یک فقرهٔ این را سند خود میدانی و همین سند را مثال می خوانی و نمیدانی که قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکه بتخاله و بتخانه پس این را مبدّل بشکله می خوانیم و باعتبار هر سه محققین فوق الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم (اردو) دیکھو بشکله -

بشگوفه بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و کاف مضموم و واو مجهول (۱) شگوفه را گویند (حکیم فردوسی ـــ) بهنگام بشگوفهٔ گلستان نُو برون بر دلشکر بزابلستان نو و (۲) استفراغ نمودن وقی کردن بود که آنرا اشگوفه و شگوفه نیز خوانند صاحب رشیدی بذکر هر دو معنی اشگوفه و نقل سند فردوسی می فرماید که درین شعر اشگوفه هم میتوان خواند مؤلف حقیری پرسد از وکه چرا و چه حجت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و این چه آئین تحقیق است که در کلام قدما اصلاح می دهی - ولے بر تو که حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی که صحتش مسلم است شکّی و شبهی پیدا کنی بالجمله صاحب برهان هم ذکر هر دو معنی کرده و تسامح جهانگیری را که در معنی دوم واقع شد درست کرده

یعنی عوض (قی کردن) بر مجرّد قی واستفراغ قائع کہ مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی بالا از کلام خودش وظہیر فاریابی سند ہا پیش کردہ کہ استعمال اشکوفہ وشگوفہ درانست حیف است از وکہ موضوع خود را نگہ ندارد وصاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی فرمودہ سراج المحققین وزلہ بردارش بہار ہر دو ازین لغت ساکت۔ صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند کہ ما بر اشگوفہ بیان کردہ ایم کہ اصل این وآن شگوفہ بہ کاف فارسی است وازماخذ ہم اشارہ در اشگفت صراحتی کامل کردہ ایم واین مزید علیہ اصل است بزیادت موحّدہ در اوّلش چنانکہ اشگوفہ بزیادت الف وصلی پس آنانکہ این را بکاف عربی دانستہ اندپی بماخذ نبردہ اند وباعتبار صاحبان زبان اعنی جامع وناصری وغیرآن توانیم گفت کہ این مبدّل آنست کہ می آید کہ کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکہ گند وکند (اردو) دیکھو اشگوفہ۔

(الف) **بشکول** (ب) **بشکولی** (الف) بقول سروری بشین معجمہ وکاف تازی بوزن معقول (۱) قوی ہیکل و(۲) رنج کش و(۳) جلد در کار و(۴) حریص باشد وفرماید کہ بہ ہمین معنی بژکول ہم آمدہ شمس فخری ؎ چون درارزاق بیش وکم نشود ٭ فارغ البال مردم بشکول ٭ صاحب جہانگیری فرماید کہ مرد قوی وحریص وجلد و(۵) ہشیار وچست در کارہا حکیم اسدی ؎ بہر کار بیدار وبشکول باش ٭ بدل دشمن خواب فرغول باش ٭ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ وصاحب برہان باتّفاق جہانگیری فرماید کہ بفتح وکسر اوّل ہر دو آمدہ و(۶) بمعنی وسمہ نیز آن رستنی باشد کہ زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتّفاق برہان گوید کہ بشکولیدن مصدر اینست صاحب جامع باتّفاق ناصری فرماید کہ بمعنی ششم بالفتح وباقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید که بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن - خان آرزو در سراج ارشاد کند که بکسر
اوّل بمعنی چهارم و بحوالۀ برهان ذکر معنی ششم کرده بحوالۀ قوسی بالفتح معنی دوم را بفاکش نوشته و (ب)
بقول مؤید اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشتی و حریص و اگر یای خطاب باشد
(۲) بمعنی بشکول هستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالۀ دستور گوید که (۴) بمعنی
شور. صاحب هفت نسبت معنی اوّل فرماید که قوی هیکلی و سختی کشتی و چستی و چابکی و حریصی
و هوشیاری و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب شمس فرماید که آنچه در بشکول گذشت **مؤلّف**
عرض کند که خدایش بیامرزد که فرقی در الف و ب نکرد تحقیق ما آنکه الف اسم جامد فارسی زبان است
مزید علیه شکول که بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدّل ژکول است که زای فارسی بشین
بدل شده شکول شد چنانکه باژگونه و باشگونه پس بنیاد و اصل این لغت همان ژکول است مگر
محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و مبدّلش شکول را قائم داشته اند و شاهد وجود ژکول
مزید علیه آن بژکول است که گذشت و ماخذی که بر بژکول عرض کرده ایم بهتر از آنست این ماخذ
که بژکول را مزید علیه ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را که می آید مبدّلش خوانیم
و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جزین نیست که مزید علیه شکول است بزیادت موحّده در اوّلش حالا
عرض میشود نسبت معنی که قوی هیکل بمعنی اصل و دیگر هر چهار معانیش مجاز آن که معاصرین عجم تصدیق
این می کنند البته معنی ششم خلاف قیاس است که وسمه یعنی برگ نیل را هم بعض محققین بشکول
گفته اند و چارۀ نیست جزین که بدین معنی هم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این به
(برگ نیل) گذشت نسبت معنی هفتم همین قدر بس است که یکی از مشتقات بشکولیدن است که

می آید شامل بر همه معانیش بسبیل امر نفی مبادکه (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یاے مصدری در آخر الف و شامل بر همه معانی مصدری که صاحب هفت خوب صراحتی کرده است که نقلش بالا گذشت و نسبت معنی چهارم این عرض می شود که اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم کنیم باید که عوض شور ـ شورش گوئیم و شور را معنی هشتم الف قرار دهیم که در معنی مصدر بشکولیدن که می آید این را دخل و تعلق است و آنچه صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم و سوم (ب) کرده است حسن لیاقت اوست که فضلا را کودک نادان خیال می کند تا پای مخاطب دوست را نشان می دهد و ای بر مصنف عشق و حیف است که تالیف خود را مؤید الجهلا چرا نام نه نهاد که فضلا محتاج آنقسم تائید شرمناکش نبوده اند (اردو) الف (۱) قوی ہیکل ـ بقول آصفیہ عربی ـ قوی جثہ ـ زور آور (۲) جفاکش کہ سکتے ہیں ـ محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا (۳) پھرتیلا ـ بقول آصفیہ چست ـ تیز ـ ہوشیار ـ جلدی سے کام کرنے والا ـ چالاک (۴) حریص ـ دیکھو ارغندہ (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی ـ اسم مذکر ـ غل غپاڑا آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث ـ جفاکشی مؤنث ـ پھرتیلا پن مذکر ـ حرص مؤنث ـ ہوشیاری چستی ـ مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش ـ بقول آصفیہ کھلبلی ـ ابتری ـ پریشانی ـ مؤنث ـ

بشکولیدن بقول سروری بفتح با و دال مهمله و سکون شین معجمه و ضم کاف و کسر لام (۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صاحب برهان نیز که هر دو معنی گوید که بکسر اوّل هم درست

باشد۔ صاحب غیاث بر چالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اوّل است و حوالهٔ برهان می دهد
و نمی دانیم که چرا معنی دوم را می گذارد که ذکرش
در برهان موجود است۔ صاحب بحر می فرماید
که بهر دو معنی بالا کامل التصریف و مضارع
این بشکولد و صاحب نوادر گوید که مرادف
شکولیدن[1] و وشکوریدن[2] و (وشکریدن[3])
و (وشکرویدن[4]) و (وشکولیدن[5]) بمعنی چابکی
نمودن در کارها صاحب موارد هم بانش و
(وشکلیدن[6]) را هم مرادف این گفته و
نقل قول برهان هم کرده و بشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و در نسخهٔ سوم
(مطبوعه مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصحّحان مطبع۔ رخنه
در معنی انداخته اند و معنی بشکلیدن را بر بشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اوّل است و بس مؤلف عرض کند

که ما صراحت ماخذ این بر لغت بشکول کرده ایم
و اسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه شکولیدن[1] که می آید بزیادت
موحده و (وشکولیدن[5]) هم مبدل این که
موحده اوّل بدل شد به واو چنانکه آب
و آو و (وشکوریدن[2]) مبدلش به تبدیل
لام به رای مهمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن[6]) و (وشکریدن[3]) مخففش که واوش
حذف شد چنانکه مقول و مقل و وشکرویدن
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه سپریدن
و سپری شدن و ناردن و نارونده و صراحت
کافی حقیقت هر یکی بجایش کنیم۔ مخفی مباد که
قیاس متقاضی آنست که به همه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرف زبان بیش نیست که استعمال
این بهمین دو معنی یافته شد و بر شکولیدن
که اصل این مزید علیه است معنی شوراندن

هم می آید که ذکرش بر بشکول گذشت و درینجا ترک (اردو) (۱) کام جلد کرنا ۔ چستی اور چالاکی کرنا (۲) حریص ہونا ۔ حرص کرنا

بشکوه بقول سروری ۔ بوزن بهبو و بمعنی صاحب حشمت و هیبت داشته لیپی ۵) ز بس
بود بشکوه و با فرهی ٭ جهان دید او را خور ای شهی ٭ صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند
صاحب ناصری گوید که از قبیل سنجر دکه اصلش با خر بود پس اصل این (با شکوه) است **مؤلف**
عرض کند که بهتر ازان است که موحده را بمعنی معیت گیریم و تصرف محاوره در اعراب دانیم که
حرکت شین را ساکن کرده اند (اردو) صاحب شکوه و حشمت ـ

بشگ بقول سروری بروزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمره و بالضم (۴) بمعنی
جعد و زلف و (۵) غمزه و عشوه **مؤلف** عرض کند که این همان است که بکاف عربی در آخر
گذشت و به تحقیق ما هم کاف عربی متحقق و صراحت ماخذ هم درانجا کرده ایم و همه معانی بالا همدرانجا
مذکور الا معنی سوم که صاحب برهان خمره را بالضم بمعنی خم کوچک و خمچه آورده و صاحب منتخب
در عربی زبان ظرفی را گفته که دران خمیر و غیر آن کنند اگر باعتماد صاحب سروری که از اهل
زبانست این را بمعنی خمره گیریم اسم جامد باشد و مخفف بشتنگ و بدلش که کاف عربی بفارسی
بدل شد چنانکه کند و گند (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بشک کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو
بشنک (۴) دیکھو بشک کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشک کے پہلے معنے ـ

بشگرد بقول برهان بکسر اول و فتح کاف فارسی بروزن بهمرد (۱) شکار (۲) شکار رگاه (۳)
شکاری را گویند و فرماید که بحذف دال هم آمده صاحبان انند و هفت هم همزبانش **مؤلف**
عرض کند که تسامح دلی خبری هرسه محققین از ماخذ است و این همان لغت است که بکاف عربی

گذشت وصراحت ماخذکه همدر اینجا کرده ایم تردید کاف فارسی می کند و محققین اهل زبان که در اینجا با کاف عربی ذکر این کرده اند معتبر تر ازین هر سه (اردو) دیکھو بشکرد۔

بشگفته (الف) صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح یعنی (۱) کشاده و (۲) افراخته و

بشگفد (ب) (ب) بکسر بجیم وضم سوم کشاده و پهن کرده و (ج) بالکسر همان اشگوفه (فرد)

بشگوفه (ج) ۵) بهنگام اشگوفه گلستان تو برون برد لشکر بزا باستان تو صاحب انند تبرک (الف وب) ذکر (ج) کرده وبمعنی (۱) شگوفه و (۲) نی آورده **مؤلف** عرض کند که الف هم بالکسر و ماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت های هوز در آخر که افاده معنی مفعولی کند بمعنی کشاده وگل شده واصلا بمعنی افراخته نیامده و (ب) بکسر موحده وضم کاف فارسی وفتح موحده مضارع بشگفتن واصلا بمعنی کشاده ویهن کرده نیست بی خبری محقق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشاده شود وگل شود و ج همان که ذکرش بر (بشگوفه) کرده ایم که بکاف عربی گذشت مزید علیه شگوفه بزیادت موحده در اولش ومرادف اشگوفه (اردو) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفه۔ دیکھو اشگفته۔

بشگیر بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال ودستمال را گویند صاحب سوا السبیل این را بمادره حال عرب معرب نوشته گوید که (۲) اصل این پیشگیر بهای فارسی وتحتانی چهارم است چادری را نام است که دراز باشد وبوقت خوردن طعام بجانب پیشین برزانوها کشند تا لباس از شوربا وغیره محفوظ ومصئون ماند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است استعمال این معرب در فارسی زبان بنظر نیامده وقول محققین هندنژاد بدون سند

استعمال تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم ومحققین صاحب زبان ازین ساکت اند وحقیقت پشنگیر بجایش مذکور شود واگر استعمال این بنظر آید مبدل ومخفف پشنگیر دانیم کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ وتب وتحتانی حذف شد (اردو) (۱) رومال۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر۔ منہ پونچھنے کا کپڑا۔ تولیا۔ بینی پاک۔ دست مال۔ دست پاک (۲) وہ رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت حفاظت لباس کے لیے زانو پر ڈالتے ہیں۔ مذکر۔

(الف) **بشل** | بقول سروری بحوالہ نسخہ وفائی بشین معجمہ بوزن عمل (۱) بمعنی بچسپ ودرآویز (شمس فخری ع) گرت باید کہ بگذری ز سہا ٭ دست خود در کتاب شاہ بشل ٭ وفرماید کہ نشل بنون ہم بنظر رسیدہ وگوید کہ (۲) بمعنی دو چیز باہم کہ برہم گیرند صاحب برہان فرماید کہ بمعنی گرفت وگیر یعنی دو چیزے کہ بہ یکدیگر چسپند ودرہم آویزند وبدانکہ معنی اوّل گوید کہ امر است از بدیہ آویختن وچسپیدن وبذکر..........................

(ب) **بشلہ** | فرماید کہ یعنی بچسپید صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (ناصر خسرو ع) آتش بیشک بجانست در بشلہ ٭ چون تو بچیز حرام در بشلی ٭ صاحب ناصری نسبت (الف) ہمزبان برہان ونیز بہ ذیل آن ذکر (ب) ہم کردہ خان آرزو ازین لغت گریز کرد ودر ردیف نون نشل را نوشتہ می گوید کہ بمعنی آویختن دو چیز برہم دوختن وچسپاندن وفرماید کہ بر بنیاد قیاس نشلیدن ونشلیدہ وگوید کہ در سروری بجای نون موحدہ آوردہ وخیال خود ظاہر می کند کہ ہمین صحیح است وفرماید کہ طوسی ہم بہ بای موحدہ آوردہ وبالآخر اعتراض کند بر صاحب برہان کہ بہ ہمین معنی نشبل بہ نون اوّل وبای سوم نیز آوردہ خطا در خطا ست ونسبت معنی نشل می طرازد کہ یعنی درآویز ودرآویزندہ

و درآویختن است و برینقیاس جمیع باب (انتهی قوله) **مؤلف** عرض کند که این چه آئین تحقیق است که لغتی را از مقام حقیقیش ترک کردن و بجای مابعد نشر ذکرش کردن جزین نیست که حقیقت جویان را بغلط اندازد می پرسیم از و که هرگاه در ردیف نون نشل را به موحده صحیح میدانی پس نشل را به نون چه میدانی طرز بیانت جزین نیست که نشل غلط است انچه صاحب برهان نشبل را به نون و با مرادف این گفته که آنرا خطا در خطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را دریافتن نمی توانی و ازین اعتراض بی محل تو ما برخوردیم و به حقیقت رسیدیم که اصل بشل و نشل (هردو) نشبل است به نون اوّل و موحّدهٔ سوّم که فارسیان این اسم جامد را وضع کردند از لغت عرب نشب که بقول منتخب بمعنی درآویختن از چیزے است و معنی اسمی این آویزش و درآویختگی - فارسیان بزیادت لام در آخرش مفرّس کردند و به همین معنی استعمالش نمودند ولیکن محقّقین بالا در عرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و گیر نوشت و انچه نسبت معنی می فرمائی که بمعنی درآویز است خبر می دهیم تو که این معنی امر حاضر بشلیدن است که قابل ذکر نبود و انچه بمعنی درآویزنده می گوئی خطاے تست که این معنی بدون ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرّد امر حاضر حاصل نمی شود و انچه بمعنی درآویختن میدانی غلط است که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است و بشل اصلاً بمعنی درآویختن نیست بلکه بشلیدن بمعنی درآویختن می آید بانجمله نشل که در ردیف نون می آید مخفّف نشبل است که تعریفش بصراحت ماخذش بالا گذشت و بشل به موحّده مبدّلش که نون به موحّده بدل شد چنانکه نرسک و برسک و این اسم مصدر بشلیدن است و نشل اسم مصدر نشلیدن که هردو معنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم همین قدر باشد که اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن هر دو آمده یعنی
آویزش و آنچه صاحب برہان بذکر معنی اوّل آنرا امر حاضر بدر آویختن و چسپیدن گفته خطای
اوست که امر حاضر بشلیدن باشد بجائے که موضوع ما لفظ است و از معنی کارگرفتن صحیح نباشد و
(ب) مضارع همان بشلیدن که می آید (ا ر د و) الف (۱) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر
ہے (۲) آویزش - دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا - اسکے تمام معنوں پر شامل

بشاشکه بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و فتح شین نقطه دار و کاف بلغت یونانی بیخیست
سرخ رنگ از انگشت دست گنده تر که هم بیونانی جنطیانا گویندش بول و حیض راند صاحب
محیط ذکر این کرده گوید که اسم رومی جنطیانا ست و بقول بعض اندلسی و بر جنطیانا فرماید که
بکسر جیم و کسر طا ر مهمله اسم یونانی شنبلی رومی است و اهل روم اسیاسیقان و اهل مغرب بشاشک
و قثار الحیه و بسریانی قهیسا اردین و بفارسی کوشاد و بعربی دواء الحیه و کف الارنب
و کف الذئب و بانگلیسی جنشین روٹ و بهندی پکهان بید نامند و فرماید که پکهان بید شاید
جنطیانا ے هندی باشد و وجه تسمیه این همین که اوّل کسی که این را یافته جنطین پادشاه روم
بود گرم و خشک در اوّل سوم و گویند گرم در سوم و خشک در دوم - قوت آن سه سال باقی ماند
مفتّح و در ان قبض اندک و بیخ آن در تقطیع و تلطیف و جلا بالغ و محلّل و منقّی و مسکّن اوجاع
و منافع بسیار دارد - صاحب برہان بر کوشاد فارسی گوید که بروزن فولاد گیاہے است خوش
رنگ که آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زهرهاست **مؤلف** عرض کند که فارسیان با وجودی
که اسم این در فارسی زبان موجود همین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند ازینجاست که

صاحب برهان این را جا داده است (اردو) پٹھان بید۔ مذکر۔

بشلنگ | بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن نیرنگ (۱) قلعه ایست در هند (حکیم عنصری ؎)
بکوه و ساده زتو مرگ بر نخواهد گشت ٭ همی درآید در روی توازان آهنگ ٭ اگر بخواهی بر دشت ساده
شو نشیمن ٭ وگر بخواهی در شو بقلعهٔ بشلنگ ٭ (استاد فرخی ؎) آنکه زیر سم اسپان سپه خورده
بسو دی٭ بزبانی در و دیوار حصار بشلنگ ٭ صاحبان برهان و ناصری هم ذکر این کرده اند و
آخر الذکر صراحت مزید کند که بر کوهی بلند واقع بوده و سلطان محمود آنرا فتح نموده و بحواله جهانگیری
گوید که باول مضموم و بثانی زده (۲) بمعنی ناقص و معیوب و هرزه و بی معنی است **مؤلف**
عرض کند که آغا صاحب جهانگیری نوشته است پشتلنگ است به بای فارسی و تای فوقانی سوم و
سندش از حکیم سوزنی که نقلش درینجا هم کرده پشتلنگ ظاهر است نه بشلنگ و هو هذا (ع) نمرود
پشه خورده و فرعون پشتلنگ ٭ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را بشلنگ خوانده باشی خطای است
که وزن شعر اجازت آن نمی دهد و در آخر بحث میفرمائی که بنا برین شعر لغت دیگر است و بایستی
که پیش ازین نوشته شود ما می گوییم که غور نمی کنی که به بای فارسی است پس باید که پس ازین
بجایش نوشته شود نه پیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کرده و هم در آنجا میفرمائی
که پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب به حذف فوقانی هم آمده یعنی پشلنگ پس ضرورت تداخلش
با لغت زیر بحث چه بود و عجب از تو که در ردیف بای فارسی پشلنگ را به بای فارسی بمعنی
همین قلعه گفته و همین سند (استاد فرخی) را در آنجا نقل کرده که بالا مذکور شد بید العجب که این
چه آئین تحقیق است بیچاره فرخی بدست اختیار تست که در کلام واحدش درینجا نقل بشلنگ

به موحده می کنی و دراینجا به بای فارسی نمی دانیم که این چه پریشان بیانیست که دربنجا بذیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و دراینجا بتحت پشتلنگ. پشانگ را بمعنی قلعه جا دادی حق آنست که پشانگ به بای فارسی اصل است بمعنی قلعه که ذکرش بالاگذشت وصراحت ماخذش همدرانجا کنیم و فارسیان برسبیل تبدیل آنرا به موحده هم خوانده اند چنانکه تپ وتب واسپ واسب برخلاف آن پشتانه بمعنی ناقص ومعیوب به بای فارسی است که بجایش می آید و محققش پشلنگ هم که همدرانجا بجایش مذکور شود ومبدلش بمعنی ناقص ومعیوب ببای عربی بی نیاده محقق اهل زبان بی وجه وبی محل ذکرش باین لغت کرد وحقیقت جوبان را پریشان فرمود ازینجاست که ماصراحت کامل را همدرینجا پسند یدیم اصل بمعنی دوم درینجا [illegible] است وتحقیق بنیادی ندارد (اردو) پشلنگ ایک قلعہ کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے ۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے ۔ مذکر۔

بشلواررپدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (برپاچہ رپدن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند وشک نیست کہ موافق قیاس است وما حقیقت این بر (برپاچہ ریدن) نوشتہ ایم حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (برپاچہ ریدن) درہمان وقت تسلیم کنیم کہ سند استعمال پیش شود۔ صاحب بحر استاد فارسی زبان ما وواجب التعظیم است ولیکن تحقیق این لغت بحر وقولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم کہ محققین زباندان واہل زبان

ومعاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند وعرض این (بر باچه ریدن) را استعمال می کنند (اردو) دیکهو بر باچه ریدن

(الف) **بشل** بقول سروری بشین معجمه بر وزن وغلی یعنی بچسپی و درآویزی (ناصر خسرو ۵)
هیچ نیابی فرازونپند وقران ﴿ بر غزل ومی بطمع دربشلی ﴿ صاحب برهان هم زبانش خبر گذشت
که صاحب ناصری ذکر این با بشلیدن کرد ودانست که واحد امر حاضر بشلیدن است یا یای خطاب
از بشل که امر است و ....

(ب) **بشلیدن** مصدریست بقول برهان وناصری بر وزن چسپیدن بمعنی (۱) درآویختن
صاحب جامع ذکر معنی اوّل گوید که (۲) گرفت وگیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳)
دوسانیدن وبرچسپانیدن (استاد آغاجی ۵) در گل غربت بپا بشلیدنم ﴿ نیست ممکن روی یاران
دیدنم ﴿ صاحب موارد نسبت معنی اوّل گوید که (۴) چنگ زدن هم وذکر معنی اوّل هم کرده چسپیدن
را معنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اوّل است وفرماید که (۵) بمعنی فرو رفتن در چیزی
وبند شدن وبسند انیحتی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر بذکر معنی اوّل
وپنجم فرماید که بشلیدن بزیادت نون هم آمده وظاهرا تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اوّل
بیچیدن اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید وفرماید که کامل التّصریف ومضارع این
بشلد **مؤلّف** عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت واشارهٔ این همدر انجا
کرده ایم. فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف وعلامت مصدر دن را با بشل مرکّب کرده مصدری
وضع کردند که قیاسی است وباصول شان جعلی وباصول ما اصلی است که تعریف هر دو بر لغت اسم
مصدر گذشت بالجمله معنی اوّل حقیقی است ومعنی دوم غیر از اوّل نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما همین قدر است که محقق اہل زبان از گرفت و گیر (در آویزش) خیال کرده و محاورهٔ زبان در ہر دو فرق دارد فتامّل واگر باعتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکه عمل کرده ایم چرا چنین نیست که مجاز معنی اوّل باشد و معنی سوم بیان کرده که سروری تعجب خیز است آغاجی بیان نکرد که از سند آغاجی ....

(ج) **بشلیدن بپا** | مصدر مرکّبی پیدا می شود که معنی لفظی این در آویختن بوسیلهٔ پای و بشلیدن درینجا هم بمعنی اوّل است و این مرکّب کنایه ایست از پابگل شدن خصوصاً بقرینه که در مصرع اوّل ذکر گل آمده آغاجی گوید که در گل غربت بشلیدن من به پا یعنی پابگل غربت شدم مشاهدهٔ روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکه معنی سوم با ستناد همین یک شعر قائم کرده که بندری خورد و نمیدانیم که معنی متعدّی چسان ازین شعر پیدا فرمود- عجب است از محقق اہل زبان که در تحقیق لغات زبان خود از غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم که پتنگ زدن است- اصلاً اینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرّد قول ہند نژادی بدون سند استعمال اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کردهٔ مؤارد هم نتیجهٔ بی غوری اوست که بسند همان شعر آغاجی معنی فرورفتن در چیزی و بند شدن قائم کرده و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن در گل) می بود البته معنی مذکور پیدا می شد حیف است که صاحب مؤارد حلّ معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت و معنی ششم را هم تسلیم نکنیم که استاد ما (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کرده و ما استعمال این بدینمعنی در کلام فارسی ندیدیم- استاد ما در کلام فارسیان دیده باشد تا از کلکش چکیده مگر بشاگردان تلمیذ حقیرش نرسیده و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیده اند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت و گیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سو جانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند که بامداد بر سبزہ نشیند۔ مانند شبنم۔ استاد فرلادی ؎ چون مور سبز بود کهن موی من همه گو در دا که برنشست بران موی سبز بشم کو حصاة جهانگیری فرماید که شبنم ریزه که سحرگاهان بر سبزه زار نشیند و سپید نماید صاحب رشیدی گوید که همان بشک است که گذشت۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این مبدّل بژم است که بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم زای فارسی بدل شد به شین معجمه چنانکه باژگونه و باشگونه دیگر هیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاه که در عربستان پوشیدن آن متعارف **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست که اصل این پشم به بای فارسی باشد و تعریبش به موحّده که بر زبان فارسیان هم مستعمل شد و جا دارد که این قماش را از پشم ساخته باشند و موسوم شد به پشم و باشد که تعریب نباشد و فارسیان بای فارسی را موحده بدل کرده باشند چنانکه تپ و تب (اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کچھ عجب نہیں کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہ ہو سکی۔ مذکّر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعی است درمیان ری و طبرستان که بغایت سرد سیر است۔ صاحبان رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج و جہانگیری هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان نظر بر سرد سیری این موضع بدین اسم موسومش

کرده باشند پس بسبیل مجاز متعلق به معنی اوّل باشد (اردو) ایک موضع کا نام بشم ہے جو رے اور طبرستان کے درمیان واقع ہے۔ مذکر

(۴) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین ملول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که لغت عرب است بمعنی ملول شدن مؤلّف عرض کند که چنان است بلکه صاحب منتخب گوید که بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوه آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما بر خلاف خان آرزو ست که این را مفرس دانیم بمعنی فوق الذکر من وجه با معنی ستوه تعلق دارد و قول سروری و ناصری و جامع که از اہل زبانند معتبر تر از وست (اردو) ملول بقول آصفیہ عربی۔ رنجیده۔ غمگین۔ اُداس۔ اندوہگین۔

(۵) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمہ بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج فرماید که لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن مؤلّف عرض کند که بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر که ناگواری است بسبیل تفریس میتوان گرفت و قول محقّقین اہل زبان اعتماد را شاید (اردو) ناگوار بقول آصفیہ اجیرن۔ خلاف طبع۔ مکروه۔ ناپسند خاطر (زکی ؎) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ پہ بار ہو تیرے لئے زکی دوست دعا کیا کریں ہو۔

(۶) بشم۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زده ملحد و بی دین را نامند (حکیم سوزنی ؎) بشمے که به رسول خدا افترا کند ہو با آل او ندیم سگالے مرا کند ہو صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که مجاز معنی پنجم باشد که ملحدی و بی دینی ناگوار

غاطر دیندار انست (اردو) ملحد دیکھو (بددین)۔

بشماق | بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بدین معنی لغت فارسی زبان گفته **مؤلف** عرض کند که در پیروی ملحقات برہان سکندری خورده بشمق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق ہم که صاحب کنز ذکر ہر دو کرده و صاحب لغات ترکی بشمق را آورده باہمی حال فارسیان تصرف خفیف بطور تفریس استعمال این کرده باشند و تصرف جزین نباشد که در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو افزارپا۔

بشمخ | بقول ملحقات برہان بروزن برزخ (۱) نام دعائے است صاحب ہفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب انندہمی فرماید که لغت فارسی است بفتح اوّل وثالث نام دعائے بزبان سریانی انجیل و توریت و عام آنست که (۲) بمعنی بزرگوار است و بکسر اوّل بہ تنوین مکسوره حرف چہارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب انند نقل عبارت (مؤید الفضلا) مطبوعه مطبع نولکشور برداشته و صاحب مؤید این را ذیل لغات فرس نگاشته ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی اوّل است وبس بخیال **مؤلف** که تصدیقش ر وشتان معاصر می کنند لغت سریانیست بمعنی سوم که در آغاز ہریک دعا می گویند و فارسی زبان نیست از ینجاست که محققین اہل زبان اعنی جامع و ناصری و سروری این را ترک کرده اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر درآمدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی کشته شدن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم اگرچه بر زبان ندارند لیکن غلط نمی دانند از قبیل (بقلم درآمدن) که بمعنی

نوشته شدن مستعمل است (اردو) قتل ہونا۔ مارا جانا۔ تہ تیغ ہونا۔

بشمہ بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بوزن چشمہ پوست خام کہ آنرا سرم نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ با اوّل مفتوح بثانی زدہ (۱) پوستے کہ دباغت نکردہ باشند و (۲) دانۂ کہ برہیئات عدس سیاہ رنگ وبرّاق باشد و در دواہای چشم بکار برند و آنرا چشمک وچاکسو ہم نام است صاحب برہان بذکر ہر دو معانی بالا فرماید کہ بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بر بشبہ صراحت کافی با بیان ماخذ کردہ ایم کہ این اصل است وبشبہ کہ گذشت مبدّل این (اردو) دیکھو بشبہ کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بشن بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ؎) وہ کہ برغی زپای تا سر او بر بشن وبالای چون صنوبر او بر صاحب جہانگیری باستناد ہمین شعر انوری بمعنی (۲) قدّ وبالا گوید صاحب برہان بفتح اوّل وثانی بذکر ہر دو معنی بالا می فرماید کہ (۳) سر وتن واطراف ہر چیز را ہم گویند صاحب ناصری گوید کہ بمعنی قد وبالا واندام وبدن آدمی وفرماید کہ بمعنی بر وسینہ اصح است کہ از شیرازیان مکرر شنیدہ شد کہ در مقام برہنگی وگرسنگی گفتہ اندکہ نہ بشنم پوشیدہ ونہ شکمم سیر است صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید کہ بالا وتن واندام مردم تا جائیکہ جامہ پوشیدہ می شود وبشن وبر ہمہ اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید کہ از (بشن وبالا) کہ داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد۔ وبہ بای فارسی بود **مؤلف** عرض کند کہ سبحان اللہ از پارسی زبان ذوق خوشی داری وبسخن سنجی شہرتی از ینجاست کہ (بشن وبالای) را کہ در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفتہ ومعنی شعر را خوب فہمیدہ۔ در لغت فارسی زبان

در برابر سروری و ناصری و فدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کرده‌آید" این کار از تو
آید و مردان چنین کنند" **مؤلف** حقیر بنده بمجرد اعتبار محققین اهل زبان این را بمعنی اوّل و دوم تسلیم
می کند بلکه در معنی شعر انوری هم بشن و بالا را به تمثیل صنوبر مطابق می داند و نون را حذف نمی کند که این قسم
پیراستگی کار محققین نیست و بای فارسی را هم درین لغت جا نمی دهد که این قسم تصرف از موضوع ما خارج
است - اعلم یا ایها المحقق که بزن به زای فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی
با شین معجمه چنانکه باژگونه و باشگونه بشن کردند و اسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اوّل است و معنی
دوم مجاز آن و حقیقت معنی سوم جز این نباشد که صاحب برهان تعریف خوشی نکرد از سر تا پا همه بدن و
اعضا را بشن گویند و این داخل معنی اوّل است و معنی سوم را بمجرد قول برهان بدون سند استعمال
تسلیم نه کنیم و اگر پیش شود آنرا هم مجاز معنی اوّل دانیم و ای بر ناصری که صاحب زبانست و این را
مخصوص کند با بر و سینه و پسندی که از مقوله گدایان پیش می کند در معنی آن تن بهتر از بر و سینه می نماید
(فتاملوا یا ایها الناظرون) **(اردو)** (۱) بدن مذکر (۲) قد مذکر (۳) ہر چیز کا شکل - مؤنث -

بشنپه | بقول غیاث بکسر اوّل و فتح شین معجمه و سکون نون و فتح بای پارسی نوعی از سرود هندی است
مثل (دهرپد) و صاحب انند همنوای اوست و این قدر اضافه بر و کند و اجمال صاحب غیاث را
بصراحت می فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که همین است (ایها دبنده اگرچه گنده)
و همین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد - همانا این لغت سنسکرت است بقول
ساطع توانا که برای وشنو می سرایند - بشن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگهبانان
جلوه گر کرده و پد بمعنی جلال شان و جاه و منزلت و سرود پس آهنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را به همنا

شنپه گویند و فارسیان استعمال این نکرده اند و محققین اہل زبان این را نیاورده (اردو) بشنپ بقول صفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ حمد کا گیت۔ بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دُہرپد آپ ہی نے تپ کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں۔

بشنج | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بودن شکنج (۱) تابش روی و بحوالہ نسخہ سامی فی الاسامی گوید که (۲) خشکی که بر روی افتد که بعربی کلف خوانندش و فرماید که این بصحت اقرب است از قول میرزا ابراهیم صاحب جهانگیری می فرماید که طراوت رخسار و آب دست صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل نقل معنی دوم بحواله سروری کرده گوید که سیاهی روی صاحب برهان معنی دوم را بکسر اوّل گوید و معنی اوّل را بتحقیق صاحب ناصری نقل نگارهر دو معنی بحواله برهان و گوید که در فرهنگ ها همچنین است و در ... اصاحب جامع و خان آرزو در سراج می طرازد که تحقیق آنست که بمعنی دوم بکسر و بمعنی اوّل بفتح باشد مؤلف عرض کند که چرا نباشد که این تحقیق حصه ولیست اگرچه نقل برهان کرده و به حقیقت پی نبرده حق آنست که شنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی شکستگی و ناهمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و در عربی زبان بقول منتخب گنجیده روی یعنی سیاهی و سرخی که بروی ظاهر شود پس معنی لفظی بشنج با بای معیت چیزی که شنج دارد و کنایه از روی کلف دار و خشک دار و این در حقیقت مرضی است که از حدت سودا بر جلد ظاهر میشود و اکثر برروی که قطع نظر از سرخی سیاهی مائل) ناهمواری جلد و تابشی هم از ان سر زند از ینجاست که صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار میدهد و معنی اوّل اعجاز آن و جا دارد که پیدایش معنی اوّل از معنی دوم شنج ماخذ گیریم اندرینصورت باید که بضم شین خوانیم و بهر دو معنی فتح اوّل مسلم است که بای معیت همیشه مفتوح باشد که آن در حقیقت مخفف کلمه باست بای حالی فتح و کسره اوّل متعلق

به محاوره و زبان است که از اهل زبان سرودی این را بالکسر گفته و صاحبان ناصری و جامع در معنی اوّل
فتح اوّل گرفته اند و این اختلاف چیزی نیست جز این که تصرف لب و لهجه متفاوت است (اردو) (۱) منہ کی چمک دمک آب
تاب ـ مؤنث (۲) کلف بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ چہرہ کی چھائیاں ـ وہ سیاہ چھینٹے جو خون کی بگاڑ کی وجہ سے منہ پر ہو جاتے ہیں

بشنجه بقول جهانگیری (۱) دست افزاری مر جلاهگان را که بدان آهار را بر تان بکشند و بقول
بعض گویند که (۲) آهاری باشد که بر تان بمالند و آنرا صلّب خوانند (نظامی ؎) بشنجه روی وارزق
چشم و اشقری / سزاوار خم گل نی خم زری (قریع الدهر ؎) تار و پود مراد من نشود / بافته‌ای بشنجه
سلطنت / صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برهان گوید که بر وزن شکنجه و نسبت معنی اوّل صراحت
مزید کند که آن دسته گیاهی باشد مانند جاروب بهم بسته و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب ناصری
همزبانش و بهر دو معنی بکسرتین گفته و صاحب جامع بفتح و کسر دوم خان آرزو در سراج می طرازد
که بکسرتین و نون است مؤلف عرض کند که بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم
حقیقة این لغت مرکب است از لغت گذشته یعنی بشنج و هاء نسبت یعنی چیزی که نسبت دارد با بشنج
بمعنی دوش و کنایه از آشتی و آهاری که جلاهگان بر تان مالند تا سخت شود و جلا دهد و پیدا شود چیناچینی
آب رو که مردم و طراوت آن پیر یعنی دوم اصل است و معنی اوّل مجاز آن که آله را هم به همین نام موسوم
کردند که بواسطه آن آهار بر تان می رسانند محققین با نسبت آن تعریف خوشی نکرده اند که دسته گیاه ما
جاروب گفته معلوم می شود که این آله را مشاهده نکرده باشند در این روزها از موهای سخت و کلفت
ساخته می شود و شاید در زمانه سلف همین کار از خس و گیاه می گرفته باشند بالجمله موهای سخت را پیچ کرده
یک سر او را در چوب یا عاج محکم کنند و آن دسته را مانند تا مجموعه آن پریشان نشود و از طرف دیگر

کار گیرند مثلاً رنگ سازی کنند یا آهار یا روغن بچیزی رسانند که تار تار باشد تا بوسیلهٔ این موها در هر یک تار از آهار یا روغن می رسد و جولاهگان هم همین قسم آله درست کنند که بواسطهٔ آن آهار در تان داخل می کنند تا هر رشتهٔ تان بواسطهٔ دستهٔ موها آهار گیرد و همین آله را در اردو کونچی و در انگلیسی زبان برش نامند۔ پس ماخذ متقاضی آنست که این را بکسر اوّل و فتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردهٔ محققین بالا تصرف لب و لهجهٔ مقامی دانیم۔ مخفی مباد که از هر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق به لغت گذشته یعنی بشنج دانیم بزیادت های نسبت و کلام فریع الدهر را متعلق به معنی دوم این فتأمل

(اردو) (۱) وہ کونچی (مونث) یا بڑا برش (مذکر) جسکے ذریعہ سے جولاہے تانے میں آہار لگاتے یا چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو آہار۔

(الف) بشنجیدن
(ب) بشنجیده
(الف) بقول موارد بمعنی پاشیدن و ریختن و فرماید که مضارع این بشنجد استاد لبیبی ؎

بشنجو همه تنش انجیده اندر او بر خاک خونش بشنجیده اندر او

صاحب نوادر گوید که بالکسر و فتح دوم و کسر جیم تازی است و به بای فارسی نیز آمده۔ و هر دو محقق بالا می فرمایند که در مصرع ثانی سند لبیبی کلمهٔ بر بمعنی علی را ناچار بسکون باید خواند در صورت اگرچه سکته می شود و لیکن این قسم سکته در کلام قدما بسیار واقع شده صاحب ناصری بر ذکر (ب) قانع و فرماید که بالکسر بمعنی پاشیده و فرماید که بر این قیاس بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف) مصدر است و می طرازد که این لغت در دری مستعمل و اهل تبرستان بسیار استعمال کنند و بحذف جیم هم آمده که مخفف است چنانکه گویند "آب کاسه را بشن" یعنی بپاش و بریز۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طرازد که بمعنی پاشیده شده و (بشنجیده شید) یعنی پاشیده

شد و (بشخیده شود) یعنی پاشیده شود وخان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده شده وافتاده ولغزیده و درین صورت لازم خواهد بود نه متعدی بمعنی از هم پاشیده لیکن اغلب که شخشیده است بدو شین. مؤلف عرض کند که ما چه می گوئیم وطنبوره چه می سراید. نمیدانیم که خان آرزو از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد و نمیداند که تحقیق مصدر شخبیدن در پیش است و (ب) اسم مفعول اوست وشخشیدن بدو شین بمعنی لغزیدن مصدری است جداگانه که بجایش می آید هیچ نفهمیدیم که مقصودش از ارشاد (اغلب که شخشیده است بدو شین) چیست وحاصلش جزین نباشد که شخبیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست (اعلم بالصواب) که شخبیدن وشخبیده بدون موحده نیامده ومعنی لغزیدن را که متعلق بمصدر شخشیدن است بدون موحده به دو شین معجمه می آید ازین مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست وانچه همین مصدر

به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل موحده با بای فارسی چنانکه تب وتپ واسم مصدر این همان بشخجه که بمعنی آتش وافراز جلاهگان گذشت پس فارسیان های هوز را به تحتانی بدل کردند چنانکه شاهگان وشایگان وعلامت مصدر دن در آخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که معنی لفظی این همان افراز جولاهگان را بکار بردن که بواسطهٔ آن آتش در تان پاشیده می شود وبمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد داگر تحقیق را هم بس است همین قدر بس است) وانچه این را لازم قرار می دهی غور بر معنی نکردهٔ وازسند استاد لبیبی نخوردهٔ وانچه صاحبان موارد وقوا در بیان سکتهٔ مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند نسبت آن عرض می شود که ما در اکثر کتب لغات مصرع دومش را چنین یافته ایم وصاحب ناصری هم همین طور نقل کرده (علی رع) بران خاک خون نقش بشخیده اند پس نقل سند به هر دو محققین بالا بحذف الف

ونون بدست آمده باشد تحریف خطاط بیش نباشد وکمی تلاش حقیقت جویان خنده برشیش که (بران خاک) راکاتبش (برخاک) نوشت وهر دو بیچارگان را ضرورت سکته لاحق شد که مرضی است مهلک خدا ایشان رابیامرزد. بالجمله حالا سکته باقی نماند وانچه صاحب ناصری لبشنج را امر بپاشیدن نوشته عرض می کنیم باوکه حاشا بلکه امر حاضر لبشنجیدن است وانچه می فرماید که بحذف جیم هم آمده نسبت آن عرض می دهیم "لا والله" بلکه حذف جیم مخصوص است برای لبشنج که سوقیان عجم در اکثر الفاظ حرف آخر حذف کرده بیگویند وصاحبان ادب در نوشت وخواند از اتباع شان پرهیز ند این تخفیف عوامت است مگر نتیجه که لبشنج رالبشن گویند وایشان رالبشنا وازین لب ولهجه لازم نمی آید که لبشنجیدن ولبشنجیده را لبشنیدن ولبشنیده هم خوانیم (اردو) چهڑکنا۔

بشند بقول جامع با دو کسره بوزن ترنگ (۱) آلتی مانند کلنگ که بدان دیوار سوراخ کنند و کلنگ و (۲) اسکنه وتیشه نجاری وبنائی را گفته اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع که صاحب زبان است این را معتبر دانیم واسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند واین آهنین میرم مختصری است که نقب زنان بکار می برند وبه زبان شان آله نقب است وتیشه بنائی هم همان است که بنایان هم ازهمین آله برای سوراخ دیوارها کار گیرند وبمعنی دوم استعمالش برسبیل مجاز باشد که برمه هم سوراخ کند در چوب چنانکه لبشند در دیوار که تعریفش بر اسکنه کرده ایم پس در تعریف بالا تیشه نجاری متعلق است به اسکنه وتیشه بنائی متعلق به لبشند (اردو) (۱) آله نقب ـ نقب کا آله ـ وه مختصر سا سبّل جسکی ایک جانب تیز نوک ہوتی ہے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا سر جسکو نقب زن سینہ پر چھا کر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ
نے سبّل پر فرمایا ہے مذکر اس آلہ نقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) برمہ دیکھو سکنہ۔

بشنزه — بقول جہانگیری با اول مضموم بثانی زده و نون مکسور و زای منقوطه مفتوح چنگالی را

بشنژه — گویند که از نان تنک و خرما سازند (لبسحق اطعمه ۵) من بہ عالم بپای بشنزه ...
گویم از دست زخم بریان واده؛ صاحب ناصری این را به زای فارسی آورده و فرماید که با نان تنک
و خرما روغن هم شریک کنند و بیک دیگر بمالند و بخورند وهمان کلام لبسحق اطعمه را بسند خود آورده که
دران نقل بشنژه به زای فارسی است. صاحب برهان به زای فارسی آورده می فرماید که بر وزن
مضمضه هم آمده صاحب رشیدی هم این را به زای هوّز آورده فرماید که بشنزه به تحتانی چهارم هم
به همین معنی می آید و صاحب جامع متفق با برهان و خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین بلا فیصله
تحقیق برین کرد که این بحذف تحتانی مخفف بشنیزه است که می آید مؤلف عرض کند که اصل
لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنژه به زای فارسی است که تصدیق این از معاصرین عجم میشود
واین مبدّل آن که زای فارسی به زای هوّز بدل میشود چنانکه ژند و زند و آنچه بزیادت تحتانی
می آید مزید علیه این چنانکه بست و بیست که در وسط کلمه یای زاید می آید همین قدر است حقیقت
این اسم جامد فارسی قدیم و آنچه به تای فوقانی بعوض نون و رای مهمله بعوض زای هوّز گند بشتک
مبدّل نیست و ما همانجا اشاره این کرده ایم خان آرزو که بالعکس این بشنیزه را اصل و این را
مخففش داند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما از لغت اصلی بشنژه می شود و پشنیزه
به زای فارسی با تحتانی ... (اردو) ایک شیرینی جسکا نام فارسی ... بشنزه ہے جمع و لی او

کھجور اور مگی سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بشنگ | بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون نون و کاف آلتی که سرش مانند کلنگ و دراز که نهابان بدان دیوار را سوراخ کنند و اسکنه را هم گویند صاحبان انند و ناصری و مؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مبدّل همان بشند است که گذشت دال مهمله بدل شده به کاف فارسی چنانکه دروغ و گروغ و پرند و پرنگ دیگر هیچ همین لغت به بای فارسی هم می آید که آن مبدّل این است (**اردو**) دیکھو بشند کے دونوں معنے ۔

بشنو | بقول مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) ای بوکن و در دیگر نسخ قلمی بجای این دلبوی شنو را به همین معنی نوشته **مؤلف** عرض کند که قطع نظر از ین اختلاف که نتیجه هر دو یکی است عرض می شود که با از مصدر شنودن که بمعنی بوئیدن هم می آید خبر داریم و از موحده زائده هم واقف که در اوّل افعال می آید ولیکن علما و فضلا شاید بی خبر اند ازینجاست که صاحب (مؤید الفضلا) از برای تائید شان امر حاضرش را بیان کرده است شکر الله او ندیده او شان است و انچه معنی (سماعت کن) و (هجوم کن) را ترک کرده است نسبت آن خیال بنده همین است که خود او از دوم خبر ندارد و از اوّل فضلا را خبر دار می پندارد البته یک چیز نازکی است که همدرینجا قابل عرض ها می دانیم یعنی متقدمین فارسی زبان شنو را امر حاضر و (شنود) را مضارع شنیدن میدانند و ما عرض می کنیم که (شنیدن) کامل التصریف نیست و مضارع و امر حاضر این نیامده و انچه شنو و شنود بر زبان است مضارع شنودن است که کامل التصریف آمده تسامح متقدمین است که از حقیقت خبر ندارند و حقیقت جویان را به مؤید الفضلا می سپارند حاصل این است که این امر حاضر مصدر شنودن

است بهمه معانیش که متصل این می آید باموحدهٔ زائده (ا ر د و) سونگهه۔ دیکهو بشنودن۔

بشنودن | بقول جهانگیری بکسر اوّل و واو معروف بمعنی شنیدن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بشنود **مؤلف** عرض کند که موحدهٔ اوّل جزو کلمه نیست بلکه زائد است و اصل این مصدر شنودن است که بجای خودش می آید یعنی (۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و (۳) هجوم نمودن و جمعیت کردن و (۴) شناوری کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما مارا ببخشد که تسامح اوست و ذکر این با بای زائده دریجا کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان کند (عفی الله عنه) ولیکن ذکر این باتّصال لغت گذشته لطفی دارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار ردیف شین معجمه نکشند (ا ر د و) (۱) سُننا (۲) سونگهنا (۳) هجوم کرنا۔ جمع هونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنو یا نشنو من گفتگوئی می کنم | مثل۔ صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مثل نیست بلکه مقوله ایست و لفظ کس از اصل مقوله ترک شده که بزبان فارسیان الی الان است (کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم) همانا این مصرعی است بر وزن (چهار مستفعلن) فارسیان چون کسی را ناسخن شنو بینند و خواهند که سخن او از موعظت و پند و نصیحت باز نیاید اوّل این مصرع را می خوانند و آخر پندی و نصیحتی دارند (ا ر د و) میاں کوئی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے۔ یہ مقولہ ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای توپ را | مثل۔ صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که برادر این مثل نیست بلکه مقوله ایست که فارسیان بحق کسی گویند که از بد اعمالی خود خبر ندارد و شهرتی که از آن گرفته نکند مقصود آن همین قدر است که شهرت بد اعمالی

ای تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواهی بشنود خبردار شو و اصلاح اعمال خود کن (اردو) تو	میں کہتے ہیں کہ آپکے بداعمالیوں کا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر تمہارے کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سن لو۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمه و نون بروزن برخیز بوی مادران باشد که آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده و هر دو آخر الذکر می فرمایند که به های هوز آخره هم آمده **مؤلف** عرض کند که حقیقت این برارطیبسا گذشت و آسان تر است که اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این آنچه بقیاس ما قرین است این است که مخفف بشنیزه که به همین معنی می آید به حذف های هوز باشد صراحت ماخذش همدر آنجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزه۔

بشنیزه بقول برهان و رشیدی بذیل بشنیزه) و هفت و سروری (۱) همان بوی مادران مرادف بشنیز که گذشت **مؤلف** عرض کند که بخیال ما موحدهٔ اوّل زائد می نماید و شنیزه به های نسبت در آخرش بمعنی منسوب به شنیز و شنیز مخفف شونیز و شونیز لغت فارسی است بمعنی سیاه دانه و حبّ السّودا که بهندی کلونجی نام دارد	شند بو که بحث کالش بجایش می آید یعنی فارسیان بزیادت های نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطیبسا را نام نهادند نظر به تندی بویش و صراحت کافی برارطیبسا مذکور شد والله اعلم بحقیقة الحال و آنچه همین لغت (۲) بمعنی بشنیزه آمده حقیقتش را همدر آنجا بیان کرده ایم و صراحت ماخذش هم (اردو) (۱) دیکھو ارطیبسا (۲) دیکھو بشنیزه۔

بشنین بقول برهان و ناصری بضم اوّل بروزن گلچین گلیست در مصر و آن مانند نیلوفر پیوسته در میان آب می باشد گویند هر صباح سر از آب بر می آورد و شام تا آب فرو می رود و ساقی دارد بی برگ و بزرگی غوره خشخاش می شود و تخم آن سفید و در عطریات بکار برند و از آن

روغنی سازند بجهت علّت سرسام و بیخ آن مقوّی باه است ـ صاحبان جامع و انند هم ذکر این کرده اند صاحب سوار السّبیل گوید که عربان همین را بکسر موحّده و نون معرّب کرده اند صاحب محیط باعراب معرّب ذکر کرده فرماید که بیونانی لوطوس نامند و اهل مصر عرائس النّیل ـ در دیار مصر کثیر الوجود و آن بناتیست شبیه به نیلوفر که در جوف آب می روید و هر قدر که آب بلند می شود سر آن از آب بر می آید و سر آن مانند کوزهٔ خشخاش و بزرگتر ازان ـ اهل مصر وانها ی آن را خشک و آرد کرده نان می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و به و آن را بیارون نامند و خام و پختهٔ آنرا می خورند با کجله سرد در دوم و تر در اوّل سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی دران قوّت محلّله با شد و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیه معده کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که صاحب مخزن این را بصورت لغت عرب نوشته اندرین صورت استعمال فارسیان به تصرّف در اعراب مفرسی را ماند ولیکن قیاس ما قول صاحب سوار السّبیل را می پسندد و آنچه صاحبان پابند لغات فرسا این را شامل لغات فارسی جا داده اند با صراحت صاحب انند که لغت فارسی گوید متقاضی آنست که ما این را مرکّب دانیم با لغت نیش که بمعنی سراپا و بن است و یا و نون نسبت و کنایه از گلی که سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است (اردو) نیلوفر سے شبیہ ایک پھول جس کا وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضّم اور عربوں نے بالکسر اس کی تعریب کی ہے افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا ـ مذکّر ـ

بشو | بقول موارد بمعنی ترجمه کن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ادّعای صاحب موارد بدون سند تعجّب خیز است وضع لغت متقاضی آنست که موحّده را زائد گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید و متفنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند و نمی دانند که شدن مخفف شودن است و شود هم مضارع همین شودن نه شدن - مخفی مباد که ما خذ مصدر شودن را همین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جویان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این شود بضم اوّل و سکون واو و دال است و مخفف آن شد بالضم و هر دو در فارسی زبان بمعنی رفت و گذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر دن را بر هر دو زیاده کردند و از دو دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے شدن که معنی حقیقی این رفتن و گذشتن و بمجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلا بمعنی ترجمه کردن نیامده پس اگر با زائد و را اوّل امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست و نباشد صاحب موارد سکندری خورده و نسیدانیم که مقصودش چیست و غیر از انکار قولش چارهٔ نیست و بار ثبوت بر ذمّهٔ مدّعی است (اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے -

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا بوزن نمودن (۱) نام برادر اسفندیار و بحواله نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزنه - صاحب برهان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح و کسرهٔ اوّل هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می طرازد که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه در عقل و دانش و اخلاق پسندیده مشهور و معروف بود و بالمعنی بوزارت اسفندیار می نمود ز فردوسی ~~له~~ بشه گفت یزدان گوای من است ؛ بشوتن در ین رهنمای من است ؛ و می فرماید که معنی لفظی این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرده صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده - خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اوّل و واو مجهول و فوقانی مفتوح کرده بنقل
هر دو معنی بالا گوید که غالب که بمناسبت نام برادر اسفندیار
کرده باشد. **مؤلف** عرض کند که برادر این قیاس
است بسیار آسان ولیکن از ماخذ این چه می فرمائی
بنده عرض می کنم که معنی اوّل اصل است و مرکب
از بش که بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجمش گذشت و
تن بمعنی بدن و واو زائد در میان دو کلمه چنانچه
قاعدهٔ فارسی است چنانچه تنومند و برومند که بمعنی
تن مند و بر مند آمده پس بشوتن بمعنی حقیقی ناتمام
و ناقص در خلقت کنایه باشد از بوزینه که آنرا انسان
ناقص الخلقت گویند که مغز کامل ندارد و با وجود این
نقص خلقی بوزینه خیلی چالاک و هوشیار و این صفت
مسلّم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست
که از همین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کرده
باشند و جا دارد که نظر به استواری اعضائش بدین
اسم موسوم شده باشد که بش بند آهنی و غیر ذالک
را هم نام است که بر مفاصل صندوق و امثال آن
برای استواریش نصب کنند چنانکه بر معنی اوّلش گذشت
و واو زائد در میان دو کلمه همان که بالا مذکور شد لهٰذا
معنی لفظی این استوار تن و هر عضو او بند آهنی
دارنده و خیلی استوار و خیال ما این است که این لغت
مرکب در محاورهٔ فارسی مستعمل و عَلَم است برای آنها
فارسیان. لقب نباشد بلکه اسم است برای موسوم
انیست حقیقت این نازک خیالیهان بر ترجمه
(بیان کردهٔ ناصری) ریشخندی کنند اختلاف اعراب
نتیجه لب و لهجه مقامی است (اردو) (۱) بشوتن
اسفندیار کے بھائی اور گشتاسب کے بیٹے کا نام
ہے (۲) بندر بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔
بوزنہ۔ میمون۔ ایک جانور جو آدمی سے بہت
مشابہ ہے۔

(الف) **بشور آمدن** | مصادر اصطلاحی۔ (۱۴۹۵۵)
(ب) **بشور آوردن** | الف شور و غوغا کردن (۱۴۹۵۶)

و (ب) آماده و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد
که الف متعدی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(ظهوری ـه) نمکین لب‌پسته‌ام بشور آمد ٭ تلخ کرد است
زهر باد امم ٭ (وله ـه) لذت شهدم بهم هرگز
نمی آرد بشور ٭ تلخ کام شکر کنج دهن افتاده‌ام ٭
(وله ـه) شکر شیرینی تلخم که بشور آورد است ٭ کام
از چاشنی زهر تو لذت خیز است ٭ (اردو) (الف)
شور و غوغا کرنا (ب) شور و غوغا پر آماده اور مجبور کرنا۔

بشوریدن بقول بحر بر وزن نکوهیدن (۱)
نفرین کردن (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن
و در غضب شدن و فرماید که بضم اوّل هم آمده
(کامل التصریف) و بمضارع این بشورد صاحبان
سواری و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری
بذکر هر سه معانی بالا می فرماید که با پژولیده در معنی
متناسب است و فرماید که شوریده - پریشان گشته
و جذبه یافته را گویند چنانکه سعدی گوید (ـه) چنین
دارم از پیر داننده یاد ٭ که شوریده‌ٔ سر بصحرا نهاد ٭
خان آرزو در سراج می فرماید که بهر دو معنی اوّل
بسین مهمله هم گذشت و بمعنی شوریدن از این باب
نیست مؤلف عرض کند که فدای اجمال تو
چرا نمی فرمائی که بمعنی اوّل و دوم مبدّل بسوریدن
است چنانکه کستی و کشتی و صراحت ماخذش همدرینجا
کرده ایم و بمعنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف
شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موحده در
اوّل این زائد باشد. نیست صراحت اجمال سراج المحققین
و شرح زائد از مقصود و متن همین را نام است که کرده
ایم - صاحب ناصری غلط کند که این را با پژولیده
در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر نیست
و پژولیده افادهٔ معنی اسم مفعول کند و مصدر
پژولیدن من حیث اللفظ والمعنی با این
نسبتی ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامد کند و نمیداند
که بر ماضی مطلق شوریدن های هوّز زیاده کرده اند
که افادهٔ معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز
همدرینجا پیش می کند و حفظ موضع خود نمی
فرماید - عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن
است که با ردیف شین معجمه تعلق دارد و سندش برای

این مصدر چرا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بد دعا کرنا دیکھو لبسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔

بشنوش بقول ہفت بحوالۂ قنیہ بکسر اوّل وضم شین منقوطہ بواو رسیدہ وشین منقوطہ زدہ مکاس کردن در بیع ای تاخیر کردن در فروختن تا بہا زیاد و بشود مؤلف عرض کند کہ سکوت ہمۂ محققین فارسی زبان سیما سروری و ناصری و جامع و برہان مارا مجبور کند برین بیان کہ وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند کہ عربی دانیم یا ترکی ولیکن محققین عرب و ترک و معاصرین عجم ہم ازین ساکت و نظر برین کہ محقق با نام ونشان پابند لغات فرس است می گوئیم کہ اگر سند استعمال این پیش کند بمعنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی بامید گران بہائی حیف است کہ صاحب ہفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت و بدون سند استعمال و حوالۂ محقق علم ادّعا برافراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری و برہان بشین معجمہ بروزن رسول (۱) بمعنی گذارندۂ کارہا و صاحب برہان این را بکسر و ضمّ اوّل ہم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب کسر اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ ماخذ این شور و رای مہملۂ آخر بدل شد بہ لام چنانکہ چنار و چنال و موحّدۂ اوّل زائد است واز ہمین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شد کہ می آید و معنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برہم زدن و بمجاز (۲) درماندہ و متحیر نشستن و (۳) کارسازی و کارگذاری نمودن و (۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر ہمین مصدر بشول است و بترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود و لیکن بدون ترکیب معنی فاعلی (متذکرۂ بالا) را سند استعمال باید کہ خلاف قواعد فارسی است و برخلاف قواعد از برای تسلیم محاورہ۔ قول ہر سہ محققین را بہ توجہ کافی ندانیم کہ این ہر سہ پروای

قواعد نمی کنند. و در عرض معانی لغات سکندر یہا می خورند و عادت ایشان است کہ اکثر اسم فاعل ترکیبی
را از مجرّد امر حاضر پیدا می کنند (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اس کے تمام معنوں پر شامل ۔
(۳) بشول بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی بیننده و داننده (ابوشکور ے) کار
بشولیکہ خرد کیش شد ﴿ از سر تدبیر و خرد پیش شد ﴿ صاحب برہان این را بضمّ اوّل و کسر اوّل
ہم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع و صاحب جامع فرماید کہ اسم فاعل از
بشولیدن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است از اہل زبان کہ حقیقت این لغت بر معنی اوّلش
ظاہر کردہ ایم و بی پروائی محققین اہل زبان را ہم ہمدرا اینجا عرض کردہ ایم و ہمین یک سند ابوشکور
نہ سند ادعا بلکہ سند بی غوری ایشان است کہ (کار بشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است
و اینمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول بالفظ کار پیدا شد بس باستثنا این مجرّد بشول
را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کار بشولی است کہ از قواعد زبان خود خبری ندارند
(اردو) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کار بشول) اسم فاعل ترکیبی ہے ۔
(۴) بشول ۔ بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی امر بگزاردن کار و دیدن و بر ہم زدن
(حکیم اسدی ے) زیما بپدشاہ و گفتا مول ﴿ ہمی کارہای دگر بر بشول ﴿ (اثیر اخسیکتی ے)
بربند دست آسمان ببشول ہنگاہ جہان ﴿ بر زن زمین را برزمان انداز در قعر سقر ﴿ صاحب
برہان این را بضمّ و بکسر اوّل ہم صحیح داند و گوید کہ یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و برہم زن
و پریشان کن و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع صاحب جہانگیری گوید کہ با اوّل مکسور و
و ثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در ہجو قاضی کیرنگ ے) زر گشت از فراق لقمہ بشول ﴿

روی سرخ من ای سیاه و دل ۱۲ (اثیرالدین اخسیکتی ؎) خشمش انجاکه دادنامیه راگوشمال ۱۲ لقمه بشولی نکرد خاره بیرزم رطب ۱۲ صاحب رشیدی همزبانش و می فرماید که درین معنی تامّل است و فرماید که درین ابیات بشول بمعنی پریشان کننده مناسب تر است۔ صاحب جامع فرماید که امر از بشولیدن۔ خان آرزو در سراج گوید که در بیت اخسیکتی بهیچ وجه معنی ببین و بدان درست نمی شود و در بیت انوری معنی پریشان کننده اصلا راست نمی آید و فرماید که (لقمه بشول) لفظی مقرر معلوم می شود و معنی آن ازین نسخها خوب بوضوح نمی پیوندد و فرماید که انچه قوسی و صاحب برهان نوشته بمناسبت آن معنی دگر میتوان گفت **مؤلف** عرض کند که سراج المحققین ایمعنی را روشن نکرد و به بحث معنی شعر از اصل مقصد کناره فرمود شک نیست که این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل بر همه معانیش که می آید و از کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود و قاعدهٔ فارسی هم تائیدش می کند و در ماخذ این با وصفیکه موحدهٔ اوّل زائد است اثیر اخسیکتی در شعر اوّل بشول را ببشول گفته یعنی بای بشول را جزو کلمه دانسته موحدهٔ دیگر بر و زائد کرده عیبی ندارد که بی خبران ماخذ همچنین کارها کنند و شک نیست که این سند از برای امر حاضر بشولیدن است انچه صاحب رشیدی در کلام انوری و شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کننده گیرد نسبت آن عرض می شود که اسحق انوری در کلام خود (لقمه بشول) را که اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آورده می فرماید که روی سرخ من که (لقمه بشول) بود از فراق لقمه زرد شده است و مقصودش از (لقمه بشول) پریشان کنندهٔ لقمه از چاویدنش نه زیبوست بی غوری رشیدی است که مجرد بشول را بمعنی (پریشان کننده) خیال کرده و این معنی بدون ترکیبش با کلمه لقمه حاصل نمی شود و در سند دوم اخسیکتی همان (لقمه بشول)

بزیادت یای مصدری (لقمه بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمه که حاصل بالمصدر (لقمه بشولیدن) باشد ودرین جا هم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت که مجرد بشول در (لقمه بشولی) بمعنی پریشان کننده نیست ونباشد وبوجه یای مصدری - اسم فاعل ترکیبی هم باقی نماند - خان آرزو - اینقدر راست می گوید که در شعر دوم اخسیکتی - بشول بمعنی به پیش وبدان مستعمل نیست ودرست می فرماید که در بیت انوری بشول بمعنی پریشان کننده نباشد ولیکن خطای اوست که نخستین معنی اشعار را حل نکرد از اینجا که (لقمه بشول) را نمی داند و(لقمه بشولی) را بر زبان نمی راند و آنچه بمعنی دوری گیرد دور از عقل وبعید از تحقیق است - حقیقت جویان بدانند که این است طرز تحقیق محققین سلف ودرینجا همین قدر کافی است که سند انوری وسند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اسکے تمام معنوں پر شامل -

(۴) بشول - بقول سروری وبرهان بر وزن رسول بمعنی پریشانی وبرهم زدگی (ابن یمین ؎)
بیان طره تو کردمی ولیک دلم ٭ زبس بشول که دارد بگفتن آن نرسید ٭ (فریدالدین عطار ؎) بدو
گفتا که ای مرد فضولی ٭ من سرگشته را تا کی بشولی ٭ صاحب برهان اینرا بالضم وکسر اول هم صحیح داند وصاحب ناصری همزبانش با اعراب آخرالذکر وصراحت مزید فرماید که بشولش بر وزن نکوهش مصدر آنست وبشولیدن وبشولیده یعنی برهم زدن وبرهم زده وپریشان کردن وپریشان شده برین قیاس مؤلف عرض کند که سروری خطای فاش کرد که کلام فریدالدین عطار را برای این معنی آورد شک نیست که در کلام ابن یمین بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است ولیکن در کلام عطار صیغهٔ واحد حاضر امر است بیای خطاب وهیچ تعلق با معنی پریشانی وبرهم زدگی ندارد و تا صیغه

ستم بالا تم می کند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اتی مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر یکی بشول است و دیگری بشولش۔ پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اہل زبان نیست (اردو) پریشانی ہونا

(الف) **بشولش** بقول سروری بشین معجمہ و لام بوزن پژوهش یعنی برہمزدگی و پریشانی (نظامی) صبح ارشتہ نفس را در وہان ہاکی رسید ہی این بشولش در جہان ہو و فرماید کہ بمعنی کارگذاری و بیہندگی و دانندگی نیز صاحب برہان ہم بانش و.......

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن و (۲) دانستن و (۳) برہمزدن و پریشان کردن و (۴) گذاردن کار (بہرامی ۵) فلک در بشولیدن کار اوست ہو تو بنشین بکار بستان زود دست ہو صاحب موارد ذکر ہر چہار معنی بالا گوید که (۵) در مانده و متحیر نشستن نیز و بامعنی چہارم۔ کارسازی نمودن ہم نوشتہ۔ صاحب بحر ہر پنج معانی بالا این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولد صاحب برہان ہر پنج معانی بالا گوید که بکسر و فتح اوّل ہر دو آمده و صاحب ... حرکات اوّل آمده و صاحب نوادر ذکر معنی سوم می فرماید که رفتنی است در بشولیدن با جمیع مشتقات و بمعنی فارسی ہم آمده و صاحب مؤید می طراز و کہ بمعنی بشوریدن است کذا فی الشرفنامہ و ہم بحوالہ آن گوید که شولیدن بمعنی متحیر و درمانده نشستن اصل است و موحده اوّل زائد و فرماید که مگر آنکه با اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آورده است۔ پس باید که معنی این و آن متحد باشد زیرا چه مشتق از این است و ذکر..........

(ج) **بشولیده** می گوید که شوریده و پریشان صاحب برہان نسبت این گوید که بروزن نکوہیده بمعنی دیده و دانسته و کارسازی کرده و ہم شفته و پریشان و برہمزده و بشوریده **مؤلف** عرض کند که بشول که گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکہ اشارۂ آن ہمدر اینجا کردہ ایم و(الف) حاصل بالمصدر۔ و(ب) مصدر و(ج) اسم مفعولش و صراحت ہر پنج معنی (ب) ہمدر بشولیدن کرد ایم و حقیقت ماخذ ہم ہمدر اینجا کہ اصل بشول شور است و موحّدۂ اوّل زائد و شوریدن و شولیدن ہر دو بجایش می آید و معنی سوم اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آن صاحب مؤیّد کہ شولیدن را اصل داند خیال سطحی اوست کہ نظر بزیادت موحّدہ در اوّل بشولیدن خیال کرد کہ شولیدن اصل است ولیکن غور نکرد کہ شولیدن ہم مبدّل شوریدن است و شوریدن اصل باشد کہ از ماخذ شور وضع شد۔ پریشان بیانیش طبیعت را پیشوراند و محقق کم اللغات بشول را در ترادف دیدن و دانستن می نشاند العجب کہ معنی اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل بالمصدر مشاہدہ یا معائنہ و دانستگی و علم چیزی است۔ این است تائید فضلا کہ صاحب مؤیّد الفضلا موضوع تالیف خود قرار دادہ۔ وای بر ہیچو محققینی کہ موضوع خود را نگاہ ندارند و حقیقت طلبان را بہ گمراہی سپارند خدا ایشان بیامرزد (اردو) (الف) حاصل بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ مذکّر (۲) علم۔ مذکّر۔ واقفیّت۔ مؤنّث۔ (۳) پریشان سازی۔ مؤنّث (۴) کار گزاری۔ مؤنّث (۵) درماندگی۔ مؤنّث اور تحیّر۔ مذکّر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا۔ دیکھنا (۲) جاننا۔ (۳) پریشان کرنا۔ (۴) کام کرنا۔ کارگزاری کرنا۔ (۵) درماندہ اور متحیّر ہونا۔ (ج) ب کا اسم مفعول (۱) دیکھا ہوا۔ (۲) جانا ہوا (۳) پریشان (۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیّر۔

بشولیدن	بقول برہان و ناشد بضمّ اوّل و کسر رابع و تحتانی بوا و رسیدہ و بنون زدہ بلغت

یونانی بزرقطوناراگویند کہ سپیوش باشد مؤلف عرض کند کہ ذکر این برا سبغول گذشت وصاحب
محیط این رالغت سریانی گفتہ باتی حالِ بیان این ازموضوع محققین پابندفارسی زبان خارج
نمیدانیم کہ صاحب برہان باوصفیکہ اسم متارفۂ فارسی زبان وارد چرااین لغت سریانی رامی نگارد

(اردو) دیکھو اسبغول۔

بشوکۂ ابراہیم | اصطلاح - بقول برہان بانتحانی وکاف وہاء حرکت غیرمعلوم وابراہیم
کہ خود معلوم است بلغت اندلس نوعی ازخار است کہ در زمین ہای سنگستان وخشن ودرشت می روید
ودرصحراہای شیراز بسیار ومگس عسل ازگل آن خورش سازد وآنرا قرصعنہ خوانند منفعت بسیار دارد
صاحب ہفت گوید کہ بفتح اوّل وضم شین منقوطہ بواو رسیدہ ومثناۃ تحتانی ساکن وفتح کاف
کسرہمزۂ مبدّلہ کہ آنرا قرصَعِنہ نامند صاحب انند نقل نگار برہان وصاحب محیط بر قرصعنہ بہ
فتح قاف وراءِ مہملہ وسکون صاد مہملہ وفتح عین مہملہ ونون وہاء می فرماید کہ لغت عربست حافظ
نیز نامند واہل شام (شوکہ ابراہیم) و (شجرۂ ابراہیم) گویند وبیونانی بولوقیمن وبفرنگی داربن
جیم) نام دارد نباتی است خاردارد - برگ آن مفروش بر روی زمین واز میان برگہا ساقی گرۂ دار
بقدر یک شبر وزیادہ بران روئیدہ وبرگ بعضی مائل بسپیدی وخار بعضی سبز - نبت آن کوہستانی
قدس وافریقہ وبلاد عرب وفارس وگویند کہ ہشت قسم است ویک قسم آنرا بفارسی پیوزہ نام
است وبزبان قومی کہ مگس عسل می پرورد خارخسک نام دارد وبشیرازی شوہ - بالجملہ بیخ آن مستعمل
ومزاج مطلق آن گرم وخشک درآخر اوّل شرب آن مدرحیض ومحلل وبیخ آن نافع درد جگر
امتلائی ومنافع بسیار دارد رالخ) مؤلف عرض کند کہ لغت عرب (شوکہ ابراہیم) را بزیادت

...... بہ ادلشن و تحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برہان و این عملش بی برہان سند استعمال
پست نمی آید معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و ما این تصرف
لفظی را نمی پسندیم و بدون سند استعمال این را لغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خاردار درخت
کا نام ہے ... اور شوکہ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے ... شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ
حاصل کرتی ہیں ۔ ذکر ہے

(۱) بشہر خود دم و شہریار خورد باشم	امثال
(۲) بشہر خویش ہر کس شہریار است	صاحبان

خزینہ و امثال فارسی ذکر ہر دو مثل کردہ اند واز
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
کہ معاصرین عجم (۲) را بر زبان دارند و (۱) موافق
محاورہ ۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان
خوبی ہای وطن می زنند کہ آرام و راحتی کہ در وطن
حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد و مبالغہ
این ہمتدی کہ در وطن شہریاری حاصل است
(اردو) دکن میں کہتے ہیں " وطن کی فقیری
اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں " اس کا
یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت و فقیری
جو راحت و آرام حاصل ہو سکتا ہے وہ ... بحالت امیری نہیں نصیب ہوتا ۔

بشیرازہ آوردن

مصدر اصطلاحی ... باشد از آئین انتظام و دفع بر ہمی کردن چنانکہ
از شیرازہ بستن اوراق ۔ کتاب پریشان درست
ویکجا می شود (صائب ؎)
خطی کان رشتہ تا زہ می آورد از جہان را بشیرازہ
می آورد (اردو) انتظام کرنا ۔ مرتب کرنا ۔ برہمی دفع کرنا

بشیر نشاندن

مصدر اصطلاحی ۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت می فرماید کہ ...
و دای مہملہ (۱) در ولایت مقرر است کہ زہر خوردہ
یا مار گزیدہ را در شیر می نشانند تا رفع سمیت کند

(تاثیر ؎) آنکه بشیرم نشاندز مهر عتابش ز غمزه شیرین نمی شود شکر آبش ز سنددیگر هم پیش کرده است (لاادری ؎) گویا بیاد زلف تو شبهای ماهتاب مارم گزیده است و بشیرم نشانده اند ز تاثیر اول بهار دگر سه وارش به صاحب اند نقل نگارش صاحب (تحقیقی) ظاهر دو **مؤلف** عرض کند که برای معنی تحقیقی (۳) کنایه باشد از معالجه مسموم کردن و (۳) آب آب کردن از ندامت یا خوف اگر یکی را از یاران و معنی انگیرهم معنی کلام تاثیر بر دل و جان نکته سنجان اثری نمی کند و محققین که عادت نشاندن در شیر را امر سهل معالجه ذکر کرده اند از چه و این تذکره چه حاصل و تا آنکه لطف کلام تاثیر را از استعمال این محاوره ظاهر نگشته ذکر این تحصیل حاصل - (اردو) (۱) دودھ میں بٹھانا (۲) دفع سمیت کا علاج کرنا (۳) آب آب کرنا ۔ بقول امیر شرمندہ اور خفیف کرنا ۔ گھلا دینا ۔ (رشک ؎) کیا ہے موتیوں کو آب آب دانتوں نے تو کرے گا سیم کو سیماب سینہ کا رنگ ہو (رشک ؎) بت یہیں نہیں ہے سامنے خورشید دانتوں کو آب آب ہو اتنی شرمسار ہے عطر گل تصویر کھینچ تو (ناصر ؎) جگر و دل کو اپنے بسمل کے تو رعب قاتل نے آب آب کیا تو

بشیر و شکر بر آمدن

مصدر اصطلاحی بقول بحر که استاد ما تحا طب بشیرین سخن است (۱) پرورش یافتن در شیر و شکر صاحبان بہار عجم و انند هم ذکر این کرده از ملا شانی تکلو سند آورده اند (؎) کجا بزهر سوالم لب جواب کشاید تو شکر لبی که بشیر و شکر بر آمده باشد تو **مؤلف** عرض کند که محققین اهل زبان ازین مصدر اصطلاحی ساکت و همین هر سه محققین به استناد همین یک شعر طبع آزمائی به قائم کردن این مصدر کرده اند گویا از همین کلام شانی تکلو این مصدر مرکب را برآورده اند - شاعر گوید که شکر لبی که شهرت بشیر و شکر دارد یعنی در شیرین کلامی مشهور است با مخلوق به لبهای شکرین و کلام شیرین است در جواب از هر سوالم

چرا لب کشاید۔ مخفی مباد کہ شعرای زمن از ہر دو
لب معشوق یکی را شیر گفتہ اند و دیگری را شکر و
بہ ثبوت بی دہانی معشوق می گویند کہ لب ہای او
شیر و شکر است کہ جدا شدن ہر دو محال و(برہان)
ہم بمعنی شہرہ شدن بہ معنی دہش گذشت بعض
محققین ہند نژاد بہ معنی شش شش پرورش یافتن
را ذکر کردہ ہمین شعر را باستنادش آوردند و ما
ہمہ را اینجا خیال خود را خلاف شان ظاہر کردہ ایم
و سندشان را متعلق بہ معنی دہش قرار دادہ ایم
کہ شہرہ شدن است و ذوق سخن ہم اجازت
نمی دہد کہ درین سند معنی پرورش یافتن گیریم
زیرا کہ پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی
شیر مادر عموماً شکرین است آنانکہ با شیر مادہ
گاو یا مادہ بز پرورش اطفال می کنند شکر را
با او شریک دارند تا ذائقہ شیرین طفل را رغبت
کند پس پرورش یافتن در شیر و شکر ندرتی و
تخصیصے برائے معشوق شکردہن لب نیست سخن دان را
تصفیہ این کنند کہ ذوق شان کدام معنی را می
پسندد بالجملہ (۲) بمعنی شہرت یافتن یا مخلوق شدن
با لب ہای شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو)
(۱) شیر و شکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور
شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا۔

(الف) بشیز (الف) بقول مؤید (۱) پول
(ب) بشیزہ ریزۂ نازک بسیار تنک
رائج۔ صاحب شمس فرماید کہ (۲) نام داروی کہ
بوی آن دران نام عارسد و بحوالہ سنجری می گوید کہ بہ بای
پارسی چہارم حصّہ از دانگ و بحوالہ ادات می فرماید
کہ درم کم کہ بجای خرید و فروخت رواج دارد
صاحب ہفت فرماید کہ معنی اوّل بکسر موحّدہ و
شین منقوطہ بشناہ تحتانی مجہول رسیدہ و زای
ہوّز زدہ باشد و فرماید کہ بجای موحّدہ تحتانی۔ بای
فارسی ہم درست است و (ب) بقول صاحب شمس
بضمّ بای تازی و کسر نون حلوائی کہ از خرما و کنجد
سازند و بالفتح بہ بای فارسی چرمی کہ در دامن خیمہ دوزند

وتیز چیزی که میان تیغه و دستهٔ کارد وصل کنندش
مؤلف عرض کند که نسبت معنی اوّل الف همین
قدر کافی است که مبدّل پشیز است که به بای فارسی
می آید چنانکه تپ و تب و محقّقین فارسی زبان ذکرش
کرده اند و این را ترک فرموده اند پس صراحت
ماخذش همانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال
می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که محقّق
بی تحقیق همان بشنیز را که به نون سوم و زای هوّز
پنجم بمعنی مذکور گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر
این را مخفّف آن می داند سند استعمالش باید که
مجرّد بیانش اعتبار را نشاید که معاصرین عجم و
محقّقین فارسی زبان ازین ساکت ـ حالا عرض
می شود نسبت معنی (ب) که بی تحقیقی همان بی تحقیق
است که (بشنزه) را که بنون سوم و زای هوّز چهارم
و های پنجم بجایش گذشت درسلسلهٔ ردیف لغت
بحذف نون نوشت و بضمن حلیهٔ لفظ نون
مکسور را ذکر کرد ـ دیگر کسی از محقّقین با او نیست
و معاصرین عجم هم بهر زبان ندارند و آنچه نسبت
دیگر معانیش خامه فرسائی کند بذیل آن خود
او صراحت بای فارسی هم کند و تعریف آن
درینجا از موضوع ما خارج پس تصفیهٔ آن
در ردیف بای فارسی کنیم ـ پریشان خیالی
بعض محقّقین بذیل موحده بای فارسی را
داخل می کند اگر ادعایش با بای تازی هم
می بود تصفیهٔ معانیش همین جا می کردیم
(**اردو**) (الف) (۱) کم سے کم درجہ کا خُردہ جیسے
سلطنت آصفیہ اور انگلشیہ میں پائی کا سکّہ
ہے ـ مذکر (۲) دیکھو بشیز (ب) دیکھو بشنزہ ـ

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این
نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد که با الف بشّاش و تخفیف تشدید شین معجمه مفرس باشد که بشّاش در عربی زبان بمعنی

خندہ رو است (اردو) نیک رو۔ جس کی صورت اچھی ہو۔

بشنگ | بقول برہان در ملحقات ترجمہ خاصہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجرد بیانش بدون سند استعمال بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم اعتماد را نشاید اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خاصہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ عادت۔ خصلت۔ خو۔ بان۔

بشیل | صاحب سروری تبدیل بشکل ذکر این بحوالہ تحفۃ السعادت کردہ گوید کہ مرادف بشکل است کہ (بجایش گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارہ این ہمدرانجا کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست کہ کاف بدل شدہ بہ تحتانی و صراحت ماخذ بر بشکلہ مذکور۔ بعضے از معاصرین گویند کہ کاف بہ تحتانی بدل نمی شود ما می گوئیم کہ ہمین است مثال این تبدیل کہ بدست آمد ہر گاہ کاف فارسی بہ یا تبدیل می یابد چنانکہ گلگون و گلیون وجہی نیست کہ تبدیل کاف عربی را بیا درست ندانیم و این متحقق است کہ بشکلہ نام آلہ ایست کہ تعریفش بجایش گذشت و بقول سروری کہ از اہل زبانست بشکل ہم آمدہ کہ مخفف اوست و بشیل ہم بقولش مرادف اوست۔ پس اگر این را مبدلش نگوئیم باز چہ گوئیم وجا دارد کہ تبدیل در تبدیل راہ یافتہ باشد یعنی اوّل در بشکل کاف عربی بدل شدہ بہ فارسی چنانکہ کند و گند و باز کاف فارسی بدل شدہ بہ تحتانی چنانکہ آذرگون و آذریون (اردو) دیکھو بشکل۔

بشیمہ | بقول ملحقات برہان بروزن حریمہ (۱) پوست خام دباغت نکردہ و (۲) تسمہ را گویند در نسخہ مؤید الفضلا (مطبوعہ مطبع نولکشور) نوشتہ کہ ہمان بشکلہ و بشکنہ و در دیگر نسخ بشیمہ مرادف بشمہ

بمعنی اوّل مذکور. صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ این را بمعنی اوّل لغت فارسی گوید مؤلّف
عرض کند که بشمه بدون تحتانی بمعنی اوّل بجایش گذشت و بشیبه بموحّده دوم عوض میم هم و ما بر
بشمه تصفیهٔ ماخذش نکرده ایم و بشیبه را معتبر ندانستیم درینجا اینقدر متحقّق شد که بیشمه به بای فارسی بدون
تحتانی اصل است (اگرچه محقّقین فارسی زبان آنرا در ردیف بای فارسی ترک کرده اند) و های
هوّز ش در آخر برای نسبت و معنی لفظی آن منسوب به پشم و کنایه از پوست خام پس بای فارسی
بدل شد بعربی چنانکه اسپ و اسب و تحتانی درین لغت زائد چنانکه بست و بیست وجادا
که بشبه هم مبدّل باشد که میم بدل شد به موحّده چنانکه مدمون و بدموم که حقیقتش بر بدموم
بیان کرده ایم بای حالی این مزید علیه بشمه باشد بمعنی اوّل که حقیقی است و معنی دوم مجاز آنست
وانچه در نسخهٔ مطبوعهٔ مؤیّد این را مثل بشکله و بشکنه نوشته تصرّف مطبع بیش نیست که مصیبتی است
تازه بحق اهل تحقیق لغات و متحقّق شد که در مؤیّد الفضلا بعد لغات بشکله و بشکنه لغت بشمه بوده
خوشنویس مطبع ترکش کرد و مصحّحین را خواب غفلت برد و بعد بشمه لغت بشیمه بجایش باقی ماند که
تفریقش (مثله) نوشته پس ضمیر مثله راجع شد بسوی بشکله و بشکنه **(اردو)** (۱) دیکھو بشمہ (۲) تسمہ
بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ دوال چرم۔ چمڑے کا عرض میں کم طول میں دراز ٹکڑا۔

بشین | بقول برهان بکسر اوّل و ثانی و سکون تحتانی و نون (۱) بمعنی ذات باشد مطلقا
اعم از ذات واجب و ذات ممکن۔ صاحب ناصری فرماید که (۲) نام پسر کیقباد و او را کی بشین
نیز گفته اند و آرند پسر او بود که پدر لهراسب است و ذکر معنی اوّل هم کرده می فرماید که این معنی
در فرهنگها و برهان نیست از فرهنگ وساتیر ساسان پنجم بدست آمد صاحبان هفت و جامع و

اسند و سراج ذکر معنی اوّل کردہ اند و صاحب سفرنگ بذیل ششصت و ششتہی فقرۂ (نا منشت می افزام)
این را آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ آفرین بر تلاش طبیعت ناصری کہ این لغت را در برہان
نیافت ہمانا راست می گوید پیدا کردۂ اوست اگرچشم را بہ بندیم غیر ما غیری نباشد - جز این نیست
کہ اسم جامد ژند و پاژند است (اردو) (۱) ذات - اسم مؤنّث اعم ازینکہ ذات واجب ہو یا ذات
ممکن - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ ذات پر فرمایا ہے - عربی - اسم مؤنّث - صاحب - مالک -
خداوند - حقیقت شئے - جوہر - مادّہ - ماہیت - عین (۲) بشتین کیقباد کے فرزند کا نام ہے
جس کو (کے بشتین) بھی کہتے ہیں -

بشیون صاحب جہانگیری ذکر این
با بشتیون کردہ گوید کہ مرادف بشتبیون است
و صاحب رشیدی این را مخفّف بشتیون بجیم
موحدہ گفتہ صاحبان برہان و ناصری و جامع
و موارد و واشند و موئید ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو
در سراج می فرماید کہ چون سند این دو لفظ درمیان
نیست ہیتو اند کہ پشتیون بضمّ بای فارسی و سکون
شین معجمہ و فوقانی و تحتانی بہ واو رسیدہ
و نون بمعنی صاحب قوّت باشد و لفظ بشیون
بہمان معنی چہ نون و ون ہر دو کلمۂ نسبت است

چنانکہ آذریون و ہمایون و واژون غایتش مجاز
خواہد بود بمعنی فربہ **مؤلّف** عرض کند کہ
پشتیون یا پشیون بہ بای فارسی بدینمعنی نیامدہ
و ما بر بشتیون آنرا اسم جامد فارسی قدیم گفتہ
ایم و در ینجا این را بقول رشیدی مخفّفش توانیم
گفت ولیکن ہرچہ خان آرزو می گوید قابل لحاظ
است بیچارہ قوّت آن نداشت کہ قیاس خود را
ثابت کند و ما بشیون را کہ گذشت مبدّل پشتیون
می گوئیم کہ بای فارسی بدل شد بہ موحّدہ چنانکہ
اسپ و اسب و تای فوقانی بدل شد بہ موحدہ

چنانکه بشکوت وبشکوب پس خیال خان آرزو را بقاعدۀ تبدیل ثابت کرده ایم و این را مخفف بشبیون گوئیم بحذف موحّده یا مخفف پشتیون بحذف فوقانی که در بعض لغات حذف فوقانی هم بنظر آمده چنانکه راست وراس فالآخر اولی من الاوّل وشک نیست که معنی قریب بسبیل مجاز باشد از قوت مند مخفی مبادکه خان آرزو می خواهد که بشیون را تصحیف دانیم وفرق همین قدر است که ما این را مبدّل ومخفف می خواهیم ازینکه محققین صاحب زبان بشبیون وبشیون هر دو را تسلیم کرده اند و بوجود تصدیق شان ضرورت سندی دیگر نیست (اردو) دیکھو بشبیون۔

بای موحّده باصاد مهمله

بصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار (۱) رائگان از دست افتادن وصاحب انند نقل نگارش صاحب بحر گوید که (۲) ظاهر شدن راز مؤلف عرض کند که ما هر دو معنی را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم۔ دیگر محققین اهل زبان هم زبان اند ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) ہاتھ سے گرجانا۔ رائگاں جانا۔ بقول آصفیہ ضائع ہونا۔ برباد ہونا۔ اکارت جانا۔ (۲) راز فاش ہونا۔

(الف) **بصحرا افگندن**	مصادر اصطلاحی۔
(ب) **بصحرا افگندن چیزی**	بهار بذکر الف وج
(ج) **بصحرا انداختن**	گوید که رائگان از دست
(د) **بصحرا انداختن چیزی**	انداختن است ؎ طغرا

؎) برسرم گر افسر شاهی گذارد روزگار ؎ چون کلاه لاله بردارم بصحرا افگنم ؎ (حسن رفیع رباعی) شعر فصل طرب نظر بمینا اندازد ؎ بردل اگرت غمی است در پا اندازد ؎ هر جام که بی باده بدست تو دهند ؎ چون ساغر لاله اش بصحرا اندازد ؎ صاحب انند ش نقل نگار دوارسته وبحر ذکر (ب) و (د) کرده بمعنی هم زبان بهار مؤلف عرض کند که این هر دو محققین آخر الذکر راست نیم که مصدر مرکب را بزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کامل کردند وتسامح شان را بنمائیم که بعض معنی پی نبردند یعنی باید که در معنی هم لفظ چیزی را داخل کنند

بآنجملہ کنایہ است ولیکن (رائگان) را بمعنی نمی پسندیم کہ از دست افگندن و انداختن چیست کافی است (اردو) الف تا د پھینک دینا۔

بصحرا بیرون رفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ محاورۂ مقرری است گو لفظ بیرون متدرک باشد (شیخ سعدی ؎) مارا برنگ غنچہ دل از گلستان گرفت ؎ چون لالہ سینہ چاک بصحرا برون رویم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو از تعریف این کنارہ کشیدند کہ ذوق معنی نیافتند و جز این چارہ ندیدند حق آنست کہ این مصدر قائم کردہ بہار است و صاحب انند ش نقل نگار دنبالۂ اوست کہ در قائم کردن این لفظ بیرون را داخل مصدر کردند نیست کہ از کلام سعدی مصدر (از گلستان بصحرا بیرون رفتن) پیدا میشود کہ بمعنی بیرون شدن از گلستان و رفتن بصحرا است و ای بر تحقیقی کہ بتعریف غلط حقیقت جو یان فارسی زبان را از گستان میبرند (اردو) ناقابل ترجمہ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (باغ سے نکل کر جنگل کو جانا)۔

بصحرا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر ظاہر کردن راز و صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن بر صحرا ظاہر کردن قانع (امیر خسرو ؎) چون بصحرا نہی نہان ہمہ تو ؎ شرمسارم مکن نہان ہمہ تو ؎ **مؤلف** عرض کند کہ ما با صاحب انند اتفاق داریم و با اختلاف با استاد فارسی زبان خود شرمساریم کہ معنی بیان کردہ اش اقتضای آن می کند کہ (بصحرا نہادن راز) قائم کنیم و مصدر قائم کردہ اش منتقاضی آن است کہ با تفہیم صاحب غوامض رویم (اردو) راز افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بصد رنگ آراستن چیزی مصدر اصطلاحی آرایش رنگارنگ کردن است (ظہوری ؎) آراستہ خوان نعم بصد رنگ ؎ صد صدر نگر و یک شکر نیست ؎ (اردو) کسی چیز کو بہت آراستہ کرنا۔ مختلف طریقوں سے آراستہ کرنا۔

بصد رنگ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) متغیر شدن بسبب خجالت و انفعال مترادف رنگ دادن و گرفتن (سالک یزدی ؎)

تهانه شد از لعل تو عناب بصد رنگ ؎ در جام و سبو
گشت می ناب بصد رنگ ؎ مؤلف عرض کند
که این مصدر مرکب باستناد همین یک شعر سالک قائم
کردهٔ بهار است و صاحبان آنند و بحر باعتبارش نقل نگا
حق آنست که همه سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده تغیر از انفعال اصلا معنی این نیست بلکه بمعنی
زینت گرفتن و رنگ ها پیدا کردن است شاعر گوید
که از لعل لب معشوق نه صرف عناب زینت گرفته
و صد رنگ پیدا کرده است بلکه از عکس لب سرخ معشوق
می ناب هم در جام و سبو رنگین می نماید و رنگا رنگ است
حیف از محققین نازک خیال که معنی لطیف موافق
قیاس را گذاشته برخلاف قیاس رفتند تا جیبی که معنی شایان
خون لطف سخن کند ؎ قل (اردو) (۱) خجلت
سے متغیر ہونا (۲) رنگین ہونا۔ رنگت پیدا کرنا
زینت حاصل کرنا۔

بصد عیب | اصطلاح۔ بقول مؤید الفضلا
ای بصد عیب ترا [illegible] محققین زبان دان و اہل زبان
و معاصرین عجم ازین اصطلاح ساکت مؤلف
عرض کند که چیزی نیست جزین که برای تائید فضلا
و ذوق تائیدش بجائی رساند که موضوعش در
ذهن نماند این است حاصل نسخهٔ مطبوعه مطبع
منشی نولکشور و در بعضی نسخ مؤید این را نیافتیم
و در بعض نسخ (بصد عیب) مرقوم است یائی
حالی این اصطلاحی نباشد و به تعلیم ابجد خوانان
جگر فضلا را می خراشد طریقهٔ استعمال این اصطلاح
عرضه می دهیم (ف) بر خرافات تو کردم نظری
بصد عیب کنم در گذرے ؎ (اردو) سو عیب
کے ساتھ۔ باوجود سو عیب کے۔

(۱۴۵۹) **بصر نهادن در دیده** | استعمال۔ بینائی پیدا
کردن در چشم است (انوری ف) این در دهان
خامش سوسن نهد کلام ؎ واق در طباق دیدهٔ [illegible]
نهد بصر ؎ (اردو) آنکھ میں بینائی پیدا کرنا۔

بصورت نیمشبی | اصطلاح۔ بقول مؤید
تا به نیم شبی صاحب [illegible] معنی این بر ... (آهیم)

قانع می پرسیم ازو که در لغت مرکّب موحّده اوّل را تا کم داشتن و در تعریفش معنی آن را گذاشتن چه آئین تحقیق است اگر سند استعمال بدست آید (بصور نیم شبی) را کنایه گیریم از آه مظلومان و عاشقان - باشد که صاحب مؤیّد این را در کلام شعرای فرس دیده باشد مثلاً (عاشقان گوئیم ؎) بصور نیم شبی کرده ام جهان برباد ٭ ز قامت تو قیامت چرا عیان نشود ٭ محقق ساده خیال نکرد که موحّده درینجا بمعنی معیّت واقع شده و حقیقت (بصور نیم شبی) را هم نفهمیده قلم برداشت (بصور نیم شبی) را انگاشت و محقق ثانی معنی موحّده را گذاشت این است آئین تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) آدمی رات کی آہ کے ساتھ۔

بصیرت بقول انند بالفتح لغت عربی است به تای مدوّره (۱) بمعنی بینائی و (۲) زیرکی مؤلّف عرض کند که فارسیان این را بقاعدهٔ خود با تای دراز نوشته بهر دو معنی استعمال و با مصادر فرس هم مرکّب کرده اند چنانکه در ملحقات می آید (اردو) بصیرت بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنّث (۱) بینائی و (۲) دانائی - ہوشیاری۔

بصیرت پوشیدن استعمال - بمعنی پرده بر چشم کردن و چشم بند کردن (سعدی ؎) چو بابل سرایند مگار گوش ٭ چو چوبی ستر بینی بصیرت بپوش ٭ مؤلّف عرض کند که متعلّق بمعنی اوّل بصیرت است و استعمال این معنی در فارسی بسیار زبان کم آمده (اردو) آنکھ پر پردہ ڈالنا۔ آنکھ بند کر لینا۔

بصیرت دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی زیرکی و دانشمندی عطا کردن قضا و قدر (سالک قزوینی ؎) یافت در پی بصری گم شدهٔ خود یعقوب ٭ چشم از هر که گرفتند بصیرت دادند (اردو) بصیرت عطا کرنا۔ دینا۔

بای موحّده با ضاد معجمه

بضاعت بقول منتخب و انند لغت عرب است به تای مدوّره بکسر اوّل و فتح عین مهمله بمعنی پاره

(جلد یازدهم (۱۱) باتمام رسید)